یه کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

آیت اللہ علی مشکینی

(قم ۔ ایران)

زہرا گارڈن، دوکان نمبر۲، نزد حسن سینٹر پبلک اسکول، بریٹو روڈ، سولجر بازار کراچی۔

Phone : 2242991, 2040508 Cell:0300-2985928

حسن علی بک ڈپو

بالمقابل بڑا امام باڑہ۔ کھارادر۔ کراچی فون ۲۴۳۳۰۵۵

کتاب ------- ہدیۃ الشیعہ (ترجمہ کتاب "نصائح"

تالیف ------------------- علی مشکینی اردبیلی

ترجمہ ------------------- محمد حسن جعفری

تصحیح و تکمیل ---------- سید فیضیاب علی رضوی
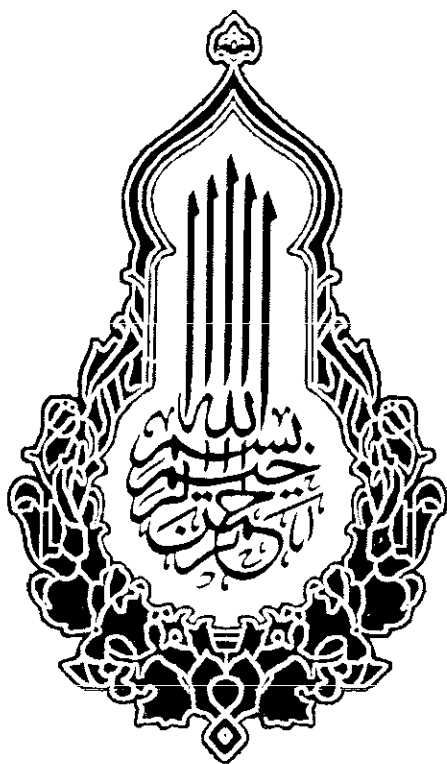
پہلا باب

(ایک سے دس تک نصیحتیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درخشاں فرمودات

پہلی فصل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) کیا کوئی ایسا نہیں ہے جو موت وارد ہونے سے پہلے خواب غفلت سے بیدار ہو؟

(۲) کیا کوئی اپنی مدت عمر کے خاتمہ سے پہلے ہوشیار ہونے والا نہیں ہے؟

(۳) کیا پریشان کن دن کی آمد سے پہلے اپنے لئے نیک عمل کرنے والا کوئی نہیں ہے؟ (۴) کیا روح نکلنے سے پہلے کوئی اپنے رب سے ملنے کے لئے تیار نہیں ہے؟ (۵) کیا آخرت کے سفر سے پہلے کوئی اپنے لئے زاد راہ جمع کرنے والا نہیں ہے؟ (۶) کیا موت آنے سے پہلے کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا نہیں ہے؟

(۷) یاد رکھو! چشم بینا وہ ہے جو ہر وقت اپنے سامنے اچھائی کو مد نظر رکھے۔

(۸) یاد رکھو! گوش شنوا وہ ہے جو اپنے دل کو نصیحت کی بات سنائے۔ (۹) یاد رکھو! مال کو بلا استحقاق خرچ کرنا اسراف و تبذیر ہے۔ (۱۰) یاد رکھو! قناعت اور اپنی

خواہشات کو مغلوب کرنا سب سے بڑی پرہیزگاری ہے۔ (۱۱) یاد رکھو! دنیا ایک ایسا گھر ہے جہاں زہد اختیار کیے بغیر کوئی سالم نہیں رہ سکتا اور جو اس کی طمع کرے گا اس کی نجات نہیں ہو سکتی۔ (۱۲) یاد رکھو! تمہاری جان کی قیمت جنت ہے۔ اس سے کم پر اپنی جان کا کبھی سودا نہ کرنا۔ (۱۳) یاد رکھو! دنیا اپنے آخر کو پہنچ چکی ہے اور اپنے ختم ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔ اس کی خوبی خرابی میں تبدیل ہو چکی ہے۔ دنیا کی جدید اور قیمتی اشیاء کف آب بن چکی ہیں۔ (۱۴) یاد رکھو! تقویٰ کی سواریاں نرم خو سواریاں ہیں جن کی باگیں ان کے سواروں کے ہاتھ میں ہیں اور وہ اپنے سواروں کو جنت میں لے جائیں گی اور گناہ کی سواریاں سرکش سواریاں ہیں جن پر گناہگار سوار ہیں۔ ان کے ہاتھوں سے لگامیں چھوٹ چکی ہیں اور ان کے پاؤں رکاب سے نکل چکے ہیں اور یہ سواریاں انہیں جہنم میں گرا دیں گی۔ (۱۵) خبردار! آج تیاری کا دن ہے، کل مقابلے کا دن ہے۔ جیتنے والے کو جنت کا انعام ملے گا اور ہارنے والے کو دوزخ کی سزا ملے گی۔ (۱۶) یاد رکھو! آج تم آرزو کا دن بسر کر رہے ہو، کل تمہاری روانگی کا دن ہے۔ جو شخص اپنے کوچ کے دن سے پہلے عمل کر لے گا، اسے اس کا کوچ نقصان نہیں پہنچائے گا۔ (۱۷) یاد رکھو! زبان انسان کا ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب سینے میں کچھ نہ ہو تو زبان میں قوت گویائی پیدا نہیں ہوتی۔ جب سینے میں معلومات ہوں تو زبان خود بخود بولنے لگ جاتی ہے۔ انسان کی زبان اس کی فکر کا پتہ دیتی ہے۔

(۱۸) یاد رکھو! تہی دستی بدترین مصیبت اور جسمانی بیماری ہے اور دل کی کجی جسمانی بیماری سے بڑی مصیبت ہے۔ (۱۹) یاد رکھو! مال کی فراوانی بڑی نعمت ہے اور اس سے بہتر تندرستی ہے اور اس سے بہتر تقویٰ قلب ہے۔ (۲۰) یاد رکھو! جو شخص انجام پر نظر رکھے بغیر معاملات میں گھسے گا وہ اپنے آپ کو مصائب کا نشانہ بنائے گا۔

(۲۱) یاد رکھو! عقلمند وہ ہے جو کسی معاملہ کی ابتداء سے پہلے دوراندیشی سے کام لے۔

(۲۲) لوگو! تمہیں کوچ کا حکم مل چکا ہے اور تمہیں زاد راہ کے متعلق بتا دیا گیا ہے۔ اس دنیا میں رہتے ہوئے اس زاد راہ کو اکٹھا کرو جو کل تمہارے کام آتا ہے۔
(۲۳) یاد رکھو! جنت کی قیمت جہاد ہے۔ جس نے اپنے نفس سے جہاد کیا، وہ اپنے نفس کا صحیح طور پر مالک بنا۔ (۲۴) اور جس نے اپنے نفس کی معرفت رکھی خدا کے ثواب کا مستحق ٹھہرا۔ (۲۵) یاد رکھو! شریعت دین ایک ہے اور اس کی راہ واضح ہے۔ جو ان راہوں کا راہی بنا اس نے نجات پائی اور جو اس راستے سے علیحدہ ہوا گمراہ ہوا اور پشیمانی اٹھائی۔ (۲۶) یاد رکھو! جس چیز کا علم نہیں ہے اس کے سیکھنے سے عار محسوس نہیں کرنی چاہئے کیونکہ ہر شخص کی قدر و قیمت اس کا علم ہے۔ (۲۷) بیدار ہو جاؤ! آج جبکہ زبانیں آزاد، جسم تندرست اور اعضاء اختیار میں ہیں، فضا کشادہ اور میدان وسیع ہے، اور ہمت زیادہ ہے عمل کر لو، اس سے پہلے کہ جان نکل جائے اور موت واقع ہو۔

دوسری فصل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۲۸) قرآن دوا ہے۔ (۲۹) دعا حقیقت عبادت ہے۔ (۳۰) قرض عیب ہے۔
(۳۱) حسن تدبیر آدھی زندگی ہے۔ (۳۲) انسانوں سے الفت آدھی عقل ہے۔
(۳۳) غم آدھا بڑھاپا ہے۔ (۳۴) حسن سوال آدھا علم ہے۔ (۳۵) عیال کی قلت دولت ہے۔ (۳۶) اول سلام بعد کلام۔ (۳۷) رضاعت طبیعتوں میں تغیر پیدا کرتی ہے۔ (۳۸) برکت تمہارے بزرگوں کے دم قدم سے ہے۔ (۳۹) کسی کا ماحصل اس کا انجام ہے۔ (۴۰) دین کا ماحصل خوف خدا ہے۔ (۴۱) اللہ کا خوف ہر دانائی کی بنیاد ہے۔ (۴۲) دولت مند کی کنجوسی ظلم ہے۔ (۴۳) دولت مند کے آگے

ہاتھ پھیلانا آگ ہے۔ (۴۴) نعمت کا اظہار شکر ہے۔ (۴۵) صبر کے ساتھ کشائش کا انتظار عبادت ہے۔ (۴۶) روزہ جہنم سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ (۴۷) نرمی حکمت کا ماحصل ہے۔ (۴۸) حکمت ہر صاحب حکمت کی گمشدہ چیز ہے۔ (۴۹) حسن اخلاق مجسم نیکی ہے۔ (۵۰) جوانی، دیوانگی کا ایک شعبہ ہے۔ (۵۱) بدکار عورتیں شیطان کے جال ہیں۔ (۵۲) شراب نوشی گناہوں کو اکٹھا کرنے والی ہے۔ (۵۳) زنا فقر کا سبب ہے۔ (۵۴) نظر بد آنکھوں کا زنا ہے۔ (۵۵) بخار موت کا قاصد ہے۔ (۵۶) بخار کا تعلق دوزخ کی حرارت سے ہے۔ دوزخ کی گرمی کے بدلے مومن کو بخار کی گرمی ملتی ہے۔ (۵۷) قناعت نہ ختم ہونے والا مال ہے۔ (۵۸) امانت رزق کو کھینچ لاتی ہے۔ (۵۹) خیانت فقر کو کھینچ لاتی ہے۔ (۶۰) صبح کی نیند رزق سے محروم کردیتی ہے۔ (۶۱) عمامے فرشتوں کا تاج ہیں۔ (۶۲) حیا خیر کامل ہے۔ (۶۳) حیا کا نتیجہ ہمیشہ اچھائی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ (۶۴) مسجد پرہیزگاروں کا گھر ہے۔ (۶۵) نسیان علم کے لئے آفت ہے۔ (۶۶) جھوٹ گفتگو کے لئے آفت ہے۔ (۶۷) نادانی، عقل کے لئے آفت ہے۔ (۶۸) سستی عبادت کے لئے آفت ہے۔ (۶۹) سرکشی، شجاعت کے لئے آفت ہے۔ (۷۰) احسان جتلانا سخاوت کے لئے آفت ہے۔ (۷۱) زیبائی کی آفت خود پسندی اور تکبر ہے۔ (۷۲) حسب و نسب کی آفت فخر کرنا ہے۔ (۷۳) آفت دین ہوس پرستی ہے۔ (۷۴) خوش نصیب وہ ہے جو دوسروں کے انجام سے نصیحت حاصل کرے۔ (۷۵) بدنصیب وہ ہے جو شکم مادر میں ہی بدنصیب ٹھہرا ہو۔ (۷۶) ندامت گناہوں کا کفارہ ہے۔ (۷۷) جمعہ مساکین کا حج ہے۔ (۷۸) حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔ (۷۹) رزق حلال کی تلاش جہاد ہے۔ (۸۰) مسافر کی موت شہادت ہے۔ (۸۱) علم کو روکنا حلال نہیں ہے۔ (۸۲) شاہد ان باتوں کا مشاہدہ کرتا ہے جنہیں غائب نہیں دیکھتا۔ (۸۳) نیکی کی

نیکی کی رہنمائی کرنے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے۔ (۸۴) ہر نیکی صدقہ ہے۔ (۸۵) لوگوں سے مدارات سے پیش آنا صدقہ ہے۔ (۸۶) اچھی بات صدقہ ہے۔ (۸۷) جس چیز کے ذریعہ سے انسان اپنی عزت بچائے وہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار کی جاتی ہے۔ (۸۸) افضل صدقہ رشتہ داروں سے اچھائی کرنا ہے۔ (۸۹) صدقہ بری موت سے بچاتا ہے۔ (۹۰) مخفی صدقہ اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے۔ (۹۱) صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔ (۹۲) نیکیاں بری موت سے بچاتی ہیں۔ (۹۳) صدقہ کرنے والا (قیامت میں) لوگوں کا حساب ہونے تک اپنے صدقے کے سائے میں رہے گا۔ (۹۴) صدقہ گناہوں کو اس طرح بجھاتا ہے جس طرح سے پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ (۹۵) صدقہ کے بعد ظلم کرنے والا صدقہ نہ کرنے والے کی مانند ہے۔ (۹۶) گناہ سے توبہ کرنے والا اس کی طرح ہے جس نے گناہ سرانجام نہ دیا ہو۔ (۹۷) ظلم بروز قیامت تاریکی کی شکل میں نمودار ہوگا۔ (۹۸) ہنسنا دل کی موت کا سبب ہے۔ (۹۹) ہر پیاسے جگر (کو سیراب کرنے) پر اجر ہے۔ (۱۰۰) علماء خدا کی طرف سے بندوں پر امین ہیں۔ (۱۰۱) حکمت کا ماحصل خدا کا خوف ہے۔ (۱۰۲) جنت سخاوت کرنے والوں کا گھر ہے۔ (۱۰۳) جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔ (۱۰۴) جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (۱۰۵) اذان واقامت کے مابین مانگی جانے والی دعا نامنظور نہیں ہوتی۔ (۱۰۶) ایمان کے بعد رزق حلال کی تلاش سب سے بڑا فریضہ ہے۔ (۱۰۷) سب سے بابرکت عورت وہ ہے جس کے اخراجات سب سے کم ہوں۔ (۱۰۸) مومن، مومن کے لئے آئینہ ہے۔ (۱۰۹) مومن، مومن کا بھائی ہے۔ (۱۱۰) مومن کم خرچ ہوتا ہے۔ (۱۱۱) مومن، ذہین، فطین اور محتاط ہوتا ہے۔ (۱۱۲) مومن الفت کرنے والا اور الفت کئے جانے کے قابل ہوتا ہے۔ (۱۱۳) مومن وہ ہے جسے لوگ اپنی جان ومال کا امین تصور کریں۔ (۱۱۴) مومن معزز

ومحترم ہوتا ہے اور بدکار، رسوا اور ذلیل ہوتا ہے۔ (۱۱۵) مومن، مومن کے لئے دیوار کی طرح ہوتا ہے، جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کی مضبوطی کا باعث ہوتا ہے۔ (۱۱۶) اہل ایمان میں مومن کا مقام وہی ہے جو بدن میں سر کا مقام ہے۔ (۱۱۷) مومن بروز محشر اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔ (۱۱۸) مومن ایک آنت سے کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں سے کھاتا ہے۔ (کنایہ ہے کم خوری اور پرخوری پر)۔ (۱۱۹) مومن باوقار اور نرم خو ہوتا ہے۔ (۱۲۰) موسم سرما مومن کے لئے بہار ہے۔ (۱۲۱) دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (۱۲۲) نماز مومن کا نور ہے۔ (۱۲۳) دنیا مومن کے لئے زندان اور کافر کے لئے جنت ہے۔ (۱۲۴) حکمت مومن کی گمشدہ پونجی ہے۔ (۱۲۵) مومن کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بلیغ ہے۔ (۱۲۶) مومن کے دروازے پر آنے والا سائل اللہ کی جانب سے مومن کیلئے تحفہ ہے۔ (۱۲۷) موت، مومن کے لئے تحفہ ہے۔ (۱۲۸) نماز شب مومن کی عظمت ہے۔ (۱۲۹) لوگوں سے اس کی بے نیازی مومن کی عزت ہے۔ (۱۳۰) علم مومن کا دوست ہے اور حلم مومن کا وزیر ہے۔ (۱۳۱) عقل مومن کی رہبر اور عمل اس کا قائد ہے اور مہربانی اور مدارات اس کا والد ہے، بھلائی اس کا بھائی اور صبر اس کا امیر لشکر ہے۔ (۱۳۲) غیرت نصف ایمان ہے۔ (۱۳۳) حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (۱۳۴) تواضع ایمان کا حصہ ہے۔ (۱۳۵) صبر نصف ایمان اور یقین مکمل ایمان ہے۔ (۱۳۶) ایمان کے دو حصے ہیں آدھا صبر اور آدھا شکر ہے۔ (۱۳۷) نماز ایمان کا علم ہے۔ (۱۳۸) مسلمان وہ ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (۱۳۹) مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے گالیاں دیتا ہے۔ (۱۴۰) تمام مسلمان اپنے دشمن کے مقابلے میں مٹھی (کی مانند) ہیں۔ (۱۴۱) موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ گناہ ہے۔ (۱۴۲) علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(۱۴۳)ہر مسلمان کی جان ومال، عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔(۱۴۴)مسلمان کا مال اس کے خون کی طرح قابل احترام ہوتا ہے۔ (۱۴۵) مہاجر وہ ہے جو خدا کی حرام کردہ اشیاء کو چھوڑ دے۔ (۱۴۶) مجاہد وہ ہے جو طاعت الٰہی کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے۔ (۱۴۷) عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد پیش آنے والے حالات کے لئے عمل کرے۔ (۱۴۸) عاجز وہ ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور عمل کے بغیر خدا سے امیدیں وابستہ رکھے۔ (۱۴۹)انسان اپنے بھائی کے ذریعے سے طاقتور بنتا ہے۔ (۱۵۰) انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ (۱۵۱) جو کسی کا دوست ہوتا ہے وہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ (۱۵۲) انسان کی عظمت اس کے دین کی وجہ سے ہے اور اس کی مردانگی اس کی عقل کی وجہ سے ہے اور اس کا حسب حسن خلق کی وجہ سے ہے۔ (۱۵۳) لایعنی امور کو ترک کرنا کسی شخص کے اچھا ہونے کی دلیل ہے۔ (۱۵۴) لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح برابر ہیں۔ (۱۵۵) لوگ چاندی اور سونے کی کانوں کی طرح ہیں۔ (۱۵۶)لوگوں کے مال سے بے نیاز ہونا تونگری ہے۔ (۱۵۷) ایمان کے بعد عقل کا ثمر لوگوں سے محبت کرنا ہے۔ (۱۵۸) ہر شخص کو خود اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔ (۱۵۹)ہر وہ چیز جسے وقوع پذیر ہونا ہے قریب ہے۔ (۱۶۰) ہر غلط بین آنکھ زانی ہے۔ (۱۶۱) ہر چیز کی ایک مقدار ہوتی ہے یہاں تک کہ عاجزی کی بھی ایک مقدار ہے۔ (۱۶۲) ہر عالم، علم کے لئے بھوکا ہے۔ (۱۶۳) ہر چیز کی ایک بنیاد ہے اور اس دین کی بنیاد فہم و تدبر ہے۔ (۱۶۴) ہر تصویر (مجسمہ سازی) حرام ہے اور تصویر دین میں نہیں (دین نے اس کی اجازت نہیں دی)۔ (۱۶۵) تم میں سے ہر شخص راعی ہے اور تم میں سے ہر شخص اپنے رعیت کے لئے جوابدہ ہے۔ (۱۶۶) ہر غدار کے لئے بروز قیامت ایک جھنڈا اس کی غداری کے بقدر نصب کیا جائے گا۔ (۱۶۷) روز

محشر سب سے پہلے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔ (۱۶۸) سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ (۱۶۹) سب سے پہلے حسن خلق کو میزان میں رکھا جائے گا۔ (۱۷۰) اس امت سے سب سے پہلے حیا اور امانت کو اٹھا لیا جائے گا۔ (۱۷۱) تم اپنے دین میں خرابی کی ابتداء امانت سے کروگے اور انتہا نماز سے کروگے۔ (۱۷۲) دوستی اور دشمنی وراثت میں منتقل ہوتی ہے۔ (۱۷۳) کسی چیز کی محبت گونگا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ (۱۷۴) ہدیہ سننے اور دیکھنے کی صلاحیتیں ختم کر دیتا ہے۔ (۱۷۵) گھوڑوں کی جبیں سے اچھائی وابستہ ہے۔ (۱۷۶) سرخ بال اور دم والا گھوڑا بابرکت ہوتا ہے۔ (۱۷۷) سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ (۱۷۸) عورتوں کی اطاعت کرنا باعث ندامت ہے۔ (۱۷۹) مصیبت گفتگو سے وابستہ ہے۔ (۱۸۰) روزے آدھا صبر ہیں۔ (۱۸۱) ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (۱۸۲) روزہ دار کی دعا نامنظور نہیں ہوتی۔ (۱۸۳) موسم سرما کا روزہ بہترین غنیمت ہے۔ (۱۸۴) مسواک، انسان کی فصاحت میں اضافہ کرتا ہے۔ (۱۸۵) امام (پیش نماز) ضامن اور مؤذن امین ہے۔ (۱۸۶) قیامت کے دن مؤذن کی لمبی گردن ہوگی۔ (۱۸۷) قیامت کے دن میری شفاعت گناہان کبیرہ کے مرتکب افراد کو نصیب ہوگی۔ (۱۸۸) اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ (۱۸۹) خاموشی حکمت ہے لیکن اس پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ (۱۹۰) رزق، موت کی بہ نسبت انسان کو زیادہ تلاش کرتا ہے۔ (۱۹۱) معیشت میں اعتدال برتنا کسی تجارت سے زیادہ نفع بخش ہے۔ (۱۹۲) بزدل تاجر محروم رہے گا۔ (۱۹۳) جرأت مند تاجر رزق حاصل کرے گا۔ (۱۹۴) حسن اخلاق برکت ہے اور بداخلاقی بدنصیبی۔ (۱۹۵) دنیاوی ذلت، آخرت کی ذلت سے بہتر ہے۔ (۱۹۶) صدمہ پر صبر کرنا بہتر ہے۔ (۱۹۷) ساٹھ اور ستر کے سن کے درمیان موت کی چیرہ دستیاں ہیں۔ (۱۹۸) مکر و فریب کرنے والے دوزخ میں ہوں گے۔ (۱۹۹) قسم حلف لینے

والے کی نیت پر واقع ہوں۔ (نیت کے مطابق عمل کرتا ہو گا)۔ (۲۰۰) حلف کا انجام یا حلف توڑنا ہے یا پشیمانی ہے۔ (۲۰۱) جھوٹی قسم گھروں کو تباہ کر دیتی ہے۔ (۲۰۲) جھوٹی قسم سودے کا سبب لیکن روزی کی تباہی کا سبب ہے۔ (۲۰۳) سلام ہماری ملت کی پہچان اور جان و مال کی سلامتی کا سبب ہے۔ (جو کوئی سلام کرتا ہے تو پرچم صلح بلند کرتا ہے کہ اس کے شر سے امان ہے)۔ (۲۰۴) جس علم سے فائدہ نہ اٹھایا جائے وہ ایسے خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔ (۲۰۵) روٹی کھا کے شکر کرنے والے شخص کو صابر روزہ دار کا اجر ملتا ہے۔ (۲۰۶) نماز ہر پرہیزگار کے تقرب کا ذریعہ ہے۔ (۲۰۷) بندہ اور کفر کے درمیان فاصلہ ترک نماز ہے۔ (۲۰۸) دین میں نماز کا وہی مقام ہے جو بدن میں سر کا مقام ہے۔ (۲۰۹) بیٹھ کر نماز کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھی شمار ہوتی ہے۔ (۲۱۰) نماز گردن اسلام ہے۔ (۲۱۱) مردوں کو ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہئے جس کی بو ظاہر اور رنگ مخفی ہو اور عورتوں کو ایسی خوشبو استعمال کرنی چاہئے جس کی بو مخفی اور رنگ ظاہر ہو۔ (۲۱۲) بچوں کی بہار مٹی سے کھیلنا ہے۔ (۲۱۳) ارواح مختلف گروہوں میں ہیں، کچھ باہم آشنائی رکھتی ہیں تو ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں، کچھ آشنائی نہیں رکھتیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ نہیں رہتیں۔ (۲۱۴) صدق باعث تسکین اور کذب ایک چبھن ہے۔ (۲۱۵) قرآن ایسی دولت ہے جس کی موجودگی میں کوئی فقر نہیں ہے اور ایسی ہدایت ہے جس کی موجودگی میں کوئی گمراہی نہیں۔ (۲۱۶) تقدیر پر ایمان رکھنے سے غم و حزن دور ہوتا ہے۔ (۲۱۷) زہد قلب و بدن کی راحت کا سبب ہے۔ (۲۱۸) دنیاوی رغبت پریشانی اور غم کو بڑھاتی ہے۔ (۲۱۹) بے کاری قلب کو سخت کر دیتی ہے۔ (۲۲۰) عالم اور متعلم خیر میں برابر کے شریک ہیں۔ (۲۲۱) ہاتھ جو کچھ اٹھاتا ہے ضامن ہے جب تک امانت لوٹا نہ دے۔ (۲۲۲) بچہ اسی کا ہے جس کے

سحر پر پیدا ہوا ہے۔ زانی کے لئے پتھر ہیں۔ (۲۲۳) سائل کا ایک حق ہے اگرچہ
گھوڑے پر بھی سوار ہو۔ (۲۲۴) بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری لاحق ہے۔
(۲۲۵) بخشش کر کے واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے کہ کتا اپنی قے کو دوبارہ کھانا
شروع کر دیتا ہے۔ (۲۲۶) ہریالی دیکھنے سے نگاہ تیز ہوتی ہے۔ (۲۲۷) خوبصورت
چہرہ دیکھنے سے بھی نگاہ تیز ہوتی ہے۔ (۲۲۸) میری امت کے اعضاء وضو قیامت
کے دن چمکتے ہوں گے۔ (۲۲۹) نامحرم پر نگاہ بد، ابلیس کا زہریلا تیر ہے۔
(۲۳۰) جرأت و بزدلی خداداد صلاحیتیں ہیں۔ (۲۳۱) مصائب و مرض کا چھپانا اچھائی
کے خزانے میں سے ہے۔ (۲۳۲) باپ کا ہم شکل ہونا انسان کی خوش نصیبی ہے۔
(۲۳۳) حسن خلق انسان کی خوش نصیبی ہے۔ (۲۳۴) دنیا کے نیک لوگ آخرت
کے نیک لوگ ہوں گے۔ (۲۳۵) امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کے ماسوا
ہر قسم کا کلام انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔ (۲۳۶) انبیاءؑ سالار ہیں، فقہاء سردار
ہیں اور ان کی ہم نشینی اضافہ درجات کا موجب ہے۔ (۲۳۷) طعام سے پہلے وضو
فقر کو دور کرتا ہے اور کھانے کے بعد وضو کرنے سے غم دور ہوتا ہے اور چہرے پر
نکھار آتا ہے۔ (۲۳۸) قصہ گو ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے اور سننے والا رحمت کا منتظر
ہوتا ہے۔ (۲۳۹) تاجر رزق کا منتظر اور ذخیرہ اندوز لعنت کا منتظر ہوتا ہے۔ (۲۴۰)
مکمل خوش نصیبی یہ ہے کہ انسان پوری عمر اطاعت الٰہی میں گزارے۔ (۲۴۱) افسوس
بالائے افسوس اس کے لئے ہے جو اپنے بچوں کو تو فراوانی رزق میں چھوڑ آئے اور خود
اللہ کے حضور برائیاں لے کر پیش ہو۔ (۲۴۲) مظلوم اگرچہ فاجر بھی کیوں نہ ہو،
اس کی بددعا یقینا مقبول ہوتی ہے۔

تیسری فصل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۲۴۳) جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (۲۴۴) جس نے خدا کے لئے تواضع اختیار کی اللہ نے اسے بلند کیا اور جس نے تکبر کیا خدا نے اسے رسوا کیا۔ (۲۴۵) جو دوسروں کی خطاؤں سے درگزر کرے گا، خدا اس کے گناہوں سے درگزر کرے گا۔ (۲۴۶) جس نے کسی کو معاف کیا اللہ اسے معاف فرمائے گا۔ (۲۴۷) جو مصیبت پر صبر کرے اللہ اسے نعم البدل عطا کرے گا۔ (۲۴۸) جس نے غصہ پیا اللہ اسے اجر دے گا۔ (۲۴۹) جس نے اعتدال سے خرچ کیا، اللہ اسے رزق دے گا اور جس نے فضول خرچی کی اللہ اسے محروم رکھے گا۔ (۲۵۰) جو بادشاہ کے دربار کے قریب ہوا، وہ فتنہ میں پڑا۔ (۲۵۱) جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا گیا وہ شہید ہوگا۔ (۲۵۲) جو اپنے خاندان کی حفاظت میں مارا گیا وہ شہید ہے۔ (۲۵۳) جو اپنے دین کے دفاع کی وجہ سے مارا گیا وہ شہید ہے۔ (۲۵۴) اللہ کو جس کی بھلائی مطلوب ہوتی ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ (۲۵۵) جسے جنت کا اشتیاق ہوا اس نے اچھائیوں کی طرف جلدی کی۔ (۲۵۶) جو دوزخ سے ڈرا اس نے خواہشات سے اجتناب کیا۔ (۲۵۷) جس نے موت کو قریب جانا لذات دنیاوی سے رک گیا۔ (۲۵۸) جس نے دنیا کو حقیر جانا اس کے لئے مصائب کا جھیلنا آسان ہو گیا۔ (۲۵۹) جو پردیس میں مرا شہید ہوا۔ (۲۶۰) جو نوکروں، چاکروں کے ذریعے طالب عزت بنا اللہ نے اسے ذلیل کیا۔ (۲۶۱) جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲۶۲) جس نے دین میں خود کسی چیز کا اضافہ کیا وہ راندۂ درگاہ ہوا۔ (۲۶۳) جس نے جلد بازی نہ کی اپنے مقصد تک پہنچا اور جس نے جلد بازی کی خطا کھائی۔ (۲۶۴) جس نے اچھائی کاشت کی اس نے محبت کی فصل اٹھائی اور جس نے

برائی کاشت کی اس نے پشیمانی کی فصل اٹھائی۔ (۲۶۵) جسے اللہ کی طرف سے جزاء ملنے کا یقین ہوا اس نے سخاوت مندی اختیار کی۔ (۲۶۶) جو تمام لوگوں سے زیادہ باعزت بننا چاہتا ہے اسے اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا چاہیئے۔ (۲۶۷) جو تمام لوگوں سے زیادہ دولت مند بننا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مال کی بہ نسبت خدا کی عطا پر زیادہ بھروسہ رکھے۔ (۲۶۸) جس نے برائی کا ارادہ کر کے برائی نہ کی تو اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (۲۶۹) جسے اللہ کی طرف سے اچھائی ملی ہے اس کے آثار اس پر نظر آنے چاہئیں۔ (۲۷۰) جو سلامتی پاکر خوش ہوتا ہے اسے چاہیے کہ خاموش رہے۔ (۲۷۱) جس کی گفتگو بڑھی اس کی غلطیاں بڑھیں، اس کے گناہ بڑھے اور جس کے گناہ بڑھے وہ دوزخ کا مستحق ٹھہرا۔ (۲۷۲) جو رزق پاتا ہے وہ آزاد نہیں ہے۔ (۲۷۳) جسے کوئی نعمت ملی اسے شکر بجالانا چاہیئے۔ (۲۷۴) جس نے تھوڑی نعمت پر شکر ادا نہ کیا اس نے زیادہ نعمتوں کا بھی شکر ادا نہ کیا۔ (۲۷۵) جس نے مصیبت زدہ شخص کی تعزیت کی اسے اس جتنا ثواب ملے گا۔ (۲۷۶) جس نے میری امت کے ساتھ نرمی کی، اللہ اس سے نرمی کرے گا۔ (۲۷۷) جس نے بیمار کی عیادت کی تو وہ اتنا وقت جنت کے کنارے میں رہا۔ (۲۷۸) جو ظالم کے ساتھ چلا اس نے جرم کیا۔ (۲۷۹) جو کسی قوم کی شباہت اختیار کرے وہ ان میں سے ہے۔ (۲۸۰) جس نے علم طلب کیا، اللہ نے اس کے رزق کو اپنے ذمہ لے لیا۔ (۲۸۱) جسے اس کا علم فائدہ نہ دے تو اس کی جہالت اسے نقصان دے گی۔ (۲۸۲) جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا اس کا نسب اسے آگے نہیں کریگا۔ (۲۸۳) جسے قاضی مقرر کیا گیا تو وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا۔ (۲۸۴) جس نے اپنا سامان خود اٹھایا، تکبر سے بچ گیا۔ (۲۸۵) جس نے شفاعت کی تکذیب کی تو اسے بروز قیامت شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ (۲۸۶) جسے نیکی کر کے خوشی اور برائی کر کے

غمی محسوس ہو وہ مومن ہے۔ (۲۸۷) جو ڈرا، اس نے تقویٰ اختیار کیا اور جس نے تقویٰ کو اپنایا منزل مقصود تک رسائی حاصل کی۔ (۲۸۸) جو آخرت کی کرامت (وشرف) چاہتا ہے اسے چاہئے کہ دنیا کی زینت کو چھوڑ دے۔ (۲۸۹) جو رات کو نماز پڑھے گا دن کو اس کے چہرے پر نور ہوگا۔ (۲۹۰) جس نے دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت تباہ کی اور جس نے آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا تباہ کی۔ (۲۹۱) جو کوئی قدرتِ خدا کو سبک سمجھے گا، خدا اس کو ذلیل کردے گا اور جو قدرتِ خدا کا احترام کریگا، خدا اس کو عزت دے گا۔ (۲۹۲) جس نے کسی کے عمل کو پسند کیا، قطع نظر اس کے کہ وہ عمل اچھا تھا یا برا، وہ شخص اس کے اس فعل میں شریک ہوگا۔ (۲۹۳) جو خدا واسطے تم سے پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو اللہ واسطے تم سے سوال کرے اسے عطا کرو۔ (۲۹۴) جو تمہیں دعوت دے قبول کرو۔ (۲۹۵) جو تم سے اچھائی کرے تم بھی اس سے اتنی اچھائی کرو اور اگر تم اس پر قدرت نہ رکھو تو اس کے حق میں اتنی دعا کرو کہ تمہیں یقین آجائے کہ تم نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ (۲۹۶) جو کوئی کھانے کی طرف جائے تو آہستہ جائے۔ (۲۹۷) اللہ نے جسے ساٹھ سال زندگی دی تو اس پر اتمام حجت ہوگیا۔ (۲۹۸) جس نے اس حال میں صبح کی کہ کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (۲۹۹) جو حیاء کی چادر اتار پھینکے اس کی غیبت حرام نہیں ہے۔ (۳۰۰) جس نے برائی کے ارتکاب کے بعد اس برائی کو برائی سمجھا اور اسے افسوس ہوا تو وہ برائی اسے بخش دی جائے گی۔ اگرچہ اس نے استغفار بھی نہ کیا ہو۔ (۳۰۱) جو اللہ سے ڈرا، اللہ ہر چیز کے دل میں اس کی ہیبت ڈال دے گا اور جو اللہ سے نہ ڈرا اللہ ہر چیز کی ہیبت اس کے دل میں ڈال دے گا۔ (۳۰۲) جس نے اللہ کی ملاقات کو پسند کیا، اللہ کو بھی اس کی ملاقات پسند ہے اور جس نے اللہ کی ملاقات کو ناپسند کیا، اللہ کو بھی اس کی

ملاقات ناپسند ہے۔ (۳۰۳) جس شخص سے کسی ایسے علم کا مسئلہ پوچھا گیا جسے وہ جانتا تھالیکن اسے چھپا گیا، ایسے شخص کے منہ میں دوزخ کی لگام ڈالی جائے گی۔ (۳۰۴) جس کے لئے خیر و برکت کا کوئی دروازہ کھلا تو اسے غنیمت شمار کرنا چاہئے، کیا خبر کہ کب وہ بند ہو جائے۔ (۳۰۵) جس نے قدرت کے ہوتے ہوئے (اللہ کے لئے) اپنے غصے پر قابو پایا تو اللہ اس کے سینے کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ (۳۰۶) جو ایمانی ذائقہ کے حصول کا خواہش مند ہے تو اسے چاہئے کسی مرد (صالح) سے اللہ کے لئے محبت کرے۔ (۳۰۷) جو ناجائز ذرائع سے مال جمع کرے گا اس کا مال ناجائز کاموں میں ہی صرف ہوگا۔ (۳۰۸) جو کوئی مہربانی اور مدارات میں حصہ لے گا دنیا اور آخرت کی خیر میں بھی اپنی حصہ پائے گا۔ (۳۰۹) جو کہ انسانوں کی دوستی پر خدا کی دوستی کو ترجیح دے گا، خداوند عالم اس کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ (۳۱۰) جو ایک بالشت برابر جماعت سے علیحدہ ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا جوا اتار پھینکا۔ (۳۱۱) جو جنت کے بالاخانوں میں رہنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ جماعت سے پیوستہ رہے۔ (۳۱۲) جو کوئی غلط بیعت کو فسخ کردے گا، خدا روز قیامت اس کی لغزشوں سے درگزر کرے گا۔ (۳۱۳) جو ماں اور بیٹے میں جدائی ڈالے، بروز قیامت اللہ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ (۳۱۴) جو کسی تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ دنیا و آخرت میں اسے آسانی نصیب فرمائے گا۔ (۳۱۵) جو کسی تنگدست مقروض کو مہلت دے یا معاف کرے تو اللہ اسے اس دن اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (۳۱۶) جس کی دنیا میں دو زبانیں ہوں گی اللہ روز قیامت اس کے منہ میں دو آتشیں زبانیں پیدا فرمائے گا۔ (۳۱۷) جو بلا اجازت کسی کے خط کو پڑھے گا، گویا وہ آگ پر نظر کر رہا ہے۔ (۳۱۸) جو کوئی اچھائی کا حکم دیتا ہے، خدا کا پسندیدہ کام انجام دیتا

ہے۔ (۳۱۹) جو خدا کے لئے چالیس دن اپنے اندر اخلاص پیدا کرلے تو اس کے دل سے حکمت کے چشمے پھوٹ کر اس کی زبان پر جاری ہوں گے۔ (۳۲۰) جو کوئی خدا اور دوسرے عالم پر ایمان رکھتا ہے وہ ہمسایہ کی عزت کرتا ہے۔ (۳۲۱) جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ اسے چاہئے اچھی بات کرے، ورنہ چپ رہے۔ (۳۲۲) جس کے ہاتھ پر ایک شخص بھی اسلام لے آئے اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔ (۳۲۳) جو مسلمان کی پس پشت مدد کرے اللہ اس کی دنیا و آخرت میں مدد کرے گا۔ (۳۲۴) جو اپنے بھائی کی ایک پریشانی دور کرے اللہ اس کی آخرت کی پریشانیاں دور کرے گا۔ (۳۲۵) جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا۔ (۳۲۶) جو اپنے بھائی کے عیب چھپائے، اللہ دنیا اور آخرت میں اس کے عیب چھپائے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہے اس وقت تک اللہ بھی اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے۔ (۳۲۷) جو شخص مسجد بنائے اگرچہ چھوٹی ہو، اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (۳۲۸) جس شخص نے علم تلاش کیا اور پالیا اسے دو چند اجر ملے گا، جس نے علم تلاش کیا مگر نہ پاسکا اسے ایک چند اجر ملے گا۔ (۳۲۹) جو کوئی علم کو وسیلہ شہرت قرار دے گا اور لوگوں کے کانوں کو اپنے علم سے بھرے گا، خداوند عالم قیامت میں اس کی فضیحت سے لوگوں کے کانوں کو بھر دے گا اور اس کو حقیر اور بے قدر قرار دے گا۔ (۳۳۰) جو آخرت کے عمل کے ذریعے دنیا کو طلب کرے تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ (۳۳۱) جس پر کوئی احسان کیا جائے اور وہ جزا دینے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے اپنے محسن کی ثناء کرنی چاہئے۔ (۳۳۲) جس نے اپنے محسن کی ثناء کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے محسن کے احسان کو چھپایا اس نے ناشکری کی۔ (۳۳۳) جس نے عبدالمطلب کی اولاد میں سے کسی کے ساتھ بھلائی کی اور وہ اس بھلائی کا معاوضہ اسے نہ دے سکا تو

قیامت کے دن اسے اس کی نیکی کا بدلہ میں دوں گا۔ (۳۳۴) جو کوئی گناہ کا مشاہدہ کرے اور اس کو چھپائے، اس شخص کی طرح ہے جو اس شخص کو جو قبر میں دفن کردیا گیا تھا قبر سے نکال کر نئی زندگی دے دے۔ (۳۳۵) جو اللہ پر بھروسہ کرے اللہ اس کی ہر حاجت پوری کرے گا اور وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان نہیں ہوگا، جو دنیا پر بھروسہ کرے گا اللہ اسے دنیا کے حوالے کردے گا۔ (۳۳۶) جو خدا کی نافرمانی کر کے لوگوں کی تعریف و توصیف کا طالب بنے تو اس کی تعریف کرنے والا بھی اس کی مذمت کرنے والا بن جائے گا۔ (۳۳۷) جو لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضا کا متلاشی بنے، اللہ اس سے راضی ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے راضی رکھے گا، جو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا کا متلاشی بنے اللہ اس پر ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس پر ناراض کرادے گا۔ (۳۳۸) جس نے کوئی گناہ کیا اور اس کو دنیا ہی میں اس کی سزا مل گئی تو اللہ آخرت میں اسے دوبارہ سزا نہ دے گا۔ (۳۳۹) جس نے کوئی گناہ کیا اور اللہ نے اس کی پردہ پوشی کی اور اسے دنیا میں معاف کردیا تو وہ کریم اپنے معاف کئے ہوئے گناہ کی اس سے بازپرس نہیں کرے گا۔ (۳۴۰) جو کوئی تقویٰ نہ رکھتا ہو، جو اسے تنہائی میں گناہ سے روکے، تو گویا اس نے اپنے علم کو راہ عبادت میں صرف نہیں کیا۔ (۳۴۱) جو شخص لوگوں کی موجودگی میں احسن طریقے سے نماز پڑھے اور خلوت میں محض چونچیں مارنے پر اکتفا کرے تو ایسا شخص اپنے خدا کی توہین کرنے والا ہے۔ (۳۴۲) جس شخص کی نماز اسے برائی اور بے حیائی سے نہیں روک سکتی تو ایسی نماز اسے خدا سے دور کرنے کا موجب ہوتی ہے۔ (۳۴۳) جو کوئی گناہ کے ذریعے مقصد کو حاصل کرنا چاہے تو اس کا مطلوب اسے کم ہی ملتا ہے وہ ہلاکت میں گھر جاتا ہے۔ (۳۴۴) جو اچھی سیرت کا مالک بنا اللہ اسے لوگوں کی محبت کا محور بنادے گا۔ (۳۴۵) جس شخص نے کسی اچھا کام نہ

کرنے کی قسم کھائی ہو تو اسے چاہئے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے اچھائی کا کام کرے۔ (۳۴۶) جس شخص کو اللہ نے بیٹیاں عطا کی ہوں اور وہ ان سے حسن سلوک کرے تو وہی بیٹیاں اس کے لئے دوزخ سے بچنے کا ذریعہ بن جائیں گی۔ (۳۴۷) جو شخص ناخواندہ مہمان بن کر کسی دعوت میں شریک ہوا تو وہ چور بن کر داخل ہوا اور رسوا ہو کر باہر نکلا۔ (۳۴۸) جو کوئی مسلمان بھائی کے کسی اچھے کام یا مشکل رفع کرنے میں اپنی مقدرت کے مطابق کام کرے گا، خداوند عالم اس روز کہ لوگوں کے قدم ڈگمگائیں گے اس کی پل صراط عبور کرنے میں مدد دے گا۔ (۳۴۹) جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے تو ان کی اجازت کے بغیر سنتی روزہ نہ رکھے۔ (۳۵۰) جو کوئی کسی کو بدعت سے روکے، تو خداوند عالم اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔ (۳۵۱) جو کوئی بدعتی کی اہانت کرے گا، خدا عظیم وحشت کے دن اسے امن میں رکھے گا۔ (۳۵۲) جس شخص نے تندرست بدن، امن کی حالت اور اس کے پاس کھانے کے لئے روزی ہونے کی حالت میں صبح کی، تو ایسے شخص کو دنیا کی تمام نعمتیں مل گئیں۔ (۳۵۳) جو شخص امور مسلمین کا والی بنا اور اللہ کو اس کی اچھائی مطلوب ہوئی تو اسے نیک وزیر دے گا جو بھولنے کے وقت اس کی یاد دہانی کرائے گا اور یاد آوری کے وقت اس کی مدد کرے گا۔ (۳۵۴) جو شخص لوگوں کا والی بنا اور رعیت پر ظلم نہ کیا اور لوگوں سے جھوٹے وعدے نہ کئے اور وعدہ خلافی نہ کی تو اس کی مردانگی مکمل ہوئی، اس کی عدالت ظاہر ہوئی، اس کی اخوت فرض ہوئی اور اس کی غیبت حرام ہوئی۔ (۳۵۵) جس نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں پہنچے گا۔ (۳۵۶) جس نے جان بوجھ کر جھوٹ بولا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں سمجھ لینا چاہئے۔

چوتھی فصل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۳۵۷) جنت ناپسندیدہ امور میں لپٹی ہوئی ہے اور دوزخ پسندیدہ امور میں لپٹی ہوئی ہے۔[1] (۳۵۸) جو شخص غصہ کی حالت میں بردباری سے کام لے وہ اللہ کی محبت کا مستحق ہوگا۔ (۳۵۹) مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔ (۳۶۰) قیامت کے روز لوگوں کو ان کی نیت کے مطابق مبعوث کیا جائے گا۔ (۳۶۱) اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کی۔ (۳۶۲) اللہ اس شخص پر رحم کرے جس نے گفتگو کی تو صحیح گفتگو کی یا چپ رہا تو سلامتی پائی۔ (۳۶۳) اللہ میری امت کے ان افراد پر رحم فرمائے جو طعام اور وضو کے وقت مسواک کرتے ہیں۔ (۳۶۴) خدا نہیں چاہتا کہ اس کا مخلص بندہ مشکوک راستے سے رزق پائے۔ (۳۶۵) قریب ہے کہ فقر و فاقہ کفر بن جائے اور حسد تقدیر پر غالب آجائے۔ (۳۶۶) جو لوگوں کو پہچانتا ہے مصیبت میں پھنستا ہے اور جو نہیں پہچانتا اس کی زندگی آسان گزرتی ہے۔ (۳۶۷) مومن ہر کام اپنا سکتا ہے مگر خیانت اور امر دین میں جھوٹ نہیں اپنا سکتا۔ (۳۶۸) تم وہ عمارتیں بنا رہے ہو جن میں تمہیں رہنا نہیں ہے اور اس چیز کا ذخیرہ کر رہے ہو جس کا کھانا تمہارے مقدر میں نہیں ہے اور وہ آرزوئیں رکھ رہے ہو جنہیں حاصل کرنا تمہارے لئے ناممکن ہے۔ (۳۶۹) کتنے ہی ایسے افراد ہیں جو کسی ایسے دن کا انتظار کرنے والے ہیں جسے وہ نہیں پائیں گے اور کتنے ہی ایسے منتظر افراد ہیں جنہیں کل کا دن نصیب نہیں ہونا ہے۔ (۳۷۰) مجھے تعجب ہے غفلت کرنے والے پر کہ جس سے غفلت نہیں برتی جائے گی (وہ خدا سے

[1] مقصد یہ ہے کہ جنت کے حصول کے لئے ان اعمال کی ضرورت ہے جو عام طور پر گراں گزرتے ہیں اور اس کے برعکس دوزخ مادر پدر آزادی کے نتیجے میں ملتی ہے۔

غافل ہے لیکن خدا اس سے غافل نہیں)۔ (۳۷۱) مجھے دنیا کی آرزو رکھنے والے پر تعجب ہے جسے موت ڈھونڈ رہی ہے۔ (۳۷۲) مجھے ہنسنے والے پر تعجب ہے کہ نامعلوم اس کا رب اس سے راضی ہے یا ناراض ہے؟ (۳۷۳) مجھے مکمل تعجب تو اس پر ہے جو آخرت کی تصدیق کرتا ہے مگر تمام عمل اسی دارالغرور کے لئے سرانجام دیتا ہے۔ (۳۷۴) مومن کا کام عجیب ہے، قسم بخدا اس کی قسمت میں خدا کی طرف سے اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (۳۷۵) قیامت نزدیک ہے اور لوگ سوائے حرص دنیا کسی چیز کا اضافہ نہیں کرتے اور دنیا بھی سوائے ان سے دوری کے اور کچھ انہیں نہیں دے رہی، صالح افراد ایک کے بعد ایک جارہے ہیں یہاں تک کہ سوائے پست اور اوباش لوگوں کے کوئی نہ رہے گا۔ وہ لوگ جن پر خدا کی نظر عنایت نہیں ہوگی۔ (۳۷۶) تم اپنے بھائی کی آنکھ میں تنکا دیکھ لیتے ہو، لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر تمہیں نظر نہیں آتا۔ (۳۷۷) اپنے بھائی کے ساتھ یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ اسے کوئی بات بتاؤ حالانکہ وہ تصدیق کرے کہ تم جھوٹے ہو۔ (۳۷۸) (ہمارا حال یہ ہے کہ) گویا (دنیا میں) حق دوسروں کے لئے ہے اور موت بھی ان ہی کے لئے لکھی ہوئی ہے۔ ان کی تقدیر میں لکھا ہے کہ دوبارہ واپس آئیں گے۔ پس ان کے جسموں کو مٹی کے حوالے کرتے ہیں اور ہم جو ان کے پسماندگان ہیں ان کی میراث کو کھائیں گے گویا ہم ان کے بعد ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ ہم نے ہر نصیحت کو فراموش کردیا ہے گویا ہم ہر حادثے سے امن میں ہیں۔ (۳۷۹) خوش خبری ہے اس کے لئے جس کا عیب اسے لوگوں کے عیوب سے بے بہرہ بنادے اور رزقِ حلال خرچ کرکے اہل فقہ وحکمت کی صحبت اختیار کرے اور اہل ذلت و گناہ سے کنارہ کش ہو جائے۔ (۳۸۰) خوش خبری ہے اس کے لئے جس نے اپنے نفس کو حقیر جانا اور لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آیا، زائد مال کو مرتے وقت وقف کیا، فضول گفتگو

سے اجتناب کیا، سنت کی پیروی کی اور بدعت سے بچ گیا۔ (۳۸۱) خوش خبری ہے اس کے لئے جس نے رزق حلال طلب کیا اور اپنے باطن کی اصلاح کی اور اپنے ظاہر کو سنوارا، اپنے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھا۔ (۳۸۲) خوش خبری ہے اس کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا۔ (۳۸۳) فرزند آدم! تیرے پاس گزر اوقات کا رزق موجود ہے لیکن تو اس رزق کا طالب ہے جو تجھے سرکش بنادے۔ فرزند آدم! قلیل پر تو قناعت نہیں کرتا، کثیر سے تو سیر نہیں ہوتا۔ (۳۸۴) خوش خبری ہے اس کے لئے جسے اسلام کی سعادت نصیب ہوئی، گزر اوقات کے مطابق روزی ملی اور اس نے قناعت سے اپنا وقت بسر کر لیا۔ (۳۸۵) ایمان کی اعلیٰ ترین منزل وہ درجہ ہے کہ جو وہاں تک پہنچ گیا وہ کامیاب و بامراد ہوا اور وہ درجہ یہ ہے کہ اس کا باطن اس حد تک درست ہو جائے کہ اسے اس کی پرواہ تک نہ ہو کہ اس کے اعمال ظاہر ہو جائیں تو کیا ہوگا اور اگر نظروں سے چھپے رہیں تو اسے سزا یا جزا کی فکر نہ ہو۔ (۳۸۶) ایک خصلت ایسی ہے کہ جس نے اس کو اپنایا اور دنیا و آخرت میں کامیاب ہوا اور دارالسلام میں اسے خدا کا قرب نصیب ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ خصلت کونسی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ تقویٰ ہے جو تمام لوگوں سے زیادہ باعزت بننے کا خواہش مند ہو اسے چاہئے تقویٰ اختیار کرے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی: ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم۔ (سورۃ حجرات آیت ۱۳) "یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہی ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔" (۳۸۷) تمام اچھائیوں کا محور خوف خدا ہے۔ (۳۸۸) اپنی کشتیوں کی مرمت کرلو کیونکہ سمندر بہت گہرا ہے، اپنے کام کرنے کی صلاحیت کو بہتر کرو کیونکہ راستہ لمبا ہے۔ (۳۸۹) اپنی خواہشات سے جہاد کر کے اپنی جانوں کے مالک بن جاؤ، جب موت آئے گی تو تمہیں

صرف تمہارے نیک عمل ہی فائدہ دیں گے۔ (۳۹۰) اپنی خواہشات نفسانی کے خلاف جہاد کرو، تمہارے دلوں میں حکمت پیدا ہوگی۔ کم کھانے اور کم پینے سے اپنے نفس سے جہاد کرو۔ فرشتے تم پر سایہ کریں گے اور شیاطین تم سے دور بھاگیں گے۔ (۳۹۱) آنکھ کا جمود دل کی سختی کی علامت ہے۔ (۳۹۲) دنیا کی حرص، نفاق کی علامتوں میں سے ہے۔ (۳۹۳) انسان کا اپنے اہل و عیال کے پاس بیٹھنا خدا کے نزدیک میری مسجد میں اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔ (۳۹۴) مکارم اخلاق بندے اور خدا کے درمیان والی رسی ہے، تمہیں چاہئے کہ اس رسی کو پکڑ لو۔ (۳۹۵) نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھو، اگر تم اچھائی کرو گے تو وہ تمہاری حوصلہ افزائی کریں گے اور کوئی غلطی کرو گے تو تمہاری اصلاح کریں گے۔ (۳۹۶) اپنے شکم کو بھوکا، اپنے جگر کو پیاسا، اپنے بدن کو برہنہ، اپنے دل کو پاک رکھو۔ اس طریقے سے ملاء اعلیٰ سے بھی گزر جاؤ گے۔ (۳۹۷) مرد (مسلمان) کے لئے یہ گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے بھائی کی آبرو کو برباد کرے اور آدمی کی برائی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (۳۹۸) دنیا سے الفت رکھنے والے کے دل سے طمع کبھی جدا نہیں ہوتی۔ (۳۹۹) دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ اور ہر گناہ کی اصل ہے۔ (۴۰۰) دنیا میں اٹکا ہوا دل آسمانی بادشاہت میں کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔ (۴۰۱) دینداری کے ثبوت کے لیے یہی کافی ہے کہ انسان اوقات نماز کی پابندی کرتا ہو۔ (۴۰۲) تمہارے جھوٹا ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی چیز بیان کرتے پھرو۔ (۴۰۳) تمہارے جاہل ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ہر جانی ہوئی چیز کو ظاہر کرتے پھرو۔ (۴۰۴) عالم باعمل کا احترام شہداء و صدیقین کے برابر ہے۔ (۴۰۵) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے آخرت کو اپنا مطمح نظر ٹھہرا لیا اور اس کے لئے جدوجہد کی۔ (۴۰۶) تم میں سے بہتر وہ ہے کہ فقر پر راضی ہو جائے، لوگوں سے

کنارہ کش ہو جائے اور دین اور تقویٰ کی فکر کرے۔ (۴۰۷) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جسے خدا نے اس کے نفس کے خلاف طاقت دی اور وہ اپنے نفس سے جہاد کر کے اس کا مالک بن گیا۔ (۴۰۸) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے اپنے سفر کی جلدی کو ملحوظ رکھتے ہوئے زاد راہ جمع کر لیا۔ (۴۰۹) تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آ جائے۔ (۴۱۰) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا بولنا تمہارے علم میں اضافہ کا سبب بنے۔ (۴۱۱) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو تمہیں نیک اعمال کی دعوت دے۔ (۴۱۲) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو فقر پر راضی ہو اور دنیا سے روگردانی کئے ہوئے ہو۔ (۴۱۳) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو عیوب سے پاک ہو۔ (۴۱۴) تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو گناہوں سے پاک ہوں۔ (۴۱۵) تمہارا بہترین عمل وہ ہے جس کے ذریعے سے تم آخرت کی اصلاح کر سکو۔ (۴۱۶) بہترین عمل وہ ہے جس میں ہمیشگی پائی جائے۔ اگرچہ کمیت کے اعتبار سے کم ہی ہو۔ (۴۱۷) بہترین بھائی وہ ہے جو امور آخرت کے لئے تمہارا مددگار ہو۔ (۴۱۸) میری امت میں بہترین افراد وہ ہیں جو دنیا میں زہد اختیار کریں اور آخرت کے لئے رغبت کرتے ہوں۔ (۴۱۹) تمہارا بہترین بھائی وہ ہے جو تمہیں تمہارے عیب سے آگاہ کرے۔ (۴۲۰) اللہ کے نزدیک بہترین استغفار گناہ کو ترک کرنا اور اظہار ندامت ہے۔ (۴۲۱) اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جو شمس و قمر کی حرکت پر عبادت کے لئے نظر رکھتے ہیں (یعنی نماز روزہ کے انتظار میں)۔ (۴۲۲) تیرا بہترین بھائی وہ ہے جو اطاعت الٰہی میں تیری مدد کرے اور خدا کی نافرمانی سے تجھے باز رکھے اور رضائے الٰہی کا تجھے حکم دے۔ (۴۲۳) ملاء الاعلیٰ کی خبر کے مطابق میری امت کے بہترین افراد وہ ہیں جو اللہ کی رحمت کی وسعت کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اس کے دردناک عذاب کو مدنظر رکھ کر گریہ کرتے ہیں۔ (۴۲۴) بہترین مسلمان وہ ہے جو

بکثرت قناعت کرے، احسن طریقے سے عبادت کرے اور آخرت کو اپنا مطمح نظر قرار دے۔ (۴۲۵) میرا بہترین امتی وہ ہے جس نے اپنی جوانی کو اطاعت الٰہی میں صرف کیا ہو اور لذات دنیا سے کنارہ کش رہا ہو اور آخرت کے لئے نیک عمل کرتا رہا ہو۔ ایسے شخص کو اللہ جنت کے اعلیٰ مراتب دے کر سرفراز فرمائے گا۔ (۴۲۶) اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جو زیادہ سے زیادہ اللہ پر توکل کریں اور اپنے معاملات کو خدا کے حوالے کریں۔ (۴۲۷) وہ لوگ میری امت میں بہترین ہیں جنہیں نہ تو زیادہ رزق ملا کہ سرکشی کرتے اور نہ ہی ان پر تنگی کی گئی کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے۔ (۴۲۸) میری امت میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جب ان سے نادانی کی گئی تو انہوں نے برداشت کیا، ان پر زیادتی ہوئی تو معاف کردیا، انہیں تکلیف پہنچائی گئی تو انہوں نے صبر کیا۔ (۴۲۹) سفارش کرو، اجر پاؤ گے، سفر کر کے صحت و دولت حاصل کرو، آسانی پیدا کرو، سختی پیدا نہ کرو۔ (۴۳۰) علم کو کتابت کے ذریعے قید کرلو۔ (۴۳۱) کم سے کم قرض اٹھا، تاکہ آزاد زندگی گزارے، گناہ کم کر، موت آسان ہوگی۔ (۴۳۲) متقی بن کر سب سے بڑے پرہیزگار بن جاؤ، قانع بن کر سب سے بڑے شکرگزار بن جاؤ، جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اوروں کے لئے پسند کر کے مومن بن جاؤ، اپنے ہمسائے سے حسن ہمسائیگی سے پیش آکر مسلم بن جاؤ، اپنے دوست اور ہم نشین کے ساتھ نیکی کرو تاکہ مومن بن جاؤ، فرائض الٰہی پر عمل کر کے عابد بن جاؤ، اللہ کی تقسیم پر راضی رہ کر زاہد بن جاؤ۔ (۴۳۳) لوگوں کے اموال سے بے پرواہی اختیار کر کے لوگوں کے محبوب بن جاؤ، دنیا سے تعلق چھوڑ دو اللہ کے دوست بن جاؤ۔ (۴۳۴) دنیا میں اس انداز سے زندگی بسر کرو گویا تم مسافر ہو اور اپنے آپ کو اصحاب قبور میں سے تصور کرو۔ (۴۳۵) جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر یقینی چیز اپناؤ۔ (۴۳۶) اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم

ہو۔ پوچھا گیا: ظالم کی کیسے مدد کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے ہاتھ کو ظلم سے روک کر اس کی مدد کرو، زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (۴۳۷) لوگوں کو معاف کرو، خدا تمہاری غلطیاں معاف کرے گا۔ (۴۳۸) مکمل طریقے سے وضو کرو، اللہ تمہاری عمر میں اضافہ کرے گا۔ (۴۳۹) اپنے افراد خانہ پر سلام کرو، تمہارے گھر میں زیادہ برکت ہوگی۔ (۴۴۰) جتنا ہو سکے سوال کرنے سے بچو۔ (۴۴۱) حق بات کہو اگرچہ کڑوی ہو۔ (۴۴۲) جس جگہ پر جاؤ اللہ سے ڈرتے رہو۔ (۴۴۳) برائی کرنے کے بعد اچھائی کر کے برائی کو ختم کردو۔ (۴۴۴) لوگوں سے حسن سلوک کرو۔ (۴۴۵) صلہ رحمی کرو اگرچہ سلام کے ذریعے سے ہو۔ (۴۴۶) ایک دوسرے کو تحفے دے کر آپس میں محبت پیدا کرو۔ (۴۴۷) جہاد کر کے اپنی اولاد کو صاحب عزت بناؤ۔ (۴۴۸) شرفاء کی غلطیوں سے درگزر کرو۔ (۴۴۹) ہدیے دو کیونکہ ہدیہ سے سینے کی دشمنیاں ختم ہوتی ہیں۔ (۴۵۰) ہدیے دو تاکہ دوستی زیادہ ہو اور مشکل بوجھ دور ہو جائے گا۔ (۴۵۱) نیکی کو اچھے چہروں کے نزدیک تلاش کرو۔ (۴۵۲) میری طرف سے تبلیغ کرو، اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔ (۴۵۳) مومن کی دانائی سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ (۴۵۴) کسی مکان کی بنیاد میں حرام کو شامل نہ کرنا کیونکہ حرام ویرانی کی بنیاد ہے۔ (۴۵۵) اپنی اولاد کی عزت کرو اور انہیں اچھی تربیت دو۔ (۴۵۶) اچھی بات کہہ کر فائدہ حاصل کرو اور بری بات سے خاموش رہ کر سلامتی حاصل کرو۔ (۴۵۷) اپنے نطفوں کے لئے امین رحم کی تلاش کرو۔ (۴۵۸) جو لذتیں بکھر گئی ہیں ان کو زیادہ یاد کرو۔ (۴۵۹) محبت کرنے والی اور بچہ جننے والی عورت سے نکاح کرو، میں اپنی امت کی کثرت کی وجہ سے انبیاء پر مباہات کروں گا۔ (۴۶۰) سحری کھاؤ کیونکہ سحری میں برکات ہے۔ (۴۶۱) صدقہ دے کر آگ سے بچو، اگرچہ کھجور

کے دانے کا کچھ حصہ ہی کیوں نہ ہو۔ (۴۶۲) بخل سے بچو کیونکہ اسی بخل نے سابقہ امتوں کو تباہ کیا ہے۔ (۴۶۳) لوگوں سے تھوک کی حد تک بھی سوال نہ کرو۔ (۴۶۴) زکوۃ دے کر اپنے مال کی حفاظت کرو۔ (۴۶۵) صدقہ دے کر اپنے مریضوں کا علاج کرو، بلا کے لئے دعا کو تیار رکھو، جب دل میں نرمی محسوس ہو تو اس وقت کی دعا کو غنیمت جانو کیونکہ وہ وقت رحمت ہے۔ (۴۶۶) پوری زندگی اچھائی کے طالب رہو اور اللہ کی رحمت کے جھونکوں کا استقبال کرو کیونکہ اللہ جسے چاہتا ہے ان رحمت کے جھونکوں سے نوازتا ہے۔ (۴۶۷) لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ اللہ بعض کے ذریعے بعض لوگوں کو رزق دیتا ہے۔ (۴۶۸) اپنے امور کی انجام دہی کے لئے رازداری سے کام لو اور اپنے مقصد کو دوسروں کے سامنے مت ظاہر کرو جب تک مقصد پورا نہ ہو جائے۔ (۴۶۹) پرہیزگاروں کو اپنے دسترخوان پر کھانا کھلاؤ اور مومنین سے حسن سلوک رکھو۔ (۴۷۰) میری عترت کا خیال رکھو۔ (۴۷۱) میرے اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوح کی سی ہے جو اس میں آگیا نجات پائی اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوا۔

پانچویں فصل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۴۷۲) مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (۴۷۳) جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔ (۴۷۴) موت کو صرف دعا ہی ٹال سکتی ہے۔ (۴۷۵) عمر میں اضافہ صرف نیکی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ (۴۷۶) نگاہ عبرت رکھنے والے کے سوا کوئی بردبار نہیں بن سکتا۔ (۴۷۷) جہل سے بڑھ کر کوئی فقر نہیں ہے۔ (۴۷۸) عقل سے بڑھ کر کوئی مفید مال نہیں ہے۔

(۴۷۹) خود پسندی سے بڑھ کر کوئی تنہائی نہیں ہے۔ (۴۸۰) مشورے سے بڑھ کر کوئی مدد نہیں ہے۔ (۴۸۱) حسن تدبیر کی طرح کوئی عقل نہیں ہے۔ (۴۸۲) حسن خلق کی طرح کوئی حسب نہیں ہے۔ (۴۸۳) حرام سے بچنے کی طرح کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔ (۴۸۴) تفکر کی طرح کوئی عبادت نہیں ہے۔ (۴۸۵) صبر و حیاء کی طرح کوئی ایمان نہیں ہے۔ (۴۸۶) بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں ہے۔ (۴۸۷) فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ (۴۸۸) جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں ہے، جس میں عہد کی پاسداری نہیں ہے اس میں دین نہیں ہے۔ (۴۸۹) تعویذ صرف نظربد اور نحوست سے بچاؤ کے لئے ہی ہے۔ (۴۹۰) تین دن سے زیادہ (مسلمان سے) خفا رہنا اچھا نہیں ہے۔ (۴۹۱) استغفار کے ساتھ کبیرہ گناہ، کبیرہ نہیں اور اصرار کے ساتھ صغیرہ گناہ صغیرہ نہیں ہے (تکرار صغیرہ کو کبیرہ بنا دیتی ہے)۔ (۴۹۲) قرض کی پریشانی جیسی کوئی پریشانی نہیں ہے۔ (۴۹۳) آنکھ کے درد جیسا کوئی سخت درد نہیں ہے۔ (۴۹۴) جو بندہ قرآن پڑھتا ہے وہ فقیر نہیں ہوتا اور قرآن کے علاوہ کوئی ثروت نہیں ہے۔ (۴۹۵) تقدیر سے کوئی احتیاط نہیں بچا سکتی۔ (۴۹۶) مومن چھپ کر حملہ نہیں کرتا۔ (۴۹۷) وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاتی جس کی حاکم عورت ہو۔ (۴۹۸) مومن کو چاہئے کہ اپنے آپ کو رسوا نہ سمجھے۔ (۴۹۹) دوغلا شخص اللہ کے نزدیک کبھی امین نہیں کہلا سکتا۔ (۵۰۰) خوشامد صرف والدین اور عادل حکمران کی جائز ہے۔ (۵۰۱) اچھے لوگوں کے نزدیک دیانتداری کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہے جس طرح اچھی تربیت شرفاء کا صلہ ہے۔ (۵۰۲) اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت حرام ہے۔ (۵۰۳) چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (۵۰۴) وہ بندہ کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا ہمسایہ اس کی لغزشوں سے محفوظ نہ ہو۔ (۵۰۵) مسلمان کے لئے مسلمان کو خوفزدہ کرنا حلال نہیں ہے۔

(۵۰۶) مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے قطع تعلق کرے۔ (۵۰۷) دولت مند کے لئے صدقہ لینا حلال نہیں ہے۔ تندرست شخص کو بھی صدقہ نہیں لینا چاہئے۔ (۵۰۸) جب تک بندے کے دل میں استقامت نہ ہو اس وقت تک اس کے ایمان میں استقامت پیدا نہیں ہوگی اور دل میں اس وقت تک استقامت آہی نہیں سکتی جب تک اس کی زبان میں استقامت پیدا نہ ہو۔ (۵۰۹) بندہ اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرے۔ (۵۱۰) ایمانی حقیقت اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتی جب تک بندے کو یہ یقین نہ آجائے کہ جو نشانہ اس سے خطا ہوا ہے وہ اسے لگنا ہی نہیں تھا اور جو نشانہ اسے لگا ہے وہ اس کے غیر کے مقدر میں نہ تھا۔ (۵۱۱) حقیقت ایمان کی اس وقت تک تکمیل نہیں ہوتی جب تک زبان کی حفاظت نہ کی جائے۔ (۵۱۲) جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا۔ (۵۱۳) جب ہمسایہ بھوکا ہو تو مومن کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھا سکتا۔ (۵۱۴) عالم جب تک جنت میں داخل نہ ہو جائے اس وقت تک علم سے کبھی سیر نہیں ہوگا۔ (۵۱۵) امور میں اضافہ نہیں ہوگا سوائے سختی کے، دنیا میں اضافہ نہیں ہوگا سوائے بدنصیبی کے، لوگوں کی عادات میں اضافہ نہیں ہوگا سوائے بخل کے اور قیامت نہیں آئے گی مگر برے لوگوں پر سوائے امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ (۵۱۶) قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مرد کم اور عورتیں زیادہ نہ ہو جائیں۔ (۵۱۷) جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (۵۱۸) اس شخص کی صحبت کا کوئی فائدہ نہیں ہے جو تمہارے وہ حقوق تسلیم نہ کرے جو تم اسکے حقوق تسلیم کرتے ہو۔ (۵۱۹) جو شخص اپنی دو پیاری چیزوں [1] کے ضائع

---

[1] شاید اس سے مراد آنکھ اور کان ہیں۔ واللہ اعلم۔

ہونے پر صبر کرے اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ (۵۲۰) کوئی شخص اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک مشکوک چیزوں کی وجہ سے کچھ حلال چیزوں کو ترک نہ کر دے۔ (۵۲۱) میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر کاربند رہے گا یہاں تک کہ امر خدا آجائے۔ (۵۲۲) مقروض کا ذہن (موت کے بعد بھی) قرضہ کی ادائیگی تک اس میں جکڑا رہتا ہے جب تک کہ قرض ادا نہ ہو جائے۔ (۵۲۳) بندہ جب تک نماز کے انتظار میں رہتا ہے نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔ (۵۲۴) کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر بھی خوش نہ ہونا، ممکن ہے اللہ اس کو مصیبت سے رہائی دے کر تجھے مبتلائے مصیبت کر دے۔ (۵۲۵) زمانہ کو گالی نہ دو اس لئے کہ اللہ ہی زمانہ ہے لـ۔ (۵۲۶) مرنے والوں کو گالی دے کر زندوں کو اذیت نہ پہنچاؤ۔ (۵۲۷) مرنے والوں کو گالیاں نہ دو کیونکہ وہ اپنے انجام کو پا چکے ہیں۔ (۵۲۸) آدمی کو اپنے بھائی کا تحفہ ٹھکرانا نہیں چاہئے، اگر مقدرت ہو تو تحفہ کے بدلے تحفہ ضرور دینا چاہئے۔ (۵۲۹) اپنا ہاتھ گیلے کپڑے سے صاف نہ کرو۔ (۵۳۰) سائل کو کھجور کے دانے کا حصہ دینا خالی لوٹانے سے بہتر ہے۔ (۵۳۱) مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی لغزشوں کی تلاش نہ کرو۔ (۵۳۲) کسی کے بھیدوں کا پردہ چاک نہ کرو۔ (۵۳۳) تھوڑی سی نیکی کو کبھی حقیر نہ سمجھو۔ (۵۳۴) اپنے بھائی سے وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہ کرو۔ (۵۳۵) کسی تکلیف و مصیبت کی وجہ سے اللہ سے موت کی درخواست نہ کرو۔ (۵۳۶) جب مرو تو اللہ کے متعلق حسن ظن رکھ کر مرو۔ (۵۳۷) کسی کے عمل کو دیکھ کر کبھی تعجب نہ کرنا جب تک اس کا انجام اچھا نہ ہو جائے۔ (۵۳۸) کسی شخص کے اسلام پر تعجب نہ کرو جب تک اس کی عقل کا تمہیں علم نہ ہو۔ (۵۳۹) لوگوں کے خوف سے حق پر عمل کرنے کو مت چھوڑو۔

لـ یعنی زمانے کو تبدیل کرنے والا ہے۔ واللہ اعلم۔

(۵۴۰) عورت و مرد کو تنہائی میں کبھی نہیں بیٹھنا چاہئے، وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (۵۴۱) اللہ کو ناراض کر کے کسی کو راضی نہ کرنا، کسی اچھائی پر اللہ کو چھوڑ کر صرف اپنے محسن کی تعریف نہ کرنا، جو کچھ اللہ نے تجھے نہیں دیا اس کی وجہ سے کسی کی مذمت نہ کرنا کیونکہ کسی خیر خواہ کی خیر خواہی اللہ کے رزق کو کھینچ کر تمہارے پاس نہیں لائے گی اور کسی بد خواہ کی بد خواہی اللہ کے رزق سے تمہیں محروم نہیں کر سکے گی۔ (۵۴۲) اللہ سے اقتدار کا سوال نہ کرو کیونکہ اگر اقتدار تمہیں بغیر مانگے ملا تو اس کی تکالیف برداشت کرنا پڑیں گی، اگر مانگنے کے بعد ملا تو تم اس میں ایسے منہمک ہو جاؤ گے کہ اپنے فرائض سے غافل ہو جاؤ گے۔ (۵۴۳) قیامت قائم نہ ہوگی جب تک اولاد پریشانی دل کا سبب اور بارش تباہی کا سبب نہ بنے، کمینے بکثرت پیدا ہوں گے اور شرفاء ہلاک ہو جائیں گے، چھوٹا بڑے پر جسارت کرے گا، کمینہ شریف پر جسارت کرے گا۔ (۵۴۴) مشورہ کے بعد کوئی شخص ہلاک نہیں ہوگا۔ (۵۴۵) اگر حکمران اچھے ہوں تو رعیت خواہ جتنی بھی گناہگار ہو کبھی ہلاک نہیں ہوگی۔

چھٹی فصل:

احادیث رسولؐ جو "اِنَّ" سے شروع ہوتی ہیں

حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۵۴۶) ان من البیان لسحراً..... یقیناً بیان میں جادو ہوتا ہے اور شعر میں حکمت ہوتی ہے۔ بعض کلام لعنت والے ہوتے ہیں اور بعض علوم کی طلب بھی جہل ہے۔ (مقصد یہ ہے کہ انسان لایعنی علوم کے حصول میں لگ جائے، جیسے علم نجوم افلاک، انساب اور جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان سے اعراض کرے)۔ (۵۴۷) یقیناً

میری امت امت مرحوم ہے (یعنی اللہ کی ان پر نظر لطف و رحمت ہے)۔
(۵۴۸) یقیناً حسن عہد ایمان کی نشانی ہے۔ (۵۴۹) تحقیق حسن ظن، حسن عبادت کا حصہ ہے۔ (۵۵۰) تحقیق علماء انبیاءؑ کے وارث ہیں۔ (۵۵۱) یقیناً دین آسان اور سادہ ہے۔ (۵۵۲) یقیناً دین خدا سیدھا اور آسان ہے۔ (۵۵۳) یقیناً جس عبادت کا بہت جلدی ثواب حاصل ہوتا ہے وہ صلہ رحم ہے۔ (۵۵۴) یقیناً حکمت شریف کے شرف میں اضافہ کا موجب ہوتی ہے۔ (۵۵۵) تحقیق حلال کو حرام قرار دینے والا حرام کو حلال بتانے والے کی مانند ہے۔ (۵۵۶) یقیناً دنیا داروں کا شرف مال دنیا ہے۔ (۵۵۷) یقیناً حقدار کو بات کرنے کا حق حاصل ہے۔ (۵۵۸) یقیناً اخلاق عالیہ اہل جنت کے اعمال میں سے ہیں۔ (۵۵۹) یقیناً سب خوبیوں سے بڑی خوبی حسن خلق ہے۔ (۵۶۰) یقیناً اہل جنت کی اکثریت سادہ لوح قسم کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ (۵۶۱) یقیناً جنت میں عورتوں کی رہائش بہت کم ہے۔ (۵۶۲) یقیناً اللہ مومن کی ضرورت کے بقدر اس کی مدد کرتا ہے۔ (۵۶۳) یقیناً صبر بقدر مصیبت ملتا ہے۔ (۵۶۴) یقیناً باپ کے مرنے کے بعد اس پر احسان یہ ہے کہ باپ کے دوستوں سے محبت رکھے۔ (۵۶۵) یقیناً شیطان فرزند آدم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔ (۵۶۶) یقیناً اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے جو اپنے محسن کا زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے۔ (۵۶۷) یقیناً مال کو راہ خدا میں خرچ کرنا نفع آور ہے اور اس کی حفاظت کرنا فتنہ کا باعث ہے۔ (۵۶۸) یقیناً اس امت کو عذاب الٰہی اسی دنیا میں دے دیا جائے گا۔ (۵۶۹) یقیناً انسان گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔ (۵۷۰) یقیناً خدا کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جب خدا سے التجا کرتے ہیں تو ان کی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ (۵۷۱) یقیناً خداوند عالم کے ایسے بھی بندے ہیں جو لوگوں کو فراست سے پہچان لیتے ہیں۔ (۵۷۲) یقیناً دنیا کی جو چیز

جتنی بھی بلند و بالا ہوں۔ اللہ اسے یقیناً ختم کرے گا۔ (۵۷۳) یقیناً کچھ بندے ایسے بھی ہیں جنہیں لوگوں کی حاجات پورا کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (۵۷۴) یقیناً خط کا جواب دینا بھی سلام کے جواب کی طرح فرض ہے۔ (۵۷۵) یقیناً انسان کے لئے سب سے پاک رزق وہ ہے جو اپنے ہاتھوں سے کما کر کھائے۔ یقیناً بیٹے کی محنت باپ کی محنت ہے۔ (۵۷۶) یقیناً شدید فقر اور رسوا کنندہ قرض کے علاوہ کسی سے سوال کرنا حلال نہیں۔ (۵۷۷) یقیناً علم کی موجودگی میں تھوڑا عمل بھی زیادہ ہے۔ جہل کے ساتھ زیادہ عمل بھی کم ہے۔ (۵۷۸) یقیناً بندہ اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے صائم قائم کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ (۵۷۹) یقیناً ہر دین کا ایک طریقہ ہے اور اس دین کا طریقہ حیاء ہے۔ (۵۸۰) یقیناً ہر شے کا ایک شرف ہے اور مجلس کا شریف ترین مقام وہ ہے جو روبقبلہ ہو۔ (۵۸۱) یقیناً ہر امت کی ایک آزمائش ہے اور میری اُمت کی آزمائش مال و دولت ہے۔ (۵۸۲) یقیناً ہر سعی کرنے والے کا ایک مقصد ہے اور ہر محنت کا آخری انجام موت ہے۔ (۵۸۳) یقیناً ہر قول کا ایک مصداق ہے اور ہر حق کی حقیقت ہے۔ (۵۸۴) یقیناً ہر بادشاہ کا ایک ممنوعہ علاقہ ہے اور خدا کی ممنوعہ چیزیں محارم الٰہی ہیں۔ (۵۸۵) ہر روزہ دار کی دعا یقیناً قبول ہوتی ہے۔ (۵۸۶) یقیناً ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ (۵۸۷) یقیناً ہر چیز کی ایک کان ہوتی ہے اور عارفین کے دل تقویٰ کی کانیں ہیں۔ (۵۸۸) یقیناً ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل سورۃ یٰسین ہے۔ (۵۸۹) یقیناً ہر نبی کی ایک مستجاب دعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی دعا کو امت کی شفاعت کے لئے روز آخرت تک موخر کردیا ہے۔ (۵۹۰) یقیناً مومن ہر خرچ کے صلے میں اجر پاتا ہے، مگر یہ کہ زمین یا عمارت کے لئے خرچ کرے۔ (۵۹۱) یقیناً حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (۵۹۲) یقیناً

اکثر لوگ دو گڑھوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے، وہ ہیں شکم اور شرمگاہ۔ (حرام خوری اور زنا)۔ (۵۹۳) یقیناً اکثر لوگ دو خوبیوں کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ خوبیاں ہیں تقویٰ اور حسن خلق۔ (۵۹۴) یقیناً جب فتنہ شروع ہوگا تو لوگوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے گا، صرف وہی شخص نجات پائے گا جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے۔ (۵۹۵) یقیناً نظر بد انسان کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں داخل کر دیتی ہے۔ (۵۹۶) یقیناً جو شخص اپنے کپڑے کو ازراہ تکبر زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے، اللہ اس کی طرف نظر کرم نہیں کرے گا۔ (۵۹۷) یقیناً اللہ خود جمیل ہے اور جمال پسند کرتا ہے۔ (۵۹۸) یقیناً اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ پسند ہیں جو گڑگڑا کر دعا مانگتے ہیں۔ (۵۹۹) یقیناً اللہ تعالیٰ چھپ کر نیک کام کرنے والے متقین سے محبت کرتا ہے۔ (۶۰۰) یقیناً خدا اپنے ہاتھ سے کام کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ (۶۰۱) یقیناً اللہ تعالیٰ ہر دردمند دل سے محبت کرتا ہے۔ (۶۰۲) یقیناً اللہ کو بلند اور عظیم کام پسند ہیں، گھٹیا کاموں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ (۶۰۳) یقیناً جس طرح سے اللہ اپنی حرام کردہ اشیاء سے رک جانے کو پسند کرتا ہے اسی طرح جن چیزوں کی اجازت دی ہے ان پر عمل پیرا ہونے کو بھی پسند کرتا ہے۔ (۶۰۴) یقیناً خواہشات کے ہجوم کے وقت اللہ تعالیٰ نگاہ بابصیرت سے محبت کرتا ہے۔ شبہات کے وقت عقل کامل سے محبت کرتا ہے۔ سخاوت سے محبت کرتا ہے اگرچہ چند کھجوروں کی سخاوت ہی کیوں نہ ہو اور شجاعت سے محبت کرتا ہے اگرچہ سانپ مارنے تک ہی ہو۔ (۶۰۵) بالتحقیق تیرا رب قابل تعریف کاموں سے محبت کرتا ہے۔ (۶۰۶) یقیناً اللہ تعالیٰ نرم خو اور خوش اخلاق شخص سے محبت کرتا ہے۔ (۶۰۷) یقیناً اللہ اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک موت کی ہچکی نہ آجائے۔ (۶۰۸) یقیناً اللہ اس شریر خبیث شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی جان اور مال میں نقصان نہیں پاتا۔ (۶۰۹) یقیناً اللہ نماز میں

ادھر ادھر ہاتھ مارنے کو ناپسند کرتا ہے، رمضان میں مجامعت کو ناپسند کرتا ہے اور قبرستان میں ہنسنے کو ناپسند کرتا ہے۔ (۲۱۰) یقیناً اللہ تمہیں (بے ہودہ) قیل و قال، تباہی مال اور خواہشوں کی کثرت سے منع کرتا ہے۔ (۲۱۱) یقیناً اللہ مسلمان کے لئے غیور ہے چنانچہ اسے بھی غیرت مند ہونا چاہئے۔ (۲۱۲) یقیناً اللہ اپنے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔ (۲۱۳) یقیناً اللہ صدقہ کے ذریعے ستر قسم کی بری اموات کو دور کرتا ہے۔ (۲۱۴) یقیناً اللہ کبھی بے دین شخص کے ذریعے اس دین کی تائید نہیں کرتا۔ (۲۱۵) یقیناً اللہ اپنے عبد کی اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ کھانے کے بعد خدا کی حمد کرے، پانی پینے کے بعد خدا کا شکر ادا کرے۔ (۲۱۶) یقیناً اللہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ کسی عبد کو نعمت سے نوازے تو اس نعمت کا اثر اس میں نظر آئے۔ (۲۱۷) یقیناً اللہ علم کو لوگوں کے سینے سے سلب کر کے نہیں اٹھائے گا بلکہ علماء کی موت سے علم ختم ہوگا۔ (۲۱۸) یقیناً آخرت کی نیت سے دنیا کا جو کام کرو گے اس کا اجر دنیا میں ملے گا، لیکن دنیا کی نیت سے جو آخرت کا کام کرو گے اللہ اس کا اجر ہرگز نہیں دے گا۔ (۲۱۹) یقیناً اللہ حیا کرتا ہے اس ہاتھ سے جو اس کی جانب اٹھے اور وہ اسے خالی لوٹا دے۔ (۲۲۰) بالتحقیق اللہ نے زمین کو میرے لئے سجدہ گاہ اور مطہر بنایا۔ (۲۲۱) یقیناً اللہ نے میرے لئے زمین کے حجاب اٹھائے، میں نے زمین کے مشارق اور مغارب کو دیکھا اور جہاں تک میری نگاہ گئی ہے وہاں تک میری امت کی حکومت ہوگی۔ (۲۲۲) یقیناً خدا نے میری امت کو دل کے وسواس معاف کئے ہیں جب تک انہیں زبان پر نہ لائے یا ان پر عمل نہ کرے۔ (۲۲۳) یقیناً اللہ نے اپنے عدل و انصاف کے ذریعے راحت و سرور اور کشائش کو یقین اور رضا میں رکھا، پریشانی اور حزن کو شک اور غصے میں رکھا۔ (۲۴۲) یقیناً اللہ نے عورتوں میں رشک و رقابت کا جذبہ پیدا کیا اور مردوں میں محنت و کوشش کا جذبہ پیدا کیا، جو اپنے وظیفے کی

انجام دہی میں خدا کی مرضی کو پیش نظر رکھے گا اسے ایک شہید کا اجر ملے گا۔ (۶۲۵) یقیناً اللہ ہر کہنے والے کی زبان کے قریب ہے (یعنی زبان خلق نقارۂ خدا)۔ (۶۲۶) یقیناً اللہ کسی عبد کے فعل پر اس وقت تک راضی نہیں ہوتا جب تک اس کی گفتگو اچھی نہ ہو۔ (۶۲۷) یقیناً جب اللہ کسی قوم کی بھلائی چاہتا ہے تو ان کی آزمائش کرتا ہے۔ (تاکہ آموزدہ اور تجربہ کار ہو جائیں اور اپنے حقوق کی حفاظت کے قابل ہو جائیں)۔ (۶۲۸) یقیناً قیامت کے دن عذاب الٰہی کا سب سے زیادہ حقدار وہ عالم ہوگا جس نے اپنے علم پر عمل نہیں کیا۔ (۶۲۹) یقیناً قیامت کے دن اللہ کے نزدیک وہ شخص سب سے برا شمار ہوگا جسے لوگوں نے اس کی بدزبانی کی وجہ سے چھوڑ دیا ہو۔ (۶۳۰) یقیناً قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہے جس نے دوسرے کی دنیا کے لئے اپنی آخرت بیچی ہو۔ (۶۳۱) یقیناً بڑا بدنصیب ہے وہ جو دنیا میں فقیر رہے اور آخرت میں معذب ہو۔ (۶۳۲) یقیناً اپنے مومن بھائی کے لئے اسبابِ خوشی فراہم کرنا اسبابِ مغفرت میں سے ہے۔ (۶۳۳) یقیناً لوگوں پر بکثرت سلام اور اچھے کلام موجبات مغفرت میں سے ہیں۔ (۶۳۴) یقیناً دنیا کا ظاہر بڑا میٹھا اور سرسبز ہے، خدا تمہیں گزر جانے والوں کا جانشین بنا کر تمہارے عمل کو دیکھنا چاہتا ہے۔ (۶۳۵) یقیناً آدم زاد کا دل مختلف پہلو رکھتا ہے، جس کسی کا دل تمام پہلوؤں کا حامل ہے (تو وہ ہر طرف مائل رہتا ہے) خدا اسے کسی بھی خطرے سے دوچار کر سکتا ہے۔ (خواہشات دلی مختلف ہیں، انسان کو نہیں چاہئے کہ ہر معاملے میں مداخلت کرے کیونکہ وہ اس طرح بہت سے خطرات میں مبتلا ہو جاتا ہے، چنانچہ اسے خود کو بے لگام نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ اس طرح مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور بالآخر کسی مشکل میں پھنس جاتا ہے)۔ (۶۳۶) یقینا یہ دین محکم اور پاک ہے اس میں دوستی اور ملائمت کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ یقیناً اپنی عبادت کو اپنی نظر میں وحشتناک

نہ بناؤ۔ (اپنے اوپر عبادت کا دباؤ زیادہ مت ڈالو)۔ یقیناً جو شخص ہر معاملے میں جلدی کرتا ہے نہ ہی اسے سواری دستیاب ہوتی ہے اور نہ وہ منزل تک پہنچ سکتا ہے۔ (۲۳۷) یقیناً اپنے گھر کے دروازے تک مہمان کے ساتھ چلنا آداب اسلامی میں سے ہے۔ (۲۳۸) یقیناً روح القدس نے بذریعہ وحی مجھے اطلاع دی ہے کہ جب تک کوئی جان اپنا رزق مکمل حاصل نہ کرلے ہرگز نہیں مرسکتی، لہذا اللہ سے ڈرو اور حصول رزق کے اچھے طریقے اپناؤ۔ (۲۳۹) یقیناً لوگوں نے سابقہ نبیوں سے جو بات محفوظ رکھی ہے وہ یہ ہے کہ جب تو بے حیا بن جائے تو جو دل چاہے کرتا پھر۔ (۲۴۰) یقیناً نماز میری مصروفیت ہے۔ (۲۴۱) یقیناً نمازی خدا کا در کھٹکھٹاتا ہے اور جو شخص باربار دق الباب کرتا رہے اس کے لئے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ (۲۴۲) یقیناً میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میرا تکلم ذکر ہو، میری خاموشی فکر ہو اور میرا دیکھنا عبرت آموز ہو۔ (۲۴۳) یقیناً میں بطور ہدیہ آنے والی رحمت ہوں جو اللہ نے بندوں پر کی ہے۔ (۲۴۴) یقیناً جہالت کی شفاء سوال کرنا ہے۔ (۲۴۵) یقیناً اہل فضل ہی صاحبان فضل کی فضیلت کو پہچانتے ہیں۔

؎ قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

(۲۴۶) یقیناً مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔ (۲۴۷) مجھے اپنی امت کے سلسلے میں گمراہ رہنماؤں کا خوف ہے۔ (۲۴۸) یقیناً اعمال کا دارو مدار نیت اور انجام پر ہے۔ (۲۴۹) یقیناً اب دنیا میں آزمائش اور فتنہ ہی باقی رہ گیا ہے۔ (۲۵۰) یقیناً دلوں کو بھی لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! انہیں زنگ سے کیسے بچایا جائے؟ تو آپؐ نے فرمایا: موت کی یاد اور تلاوت قرآن سے۔ (۲۵۱) یقیناً بہشت کا کام پستی سے بلندی پر لے جاتا ہے لیکن یہ بہت سخت ہے جبکہ دوزخ یا دنیاداری کا کام آسان بھی ہے اور لذت بخش بھی۔

ساتویں فصل:

احادیث رسولؐ جو "لَیْسَ" سے شروع ہوتی ہیں

(۲۵۲) خبر مشاہدہ کی قائم مقام نہیں ہے۔ (۲۵۳) فاسق کی غیبت نہیں ہے۔ (۲۵۴) ظلم (باطل) کے وسیلے سے جو جڑیں زمین میں جگہ پکڑ لیں ان سے حق وجود میں نہیں آسکتا۔ (۲۵۵) خوشامد مومن کے آداب میں نہیں ہے۔ (۲۵۶) موت کے بعد کسی عمل کی گنجائش نہیں ہے۔ (۲۵۷) وہ شخص ہم میں سے نہیں جسے اللہ نے وسیع رزق عطا کیا ہو اور عیال کے لئے کنجوسی کرے۔ (۲۵۸) جو ہمارے اغیار کی مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲۵۹) جو شخص قرآن کریم کو راگ میں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲۶۰) جو بزرگ کا احترام نہ کرے، چھوٹے پر رحم نہ کرے، امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (۲۶۱) جو شخص دو ناراض اشخاص کے درمیان کچھ کلمات خیر کہہ کر صلح کرادے وہ جھوٹا نہیں ہے (گو خلاف واقعہ بات کہے)۔ (۲۶۲) غ[illegible]ی کثرت مال کا نام نہیں ہے، دل کی بے نیازی کا نام ہے۔ (۲۶۳) پہلوان وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے۔ (۲۶۴) دعا سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ (۲۶۵) ظلم سے زیادہ جلدی کسی گناہ کی سزا نہیں ملتی۔ (۲۶۶) تیرے مال سے تیرا بس وہی حصہ ہے جسے تو نے کھا کر فنا کیا، یا پہن کر بوسیدہ کردیا، یا صدقہ دے کر اسے آگے روانہ کردیا۔ (۲۶۷) کئی ایک شب زندہ دار ہیں جن کے نصیب میں بیداری کے سوا اور کچھ نہیں، کئی ایسے روزہ دار ہیں جن کے نصیب میں بھوک اور پیاس کے سوا اور کچھ نہیں۔ (۲۶۸) کئی شکر گزار کھانے والے ایسے ہیں جن کا اجر صابر روزہ داروں سے زیادہ ہوتا ہے۔

آٹھویں فصل:

احادیث رسولؐ جو "خیرْ" سے شروع ہوتی ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۶۶۹) خیرُالذکر الخفیّ بہترین ذکر وہ ہے جو دل میں کیا جائے۔ (۶۷۰) بہترین رزق وہ ہے جس سے کفایت ہو سکے۔ (۶۷۱) بہترین عبادت وہ ہے جو چھپ کر کی جائے۔ (۶۷۲) بہترین محفل وہ ہے جو کشادہ ہو۔ (۶۷۳) بہترین طریقہ تمہارے دین کا وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان ہو۔ (۶۷۴) بہترین نکاح وہ ہے جو زیادہ آسان اور سادہ ہو۔ (۶۷۵) بہترین صدقہ وہ ہے جو افلاس کے عالم میں دیا جائے۔ (۶۷۶) بہترین عمل وہ ہے جو نفع پہنچائے۔ (۶۷۷) بہترین ہدایت وہ ہے جس کی اتباع کی جائے۔ (۶۷۸) دل میں ڈالی گئی اشیاء میں سب سے بہترین چیز یقین ہے۔ (۶۷۹) بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔ (۶۸۰) اللہ کے نزدیک بہترین وہ ساتھی ہیں جو اپنے ساتھیوں کے لئے اچھے ہوں۔ (۶۸۱) بہترین رفاقت چار اشخاص کی ہے۔ (۶۸۲) بہترین لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو۔ (۶۸۳) تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن پڑھا اور دوسروں کو پڑھایا۔ (۶۸۴) تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کے لئے اچھا ہو۔ (۶۸۵) تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس سے لوگ اچھائی کی امید رکھیں اور اس کے شر سے محفوظ رہیں۔ (۶۸۶) تمہارے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت ہو۔ (۶۸۷) عورتوں کے لئے بہترین مسجد ان کے گھر کا کونا ہے۔ (۶۸۸) سفید رنگ کا کپڑا بہترین کپڑا ہے۔ (۶۸۹) تمہارے لئے آنکھوں میں ڈالی جانے والی بہترین دوا سرمہ ہے۔ (۶۹۰) تمہارے بہترین جوان وہ

ہیں جو بزرگوں کی مشابہت اختیار کریں اور تمہارے بدترین بوڑھے وہ ہیں جو جوانوں کی مشابہت اختیار کریں۔ (۶۹۱) (نماز میں) مردوں کی پہلی صف بہترین ہے اور بری صف آخری صف ہے، عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری صف ہے اور بری صف پہلی صف ہے۔ (۶۹۲) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (۶۹۳) وہ مال جو کم ہو اور باکفایت ہو اس سے بہترین ہے جو طویل ہو اور غفلت کا سبب بنے۔ (۶۹۴) مومنین میں بہترین شخص وہ ہے جو قناعت کرنے والا ہے اور ان میں برا وہ ہے جو لالچی ہے۔ (۶۹۵) دنیا ایک سرمایہ ہے، اس دنیا کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔ (۶۹۶) برے مصاحب سے تنہائی بہترین ہے اور نیک مصاحب تنہائی سے بہترین ہے۔ اچھی باتیں لکھنا خاموشی سے بہترین ہے اور بری باتیں لکھنے سے خاموشی بہترین ہے (کہ نامہء اعمال کو سیاہ کرتی ہیں)۔ (۶۹۷) بھلائی کی تکمیل کرنا اس کی ابتداء سے بہتر ہے۔ (۶۹۸) سنت کے دائرے میں رہتے ہوئے قلیل عمل بدعت کے کثیر عمل سے بہتر ہے۔ (۶۹۹) تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو خطا کے بعد توبہ کریں۔ (۷۰۰) تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے قرض کو بہتر طور پر ادا کریں۔ (۷۰۱) علماء میری امت کے افضل افراد ہیں اور علماء میں بہترین وہ علماء ہیں جو بردبار ہیں۔ (۷۰۲) میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو نیکی کے لئے جلد بازی کریں اور غصہ کے وقت بھی حق کی طرف رجوع کریں۔ (۷۰۳) بہترین صدقہ زبان ہے۔ (۷۰۴) بہترین صدقہ لوگوں میں صلح کرانا ہے۔ (۷۰۵) بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو قلبی طور پر دشمنی رکھتا ہو۔ (۷۰۶) کشائش[1] کا انتظار بہترین عبادت ہے۔ (۷۰۷) قرأت قرآن میری امت کی بہترین عبادت ہے۔ (۷۰۸) علم، عبادت سے بہتر ہے۔

---

[1] اس سے مراد امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا انتظار ہے۔

ہیں جو بزرگوں کی مشابہت اختیار کریں اور تمہارے بدترین بوڑھے وہ ہیں جو جوانوں کی مشابہت اختیار کریں۔ (۶۹۱) (نماز میں) مردوں کی پہلی صف بہترین ہے اور بری صف آخری صف ہے، عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری صف ہے اور بری صف پہلی صف ہے۔ (۶۹۲) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (۶۹۳) وہ مال جو کم ہو اور باکفایت ہو اس سے بہترین ہے جو طویل ہو اور غفلت کا سبب بنے۔ (۶۹۴) مومنین میں بہترین شخص وہ ہے جو قناعت کرنے والا ہے اور ان میں برا وہ ہے جو لالچی ہے۔ (۶۹۵) دنیا ایک سرمایہ ہے، اس دنیا کا بہترین سرمایہ نیک عورت ہے۔ (۶۹۶) برے مصاحب سے تنہائی بہترین ہے اور نیک مصاحب تنہائی سے بہترین ہے۔ اچھی باتیں لکھنا خاموشی سے بہترین ہے اور بری باتیں لکھنے سے خاموشی بہترین ہے (کہ نامہء اعمال کو سیاہ کرتی ہیں)۔ (۶۹۷) بھلائی کی تکمیل کرنا اس کی ابتداء سے بہتر ہے۔ (۶۹۸) سنت کے دائرے میں رہتے ہوئے قلیل عمل بدعت کے کثیر عمل سے بہتر ہے۔ (۶۹۹) تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو خطا کے بعد توبہ کریں۔ (۷۰۰) تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اپنے قرض کو بہتر طور پر ادا کریں۔ (۷۰۱) علماء میری امت کے افضل افراد ہیں اور علماء میں بہترین وہ علماء ہیں جو بردبار ہیں۔ (۷۰۲) میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو نیکی کے لئے جلد بازی کریں اور غصہ کے وقت بھی حق کی طرف رجوع کریں۔ (۷۰۳) بہترین صدقہ زبان ہے۔ (۷۰۴) بہترین صدقہ لوگوں میں صلح کرانا ہے۔ (۷۰۵) بہترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار کو دیا جائے جو قلبی طور پر دشمنی رکھتا ہو۔ (۷۰۶) کشائش [1] کا انتظار بہترین عبادت ہے۔ (۷۰۷) قرآت قرآن میری امت کی بہترین عبادت ہے۔ (۷۰۸) علم، عبادت سے بہتر ہے۔

---

[1] اس سے مراد امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور کا انتظار ہے۔

(۷۰۹) بھوکے[1] جگر کو سیر کرنے سے بڑھ کر اور کوئی عمل بہترین نہیں ہے۔
(۷۱۰) مخفی سجدوں سے زیادہ کوئی چیز بندے کو خدا کا مقرب نہیں بناتی۔ (۷۱۱) اچھے آداب سے بڑھ کر آج تک کسی والد نے اپنے بیٹے کو کوئی بہترین تحفہ نہیں دیا ہے۔
(۷۱۲) حکمت بھرے کلام کا ایک کلمہ بہترین ہدیہ ہے۔ (۷۱۳) زمین پر لگی ہوئی اور خشک سالی اور تنگ دستی کے وقت پکنے والی کھجوریں بہترین مال ہیں۔
(۷۱۴) نیک مال نیک انسان کے لئے بہترین چیز ہے۔ (۷۱۵) تقویٰ کے تحفظ کے لئے مال بہترین مددگار ہے۔ (۷۱۶) سرکہ بہترین سالن ہے۔ (۷۱۷) مسلمان کے لئے بہترین صومعہ اس کا گھر ہے۔ (۷۱۸) سب سے سچی بات قرآن مجید ہے، کلمۃ التقویٰ مضبوط ترین رسی ہے۔ انبیاء کرامؑ کی ہدایت بہترین ہدایت ہے۔
(۷۱۹) سب سے باکرامت موت شہداء کی ہے۔ (۷۲۰) مشک بہترین خوشبو ہے۔
(۷۲۱) نمک تمہارے سالنوں کا سردار ہے۔ (۷۲۲) سب سے جلدی منظور ہونے والی دعا وہ ہے جو غائب کے حق میں کی جائے۔

نویں فصل:

احادیث رسولؐ جو "مَثَلُ" سے شروع ہوتی ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۷۲۳) میرے اہلبیتؑ کی مثال کشتی نوحؑ کی سی ہے۔ جو اس میں سوار ہوگیا، اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا۔ (۷۲۴) میرے اصحاب باوفا کی

---

[1] عموی طور پر پیاس کی نسبت جگر کی طرف کی جاتی ہے۔ لیکن یہاں بھوک کی نسبت جگر کی طرف شاید اس کی شدت تاثیر کی وجہ سے دی گئی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میری امت میں وہی مثال ہے جو کھانے میں نمک کی ہے کہ بغیر نمک کے کھانا اچھا نہیں لگتا۔ (۷۲۵) میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے (کہ سر تا پا خیر ہے) نہیں معلوم کہ اس کی ابتداء فائدہ مند ہے یا انتہا۔ (۷۲۶) مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے جو سوائے پاک چیز کے اور کچھ نہیں کھاتی اور پاکیزہ چیز کے علاوہ اور کچھ نہیں بناتی۔ (۷۲۷) مومن کی مثال خوشہ گندم کی سی ہے کہ جب ہوا چلتی ہے تو کبھی جھک جاتا ہے اور کبھی سیدھا ہو جاتا ہے (مومن بھی زمانہ کے حوادث میں کبھی پھنستا ہے اور کبھی استقامت اختیار کر لیتا ہے)۔ (۷۲۸) کافر کی مثال چاول کی ٹہنی کی طرح ہے جو ہمیشہ سیدھی رہتی ہے یہاں تک کہ اپنی جگہ سے ٹوٹ جائے۔ (۷۲۹) باہمی شفقت و محبت کے طور پر مومنین کی مثال ایک جسم کی سی ہے جب جسم کا ایک حصہ بیمار ہوتا ہے تو دوسرا حصہ بے چین ہو جاتا ہے اور بخار میں اس کا شریک ہو جاتا ہے۔ (۷۳۰) دل پرندے کے اس پر کی مانند ہے جو زمین پر پڑا ہو اور ہوائیں ہر وقت اسے متحرک رکھیں۔ (ہوا و ہوس کی ہوائیں اسے اڑائے رکھتی ہیں)۔ (۷۳۱) قرآن کریم آزاد خور اونٹ کی مانند ہے جس نے اسے رسی سے مضبوط باندھا رک گیا ورنہ چلا گیا۔ (۷۳۲) عورت کی مثال پسلی کی سی ہے اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو ٹوٹ جائے گی، اگر اسے اس کجی میں چھوڑ دو گے تو اس کجی کے باوجود تم اس سے فائدہ اٹھاتے رہو گے۔ (۷۳۳) نیک مصاحب عطر فروش کی مانند ہے، اگر تم نے اس سے خوشبو نہ بھی خریدی تو بھی تمہارا مشام معطر ضرور ہوگا اور برا مصاحب لوہار کی بھٹی کی طرح ہے اگر وہاں جلنے سے بچ بھی گئے تو بھی حرارت سے بچ نہیں سکو گے۔ (۷۳۴) نماز فریضہ میزان کی مانند ہے جو اسے پورا کرے گا اسے پورا اجر ملے گا۔ (۷۳۵) میری اور دنیا کی مثال اس سوار کی سی ہے جس نے سخت گرم دن میں ایک درخت کے سایہ میں آکر قیلولہ کیا اور (جب

ہوا معتدل ہوئی تو) چلا گیا۔ (۷۳۶)آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسی ہی ہے جیسے سمندر میں تم ایک انگلی کو ڈبوتے ہو، پھر خود دیکھ لو کہ سمندر کے مقابلے میں انگلی کے پوروں میں کتنا پانی آیا ہے۔

دسویں فصل:

امیرالمومنین علیہ السلام کے اقوال زریں

(۷۳۷)انسان کے ایمان کی پہچان وعدوں کی پابندی سے ہوتی ہے۔ (۷۳۸) تیرا بھائی وہ ہے جو مصیبت میں تیری مدد کرے۔ (۷۳۹) تونگری کا اظہار شکر کا حصہ ہے۔ (۷۴۰)ادب حاصل کرنا سونا جمع کرنے سے بہتر ہے۔ (۷۴۱)ادائیگی قرض دین کا حصہ ہے۔ (۷۴۲)اپنے بچوں اور بیوی کو ادب سکھا کر ان سے فائدہ اٹھاؤ۔ (۷۴۳) مجرم پر احسان کر کے اس کے جرائم کو ختم کردو۔ (۷۴۴)اس دور کے بھائی عیوب کے بیان کرنے والے ہیں۔ (۷۴۵) لوگوں کی راحت (مال سے) مایوس ہونے میں ہے۔ (۷۴۶) تکالیف کا مخفی رکھنا مردانگی کا ثبوت ہے۔ (۷۴۷) والدین سے نیکی وہ اجر و ثواب ہے جسے تم نے آگے بھیج دیا ہے۔ (۷۴۸)صبر کے بعد اپنے آپ کو کامیابی کی مبارک دو۔ (۷۴۹) مال کی برکت، زکوٰۃ کی ادائیگی میں ہے۔ (۷۵۰) دنیا کو آخرت کے عوض بیچ ڈالو نفع پاؤ گے۔ (۷۵۱) خوف خدا سے مومن کا رونا اس کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ (۷۵۲)احسان کے ذریعے آزاد لوگوں کو غلام بنایا جاسکتا ہے۔ (۷۵۳)اچھائی کے لئے جلدی کرو خوش نصیب ہوگے۔ (۷۵۴) انسان کا شکم اس کا دشمن ہے۔ (۷۵۵) ہفتہ اور جمعرات کو کام کرنے کے لئے جلدی روانہ ہونے میں برکت ہے۔

(۷۵۲) زندگی کی برکت حسن عمل میں پوشیدہ ہے۔ (۷۵۷)انسان کی آزمائش اس کی زبان میں پوشیدہ ہے۔ (۷۵۸) بڑھاپے کی زندگی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ (۷۵۹) احسان جتلا کر اپنی نیکیوں کو تباہ نہ کرو۔ (۷۶۰) (بخشش کے وقت) چہرے کی بشاشت دوسرا عطیہ ہے۔ (۷۶۱) اللہ پر توکل کرو وہ تمہاری کفالت کرے گا۔ (۷۶۲) (اچھے) کام میں دیر کرنا بدقسمتی ہے۔ (۷۶۳) اپنی عمر کے آخری حصے میں فوت شدہ اعمال کی تلافی کرو۔ (۷۶۴) نماز کے لئے سستی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔ (۷۶۵) کھانے پر زیادہ ہاتھوں کا آنا برکت ہے۔ (۷۶۶) ناپسندیدہ کاموں سے غفلت اختیار کرو، عزت پاؤ گے۔ (۷۶۷) ہوشیاری اور عقل مندی یہ ہے کہ گناہوں کو ترک کر کے عظمت حاصل کرو۔ کسی شخص کا تواضع اختیار کرنا اس کے کرم کی علامت ہے۔ (۷۶۸) حرص کے شگاف کو صرف مٹی بند کرسکتی ہے۔ (۷۶۹) علماء کی موت دین کا شگاف ہے۔ (۷۷۰) سلامتی کا لباس بوسیدہ نہیں ہوتا۔ (۷۷۱) حکومت کی بقا عدل میں ہے۔ (۷۷۲) معذرت کر کے اپنا احسان دوبالا کرو۔ (۷۷۳) آخرت کا ثواب دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہے۔ (۷۷۴) نفس کی بقاء غذا کے ساتھ ہے اور روح کی بقاء فنا (اور اس جہاں سے منتقل ہونے) کے ساتھ ہے۔ (۷۷۵) اپنے محسن کی ثناء کرنا زیادتی نعمت کا موجب ہے۔ (۷۷۶) سخاوت کر، جو کچھ تو چاہے (البتہ اس حد تک کہ خود دوسروں کا محتاج نہ ہو جائے)۔ (۷۷۷) انسان کی خوبصورتی بردباری میں ہے۔ (۷۷۸) مفلس کی سخاوت عظیم ہے۔ (۷۷۹) برا مصاحب ابلیس ہے۔ (۷۸۰) باطل کی ترقی ایک ساعت کے لئے ہے جب کہ حق کی حکومت قیامت تک ہے۔ (۷۸۱) کلام کی خوبی اختصار میں ہے۔ (۷۸۲) نیک مصاحب غنیمت ہے۔ (۷۸۳) فقراء کے ہم نشین ہو، شکر کے خوگر ہو گے۔ (۷۸۴) جس میں نیستی اور فنا نہ ہو وہ سب سے بلند ہے۔

(۷۸۵) انسان کا علم اس کا مددگار ہوتا ہے۔ (۷۸۶) ادب مردوں کا زیور ہے اور عورتوں کا زیور سونا ہے۔ (۷۸۷) انسان کی حیاء (اس کے برے اعمال کیلئے پردہ ہے)۔ (۷۸۸) اولاد کی موت دلوں کو جلا دیتی ہے۔ (۷۸۹) طعام کی خطاس کلام کی خطاس سے بہتر ہے۔ (۷۹۰) انسان کا حد سے بڑھا ہوا جوش و جذبہ اس کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔ (۷۹۱) بے اصل شخص کبھی وفا نہیں کرتا۔ (۷۹۲) انسان کا کوئی پیشہ حاصل کرنا ایک خزانہ ہے۔ (۷۹۳) حسن خلق ایک نعمت ہے۔ (۷۹۴) اللہ سے ڈرو، غیر سے مطمئن ہو جاؤ۔ (۷۹۵) تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو اچھائی کی طرف تمہاری رہبری کرے۔ (۷۹۶) اپنے نفس کی مخالفت کرو تاکہ آرام پاؤ۔ (۷۹۷) وہ شخص انتہائی نامراد ہے جو دین کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالے۔ (۷۹۸) انسان کا دوست اسکی عقل کے مطابق ہوتا ہے۔ (۷۹۹) دل کا خالی ہونا تھیلی کے بھرے ہونے سے بہتر ہے۔ (۸۰۰) اللہ کا خوف دلوں کو صیقل کرتا ہے۔ (۸۰۱) دوستی میں خلوص، حسن عہد کی علامت ہے۔ (۸۰۲) عورتوں میں بہترین وہ ہے جو بچے جننے والی ہو اور شوہر سے محبت کرنے والی ہو۔ (۸۰۳) بہترین مال وہ ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ (۸۰۴) قضا وقدر الٰہی پر راضی ہونا دل کی دوا ہے۔ (۸۰۵) نفس کی بیماری حرص میں ہے، نفس کی دوا حرص کو دور کرنا ہے۔ (۸۰۶) انسان کے عقلمند ہونے کی دلیل اس کی گفتگو ہے۔ (۸۰۷) کسی شخص کے خاندانی ہونے کا ثبوت اس کے کردار سے ملتا ہے۔ (۸۰۸) خوشی کی ہیشگی دوستوں کا دیکھنا ہے۔ (۸۰۹) کمینوں کی حکومت شرفاء کیلئے آفت ہے۔ (۸۱۰) بخیل کا دینار پتھر[1] ہے۔ (۸۱۱) انسان کے

---

[1] مقصد یہ ہے کہ جس طرح سے پتھر سے انسان کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا اسی طرح بخیل بھی اپنی دولت سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔ اسی وجہ سے بخیل کی دولت کو پتھر سے تشبیہ دی گئی ہے یہ نکتہ ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ اس سے مراد عام پتھر ہے۔ قیمتی پتھر نہیں ہے۔

دین کا اظہار اس کی سچائی سے ہوتا ہے۔ (۸۱۲) بادشاہوں کی حکومت عدل میں مضمر ہے۔ (۸۱۳) ہمیشہ غصہ کو پیتے رہو، اس کے بہترین انجام کی تعریف کروگے۔ (۸۱۴) سرکش کو اس کی سرکشی میں چھوڑ دو۔ (۸۱۵) بعض دفعہ ایک گناہ بہت ہوتا ہے اور اس کے مقابلے میں ہزار اطاعت بھی کم ہوتی ہے۔ (۸۱۶) بادشاہوں کی ذراقہ لبوں کو جلا دیتی ہے (ذراقہ خوشبودار گھاس ہوتی ہے، مراد یہ ہے کہ سلاطین سے استفادہ خطرناک ہوتا ہے)۔ (۸۱۷) انسان کی ذلت طمع میں ہے۔ (۸۱۸) ذلت فقر رکھنے والا خدا کے نزدیک عزت دار ہے۔ (۸۱۹) جوانی کی یاد حسرت ہے۔ (۸۲۰) زبان کی فصاحت سرمایہ ہے۔ (۸۱۲) موت کی یاد دلوں کی جلا ہے۔ (۸۲۲) محبوب کا دیدار آنکھوں کی جلا ہے۔ (۸۲۳) اپنے باپ کا خیال رکھو، تمہاری اولاد تمہارا خیال رکھے گی۔ (۸۲۴) زندگی کی خوشی امن میں مضمر ہے۔ (۸۲۵) علم کا رتبہ اعلیٰ ترین رتبہ ہے۔ (۸۲۶) تمہارا رزق تمہاری تلاش میں ہے، آرام سے رہو۔ (۸۲۷) پیدائش موت کی قاصد ہے۔ (۸۲۸) حدیث کی روایت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے تبلیغ ہے۔ (۸۲۹) نفس کی حماقتیں ہمیشہ انسان کے ہمراہ رہتی ہیں۔ (۸۳۰) ہوائے نفس کے غلبہ کے وقت حق کا دامن مت چھوڑو۔ (۸۳۱) انسان کی عقل کی پہچان اس کے ساتھی سے ہوتی ہے۔ (۸۳۲) لوگوں کو ان کے ترازو سے تولو۔ (۸۳۳) نیک لوگوں کی تکلیف بھی رحمت ہوتی ہے۔ (۸۳۴) علم کا زوال علماء کی موت سے زیادہ آسان ہے۔ (۸۳۵) جو شخص تیری جتنی عزت کرے اس کے بقدر اس سے ملاقات کر۔ (۸۳۶) دنیا کے پہلو مصیبتوں سے لبریز ہیں۔ (۸۳۷) دوست سے ملاقات کرنا اس کی محبتوں کی ستائش ہے۔ (۸۳۸) کمزور لوگوں سے ملاقات کرنا تواضع ہے۔ (۸۳۹) باطنی زینت ظاہری زینت سے بہتر ہے۔ (۸۴۰) جاہل کا زہد سائبان کی

مانند ہے (یعنی جاہل کا مشتبہ امور سے اجتناب، پکڑ سے حفاظت کا باعث ہے۔ (۸۴۱) بدگمانی حرام ہے۔(۸۴۲) دنیا پاکر تمہارا خوش ہونا اپنے آپکو دھوکہ دینا ہے۔ (۸۴۳) بداخلاقی ایسی وحشت ہے جس سے خلاصی نہیں ہے۔ (۸۴۴) انسانی سیرت اس کے باطن کو ظاہر کرتی ہے۔ (۸۴۵) انسان کی سلامتی زبان کی حفاظت میں ہے۔ (۸۴۶) زبان کی خاموشی میں انسان کی سلامتی ہے۔ (۸۴۷) فقہاء امت کے سردار ہیں۔ (۸۴۸) شکایت کمزور لوگوں کا ہتھیار ہے۔ (۸۴۹) انسان کی بلندی تواضع میں ہے۔ (۸۵۰) خود پسندی علم کا عیب ہے۔ (۸۵۱) بدترین امور وہ ہیں جو چھپا کر کئے جاتے ہیں۔ (۸۵۲) جنت کی طلب کے لئے جدوجہد کرو۔ (۸۵۳) تھوڑی سی معرفت عمل کثیر سے بہتر ہے۔ (۸۵۴) سفید بال موت کے قاصد ہیں۔ (۸۵۵) قرأت قرآن دلوں کی شفا ہے۔ (۸۵۶) دولت مند کنجوس، غریب سخی سے زیادہ فقیر ہے۔ (۸۵۷) تکلّفات کا چھوڑنا الفت کی شرط ہے۔ (۸۵۸) بدترین شخص وہ ہے جس سے لوگ ڈرتے ہوں۔ (۸۵۹) (انسان کا) صدقہ دینا (اس کی) نجات کا سبب ہے۔ (۸۶۰) بدن کا صدقہ روزے میں ہے۔ (۸۶۱) صبر کامیابی دلاتا ہے۔ (۸۶۲) رات کی نماز دن کی خوبصورتی ہے۔ (۸۶۳) بدن کا فائدہ خاموشی میں ہے۔ (۸۶۴) انسان کا فائدہ زبان کی حفاظت میں ہے۔ (۸۶۵) نیکوں کی رفاقت اختیار کر، تاکہ برے لوگوں سے محفوظ رہے۔ (۸۶۶) جاہل کی خاموشی اس کے لئے پردہ ہے۔ (۸۶۷) رشتہ داروں سے نیکی کر، تاکہ تیرے حامی زیادہ ہوں۔ (۸۶۸) دین کی صلاح پرہیزگاری میں ہے اور دین کی بربادی طمع میں ہے۔ (۸۶۹) جو کوئی خدا کے غیر سے امید رکھے گا اس کا رنج و غم پریشان کن ہوگا۔ (۸۷۰) اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کی روزی کا ذمہ لیا ہے۔ (۸۷۱) دوست سے جھگڑا دردناک ہوتا ہے۔ (۸۷۲) حلال کھانے سے دل کی روشنی

بڑھتی ہے۔ (۸۷۳) زبان کا زخم نیزہ کے زخم سے زیادہ کاری ہوتا ہے۔ (۸۷۴) شر پسند لوگوں پر اعتماد کرنے والا گمراہ ہے۔ (۸۷۵) جو شخص دین کو دنیا کے بدلے فروخت کردے گمراہ ہے۔ (۸۷۶) ہاتھ کی تنگی سے دل کی تنگی زیادہ مشکل ہے۔ (۸۷۷) جس کسی کا ہاتھ تنگ ہوگا اس کا سینہ بھی تنگ ہوگا۔ (۸۷۸) اہل بغض و دشمنی پر دنیا تنگ ہے۔ (۸۷۹) ان کے لئے خوش نصیبی ہے جن کو عافیت حاصل ہے۔ (۸۸۰) عبادت کے ساتھ لمبی عمر پیغمبروں کے امتیازات میں سے ہے۔ (۸۸۱) جس کا رنج (وغم) کم ہوگا اسکی عمر زیادہ ہوگی۔ (۸۸۲) ادب کا حاصل کرنا دولت کے حاصل کرنے سے بہتر ہے۔ (۸۸۳) جسکی امیدیں کم ہیں اسکی عمر لمبی ہے۔ (۸۸۴) دشمن کی اطاعت فنا کا باعث ہے۔ (۸۸۵) اس کے لئے خوش نصیبی ہے جو (غیر صالح) اہل و عیال نہیں رکھتا۔ (۸۸۶) اطاعت خدا (بڑی) دولت ہے۔ (۸۸۷) ظلم انسان کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ (۸۸۸) سلاطین کا ظلم کرنا، رعایا کے بے نکیل چھوڑ دینے سے بہتر ہے۔ (۸۸۹) مظلوموں کا عذاب کبھی ختم نہیں ہوتا۔ (۸۹۰) ظلم، ظالم کی نابودی کا سبب بنتا ہے۔ (۸۹۱) مال کی پیاس، پانی کی پیاس سے زیادہ سخت ہے۔ (۸۹۲) ستم کے اثرات ایمان کو دھندلا دیتے ہیں۔ (۸۹۳) حکام حق کا سایہ، سایہ خداوند تعالیٰ ہے۔ (۸۹۴) ظالم کی عمر کا پیانہ کم ہوتا ہے۔ (۸۹۵) مہربان افراد کا سایہ انتہائی کشادہ ہوتا ہے (ان کے کرم میں گہرائی ہوتی ہے)۔ (۸۹۶) قناعت سے زندگی گزارنے والا بادشاہی کرتا ہے۔ (۸۹۷) بلند ہمتی ایمان کا باعث ہے۔ (۸۹۸) گفتگو کا طولانی ہونا اس کی عیب ہے۔ (۸۹۹) ظلم کا نتیجہ بدبختی ہے۔ (۹۰۰) دانا دشمن، نادان دوست سے بہتر ہے۔ (۹۰۱) آخرت کی پکڑ دشوار ہے، آسانی کا وسیلہ فراہم کرو۔ (۹۰۲) کتابیں جمع کرنے کی نہیں بلکہ علوم کو محفوظ کرنے کی کوشش کرو۔ (۹۰۳) ظالم کا انجام جلد موت ہے۔ (۹۰۴) بررات

کے بعد دان ہے۔ (۹۰۵) جو کوئی تندرست و توانا ہے تو اسے غنیمت سمجھے۔ (۹۰۶) توکل کرنے والوں کی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ (۹۰۷) موت کی تکلیف ناپسندیدہ شخص کی صحبت سے زیادہ آسان ہے۔ (۹۰۸) عقل مند جوان، بیوقوف بوڑھے سے زیادہ بہتر ہے۔ (۹۰۹) جو کوئی تیری بدکرداری کی حمایت کرتا ہے، تیرے ساتھ فریب کرتا ہے۔ (۹۱۰) جو کوئی تجھے بے جا نوازتا ہے، خیانت کرتا ہے۔ (۹۱۱) حق غصب کرنا ظلم (کرامت) ہے۔ (۹۱۲) مومن کی مانداری یہ ہے کہ وہ حکمت کو حاصل کرے۔ (۹۱۳) جو دیندار ہوا، وہ کامیاب ہوا۔ (۹۱۴) فضیلت کا فخر، قومیت کے فخر سے بہتر ہے۔ (۹۱۵) جو کوئی نفس کے شر سے محفوظ ہو گیا کامیاب ہو گیا۔ (۹۱۶) انسان کی دانائی اس کی اصالت کی دلیل ہے۔ (۹۱۷) سیدھے راستے پر چلنا نجات کا باعث ہے۔ (۹۱۸) ہر دل کسی چیز میں مشغول ہے۔ (۹۱۹) ناشکری نعمت کے سلب ہو جانے کا باعث ہے۔ (۹۲۰) گفتگو باطن کی نشاندہی کرتی ہے۔ (۹۲۱) حق کو قبول کرنا دین ہے۔ (۹۲۲) دل کی قوت ایمان صحیح کی بدولت ہے۔ (۹۲۳) حرص لالچی کو قتل کر دیتا ہے۔ (۹۲۴) کام کو اندازہ اور تدبیر سے انجام دو تاکہ لغزش سے محفوظ رہو۔ (۹۲۵) ہر شخص کی قیمت وہ نیک کام ہے جو وہ انجام دیتا ہے۔ (۹۲۶) ہر شخص کا ساتھی اس کے دین کا پیمانہ ہے۔ (۹۲۷) شریروں کی قربت نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ (۹۲۸) پیٹ بھرا سخت دل ہوتا ہے۔ (۹۲۹) ہر شخص کی قیمت اسکی ہمت کے مطابق ہوتی ہے۔ (۹۳۰) خدا کا کلام دلوں کی دوا ہے۔ (۹۳۱) سخی کافر، بخیل مومن کی نسبت جنت سے زیادہ قریب ہے۔ (۹۳۲) ناشکری نعمت کے زوال کا باعث ہے۔ (۹۳۳) بوڑھے کو بوڑھا ہونے کا احساس ہی تکلیف دہ ہے۔ (۹۳۴) حاسد کے لئے حسد ہی تکلیف دہ ہے۔ (۹۳۵) علم کا کمال بردباری سے ہے۔ (۹۳۶) بخشش کی تکمیل عذر خواہی سے ہے۔ (۹۳۷) دنیا کے لئے یہ

عیب کافی ہے کہ اس میں وفا نہیں۔ (۹۳۸) موت کا علم رنج (والم) کے لئے کافی ہے۔ (۹۳۹) موت کے اعلان کے لئے بالوں کا سفید ہونا کافی ہے۔ (۹۴۰) جو رحم کرتا ہے اس پر رحم کیا جاتا ہے۔ (۹۴۱) جو برا کام کرتا ہے اسے جانتے۔ (۹۴۲) نرم گفتاری دوں کو قید کرتی ہے۔ (۹۴۳) نرمی سے بات کرو تاکہ محبوب ہو جاؤ۔ (۹۴۴) بڑھاپا عمر کا حصہ نہیں ہے۔ (۹۴۵) حاسد کیلئے چین نہیں۔ (۹۴۶) عقل کی حکومت کو زوال نہیں۔ (۹۴۷) حماقت کبھی شہرت کا سبب نہیں بنتی۔ (۹۴۸) ہر دشمنی کی علت اور مصلحت ہوتی ہے سوائے حسد کے۔ (۹۴۹) جو بلند ہمت ہوتے ہیں ان کے رنج طولانی ہوتے ہیں۔ (۹۵۰) مذمت کرنے والے کا ہر حرف بہت لگتا ہے۔ (۹۵۱) شیریں چشمہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ (۹۵۲) علم کی محفل بہشت کے باغوں میں سے ہے۔ (۹۵۳) بروں کی صحبت میں بیٹھنا خطرناک دریا میں سفر کی مانند ہے۔ (۹۵۴) جو خاموش رہتا ہے عافیت میں رہتا ہے۔ (۹۵۵) بزرگوں کی محفل اچھی باتیں سیکھنے کی جگہ ہے۔ (۹۵۶) انسان کی فضیلت اس کی زبان کے نیچے چھپی ہوئی ہے۔ (۹۵۷) گروہوں اور مختلف لوگوں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے دین تباہ ہو جاتا ہے۔ (۹۵۸) مومن کا نور نمازِ شب کی وجہ سے ہے۔ (۹۵۹) قلب کا زنگ موت کو بھلا دیتا ہے۔ (۹۶۰) دل کو تاریکی میں نماز کے ذریعے روشن کرو۔ (۹۶۱) جوں ہی سفید بال آجائیں موت کی خبر آجاتی ہے۔ (۹۶۲) سونے کا نرم ترین بستر امن ہے۔ (۹۶۳) آرزوؤں کا پورا ہونا دولت مندی میں ممکن ہے۔ (۹۶۴) جدائی کی آگ جہنم کی آگ سے زیادہ جلانے والی ہے۔ (۹۶۵) چہرے کی تازگی اور تراوٹ سچ بولنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ (۹۶۶) نیکی میں ظلم کی گنجائش نہیں۔ (۹۶۷) کسی احسان مند کے گناہ کا صدقہ اس کے ثواب سے زیادہ ہے۔ (۹۶۸) احمق کی حکومت جلد ختم ہو جاتی ہے۔ (۹۹۶) اس شخص پر افسوس

ہے جس کا عزیز برا ہو اور اس کا چہرہ بد نما معلوم ہو۔ (۹۷۰) برے ساتھی سے تنہائی بہتر ہے۔ (۹۷۱) جس نے تیری بدی نہیں دیکھی اس نے تجھ سے دوستی قائم کرلی۔ (۹۷۲) جو شخص تم سے دشمنی میں مشغول رہنا نہیں چاہتا وہ دوستی کر لیتا ہے۔ (۹۷۳) حسد کے نقصان کی وجہ سے حاسد پر افسوس ہے۔ (۹۷۴) خداوند عالم بچے کے سرپرست کو روزی پہنچاتا ہے۔ (۹۷۵) افسوس ہے اس پر کہ جو آزاد لوگوں پر ستم کرتا ہے۔ (۹۷۶) ہر شخص کا غم اس کی ہمت کے مطابق ہوتا ہے۔ (۹۷۷) افسوس ہے اس پر جس کا دشمن اسے نصیحت کرے۔ (۹۷۸) سعادت مند کی کوشش آخرت کے امور میں ہوتی ہے اور شقی کی کوشش امور دنیا میں۔ (۹۷۹) خود پسندی انسان کی تباہی کا سبب ہے۔ (۹۸۰) اپنے نفس کی خواہشوں سے بچنا شیر سے بچنے سے زیادہ سود مند ہے۔ (۹۸۱) ثرید غذا کا خیال (مزہ) بغیر کھائے ہوتا ہے۔ (۹۸۲) حریص ہلاک ہوگیا اور خبر بھی نہ ہوئی۔ (۹۸۳) جو کچھ تمہارے پاس ہے سامنے لاؤ تاکہ تمہیں پہچانا جاسکے۔ (۹۸۴) ہر شخص کی کوشش اس کی ہمت کے مطابق ہوتی ہے۔ (۹۸۵) ترے مقدر میں جو لکھا ہے وہ تجھ تک پہنچے گا۔ (۹۸۶) چغل خور ایک لمحہ میں ایسا فتنہ بیدار کر دیتا ہے جو کئی ماہ تک چلتا ہے۔ (۹۸۷) صدقہ رزق کو زیادہ کرتا ہے۔ (۹۸۸) رزق تمہارے پیچھے دوڑتا ہے جیسے کہ تم اس کے پیچھے دوڑتے ہو۔ (۹۸۹) خوفزدہ جب واقعی خطرہ میں پڑتا ہے تو اس کے دل کو سکون آجاتا ہے۔ (۹۹۰) صابر اپنی خواہش کے مطابق آخرت (کی کامیابی) حاصل کرلے گا۔ (۹۹۱) انسان حق پر چل کر بزرگوں کا رتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ (۹۹۲) احسان کے ذریعے ایک شخص اپنے قبیلے کا سردار بن جاتا ہے۔ (۹۹۳) ناامیدی روح کے لئے راحت کا سبب ہے۔ (۹۹۴) سعادت مندوں کی ہم نشینی ترقی کا موجب ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام کے کچھ اور ارشادات

(۹۹۵) حلم رفیق ہے کہ سر نہیں جھکاتا۔ قناعت تلوار ہے کہ کند نہیں ہوتی۔ سختی کے دن کے لئے سب سے اچھا ذخیرہ صبر ہے۔ جو صبر کو اپنا مددگار قرار دے لے اسے کسی حادثہ سے ڈر نہیں لگتا۔ (۹۹۶) مومن دنیا میں راست گو ہے۔ بیدار دل ہے۔ حدود کی رعایت کرتا ہے۔ علم کا خزینہ ہے۔ عقل کامل۔ قلب سالم اور غیر متزلزل حلم رکھتا ہے۔ کھلے ہاتھ اور عطا کرنے والا ہے۔ اس کے گھر کا دروازہ احسان کے لئے کھلا ہوا ہے۔ اس کے لبوں پر زیادہ تر مسکراہٹ رہتی ہے لیکن اس کے باطن میں ہمیشہ غم رہتا ہے۔ تفکر کرنے والا، کم سونے والا، کم ہنسنے والا اور خوش طبع ہوتا ہے۔ لالچ کو نکال چکا ہے اور ہوس کو قتل کر چکا ہے۔ دنیا سے قطع تعلق کئے ہوئے ہے اور آخرت سے رشتہ جوڑا ہوا ہے۔ مہمان نواز اور یتیم پرور ہوتا ہے۔ بچوں پر نوازش اور بزرگوں کا احترام کرتا ہے۔ سائل کو محروم نہیں کرتا۔ بیمار کی عیادت کرتا ہے۔ تشیع جنازہ کرتا ہے۔ حرمتِ قرآن سے واقف ہے۔ خدا کے ساتھ رازو نیاز کرتا ہے۔ اپنے گناہوں پر خود گرفت کرتا ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے جب تک بھوکا اور پیاسا نہ ہو کھاتا نہیں۔ ادب سے چلتا ہے۔ کوشش کے ساتھ بات کرتا ہے۔ نرمی اور مدارات کے تحت نصیحت کرتا ہے۔ غیرِ خدا سے خوف نہیں کھاتا اور اس کے بغیر کسی سے امید نہیں لگاتا۔ سوائے حمدو ثنائے حق کوئی شغل نہیں رکھتا۔ نماز میں سستی نہیں کرتا۔ تکبر نہیں رکھتا۔ مال پر نازاں نہیں ہوتا۔ اپنے عیب پر نظر رکھتا ہے اور دوسروں کے عیوب سے مطلب نہیں رکھتا۔ اس کی آنکھوں کی روشنی نماز اور اس کی کمائی روزہ ہے۔ اس کی عادت راستی ہے اور شکر اس کی برکت کا سبب ہے۔ عقل اس کی رہبر اور اس کا زادِ راہ تقویٰ ہے۔ دنیا اس کے لئے دوکان

(یعنی کمانے کا مرکز) اور قبر اس کی اول منزل ہے۔ اس کا سرمایہ شب و روز (عمر) اور اس کی منزل و ماوا بہشت ہے۔ اس کا قبیلہ قرآن ہے۔ محمدؐ اس کے شفیع اور خدائے عزوجل اس کا انیس ہے۔

گیارہویں فصل:

مختلف علماء سے مروی اقوال زریں

(۹۹۷) جس شخص کے لئے اس کا دین ناصح نہیں بن سکا اسے باقی مواعظ فائدہ نہیں دیں گے۔ (۹۹۸) جو فسادت خوش ہوتا ہے اسے معاد نقصان دیگی۔ (۹۹۹) ہر شخص اپنے بوئے ہوئے کو کاٹتا ہے اور اپنے افعال کی جزا پاتا ہے۔ (۱۰۰۰) اپنی آج کی جسمانی صحت اور سلامتی سے دھوکا نہ کھانا کیونکہ مدت عمر کوتاہ ہے اور ہمیشہ کی صحت محال ہے۔ (۱۰۰۱) جس نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اس نے دنیا کے بدلے اپنے دین کو بیچا۔ (۱۰۰۲) علوم کا ثمر، معلومات پر عمل کرنا ہے۔ (۱۰۰۳) انسانوں میں بہتر وہ ہے کہ نفسانی خواہش جس کے دین کو ضرر نہ پہنچائے۔ (۱۰۰۴) لوگوں میں بہترین وہ شخص ہے جو اپنے دل سے حرص کو نکال پھینکے اور رب کی اطاعت کرتے ہوئے اپنی خواہشات کی مخالفت کرے۔ (۱۰۰۵) کنجوس اپنے مال کا پہرہ دار ہے اور اپنے ورثاء کا خزانچی ہے۔ (۱۰۰۶) جو طمع سے وابستہ ہوگا تقویٰ سے محروم ہوگا۔ (۱۰۰۷) جو خوشی کے مواقع پر جتنا زیادہ شاد ہوگا مصائب کے نزول پر اتنا ہی زیادہ مضطرب ہوگا۔ (۱۰۰۸) فضول گفتگو سے پرہیز کرو، اس لئے کہ یہ تمہارے مخفی عیوب کو ظاہر کردیگی اور تمہارے خاموش دشمن کو متحرک بنادیگی۔ (۱۰۰۹) انسان کا کلام اس کے فضل و عقل کا مظہر ہوتا ہے اسی لئے اسے اچھائی کے لئے استعمال کرو

اور اچھے عمل کرو۔ (۱۰۱۰) اگر اچھی بات کہی جائے تو اس کی ہمنوائی کرو اور مختصر گفتگو پر قناعت کرو۔ (۱۰۱۱) باتونی شخص تھکان کا باعث ہوتا ہے۔ (۱۰۱۲) کثرت سے سوال کرنے والا محروم رہتا ہے۔ (۱۰۱۳) جو اپنے دوستوں کو حقیر سمجھے گا بے یارو مددگار ہو جائے گا۔ (۱۰۱۴) جو سلطان کے خلاف جسارت کرے گا مارا جائے گا۔ (۱۰۱۵) جو اپنے ہمسایوں کو رسوا کرے گا عزت نہیں پاسکے گا۔ (۱۰۱۶) اپنے بھائیوں کو محروم رکھنے والا خوش نصیبی سے ہمکنار نہیں ہوگا۔ (۱۰۱۷) بہترین عطیہ وہ ہے جو بن مانگے ملے۔ عطیہ کا زیادہ مستحق وہ ہے جو مانگنے سے پرہیز کرے۔ (۱۰۱۸) جو کوئی صفائی قلب کو پسند کرتا ہے دوستی اور رفاقت کے قابل ہے۔ (۱۰۱۹) جو تمہیں گالی دے کر غصہ دلائے اپنے حسن حلم سے اسے نصیحت کرو۔ (۱۰۲۰) جو شخص اپنا مال اپنی جان پر خرچ کرنے سے بھی گریز کرے، وہی مال اس کی بیوی کے ہونے والے نئے شوہر کو ملے گا۔ (۱۰۲۱) جب کسی سے تم اچھائی کرو تو اسے مخفی رکھو۔ جب کوئی تم سے اچھائی کرے تو اس کی شہرت کرو۔ (۱۰۲۲) جو شرفاء کی ہمسائیگی اختیار کرے گا رسوائیوں سے محفوظ رہے گا۔ (۱۰۲۳) جس کی بنیاد پاک ہوگی اس کی فرع بھی طاہر ہوگی۔ (۱۰۲۴) جو اچھائی کے سلوک کی قدر نہیں کرے گا، وہ شخص چھوڑ دینے کے قابل بنے گا۔ (۱۰۲۵) جو اپنے محسن کے احسان کا انکار کرے گا پھر کوئی اس پر احسان نہیں کرے گا۔ (۱۰۲۶) جو احسان کر کے جتلائے، اس کے شکریہ کی ضرورت نہیں ہے۔ (۱۰۲۷) جو شخص اپنے عمل کو دیکھ کر خود پسند بنا اس کا اجر ضائع ہوا۔ (۱۰۲۸) جو شخص اپنے برے کردار پر بھی خوش ہے وہ اپنی ذلالت کی گواہی دے رہا ہے۔ (۱۰۲۹) جو شخص اپنی عطاو بخشش کو واپس لیتا ہے وہ اپنی کنجوسی کو بڑھا دیتا ہے۔ (۱۰۳۰) جو شخص بلند ہمتی کی سیڑھیوں پر چڑھا، لوگوں کی نگاہوں میں اتنا ہی عظیم بنا۔ (۱۰۳۱) بدخُو آدمی کا رزق تنگ ہو جائے گا۔ (۱۰۳۲) جس کے

لئے مال کا خرچ کرنا آسان ہوا، وہ شخص لوگوں کی آرزوؤں کا محور بنا۔ (۱۰۳۳) جس نے مال لٹایا عظیم بنا، جس نے اپنی عزت لٹائی ذلیل بنا۔ (۱۰۳۴) بہترین مال وہ ہے جو حلال سے حاصل ہو اور حلال میں خرچ ہو۔ (۱۰۳۵) بدترین مال وہ ہے جو حرام سے حاصل ہو اور حرام میں خرچ ہو۔ (۱۰۳۶) بہترین نیکی ستم رسیدہ کی مدد ہے۔
(۱۰۳۷) مردانگی کا کمال یہ ہے کہ اپنے حقوق کو بھول جاؤ اور فرائض کو یاد رکھو۔
(۱۰۳۸) اپنی غلطی کو بڑا تصور کرو اور اپنے خلاف ہونے والی غلطی کو معمولی سمجھو۔
(۱۰۳۹) سخاوت دوستوں کی محبت اور بخل احباب کی ناراضگی کو جنم دیتی ہے۔
(۱۰۴۰) اپنے محسن سے کبھی برائی نہ کرو اور اپنے منعم کے خلاف کسی کی مدد نہ کرو۔
(۱۰۴۱) جس کا ظلم و زیادتی بڑھ جائے سمجھ لو کہ اس کی ہلاکت و تباہی قریب ہو چکی ہے۔ (۱۰۴۲) جس کی زیادتیاں بڑھیں گی اس کے اتنے ہی دشمن بڑھیں گے۔
(۱۰۴۳) بدترین انسان وہ ہے جو ظالم کی حمایت کرے اور مظلوم کی مخالفت کرے۔
(۱۰۴۴) جو اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودے گا وہ خود ہی اس میں گر کر مرے گا۔
(۱۰۴۵) ایسی عاجزی جو تمہیں سلامت رکھے، اس گفتگو سے بہتر ہے جو تمہاری ندامت کا باعث بنے۔ (۱۰۴۶) جو ناگفتنی باتیں کہے گا اسے ناپسندیدہ باتیں سننے کو ملیں گی۔ (۱۰۴۷) جس نے اپنی خواہشات کو مارا اس نے اپنی مردانگی کو زندہ کیا۔
(۱۰۴۸) جو سرکشی کی تلوار بلند کرے گا وہی تلوار اسکے سر پہ لگے گی۔ (۱۰۴۹) جس کے احسانات بڑھیں گے اس کے شناسا بڑھیں گے۔ (۱۰۵۰) بغاوت سے پرہیز کرنا کیونکہ بغاوت انسانوں کو ہلاک کردیتی ہے اور زندگی کا چراغ گل کردیتی ہے۔
(۱۰۵۱) قناعت بدن کی راحت اور تجربات کی کثرت عقل کے اضافے کا موجب ہے۔ (۱۰۵۲) چغل خور سے اپنے بیگانے سب دور بھاگتے ہیں۔ (۱۰۵۳) جو عورتوں سے مشورے لے گا اس کی رائے فاسد ہوگی۔ (۱۰۵۴) جس نے حلم اپنایا، سردار بنا۔

(۱۰۵۵) جو کوئی اپنی عزت چاہتا ہے اسے پیسہ کو بے وقعت سمجھنا چاہئے۔ (۱۰۵۶) جو سیدھے راستے پر چلے گا، لغزش سے محفوظ ہوگا۔ (۱۰۵۷) آزاد انسان حق کا غلام ہے۔ (۱۰۵۸) جو تجھ پر کچھ نظر عنایت کرے تو اس کے لئے اپنا پورا شکریہ وقف کر۔ (۱۰۵۹) جس نے آہستہ روی سے کام لیا اس نے اپنے در مقصود کو پالیا۔ (۱۰۶۰) اہل افراد کو علم دینے سے بہتر علم کی حفاظت کا کوئی اور ذریعہ نہیں ہے۔ (۱۰۶۱) بعض اوقات عطیہ خطا بن جاتا ہے اور عنایت، جنایت بن جاتی ہے۔ (۱۰۶۲) اگر دنیا میں تلوار نہ ہوتی تو افسوس کے مقامات بڑھ جاتے۔ (۱۰۶۳) اگر سچائی مجسم ہو سکتی تو شیر کی شکل میں ہوتی۔ اگر جھوٹ مجسم ہو سکتا تو لومڑی کی شکل میں ہوتا۔ (۱۰۶۴) اگر بے علم خاموش رہتے تو اختلافات جنم ہی نہ لیتے۔ (۱۰۶۵) جو معاملات کو نگاہ بصیرت سے دیکھے گا تو پوشیدہ معاملات کو سمجھ لے گا۔ (۱۰۶۶) جو کوئی اپنے خلاف ایک لفظ نہیں سننا چاہتا، ایسے شخص کو اپنے بارے میں بہت سی باتیں سننی پڑیں گی۔ (۱۰۶۷) جس نے اپنے نفس کو قصوروار قرار دیا اس نے تزکیہ نفس کیا۔ (۱۰۶۸) جس کو اپنی سب سے بڑی آرزو مل گئی اسے سب سے بڑی مصیبت کی بھی توقع رکھنی چاہئے۔ (۱۰۶۹) جو شخص دنیاوی جاہ و جلال میں کسی سلطان کا شریک ہوگا آخرت کی ذلت میں بھی اس کا شریک ہوگا۔ (۱۰۷۰) فقر دانا کی زبان کو بند کر دیتا ہے۔ (۱۰۷۱) مرض جسم کا قید خانہ ہے اور غصہ روح کا۔ (۱۰۷۲) جو شے خوشی کا سبب ہوتی ہے وہی غصے کا باعث بن جاتی ہے۔ (۱۰۷۳) ہدیے سے دنیاوی بلا دور ہوتی ہے اور صدقے سے آخرت کی پریشانی دور ہوتی ہے۔ (۱۰۷۴) طمع کے وقت آزاد انسان بھی غلام ہے اور قناعت کے ذریعے غلام بھی آزاد ہے۔ (۱۰۷۵) فرصت کے اوقات جلد ختم ہونے والے ہوتے ہیں اور ان کو واپس لانا ناممکن ہے۔ (۱۰۷۶) انسان گناہوں کا شکار ہیں۔ (۱۰۷۷) زبان چھوٹا سا عضو ہے لیکن بڑے بڑے جرم اس سے سرزد

ہوتے ہیں۔ (۱۰۷۸) روز عدالت ظالم پر اس دن سے زیادہ سخت ہوگا جس دن اس نے مظلوم پر ستم کیا ہوگا۔ (۱۰۷۹) کبھی قیمتی شے اپنی قدر کھو دیتی ہے۔ (۱۰۸۰) پیغمبر اکرمؐ کی سنت پر چلو اور بدعت کو جنم مت دو۔ (۱۰۸۱) جو شخص تمہاری ضرورت یا احتیاج کے بغیر تمہاری مدد کرتا ہے اس سے رعایت کے ساتھ پیش آؤ۔ (۱۰۸۲) تریاق کے بھروسے پر زہر کبھی نہ پینا۔ (۱۰۸۳) ان لوگوں میں سے مت ہو جو ظاہر میں تو شیطان پر لعنت کرتے ہیں اور باطن میں اس کے دوست ہیں۔ (۱۰۸۴) تیرا دوست وہ ہے جو تجھے سچی بات بتائے، وہ نہیں جو (ہر جائز و ناجائز میں) تیری تصدیق کرتا رہے۔ (۱۰۸۵) نیکی کے عمل میں اسراف شمار نہیں ہوتا، جس طرح سے اسراف میں اچھائی نہیں ہے۔ (۱۰۸۶) تنگ دست اگر اپنے ناچیز سرمائے کو خرچ کرتا ہے تو وہ اس مالدار سے بہتر ہے جو بہت کم خرچ کرتا ہے اور اس کی تعریف چاہتا ہے۔ (۱۰۸۷) ناامیدی کی ٹھنڈک، طمع کی گرمی سے بہتر ہے۔ (۱۰۸۸) طمع فقر ہے اور ناامیدی دولت مندی۔ (۱۰۸۹) جو کوئی دوسروں کے مال پر نظر نہیں کرے گا، ان سے بے نیاز رہے گا۔ (۱۰۹۰) زندگی ان لمحوں سے عبارت ہے جو گزرتے جاتے ہیں اور نا ملائم ہیں کہ پلٹ کر نہیں آتے۔ (۱۰۹۱) ابن مسعودؓ نے فرمایا: ہر روز فرشتہ ندا دیتا ہے کہ اے پسر آدم! تھوڑا سا جو انسان کے لئے کافی ہو اس سے بہتر ہے جو انسان میں سرکشی اور بغاوت پیدا کرے۔ (۱۰۹۲) حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حکماء کا ایک جملہ مجھے بہت زیادہ فائدہ مند نظر آیا اور وہ یہ ہے: "ایک سے موافقت کرو، تاکہ اوروں سے بے نیاز ہو جاؤ۔" (خدا کے رفیق ہو جاؤ تاکہ تمہاری احتیاج دوسروں سے منقطع ہو جائے)۔

بارہویں فصل :

اہل علم و دانش کے فرمودات

(۱۰۹۳) ایک صاحب حکمت نے دوسرے صاحب حکمت کو لکھا: جس نے اپنے نفس کا محاسبہ کیا فائدے میں رہا اور جس نے غفلت کی نقصان اٹھایا۔

(۱۰۹۴) حضرت لقمانؑ سے کسی شخص نے کہا: کیا تم فلاں قوم کے غلام نہ تھے؟ آپؑ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر اس نے پوچھا: تو تم کو یہ حکمت و دانائی کہاں سے مل گئی؟ آپؑ نے فرمایا: راست گوئی، ادائے امانت، بے ہودہ کاموں کے ترک، نیک نظری، زبان کی حفاظت، رزق حلال کھانے سے مجھے حکمت کے موتی ملے۔ جو شخص ان صفات عالیہ میں مجھ سے کم ہے وہ مجھ سے پست ہے اور جس میں اس سے زیادہ اخلاق عالیہ ہیں وہ میرا سردار ہے اور جس نے اپنے آپ کو انہی صفات تک محدود رکھا وہ مجھ جیسا ہے۔

حضرت لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو نصیحتیں

(۱۰۹۵) اے پیارے فرزند! برائی کی آگ برائی سے نہیں بجھتی، جس طرح سے آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے، اسی طرح سے برائی کی آگ کو نیکی کے پانی سے بجھایا جاسکتا ہے۔ (۱۰۹۶) کسی کی موت پر خوش نہ ہونا، مصیبت زدہ شخص سے مذاق نہ کرنا، اچھائی کو نہ روکنا۔ (۱۰۹۷) امین ہو تو تونگر بن کر زندگی گزارو گے۔ (۱۰۹۸) پیارے بیٹے! تم جس دن سے شکم مادر سے باہر آئے آہستہ آہستہ دنیا سے دور ہو رہے ہو اور آخرت کے قریب ہو رہے ہو۔ لہذا پیش آنے والی چیز کی تیاری کرو۔

(۱۰۹۹) تقویٰ کو تجارت قرار دو تو نفع حاصل کرو گے۔ (۱۱۰۰) جب تم سے کوئی غلطی سرزد ہو تو اس کے فوراً بعد صدقہ دو تاکہ تمہاری غلطی کا ازالہ ہو سکے۔ (۱۱۰۱) اے پیارے فرزند! احمق شخص کے لئے نصیحت کا سننا اتنا ہی مشکل ہے جتنا بوڑھے شخص کے لئے پہاڑ کی چڑھائی۔ (۱۱۰۲) ایسے شخص کو دیکھ کر نہ روؤ جس پر تم نے ستم کیا ہے بلکہ اس ستم کی وجہ سے جو تمہاری آخرت خراب ہوئی ہے، اس کی وجہ سے روؤ۔ (۱۱۰۳) اگر تم لوگوں پر ظلم کرنے کی قدرت رکھتے ہو تو ہرگز ظلم نہ کرنا کیونکہ خدا کو تم سے انتقام لینے کی زیادہ طاقت ہے۔ (۱۱۰۴) اے پیارے بیٹے! جو تم نہیں جانتے اسے اہل علم سے حاصل کرو اور جسے جانتے ہو لوگوں کو اس کی تعلیم دو۔ (۱۱۰۵) اے فرزند دلبر! سختیوں میں باوقار رہنا، تکالیف میں صابر بننا، آسانی کے دور میں شاکر رہنا، نماز کو خشوع سے ادا کرنا، نماز کی ادائیگی کے لئے جلدی کرنا، خدا کے فرمانبردار بندوں کی توہین نہ کرنا، خدا کے نافرمان لوگوں کی تکریم نہ کرنا، جو تیرا مال نہیں ہے اسے طلب مت کرنا، جو حق تم پر ہے اس کا انکار نہ کرنا، باطل پر اعتراض نہ کرنا، حق کے لئے شرم نہ کرنا، جو بات نہیں جانتے مت کرنا، جس امر کی طاقت نہ پاؤ خواہ مخواہ اس کی تکلیف نہ اٹھانا۔ (۱۱۰۶) اے جان پدر! علم حاصل کرو، خواہ اس سے تم کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکو، زمانے کو تمہاری سرزنش کرنے کے لئے بنایا گیا ہے یہ اس سے بہتر ہے کہ تم زمانے کے ننگ و عار کا سبب بن جاؤ۔

امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو جو وصیت کی تھی ان میں یہ بھی ہے:

(۱۱۰۷) جان پدر! تم سے پہلے لوگوں نے اپنی اولاد کے لئے مال جمع کئے تھے لیکن نہ تو آج مال باقی ہے اور نہ اولاد باقی ہے۔ تمہاری حیثیت اجرت پر کام کرنے والے مزدور کی سی ہے، تمہیں ایک کام کی مزدوری پر لگایا گیا ہے اور اس کی ادائیگی پر تم

سے اجر کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ پورا عمل کروگے تو پوری اجرت پاؤ گے۔

(۱۱۰۸)نور چشم! اس دنیا میں اس بکری کی طرح نہ ہو جو کسی کے ہرے بھرے کھیت میں داخل ہوئی اور اتنی زیادہ گھاس کھالی کہ اس کی وجہ سے اس کی موت واقع ہو گئی بلکہ اس دنیا میں اپنے آپ کو ایک پل سے گزرنے والے مسافر کی طرح بناؤ جسے صرف پل سے گزرنا اور دوسروں کو گزارنا ہے اور ابد تک تمہاری واپسی ہے، دنیا کو آباد مت کرو اس لئے کہ دنیا کی آبادی تمہاری آبادی کا سبب نہیں ہوگی، اس کی تعمیر سے اس کا کوئی سروکار نہیں ہے۔

(۱۱۰۹) امام جعفر صادقؑ سے حضرت لقمانؑ اور ان کی حکمت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: حضرت لقمانؑ کی حکمت کی بنیاد، حسب ونسب، مال ودولت، طاقت و توانائی، حسن و جمال پر نہیں تھی۔

حضرت لقمانؑ امر الٰہی کے تحفظ کے لئے قوی انسان تھے، پر وقار اور پر سکون شخصیت کے مالک تھے، ژرف نگاہ اور طویل الفکر انسان تھے، ان کی بینش گہری تھی، آپؑ دن میں کبھی نہیں سوتے تھے، کسی محفل میں کبھی نہیں سوئے، کبھی کسی کا شکوہ نہیں کرتے تھے، کبھی مسکراتے نہیں تھے، کبھی کسی سے مذاق نہیں کیا تھا، دنیا کی کسی چیز کے میسر آنے پر خوش نہیں ہوتے تھے اور اس کے ضیاع پر غمگین نہیں ہوتے تھے۔ جب کسی سے دانائی کی بات سنتے تو اس سے اس کی تفسیر کراتے تھے، اہل حکمت کی مجالس میں بکثرت شامل ہوتے تھے اور ان سے تواضع سے پیش آتے تھے۔ مُنصِفوں، سلاطین و ملوک کے حالات پر نظر رکھتے تھے۔ منصفوں کی بے دادگری پر افسوس کرتے تھے۔

سلاطین و ملوک کو دنیا داری کے انہماک میں ملاحظہ کرتے اور ان کے انجام پر نظر رکھتے ہوئے انہیں قابل رحم صنف شمار کرتے تھے۔ حضرت لقمانؑ اپنی

خواہشات سے جہاد کرتے تھے، آپ صرف اسی چیز کو غور سے سماعت فرماتے تھے جو ان کے لئے نفع آور ہوتی تھی، انہی خصوصیات کی بنا پر اللہ نے انہیں حکمت عطا فرمائی اور ان کو مقام عصمت پر فائز فرمایا۔

ایک دن دوپہر کے وقت جب کہ لوگ محو قیلولہ تھے، اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ایک گروہ کو ان کے پاس بھیجا۔ انہوں نے حضرت لقمانؑ کو ندا دی۔ درآنحالیکہ حضرت لقمانؑ ان کی آواز سن رہے تھے لیکن ان کے اجسام لطیفہ کو دیکھ نہیں رہے تھے۔ انہوں نے آپؑ کو مخاطب کر کے کہا: کیا تم خدا کی جانب سے حاکم بن کر لوگوں کے فیصلے کرنا پسند کرتے ہو؟

اس پر حضرت لقمانؑ نے عرض کی: اگر یہ میرے اللہ کا حکم ہے تو سر آنکھوں پر کیونکہ اگر اللہ نے مجھے مقرر کر دیا تو لازمی طور پر میری مدد بھی کرے گا۔ مجھے غلط فیصلوں سے محفوظ رکھے گا اور اگر اللہ نے مجھے چناؤ کا حق دیا ہے تو میں معافی کا طلب گار ہوں۔

فرشتوں نے اس معافی کی وجہ دریافت کی کہ اس معذرت کا سبب کیا ہے؟

اس پر آپؑ نے فرمایا: لوگو! حاکم بننا بدترین چیز ہے۔ اگر فیصل نے درست فیصلہ بھی کیا تو بھی اس میں خطا کا امکان موجود ہے، اگر غلط فیصلہ کرے گا تو جنت کے راستے سے بھٹک جائے گا۔ دنیا کا وہ بلند ترین منصب جو آخرت کی رسوائی کا سبب بنے اس سے محرومی ہی بہتر ہے۔ جو شخص آخرت کے بدلے دنیا کو پسند کرے گا وہ دونوں جہانوں کا خسارہ اٹھائے گا۔

فرشتے آپؑ کے اس جواب باصواب سے بہت خوش ہوئے۔

رحمن کو آپؑ کے یہ الفاظ پسند آئے۔ جب آپؑ رات کو اپنے بستر پر سوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سینے میں نور حکمت کا نزول فرمایا۔ صبح کو جب آپ بیدار ہوئے

تو تمام دنیا کے سب سے بڑے دانا تھے۔

امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت لقمانؑ نے مقامِ اندرز میں اپنے فرزند سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

(۱۱۱۰) میں جب سے اس دنیا میں آیا ہوں تو دنیا سے پیٹھ پھیری ہوئی ہے اور چہرہ آخرت کی طرف کر رکھا ہے۔ وہ گھر جس کی طرف تم جارہے ہو اس گھر سے زیادہ قریب ہے کہ جس سے تم دور ہو رہے ہو۔ جس کام کو تم نے چھوڑ دیا ہے اس کا پیچھا مت کرو اور جو کام تم نے اپنے سامنے رکھا ہے اس سے روگردانی مت کرو اس لئے کہ یہ عمل رائے کو فاسد اور عقل کو عیب دار بنادیتا ہے۔ (۱۱۱۱) اپنے دشمن کے خلاف کامیابی کے لئے ان باتوں سے مدد حاصل کرنی چاہئے کہ محارم الٰہی سے پرہیز کرو، اپنی شان مردانگی کی حفاظت کرو، خدا کی نافرمانی کر کے اپنے نفس کو گناہوں سے آلودہ نہ کرو، اپنے راز کو چھپاؤ، اپنے کردار کی اصلاح کرو، اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو دشمن سے خدا تمہاری حفاظت کرے گا، تمہارا دشمن تمہاری لغزش کو نہیں پکڑ سکے گا، اس کے باوجود اس کی مکاری سے ہوشیار رہنا۔ (۱۱۱۲) اے پسر عزیز! اپنی بڑی سے بڑی نیکی کو بھی عظیم نہ سمجھنا اور اپنی چھوٹی سی لغزش کو حقیر نہ سمجھنا۔ لوگوں کے طور طریقے مدنظر رکھتے ہوئے ان کے ہم نشین بنو۔ (۱۱۱۳) لوگوں پر ان کی طاقت سے زیادہ وزن نہ رکھو اس لئے کہ تم جسے ناقابل برداشت تکلیف دوگے وہ تم سے علیحدہ ہو جائے گا، اس صورت میں تم اکیلے رہ جاؤ گے، تمہارا کوئی بھائی اور دوست تمہاری مدد نہیں کرے گا، بالآخر ذلیل ہو جاؤ گے۔ (۱۱۱۴) جو شخص تمہارا کوئی عذر سننا نہیں چاہتا اور تمہارے لئے کسی حق کا قائل نہیں، اس کے سامنے کبھی عذر خواہی نہ کرنا۔ اپنے امور دنیا میں اسی سے مدد لینا جسے تم سے اجرت کی توقع ہو کیونکہ طالب اجرت محنت سے تمہارے کام سرانجام دے گا۔ وہ اجرت اس

کے لئے دنیا میں فائدہ مند ہوگی اور تمہارے لئے آخرت میں۔ دوست اور بھائی کہ جن سے تم مدد چاہتے ہو وہ محبت کرنے والے ہونے چاہئیں، وہ محتاج نہ ہوں، آبرومند اور پرہیزگار ہوں، تمہارے سامنے شکرگزاری کرنے والے اور تمہاری غیر موجودگی میں تمہیں یاد کرنے والے ہوں۔ (۱۱۱۵) اے راحت جاں! بچپن میں ادب حاصل کروگے توجوانی میں فائدہ حاصل کروگے۔ (۱۱۱۶) سستی اور کاہلی سے بچنا، اگر امور دنیا میں کبھی سستی ہو بھی جائے تو خیر ہے لیکن امور آخرت میں کاہلی کو ہرگز نہ در آنے دینا۔ (۱۱۱۷) اے پیارے بیٹے! کسی قوم کے ساتھ ہمسفر ہو تو ان لوگوں سے زیادہ مشورہ نہ کرنا، نیز تمہیں ان سے مسکراتے ہوئے پیش آنا چاہئے۔ اگر وہ تمہیں دعوت دیں تو قبول کرو، تم سے مدد مانگیں تو ان کی مدد کرو۔ طویل خاموشی میں، نیکی، نماز اور سخاوت میں ان سے سبقت لے جاؤ۔ اپنے پاس زاد راہ زیادہ رکھنا، اس میں اپنے ہم سفر ساتھیوں کو شریک کر کے ان کے دل جیت لو۔ جب اپنے ساتھیوں کو چلتے ہوئے دیکھو تو تم بھی ان کے ساتھ چل پڑو، جب انہیں کام کرتے دیکھو تو ان کے ساتھ کام کرو۔ (۱۱۱۸) اپنے سے بڑے کی اطاعت کرو، اگر جادہ پیمائی کے دوران راہ بھول جاؤ تو سواریوں سے اتر پڑو، اگر راستے کے بارے میں تمہیں شک ہو جائے تو رک کر آپس میں مشورہ کرو، جب منزل کے قریب پہنچ جاؤ تو اپنی سواریوں سے اتر پڑو۔ (۱۱۱۹) خود غذا کھانے سے پہلے اپنے جانور کو چارہ کھلاؤ، اگر کھانا کھانے سے قبل صدقہ دینے کی توفیق ہو تو ضرور دینا۔ سواری کے عالم میں کتاب اللہ کی تلاوت کرنا، عمل کرتے ہوئے تسبیح الٰہی کرنا اور تنہائی میں دعا کرنا۔ (۱۱۲۰) ثمرۂ قلب! زود رنجی، قلت صبر اور بدخلقی سے بچنا کیونکہ ان عادات کی وجہ سے کوئی شخص تمہارا مصاحب نہیں بنے گا۔ جلد بازی سے پرہیزگاری کرو۔ بیٹے اگر رشتہ داروں اور دوستوں کو تمہارے پاس دینے کے لئے کچھ نہیں ہے تو کم از کم حسن

خلق اور مسکراتے ہوئے تو ان سے پیش آتے ہو یونا۔ حسن خلق اچھا ہے۔ نیک لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور برے لوگ بھی اس پر رشک کرتے رہتے ہیں۔ اپنے لئے خدا کی تقسیم پر قانع ہو جاؤ تو تمہاری زندگی پرسکون رہے گی۔ (۱۱۲۱) اگر اپنے سے دنیا کی پوری عزت جمع کرنا چاہتے ہو تو لوگوں کے اموال میں کسی قسم کا طمع نہ رکھو۔ اس لئے کہ انبیاء صدیقین نے یہ مراتب عالیہ قطع طمع کی وجہ سے حاصل کئے ہیں۔

دوسری حدیث میں حضرت لقمانؑ سے آدابِ سفر کے بارے میں نقل کیا گیا ہے کہ آپؑ نے اپنے فرزند سے فرمایا:

(۱۱۲۲) جب کسی کارواں کے ساتھ سفر کرو تو اس کیلئے زیادہ اہتمام کرو اور اس کارواں کیلئے خوشی سے کام کرو۔ اپنے زادراہ کو سخاوت سے خرچ کرو۔ ان کی دعوت قبول کرو۔ اگر مدد چاہیں تو مدد کرو۔ تین چیزوں سے ان پر غالب حاصل کرو: طویل سکوت، نماز کی زیادتی اور اپنی سواری، مال اور زادراہ کو دوسروں کے لئے وقف کرنے سے اور ان چیزوں سے دستبردار ہو جاؤ۔ اگر شہادت حق چاہتے ہو تو گواہی دینے سے پرہیز مت کرو۔ اپنی رائے پر کاربند رہنا۔ غصہ سے جواب نہ دینا، مگر اس وقت جب حالات میں زیادتی دیکھو۔ کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، سوتے ہوئے، کھاتے ہوئے نماز میں۔ اگر رفقاء حرکت کریں تو تم بھی حرکت کرو۔ اگر کام میں مشغول ہو جائیں تو ان کی مدد کرو۔ اگر صدقہ دیں تو تم بھی ساتھ دو۔ اپنے سے بڑے کی اطاعت کرو۔ اگر راہ بھول جاؤ تو ٹھہر جاؤ اور مشورہ کرو۔ اگر ایک آدمی تنہا بیابان میں دیکھو تو اس سے راہ مت پوچھو، ممکن ہے کہ وہ چوروں کا مخبر یا شیطان ہو کہ وہی تمہاری بھول کا باعث ہو۔ اگر دو افراد ملیں تو بھی چھوڑ دو، مگر یہ کہ نیکی کے آثار ان سے ظاہر ہوں کہ اطمینان خاطر کا باعث ہوں، مگر مجھے اس کا تجربہ نہیں ہوا، اس لئے کہ جو سامنے کی چیزوں کو دیکھتا ہے وہ چھپی ہوئی چیزوں سے لاعلم ہوتا ہے۔ اے فرزند عزیز! جیسے ہی وقت نماز

آنے تاخیر نہ کرو۔ وظیفہ کی انجام دہی کرنا اور خود کو قرض سے آسودہ کر لینا جو ادا ہونا چاہئے۔ سواری پر مت سونا۔ منزل پر پہنچنے کے بعد پہلے سواری سے سامان اتارو۔ رکنے کیلئے جگہ کا انتخاب کرو کہ وہاں کی صورتحال بہتر ہو، خاک نرم ہو اور وہاں گھاس زیادہ ہو۔ جب اترو تو دو رکعت نماز ادا کرو، جب وہاں سے چلو تو اس زمین اور وہاں کے رہنے والوں کو وداع کرو اور ان پر درود پڑھو کہ ہر زمین پر ملائکہ ہوتے ہیں۔ اگر ہو سکے تو کوئی غذا اس وقت تک نہ کھاؤ جب تک کچھ مقدار صدقہ نہ کردو۔ جب سوار ہو تو کتاب اللہ کی تلاوت کرو۔ عمل کرتے ہوئے، تسبیح و تہلیل کرو۔ خالی ہو تو دعا کرو۔ ابتدائے رات میں چلنے سے پرہیز کرو اور نصف شب سے راستے کو طے کرو اور کسی حرکت کی حالت میں آواز بلند نہ کرو۔ (۱۱۲۳) بوذر جمہر سے پوچھا گیا: کوئی ایسی نعمت تم جانتے ہو کہ جس پر رشک نہ کیا جاسکے یا کوئی ایسی مصیبت ہے کہ صاحب مصیبت پر رحم نہ کیا جائے؟ اس نے کہا: ہاں وہ نعمت تواضع ہے اور وہ مصیبت تکبر ہے۔ (۱۱۲۴) وقت مرگ بوذر جمہر سے کہا گیا کہ وصیت کریں۔ انہوں نے پوچھا: کیا وصیت کروں؟ دنیا میں جاہل آیا تھا اور نہ چاہتے ہوئے واپس جارہا ہوں۔ وہ گھر جس میں جاہل کراہت سے آئے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اس سے دل لگایا جائے۔ (۱۱۲۵) ایک حکیم نے کہا: بچوں کو کھیل کود سے زیادہ سیکھنے میں مشغول رکھو۔ (۱۱۲۶) ارسطو نے کہا: مہربان لوگوں کو نرم گفتگو کے ذریعے سے اپنی طرف راغب کرنا چاہئے۔ جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے اس سے بھاگتا ہے لیکن جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے اس سے پناہ حاصل کرتا ہے۔ احمق کو نصیحت کرنا زندگی کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔ (۱۱۲۷) حضرت لقمانؑ نے کہا: جس کی خوراک کم ہوگی اس کی عمر زیادہ ہوگی۔ (۱۱۲۸) جالینوس نے کہا: غذا کو ہلکا کرو تاکہ مرض سے امان میں رہو۔ (۱۱۲۹) جالینوس نے کہا: اپنی حاجت سے ہاتھ اٹھا لینا اس سے بہتر ہے کہ نااہلوں

سے خواہش ظاہر کی جائے۔ (۱۱۳۰) ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ تواضع کیا ہے؟ جواب دیا: دولتمند سے تکبر۔ نیز کہا: مشورہ راحت کا باعث اور غیروں کیلئے باعث رنج ہے۔ (۱۱۳۱) سقراط نے کہا: جو کوئی نیک و بد کی تمیز نہیں رکھتا چارپاؤں سے ملحق ہے۔ نیز کہا: تمام حکمتوں کی سردار خوش خوئی ہے۔ (۱۱۳۲) افلاطون نے کہا: بد سرشت اور شریر لوگوں سے دوستی مت کرو کہ تم پر احسان جتائیں گے، ان کے شر سے بچو۔ نیز کہا: بڑھاپا ایسا مرض ہے جو مرض کو پیدا کرتا ہے۔ (۱۱۳۳) بقراط نے کہا: انسان عجیب ہے کہ خود کو محترم قرار دیتا ہے حالانکہ دو مرتبہ پیشاب کے مقام سے گزر چکا ہے۔ (۱۱۳۴) ایک اور دانا نے کہا: انسان عجیب ہے کہ مال سے غلاموں کو خریدتا ہے لیکن آزاد لوگوں کو کرم سے نہیں خریدتا۔ (۱۱۳۵) بقراط نے کہا: سخی وہ ہے جو اپنا مال دوسروں کیلئے دے اور دوسروں کا مال نہ لے۔ (۱۱۳۶) ابن سینا نے کہا: جو دنیا حاصل کرنا چاہے علم حاصل کرے اور جو آخرت حاصل کرنا چاہے عمل کرے۔ (۱۱۳۷) بقراط نے کہا: اس قوم سے نہ بنو جو کھلم کھلا شیطان کو لعنت کرتے ہیں لیکن باطنی طور پر اسکے حکم پر چلتے ہیں۔ (۱۱۳۸) ایک حکیم نے کہا: بدترین حکمران وہ ہیں جو حاجت مندوں سے دور ہیں اور بدترین حاجت مند وہ ہیں جو حکمرانوں سے قریب تر ہیں۔ (۱۱۳۹) سقراط نے کہا: غصہ کی دوا خاموشی ہے۔ بقراط نے کہا: غیر ہم خیال افراد کی ہم نشینی روح کے لئے عذاب ہے۔ شادی ایک ماہ تک خوشی اور عمر بھر کا رونا ہے اور مہر کا ادا کرنا آدمی کی پشت کو دوہرا کر دیتا ہے۔ نیز کہا: عورتیں مردوں پر کتنی ہی صاحب عزت یا کتنی ہی ذلیل ہوں غالب آجاتی ہیں۔ دوستی سے زیادہ صحت کے لئے موافق کوئی چیز نہیں۔ دشمنی سے زیادہ برا مرض نہیں۔ مرض کی کڑواہٹ کو سلامتی کی شیرینی سے بھلا دیا جاتا ہے۔ اپنی عطا کی کمی کی وجہ سے شرم نہ کرو کہ بالکل نہ دینا اس سے بھی برا ہے۔ انجام کا آئینہ تجربہ کار افراد

کے ہاتھوں میں دیکھا گیا ہے۔ (۱۱۴۰) ایک حکیم نے کہا: جو کوئی دوا کی تلخی کو برداشت نہیں کرے گا شفا کی شیرینی نہیں چکھ سکتا۔ (۱۱۴۱) بوذر جمہر نے کہا: کنجوس اپنی دولت کا نگہبان ہوتا ہے اور اپنے وارث کے لئے انبار رکھتا ہے۔ (۱۱۴۲) حضرت لقمانؑ نے کہا: جس کا اپنا آپ برا ہے اس کا رزق تنگ ہوتا ہے، جو تھوڑا سچ بولتا ہے تھوڑے دوست بناتا ہے۔ (۱۱۴۳) ایک اور دانا نے کہا: خاموشی کا فائدہ بولنے کے فائدے سے زیادہ ہے اور بولنے کا نقصان خاموشی کے نقصان سے زیادہ ہے۔ عاقل کی نشانی ہے کہ زیادہ خاموش رہتا ہے اور جاہل کی نشانی ہے کہ زیادہ بولتا ہے۔ کسی کا راز فاش نہ کرو تاکہ تمہارا راز فاش نہ ہو۔ (۱۱۴۴) افلاطون نے کہا: کمزور ترین آدمی وہ ہے کہ اپنے راز کو نہ چھپا سکے۔ مضبوط ترین آدمی وہ ہے کہ اپنے غصے کو قابو میں رکھے۔ سب سے زیادہ صابر وہ ہے جو اپنی غریبی کو چھپا رکھے۔ سب سے زیادہ قانع وہ ہے کہ اسے جو کچھ میسر ہو اس سے اپنی زندگی کو سنوارے۔ جاہل خود اپنا دشمن ہوتا ہے تو کس طرح دوسرے کو دوست رکھ سکتا ہے؟ مرد کی آزمائش غصے کے وقت ہوتی ہے نہ کہ خوشی کے وقت اور طاقت و قدرت کی حالت میں نہ کہ ذلت کے عالم میں۔ (۱۱۴۵) حضرت لقمانؑ نے کہا: کوئی ذکر بہتری نہیں رکھتا، مگر ذکر خدا۔ کوئی خاموشی بہتر نہیں ہے، مگر آخرت کے بارے میں غور و فکر۔ اولیائے خدا سے محبت اور اسکے دشمنوں سے نفرت سے تقرب حاصل کرو۔ کفران نعمت فرومائیگی ہے۔ جاہل کا ساتھ بدنصیبی ہے۔ بدترین مصیبت دشمن کی شماتت اور اس سے بری دشمن سے اظہار ضرورت ہے۔

حکماء کے گہرہائے تابندہ

(۱۱۴۶) بھاگنے والے کے لئے رات ڈھال ہے۔ (۱۱۴۷) قلم دو زبانوں میں سے ایک زبان ہے۔ (۱۱۴۸) بے ادب کو نسب فائدہ نہیں دیتا۔ (۱۱۴۹) بادشاہ لوگوں کے حاکم ہیں اور اہل علم بادشاہوں پر حکومت کرتے ہیں۔ (۱۱۵۰) جو تھوڑی دیر کے لئے تعلیم کی مشقت برداشت نہیں کرے گا جہالت کی مشقت میں پوری زندگی بسر کرے گا۔ (۱۱۵۱) دعا! رحمت کی کنجی ہے۔ دنیا کی مٹھاس، آخرت کی کڑواہٹ ہے اور آخرت کی کڑواہٹ دنیا کی مٹھاس ہے۔ (۱۱۵۲) جو کوئی سلاطین کی دنیاوی عزت میں شریک ہوگا وہ ان کی اخروی ذلت میں بھی شریک ہوگا۔ (۱۱۵۳) شاعر سے بچنا! اس لئے کہ وہ جھوٹی مدح و ثناء پر اجر کا طالب ہے۔ (۱۱۵۴) راستی ایسا فائدہ ہے جس کے لئے کچھ خرچ نہیں کرنا پڑتا۔ (۱۱۵۵) ایسے کپڑے پہنو جس میں تم حقیر نظر نہ آؤ۔ (۱۱۵۶) مومن کی بہشت (یاڈھال) اس کا گھر ہے۔ (۱۱۵۷) بہترین مدح وہ ہے جو ممدوح کے موافق ہو۔ (۱۱۵۸) گوشت مہنگا ہے، صبر تو سستا ہے۔ (۱۱۵۹) مصیبت پر صبر کی تلقین ایک اور مصیبت ہے۔ (۱۱۶۰) جو نیک خُو ہو وہ خود بھی آرام سے رہتا ہے اور اس کے ساتھ والے بھی۔ (۱۱۶۱) اس دنیا کے سردار اسخیاء ہیں اور آخرت کے سردار اتقیاء ہیں۔ (۱۱۶۲) شریف انسان تھوڑی چیز کا شکریہ ادا کرتا ہے اور کمینہ شخص زیادہ چیز کا بھی انکار کردیتا ہے۔ (۱۱۶۳) کسی کے غصے کی وجہ سے اس کی اطاعت کرنے والا اس کا ادب نہیں کرتا۔ (۱۱۶۴) غصے کی ابتداء جنون ہے اور انتہا ندامت ہے۔ (۱۱۶۵) غصہ پر قابو پانا سخت ترین جہاد ہے۔ (۱۱۶۶) سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو غیر کی منفعت کے لئے لوگوں پر ظلم کرے۔ (۱۱۶۷) جس نے خیانت کی رسوا ہوا۔ (۱۱۶۸) بھائیوں کا خاص خیال رکھنا کیونکہ بھائی آسائش

کے وقت زینت اور مصیبت کے وقت مددگار ہیں۔ (۱۱۶۹) محبوب کی ملاقات بیمار محبت کا علاج ہے۔ (۱۱۷۰) افلاطون سے پوچھا گیا کہ تم نے کس طرح دشمن سے انتقام لیا؟ اس نے کہا: فضل و کرم سے۔ (۱۱۷۱) ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کا نفع کامل ہے؟ اس نے کہا: شرپسند افراد کا نہ ہونا۔ (۱۱۷۲) ایک اور حکیم سے پوچھا گیا کہ جانور کو کونسی چیز فربہ کرتی ہے؟ اس نے کہا: اس کے مالک کی چشم (توجہ)۔ (۱۱۷۳) بقراط نے کہا: انسانیت کی تعریف یہ ہے کہ دولتمندی میں انکسار، قدرت رکھتے ہوئے درگزر، تنگدستی میں سخاوت اور بے مانگے عطا کرنا۔ (۱۱۷۴) جو کوئی عقلمندوں کے ساتھ بیٹھتا ہے فائدہ رساں ہو جاتا ہے اور جو کوئی بے عقلوں کے ساتھ بیٹھتا ہے بے قیمت ہو جاتا ہے۔ (۱۱۷۵) جس کی عقل کم ہوتی ہے اس کا مذاق زیادہ اڑتا ہے۔ (۱۱۷۶) نادانی سب سے زیادہ نقصاندہ ساتھی ہے۔ (۱۱۷۷) ملامت بدترین لباس ہے۔ (۱۱۷۸) جو خود اپنا احتساب کرتا ہے بچ جاتا ہے۔ (۱۱۷۹) جو اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے وہ غنیمت پاتا ہے۔ (۱۱۸۰) حکیموں نے کہا ہے کہ غربت ذلت ہے، جس کے پاس دولت کم ہوتی ہے اس کے رشتہ دار کم ہوتے ہیں۔ (۱۱۸۱) ادب دولت ہے اور اس سے کام لینا کمال۔ (۱۱۸۲) جو دنیا کو آباد کرتا ہے اپنے مال کو برباد کرتا ہے اور جو آخرت کو آباد کرتا ہے اس کا رزق رشتہ داروں تک پہنچتا ہے۔ (۱۱۸۳) باطل کا سایہ گرمی کی طرح ہے جس کے جاتے دیر نہیں لگتی۔ (۱۱۸۴) ہر شخص اپنی عقل کے مطابق چیزوں کو دیکھتا ہے۔ (۱۱۸۵) جس کی عقل پوری ہوتی ہے وہ حقیقت کو تلاش کر لیتا ہے اور جو نفس حیوانی رکھتا ہے وہ ہر چیز کو اپنے طبیعت کے مطابق سمجھتا ہے۔ (۱۱۸۶) ایک شاعر نے کہا ہے کہ چھوٹی آنکھ سے ستارے نظر نہیں آتے لیکن یہ آنکھ کی کوتاہی ہے، نہ کہ ستارے کا چھوٹا ہونا۔ (۱۱۸۷) جس کے دوست زیادہ ہوں گے دشمنوں کی گردنوں پر

سوار ہوگا۔ (۱۱۸۸) پانی بھرا بادل گرج کے وقت اور سچا آدمی وعدہ نبھانے کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ (۱۱۸۹) شرفاء کا وعدہ امر واجب کی طرح ہوتا ہے۔ (۱۱۹۰) کریم عطا کرتا ہے خواہ تاخیر سے ہی کیوں نہ ہو۔ (۱۱۹۱) دنیا کی عزت سخاوت سے ہے اور آخرت کی عزت سجدوں میں ہے۔ (۱۱۹۲) جب جالینوس مرا تو اس کی جیب سے جو کاغذ نکلا اس پر لکھا تھا: تو جو میانہ روی سے کھاتا ہے وہ تیرے تن کی کمائی ہے، جو صدقہ دیتا ہے وہ تیری روح کی کمائی ہے، جو کچھ چھوڑ دیتا ہے وہ دوسروں کے ہاتھوں میں پہنچ جاتا ہے، نیک شخص زندہ رہتا ہے اگرچہ اس دنیا سے اس دنیا میں منتقل ہو جاتا ہے، بری روش والا مردہ ہوتا ہے اگرچہ دنیا میں ہوتا ہے، قناعت فقر کی راہ روکتی ہے، تدبیر تھوڑے کو زیادہ کردیتی ہے، آدمی کے لئے خدا پر توکل سے زیادہ سود مند کوئی شے نہیں۔ (۱۱۹۳) حداعتدال میں رہتے ہوئے تو نے جو کچھ کھایا وہ تیرے جسم کا حصہ ہے، جو صدقہ کیا روح کا حصہ ہے اور جو ترکہ چھوڑا وہ غیر کا حصہ ہے۔ (۱۱۹۴) نیکوکار مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں اگرچہ اس گھر سے دوسرے گھر میں پہنچا دیئے گئے اور بدکار زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہیں اگرچہ دنیا کے اندر ہیں۔
(۱۱۹۵) توکل علی اللہ سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی چیز فائدہ مند نہیں۔

دوسرا باب

(دو کے عدد پر نصیحتیں)

پہلی فصل :

شیعہ علماء سے مروی احادیث

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے ہی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے ساتھ دو فرشتے ندا کرتے ہیں جس کو جن و انس کے سوا باقی مخلوقات سنتی ہیں: اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، قلیل اور باکفایت کلام لمبے اور اکتا دینے والے کلام سے بہتر ہے۔

(۲) امام جعفر صادقؑ اپنے آبائے طاہرین سے اور انہوں نے امام علیؑ سے روایت کی اور امام علیؑ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: دو کام ایسے ہیں جن میں میں کسی کی شرکت پسند نہیں کرتا، ا۔ وضو۔ اس لئے کہ یہ میری نماز کا مقدمہ ہے۔ ۲۔ اپنے ہاتھ سے سائل کو صدقہ دینا کیونکہ صدقہ براہ راست رحمٰن کے پاس جمع ہوتا ہے۔

(۳) حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا: دو چیزیں بڑی عجیب ہیں انہیں برداشت کرو، ا۔ کسی احمق کا اچھا کلام تو اس کو قبول کرلو۔ ۲۔ کسی حکیم سے احمقانہ بات کا اظہار تو اسے معاف کردو۔

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو گروہ اگر

صحیح ہوں تو ساری امت صحیح ہوگی، اگر یہ دو گروہ خراب ہوں گے تو ساری امت خراب ہو جائے گی۔ پوچھا گیا: یارسول اللہؐ! وہ دو گروہ کونسے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: فقہاء اور حکام۔

(۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت کے فاصلے تک محسوس ہوگی لیکن والدین کا نافرمان اور دَیُّوث اس کے سونگھنے سے محروم ہوں گے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ دَیُّوث کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جسے اپنی بیوی کے زناکار ہونے کا علم ہو۔

(۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوغلا انسان بروز قیامت اس حال میں محشور ہوگا کہ اس کی گدی کی جانب سے ایک زبان ہوگی اور سامنے سے بھی ایک زبان لٹک رہی ہوگی اور ان دونوں زبانوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے جن سے اس کا سارا جسم جل رہا ہوگا۔ اس وقت آواز آئے گی یہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی دو زبانیں اور دو چہرے تھے۔

(۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دنیا میں دو چہرے رکھتا ہوگا وہ قیامت میں دو آتشی زبانوں کے ساتھ وارد ہوگا۔

(۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مرنے والے اشخاص دو طرح کے ہیں: ۱۔ راحت پانے والا۔ ۲۔ راحت پہنچانے والا۔ راحت پانے والا مومن ہے، کیونکہ موت کی وجہ سے دنیا اور اس کی اذیتوں سے اس نے چھٹکارا حاصل کیا ہے۔ راحت پہنچانے والا کافر ہے، کیونکہ جب کافر مرتا ہے تو اس کے مرنے سے اشجار، بہائم اور اللہ کے نیک لوگوں کو راحت ملتی ہے۔

(۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مفلس کی امداد کی اور اپنی جان سے لوگوں کو انصاف دیا ایسا شخص حقیقی مومن ہے۔

(۱۰) ایک اور حدیث کے مطابق آپؐ نے فرمایا: جس کو نیکی سے مسرت ہو اور برائی سے نفرت ہو وہ مومن ہے۔

(۱۱) امیرالمومنین امام علیؑ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: علماء کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اپنے علم پر عمل کرنے والا عالم، وہ ناجی ہے۔ ۲۔ اپنے علم کو ترک کرنے والا عالم، یہ ہلاک ہونے والا ہے۔ بے عمل عالم کی بدبو سے اہل دوزخ اذیت محسوس کریں گے۔ قیامت کے دن اس شخص کی حسرت و ندامت سب سے زیادہ ہوگی جس نے خدا کے بندے کو حق کی دعوت دی اور اس نے دعوت کو قبول کیا اور اللہ کی اطاعت کی اور جنت میں چلا گیا جبکہ دعوت دینے والا اپنی بدعملی اور خواہشات کی پیروی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔

اس کے بعد حضرت امیرؑ نے فرمایا: دو خصلتیں ایسی ہیں جن سے میں ڈرتا ہوں کہیں تم میں یہ نہ آجائیں: ۱۔ خواہشات کی اتباع۔ ۲۔ لمبی امیدیں۔ خواہشات کی اتباع حق سے روک دیتی ہے اور لمبی امیدیں آخرت کو فراموش کرا دیتی ہیں۔ یہ دنیا فانی ہے اور جانے والی ہے اور آخرت آنے والی ہے اور باقی رہنے والی ہے اور دونوں جہانوں میں سے ہر ایک کے چاہنے والے موجود ہیں۔ کوشش کر کے آخرت کے چاہنے والے بنو، دنیا کے طلب گار نہ بنو۔ اس لئے کہ تم آج دارالعمل میں ہو اور آج حساب نہیں ہے اور کل حساب کا دن ہے کل عمل کا دن نہیں ہے۔

(۱۲) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے بارے میں دو چیزوں سے ڈرتا ہوں، ایک خواہشات نفس کی پیروی اور دوسرے لمبی خواہشیں، کیونکہ خواہشِ نفس حق کے راستے سے روک دیتی ہے اور لمبی خواہش آخرت کو فراموش کرا دیتی ہے۔

(۱۳) امام جعفر صادقؑ نے اپنے آبائے طاہرین کے واسطے سے مرفوعاً روایت کی

کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: بغیر کسی مجبوری کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا ذلیل طبیعت کی علامت ہے۔

(۱۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیا کی دو قسمیں ہیں: ایک کمزوری[1] ہے اور ایک دین کی طاقت ہے۔

(۱۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو اشخاص ایسے ہیں جنہیں میری شفاعت نصیب نہ ہوگی: پہلا صاحب اقتدار جو کہ ظالم جابر اور غاصب ہو۔ دوسرا دین میں غلو کر کے دین سے نکلنے والا شخص۔

(۱۶) عطیہ عوفی نے ابو سعید خدری سے اور انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: لوگو! میں تمہارے اندر دو حاکم چھوڑ رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ شرف والا ہے۔ پہلی اللہ کی کتاب جو کہ آسمان سے زمین تک آئی ہوئی خدا کی رسی ہے۔ دوسری میری عترت، یہ دونوں حوضِ کوثر پر وارد ہونے سے پہلے کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

میں نے ابو سعید خدری سے پوچھا: عترت سے کیا مراد ہے؟

انہوں نے کہا: آنحضرتؐ کے اہلبیتؑ۔

(۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فرزند آدم بوڑھا ہوتا ہے مگر اس کی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں۔ ۱۔ حرص ۲۔ لمبی امیدیں۔

(۱۸) حضرت عبداللہ بن حسینؑ اپنی والدہ حضرت فاطمہ بنت الحسینؑ سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت امام حسینؑ سے اور انہوں نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ دنیا کی رغبت غم اور پریشانی میں اضافہ کرتی ہے اور دنیا میں زہد، دل اور بدن کو راحت پہنچاتا ہے۔

۱۔ مراد فطری شرمیلا ہونا جس کے باعث انسان گفتگو نہ کر سکے۔ کسی کے سامنے کھانا تک نہ کھا سکے اور یہ احساس کمتری کی علامت ہے۔

(۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے ا۔ موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت مومن کو دنیاوی آزمائشوں سے رہائی دلاتی ہے۔ ۲۔ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ وہ حساب کی کمی کا سبب ہے۔

(۲۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان میں دو عادتیں کبھی جمع نہیں ہوں گی۔ ا۔ بخل ۲۔ بد خلقی۔

(۲۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی بندے کے دل میں بخل اور ایمان کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

(۲۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسد (رشک) صرف دو افراد سے ہی کیا جانا چاہئے۔ ایک وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ کی راہ میں دن رات خرچ کرے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا ہو اور وہ دن رات قرآن پر عمل پیرا رہے۔

(۲۳) حضرت فاطمہ زہراؑ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کی: یارسول اللہؐ! یہ دونوں آپؐ کے فرزند ہیں، انہیں کچھ علم عطا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: حسنؑ کو میں نے اپنی سرداری اور ہیبت عطا کی اور حسینؑ کو اپنی سخاوت اور شجاعت عطا کی۔

(۲۴) اور صفوان کی روایت کے مطابق فرمایا: حسنؑ کو ہیبت و بردباری اور حسینؑ کو سخاوت و مہربانی۔

(۲۵) نیز فرمایا: نماز عشاء کے بعد بیداری سوائے دو افراد کے اور کسی کے لئے مناسب نہیں، ایک نماز گزار اور دوسرے مسافر۔

(۲۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے زیادہ افراد دو گڑھوں کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے وہ دو گڑھے یہ ہیں: ا۔ شکم۔ ۲۔ فرج۔

اور میری امت کے زیادہ تر افراد جنت میں ان دو خوبیوں کی وجہ سے داخل ہوں گے وہ خوبیاں یہ ہیں : ۱۔ اللہ کا خوف۔ ۲۔ حسنِ خُلق۔

(۲۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند کریم فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف جمع نہیں کروں گا اور بندے کے لئے دو امن جمع نہیں کروں گا۔ جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اسے آخرت کے خوف کا سامنا کراؤں گا۔ جو دنیا میں مجھ سے خوف کرتا رہا اسے قیامت میں امن دوں گا۔

(۲۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے سابقین کی اصلاح کی بنیاد دو چیزیں ہیں، وہ ہیں زہد اور یقین۔ اور امت کی ہلاکت کی بنیاد بھی دو چیزیں ہیں، وہ ہیں بخل اور طویل امیدیں۔

دوسری فصل :

سنی علماء سے مروی احادیث

(۲۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دو چیزوں سے بچے گا اللہ اسے دو چیزوں سے محفوظ رکھے گا۔ جو مسلمانوں کی عزت کے معاملے میں اپنی زبان کو روکے گا اللہ اسے لغزش سے محفوظ رکھے گا۔ جو اپنے غصہ پر قابو پائے گا اللہ اسے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ کی اور دنیا کی محبت ایک دل میں کبھی جمع نہیں ہوتی۔ اپنی مدح و ثناء کی خواہش انسان کو دین سے بے بہرہ بنا دیتی ہے اور آبادیوں کی تباہی کا سبب بنتی ہے۔ ہلاکت ہے اس کے لئے جو آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالے۔

(۳۰) دلوں کی صفائی ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن سے ہوتی ہے۔

(۳۱) روایت میں آیا کہ حضور پاکؐ کے پاس جب کبھی دو قسم کے کھانے آتے تو آپؐ نے ایک کھانا تناول فرمایا اور ایک کھانا خیرات کر دیا۔

(۳۲) ایک مرتبہ کہ عبائے شامی آپؐ کے دوش مبارک پر تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: قلیل اور باکفایت عمل کثیر اور تھکا دینے والے عمل سے بہتر ہے۔ اور دو درہم رکھنے والے شخص کا حساب ایک درہم رکھنے والے سے لمبا ہوگا۔

(۳۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اعتدال سے کام لیا بھوکا نہیں ہوگا۔ قناعت ایک ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔

(۳۴) جو غذا کم کھائے اس کا بدن تندرست ہوگا اور دل صاف ہوگا۔ جو غذا زیادہ کھائے گا اس کا بدن بیمار ہوگا اور دل سخت ہو جائے گا۔

(۳۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی دنیا کے لئے ایسے محنت کرو جیسا کہ تمہیں یہاں ہمیشہ رہنا ہو اور آخرت کے لئے ایسے محنت کرو جیسے تمہیں کل ہی مرنا ہے۔[۱]

(۳۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! کیا میں تمہیں سب سے بڑے جرم کے متعلق نہ بتاؤں؟

ہم (صحابہؓ) نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہؐ۔

۱۔ ممکن ہے کہ حدیث پاک کا یہ مفہوم ہو کہ دنیا کے لئے اس طرح عمل کرو کہ اس میں کمی بیشی ہوتی رہے کیونکہ جسے یقین ہو کہ میں نے ہمیشہ رہنا ہے وہ کچھ زیادہ اہتمام نہیں کرے گا اور آخرت کی اتنی تیاری کرو گویا کہ تمہیں کل ہی مرنا ہے۔ لہذا آخرت کے لئے ہرگز کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ واللہ اعلم۔ اسی مضمون کو ایک شعر میں بیان کیا گیا ہے:

ولا ترج فعل الصالحات الی غد لعل غداً یاتی وانت فقید

کار خیر کو کل پر مت ٹالو، ممکن ہے کہ کل تم دوسرے جہان میں ہو۔

آپؐ نے فرمایا: خدا کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ پھر آپؐ نے تکیہ کو چھوڑ دیا اور فرمایا: توجہ کرو، جھوٹ اور جھوٹی گواہی اور اس لفظ کو باربار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ صحابہؓ نے سوچا کہ کاش آپؐ بس کرتے۔

(۳۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں دو گروہ ایسے ہیں جنہیں میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی۔ (۱) ظالم حکمران۔ (۲) اعلانیہ فسق و فجور کرنے والا۔

(۳۸) مَرجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَان O کی آیت مبارکہ کی تفسیر میں انس حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ امام علیؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ علم کے گہرے سمندر ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے پر ظلم نہیں کرتے اور ایک روایت کے مطابق بَيْنَهُمَا بَرزَخٌ لاَّ يَبْغِيٰنِ O میں برزخ سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے درمیان حد فاصل ہیں۔ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَان O سے مراد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام ہیں۔

(۳۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان اور حیا ایک ہی رسی میں بندھے ہوئے ہیں جب ان میں سے ایک رخصت ہوا تو دوسرا بھی فوراً چلا جائے گا۔

(۴۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کی طلب کے لئے دو قدم اٹھائے اور عالم کے پاس دو گھڑی بیٹھا اور اس سے باتیں سنیں اللہ اسے جنت کے دو مکان عنایت کرے گا، ایک مکان اس دنیا سے دگنا ہوگا۔

(۴۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی دو ہی قسمیں ہیں۔ ا۔ عالم ۲۔ متعلم اور باقی لوگ مکھی مچھر کی طرح ہیں ان میں کوئی اچھائی نہیں ہے۔

(۴۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علم طلب کرتا ہے جنت

اسے طلب کرتی ہے اور جو ناجائز دنیا طلب کرتا ہے دوزخ اس کو طلب کرتی ہے۔

(۴۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو چیزوں کا ثواب بہت جلد ملتا ہے اور وہ ہیں۔ ا۔ صلہ رحم ۲۔ مظلوم کی امداد۔ اور دو گناہوں کا عذاب بہت جلد ملتا ہے اور وہ ہیں ا۔ قطع رحم ۲۔ ظلم۔

(۴۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پرہیزگاری اختیار کرو اگرچہ کم درجے کی ہو اور اپنے اور خدا کے درمیان پردہ رکھو اگرچہ باریک ہو (یعنی کلی طور پر پردہ مت ہٹاؤ)۔

(۴۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان دو کاموں کے درمیان کتنا بڑا فرق ہے، وہ عمل کہ جس کی لذت چلی جائے اور گناہ باقی رہے اور وہ عمل جس کی تکلیف چلی جائے اور اجر باقی رہے۔

(۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اندوہگین غم سے مظلوم کو نجات دلانا، گناہان کبیرہ کا کفارہ ہے۔

(۴۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اچھائی پر عمل کرنے والا اس عمل سے بہتر ہے اور برائی کرنے والا اس برائی سے بھی بدتر ہے۔

(۴۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احمق کی دوستی سے بچو اس لئے کہ وہ تمہیں فائدہ پہنچانا چاہے تو بھی اپنی نادانی کے سبب تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ اور جھوٹے کی دوستی سے بچو اس لئے کہ وہ سراب کی طرح ہے قریب کو بعید بتلائے گا اور بعید کو قریب بتلائے گا۔

(۴۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو تواضع اختیار کرے گا اللہ اسے ساتویں آسمان تک بلند کردے گا اور جس نے تکبر کیا خدا اسے ساتویں زمین تک پست کردے گا۔

(۵۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تواضع کرنے والوں سے تواضع سے پیش آؤ اور تکبر کرنے والوں کو دیکھو تو ان سے تکبر سے پیش آؤ۔

(۵۱) متواضع لوگوں سے تواضع سے پیش آنا صدقہ ہے اور متکبرین سے تکبر سے پیش آنا عبادت ہے۔

(۵۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تواضع کی انتہا یہ ہے کہ ہر ملنے والے مسلمان کو سلام کیا جائے اور مجلس میں جیسی بھی جگہ ملے اس پر راضی ہو جائے۔

(۵۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر صاحب نعمت سے لوگ حسد کرتے ہیں سوائے تواضع کے۔ تواضع، صفات انبیاءؑ میں سے ہے اور تکبر کفار اور فرعونیوں کی صفات میں سے ہے۔

(۵۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار کسی کی دولت دیکھ کر اظہار فروتنی نہ کرنا کیونکہ جو دولت کی بنیاد پر فروتنی کریگا اسکا جنت کا حصہ چلا جائے گا۔ ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اس کو پسند کرے کہ لوگ اس کے سامنے کھڑے رہیں اس نے اپنی جگہ جہنم میں بنالی۔ اس سے مراد صاحبانِ جاہ و مقام ہیں کہ حسب عادت ان کے غلام، پیش خدمت، نوکر اور رعیت ان کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور اس عادت کو پیغمبرؐ نے اپنی امت کے لئے پسند نہیں کیا کہ یہ جباروں کی عادت ہے اس لئے جہنم کا وعدہ کیا۔

(۵۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت میزان میں جو سب سے اچھا عمل رکھا جائے گا وہ خوش خلقی ہوگا۔ پرہیزگاری اور خوش خوئی ہر اس چیز سے اچھی ہے جو میری امت کو بہشت میں لے جائے گی۔

(۵۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیک خوئی اور ہمسایوں کا پاس کرنا گھروں کو آباد اور عمروں کو دراز کرتا ہے۔

(۵۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کرے گا میں اسے بہشت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۵۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کی تمام گفتگو اس کے لئے نقصان کا باعث ہے سوائے امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور ذکر خدا کے۔

(۵۹) حضور اکرمؐ نے فرمایا: اللہ کو چھینک پسند ہے اور جمائی ناپسند ہے۔

(۶۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشتر افراد دو نعمتوں کو بھولے ہوئے ہیں۔ ایک سلامتی، دوسرے فراغت۔

(۶۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو آنکھوں کو جہنم نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو رات کی تاریکی میں خوف خدا سے روئی اور دوسری وہ آنکھ جو مسلمانوں کے وطن کے دفاع کے لئے سرحد پر جاگتی رہی۔

(۶۲) ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیا، فرمایا: لوگو! میں تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں اور اپنے دو جانشین چھوڑ کر جارہا ہوں، اگر تم نے ان سے تمسک رکھا تو میرے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے، ان میں ایک چیز دوسری سے بڑی ہے۔ ایک کتاب اللہ جو آسمان سے زمین تک لمبی رسی ہے اور دوسری میری عترت اور وہ میرے اہلبیتؑ ہیں۔ جب تک میرے پاس حوض کوثر تک نہ آئیں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے۔ اس حدیث کو ثعلبی اور احمد حنبل نے بھی نقل کیا ہے۔

(۶۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں دو خصلتیں ہوں گی اللہ کے نزدیک، شاکر و صابر سمجھا جائے گا۔ ایک یہ کہ جب دین میں اپنے سے بلند تر انسان کو دیکھے تو اس کی پیروی کرے۔ دوسری یہ کہ دنیاداری کے لحاظ سے اپنے سے پست شخص کو دیکھے اور اللہ نے جو اس کو ترجیح دی ہے اس پر اللہ کی حمد کرے تو اللہ

اسے صابر و شاکر لکھانے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دین کے کاموں میں پست لوگوں پر نظر رکھے اور دنیا کے کاموں میں غلبہ رکھنے والے لوگوں پر، تو وہ حسرت میں مبتلا ہوگا اور خداوند عالم اسے شاکر و صابر نہیں لکھے گا۔

(۶۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو بھوکے ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے، طالب علم اور طالب مال۔

(۶۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس میں دو صفتیں جوان رہتی ہیں۔ مال کی محبت اور زندہ رہنے کی حرص۔ انسان کی سرشت یہ ہے کہ جو اس سے اچھائی کرتا ہے اسے دوست رکھتا ہے اور جو برائی کرتا ہے اسے دشمن رکھتا ہے۔ تقدیر کا قلم شقی اور سعید کو لکھتا رہتا ہے۔

(۶۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا اور آخرت مشرق اور مغرب کی طرح ہیں، انسان جتنا ایک کے قریب ہوگا اتنا ہی دوسرے سے دور ہوگا۔

(۶۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: محنتی حریص اور زاہد قانع دونوں اپنا پورا رزق کھا کر ہی دنیا سے جائیں گے، پھر خواہ مخواہ جہنم میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔

(۶۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق مروی ہے کہ آپؐ بقیع کے قبرستان سے گزرے، ایک قبر پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ملائکہ نے اسے ابھی اٹھایا اور اس سے سوال کیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا، انہوں نے اسے جہنم کا ایک ایسا گرز مارا جس کی آگ کی وجہ سے اس کے دل کے ٹکڑے اڑ گئے۔ اس کے بعد ایک اور قبر پر آئے اور پہلی گفتگو کو یہاں بھی دہرایا، اور فرمایا: اگر مجھے تمہارے دلوں کے پھٹنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اللہ سے سوال کرتا کہ جو آواز میں سن رہا ہوں تمہیں بھی سنائے۔

صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! ان آدمیوں کا قصور کیا تھا؟

آپؐ نے فرمایا: پہلا شخص لوگوں کی چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا شخص پیشاب کے بعد پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتا تھا۔

(۶۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طلب رزق کے لئے اعتدال کو ملحوظ رکھو، اس لئے کہ تمہارے حصے کا رزق تمہاری نسبت تم کو زیادہ ڈھونڈتا ہے اور جو رزق اللہ نے تمہارے مقدر میں لکھا ہی نہیں، چاہے جتنی کوشش کرو اسے نہیں پاسکو گے۔

(۷۰) شیخ صدوق ابن بابویہؒ نے اپنی امالی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص میرے اہلبیتؑ سے قیراط جتنی نیکی کرے گا میں بروز قیامت اسے قنطار کے برابر جزا دلاؤں گا[1]۔

(۷۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو بھائی دونوں ہاتھوں کی مانند ہیں، ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی صفائی کرتا ہے۔

(۷۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو جس کی بھلائی مطلوب ہوتی ہے اسے نیک دوست عطا کرتا ہے، جو بھولنے کے وقت اس کی یاددہانی کراتا ہے اور یاد کے وقت اس کی مدد کرتا ہے۔

(۷۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میزان انصاف میں سب سے پہلے حسن خلق اور سخاوت کو تولا جائے گا۔ خداوند کریم نے جب ایمان کو پیدا کیا تھا تو اس نے کہا، اے اللہ! مجھے مضبوط بنا تو اللہ نے سخاوت اور حسن خلق سے اسے مضبوطی دی۔ اور جب کفر کو پیدا کیا اس نے بھی مضبوطی کی خواہش کی، چنانچہ کنجوسی

۱۔ قیراط ایک انتہائی چھوٹا پیمانہ ہوتا ہے اور قنطار بہت بڑا پیمانہ ہے۔ مقصد یہ ہے کہ میری اہلبیتؑ سے چھوٹی سی نیکی کرو گے تو میں تمہیں اس کا بہت بڑا اجر دلاؤں گا۔

اور بد خوئی کے ذریعے اسے مضبوطی عطا کی۔

(۷۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ خوش اخلاقی، خطاؤں کو ایسی ہی پگھلاتی ہے جیسے سورج برف کو پگھلاتا ہے۔

(۷۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ حسن خلق اپنے مالک کے دماغ کی نکیل ہے اور وہ نکیل فرشتے کے ہاتھ میں ہے اور فرشتہ اسے اچھائی کی طرف لے جاتا ہے اور اچھائی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور بد خلقی اپنے مالک کے دماغ کی نکیل ہے اور اس نکیل کا سرا شیطان کے ہاتھ میں ہے، شیطان اسے بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری جہنم میں لے جاتی ہے۔

(۷۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے ماں باپ اس سے راضی ہوں، اللہ اس کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے اور اسی حالت میں شام کی تو بھی دونوں در اس کے لئے کھلے ہوتے ہیں۔ اگر ایک راضی ہے تو پھر ایک دروازہ کھلا رہتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس پر والدین ناراض ہوں تو اس کے لئے دوزخ کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اگر شام بھی اسی حال میں ہوئی تو پھر دونوں در اس کے لئے کھلے رہیں گے۔ اگر ایک کو ناراض کیا تو ایک دروازہ جہنم اس کے لئے کھلا رہتا ہے۔

(۷۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہشت کی خوشبو پانچ سو سال کی راہ کی مسافت سے پہنچتی ہے لیکن والدین کے نافرمان اور قطع رحم کرنے والے تک یہ نہیں پہنچے گی۔

(۷۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کا کیا مقام ہے تو اسے دیکھنا چاہئے کہ اللہ کا مقام اس کے دل میں کتنا ہے؟ اگر دنیا اور آخرت میں سے ایک چیز کے انتخاب کا موقع دیا جائے اور

وہ دنیا کے مقابلے میں آخرت کو پسند کرے تو یہ وہ شخص ہے جو اللہ سے محبت کرتا ہے۔ اگر آخرت کے مقابلے میں دنیا کو پسند کرتا ہے تو اس شخص کے دل میں اللہ کا کوئی مقام نہیں ہے۔

(۷۹) ابن عباسؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ لذات کو مٹانے والی چیز یعنی موت کو یاد رکھو۔ تنگی کے وقت اسے یاد کرو گے تو تمھیں کشائش محسوس ہوگی، تم اس پر قناعت کر سکو گے۔ اگر فراخی میں اسے یاد کرو گے تو متاع دنیا کو تمھارے نظر میں حقیر بنا کر تمھیں سخاوت پر آمادہ کرے گی، اس سے تم ثابت قدم رہ سکو گے اسلئے کہ امواتِ آرزوؤں کو قطع کرنے والی ہیں۔ اور دن رات کی آمد و رفت موت کو قریب کر رہی ہے۔ انسان دو ہی دنوں کے درمیان زندگی بسر کر رہا ہے ایک دن تو گزر گیا اور اس کے اعمال محفوظ کر دیئے گئے اور ایک دن جو باقی ہے کیا خبر کہ وہ اس دن کو پا سکے گا یا نہیں۔ جان کنی کے وقت انسان اپنے اعمال کی جزاء کی عظمت کا اور پیچھے چھوڑے ہوئے ترکہ کی سبکی کا مشاہدہ کرے گا۔ عین ممکن ہے کہ وہ ترکہ باطل ذریعے سے جمع کیا ہو یا حقداروں کو محروم رکھ کر جمع کیا ہو۔

تیسری فصل :

شیعہ علماء سے مروی احادیث

(۸۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عالم یا متعلم مسلمانوں کی آبادی سے گزر جائے اگرچہ وہاں کھانا تک نہ کھائے اور پانی تک نہ پیئے، صرف ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف سے نکل جائے، اللہ اس آبادی کی قبور سے چالیس دن تک عذاب ہٹا لیتا ہے۔

(۸۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے علماء کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم میں وہ علماء ہیں جنہیں اللہ نے علم عطا کیا اور انہوں نے لوگوں میں اسے پھیلایا۔ اس کے بدلے کوئی لالچ نہیں کیا اور علم کو دنیا کے بدلے فروخت نہ کیا تو ایسے اہل علم کے لئے سمندر کی مچھلیاں، خشکی کے جانور اور آسمانی فضا کے پرندے تک استغفار کرتے ہیں اور ایسے اہلِ علم خدا کے سامنے سردار اور شریف بنا کر پیش کئے جائیں گے اور انہیں کو اللہ مرسلین کا رفیق بنائے گا۔

اور دوسری قسم ان علماء کی ہے جنہیں اللہ نے علم دیا، اللہ کے بندوں کو علم دینے میں کنجوسی کی، اس پر لالچ کی اور دنیا کے معاوضے میں علم فروخت کر دیا۔ ایسے اشخاص کو جہنم کی لگامیں لگائی جائیں گی اور ایک منادی ندا کرے گا کہ یہ وہ ہیں جنہیں اللہ نے بندگان خدا کے لئے علم دیا تھا، انہوں نے بخل کیا، لالچ کرتے رہے، رقم کے بدلے اپنے علم کو بیچا کرتے تھے۔ ایسے اہلِ علم حساب سے فارغ ہوتے تک اسی حالت میں رہیں گے۔

(۸۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم دو طرح کا ہے ایک علم دل میں ہوتا ہے، ایک علم زبان پر ہوتا ہے اور یہ علم ابن آدم کے خلاف اللہ کی حجت ہوتا ہے۔

(۸۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنی امت کے لئے نہ تو مومن سے ڈرتا ہوں اور نہ مشرک سے ڈرتا ہوں کیونکہ مومن کا ایمان اس کو گمراہی سے بچالے گا اور مشرک کو اس کا شرک تباہ کر دے گا۔ البتہ میں اپنی امت کے سلسلے میں اس منافق سے ڈرتا ہوں جس کی زبان علم کا مظہر نظر آئے جو بات تو نیکی کی کرتا ہے اور عمل برائی کے کرتا ہے۔

(۸۴) خبردار! بدترین لوگ علماء سوء ہیں اور بہترین خلق علمائے خیر ہیں۔

(۸۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دو حدیثیں پڑھے جن سے اپنے کردار کی تعمیر کرے یا اور لوگوں کو ان کی تعلیم دے جس سے لوگ نفع حاصل کریں، اس کے لئے ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

(۸۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ علم و ہدایت جس پر خداوند عالم نے مجھے مبعوث کیا ہے بارش کی طرح ہے کہ مختلف زمینوں پر برستا ہے۔ کوئی زمین اس پانی کی وجہ سے کثیر گھاس پیدا کرتی ہے اور ضمناً پانی جذب بھی کرتی ہے اور زیریں حصوں میں ذخیرہ کرتی ہے۔ اس وسیلے سے خداوند عالم لوگوں کو خوراک اور زراعت کا نفع پہنچاتا ہے۔ ایک زمین بیابانی ہوتی ہے کہ اس سے نہ کچھ حاصل ہوتا ہے اور نہ وہ پانی کو ذخیرہ کرسکتی ہے۔ لوگ بھی اسی طرح ہیں کہ علم دین حاصل کرتے ہیں، اس پر عمل کرتے ہیں اور اسے پھیلاتے ہیں۔ دوسری طرف وہ ہیں جو نہ عمل کرتے ہیں نہ علم حاصل کرتے ہیں۔

(۸۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوائے دو افراد کے کسی سے رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ جسے خدا نے مال دیا ہے اور وہ اسے حق کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرے وہ جسے خدا نے حکمت عطا کی ہے اس سے وہ فیصلے کرتا ہے اور آدمیوں کو تعلیم دیتا ہے۔

(۸۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی سیدھے راستے کی طرف دعوت دیتا ہے اور جو کوئی اس کی پیروی کرے گا اس کا اجر بھی پائے گا اور پیروی کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جو کوئی گمراہی کی دعوت دے تو اس کی پیروی کرنے والے کے عذاب کے بقدر اسے عذاب کیا جائے گا حالانکہ پیروی کرنے والے کے عذاب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

(۸۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عالم اور طالب علم دونوں اجر رکھتے ہیں دیگر انسانوں میں کوئی اور خیر نہیں ہے۔

(۹۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص علم میں ترقی کرے اور زہد و تقویٰ میں ترقی نہ کرے تو ایسا شخص خدا سے دوری کا مستحق ہے۔

(۹۱) سہلؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کی: یارسول اللہؐ! مجھے ایسا عمل بتائیں جس کے ذریعے اللہ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔

آپؐ نے فرمایا: دنیا میں زہد اختیار کرو تو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے اموال سے اعراض کرو، لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔

(۹۲) بیان کیا گیا کہ حضور اکرمؐ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: یارسول اللہؐ! میں ماہ رمضان کے علاوہ اور روزے نہیں رکھتا، نماز پنجگانہ کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھتا اور میرے ذمے نہ تو صدقہ ہے نہ حج ہے اور نہ خیرات ہیں[۱]۔ یہ فرمائیں کہ میں مرنے کے بعد کہاں جاؤں گا؟

آپؐ نے فرمایا: اگر ان باتوں پر عمل کرلو تو میرے ساتھ جنت میں جاؤ گے، اپنی زبان کو غیبت اور جھوٹ سے محفوظ رکھو، دل کو خیانت اور کینہ سے محفوظ رکھو اور نظر کو محرمات[۲] کے دیکھنے سے محفوظ رکھو، کسی مسلمان کو اذیت نہ دو تو میرے ساتھ جنت میں جاؤ گے۔

(۹۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میری امت کے گروہ کو اللہ تعالیٰ پر لگا دے گا، وہ اپنی قبر سے نکلتے ہی اڑ کر جنت میں چلے جائیں

۱۔ مقصد یہ تھا کہ صدقات اور حج کی استطاعت نہیں ہے۔

۲۔ جن چیزوں کو دیکھنا حرام قرار دیا گیا ہے۔

گے۔ وہاں نعمات جنت سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے: کیا تم نے حساب دیکھا ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔ پھر فرشتے ان سے پوچھیں گے: کیا تم پل صراط سے گزرے ہو؟ وہ کہیں گے: نہیں! ہم نے نہ تو حساب دیکھا ہے اور نہ ہی پل صراط دیکھی ہے۔ پھر فرشتے ان سے پوچھیں گے: کیا تم نے جہنم دیکھی ہے؟ وہ کہیں گے: ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ تو اس وقت فرشتے ان سے پوچھیں گے: تم کس نبی کی امت ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہم حضرت محمد مصطفیٰؐ کے امتی ہیں۔ فرشتے ان سے پوچھیں گے: خدا کے واسطے ہمیں یہ بتاؤ تم نے دنیا میں کونسا ایسا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے محشر کی ہولناکی سے بچ گئے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہمارے اندر دو خصلتیں ایسی تھیں جس کی وجہ سے اللہ نے کرم کرتے ہوئے ہمیں اس منزلت پر فائز کیا ہے۔ پھر فرشتے ان سے پوچھیں گے: وہ دو خصلتیں کونسی ہیں؟ وہ جواب دیں گے: ا۔ جب ہم خلوت میں ہوتے تھے تو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے ہمیں حیا آتی تھی۔ ۲۔ اپنے مقدر کی کمی بیشی پر راضی رہتے تھے۔ اس وقت ملائکہ کہیں گے کہ واقعی پھر یہ تمہارا حق ہے۔

چوتھی فصل:

شیعہ علماء سے مروی امام علیؑ کی احادیث

(۹۴) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دو شخص ہلاک ہو گئے، حالانکہ اس میں میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔ ایک غالی محب [۱]، دوسرا مجھ

ا۔ غالی وہ شخص ہے جو ان ذوات مقدسہ کی طرف ان چیزوں کی نسبت دے جس کی انہوں نے اپنی طرف نسبت نہیں دی۔

سے دشمنی رکھنے والا اور میرے حق میں کمی کرنے والا۔

شیخ صدوق نے امالی میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرمایا: یہ بات اس عذر کے تحت فرمائی تاکہ غلو کرنے والے اور بڑھانے والے جان لیں کہ آنجناب ان عقائد سے بیزار ہیں۔ اپنی جان کی قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ اگر عیسیٰ بھی نصاریٰ کی یاوہ گوئی پر خاموش رہتے تو خدا ان پر عذاب کرتا۔

(۹۵) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: صبر دو طرح کا ہے، مصیبت کے وقت صبر کرنا "صبر جمیل" ہے اور اس سے بہتر صبر یہ ہے کہ اللہ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے آدمی ان سے رک جائے۔ اور اسی طرح سے ذکر دو طرح کا ہے۔ ا۔ مصیبت کے وقت اللہ کو یاد کرنا۔ ۲۔ افضل ترین ذکر یہ ہے کہ حرام کی خواہش کے وقت یاد خدا اس کے لئے سدراہ بن جائے۔

(۹۶) امام علی علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حضور! خیر کیا ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: خیر یہ نہیں کہ تمہارا مال اور اولاد بکثرت ہو، خیر یہ ہے کہ تمہارا علم زیادہ ہو، تمہاری عقل کامل ہو، تمہارا رب تمہاری عبادت پر فخر کرے۔ اگر تم اچھائی کرو تو اس پر اللہ کی حمد کرو، اگر تم سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس پر توبہ و استغفار کرو۔

دنیا میں خیر و خوبی ہے تو دو افراد کے لئے ہے۔ پہلا وہ شخص جو اپنے گناہوں کا تدارک توبہ سے کرے اور دوسرا وہ شخص جو نیکیوں میں سبقت کرے۔ تقویٰ کی موجودگی میں کوئی عمل قلیل نہیں ہے۔ وہ عمل قلیل ہو ہی نہیں سکتا جو مقبول ہو[1]۔

(۹۷) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیروکار وہی ہے جو اللہ کی اطاعت کرے، اگرچہ اس کا نسب دور کا ہی ہو اور محمد

ا۔ اشارہ ہے آیت اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ کی طرف۔ یعنی اللہ متقین کا ہی عمل قبول کرتا ہے۔

مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی کرے چاہے وہ حضورؐ کا قرابتدار ہی کیوں نہ ہو۔

(۹۸) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: بیٹا! خدا کا خوف اس حد تک رکھو کہ اگر تم اہل زمین کی نیکیاں لے کر جاؤ تو بھی وہ منظور نہ کرے اور امید اس حد تک رکھو کہ اگر تم اہل زمین کے گناہ لے کر خدا کے سامنے جاؤ تو وہ کریم سب گناہ معاف کردے۔

(۹۹) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: دنیا گزرگاہ ہے اور آخرت سکونت کا مقام ہے۔ لوگ دو طرح کے ہیں، ایک وہ جس نے اپنی جان کو دنیا کے لئے وقف کردیا ہے، یہ شخص ہلاک ہوگیا۔ دوسرا وہ ہے جس نے دنیاوی آلائشات سے اپنے کو دور رکھا اس نے نجات حاصل کی۔ دنیا و آخرت ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور ایک دوسرے سے مختلف راستے ہیں۔ جس نے دنیا سے الفت کی اس نے آخرت سے دشمنی کی۔ دنیا اور آخرت مشرق و مغرب کی مانند ہیں اور چلنے والا شخص جتنا ایک سے قریب ہوگا اتنا ہی دوسری سے دور ہوگا۔

(۱۰۰) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: قناعت اور اطاعت، تونگری اور عزت کی موجب ہیں۔ معصیت اور حرص بدنصیبی اور ذلت کا موجب ہیں۔

(۱۰۱) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت حسن علیہ السلام سے فرمایا: بیٹا! خاندانی انسان کی عزت کرو، انقلاب زمانہ کی وجہ سے اس کی بوسیدہ حالی کی پرواہ نہ کرو کیونکہ زمانہ اپنے توڑے ہوئے کی تلافی کرتا ہے اور اپنے پورا کئے ہوئے کو توڑتا رہتا ہے۔ بیٹا! جان لو نعمت زائل ہونے والی چیز ہے، جب تمہیں حاجت فقیر بنادے اور تنگ دستی تمہیں گھیر لے تو اس عالم میں اس کی طرف رجوع کرنا جو سیری کے بعد بھوکا ہوا ہو کیونکہ اس کے شکم میں خیر ہوتا ہے۔ بخدا میں

اژدہے کے منہ میں ہاتھ ڈالنے پر آمادہ ہوں لیکن اس کی طرف ہاتھ بڑھانے کے لئے تیار نہیں ہوں جو پہلے بھوکا رہا ہو اور اب سیر ہو چکا ہو۔ اس لئے کہ کریم شخص کسی کو کوئی عطیہ دے یا مال دے تو اپنے عطیہ اور مال کو حقیر سمجھتا ہے، کریم شخص سورج کی طرح ہے جس کا ابر کی موجودگی میں بھی نفع پہنچتا ہے اور کمینہ خصلت انسان ایلوے کی طرح ہے ایلوا جتنا خوبصورت نظر آئے گا اتنا ہی کڑوا ہوگا۔

(۱۰۲) امام المتقین علی علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے کہا کہ اپنے اہل و عیال کو اپنی مصروفیات کا زیادہ محور نہ بناؤ اس لئے کہ اگر تمہارے اہل و عیال خدا کے پیارے ہوں گے تو اللہ اپنے پیاروں کو تباہ نہیں ہونے دے گا۔ اگر بالفرض وہ اللہ کے دشمن ہوں تو خدا کے دشمنوں سے تمہارا کیا تعلق ہو سکتا ہے؟

(۱۰۳) آپؑ نے حضرت حسن مجتبیٰؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے پیچھے مال دنیا چھوڑ کر نہ جاؤ کیونکہ تم جن کے لئے مال چھوڑ کر جاؤ گے دو قسم کے انسان ہوں گے، ایسے ہوں گے کہ تمہارے مال کو اطاعت خدا میں صرف کریں گے تو تمہارے مال کے ذریعے انہوں نے سعادت حاصل کی جس سے تم محروم رہے ہو یا پھر اس مال کو خدا کی نافرمانی میں خرچ کریں گے اس نافرمانی میں تم ان کے مددگار بنو گے۔ اس سے یہی بہتر ہے کہ وہی مال خود اطاعت خدا میں صرف کر کے جاؤ۔

(۱۰۴) امام علی علیہ السلام نے دنیا کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: میں اس گھر کا کیا وصف بیان کروں جس کی ابتداء رنج اور انتہا فنا ہے۔ جس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب ہے۔ جو یہاں غنی بنا فتنہ میں پڑا، جو محتاج ہوا مغموم ہوا، جو اس کے پیچھے دوڑا یہ اس کے آگے بھاگی، جو اس کی طرف پشت کر کے بیٹھ گیا یہ اس کے پیچھے آئی، جس نے اس کے ذریعے بصیرت کی کوشش کی اس کو بصیرت ملی اور جس نے نگاہ شوق سے اس کی طرف دیکھا اسے اندھا بنا دیا۔

(باوقار تہی دستوں کے بارے میں) حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: غافل ان کو بہت باعزت ہونے کی بنا پر دولت مند گردانتا ہے تم ان کو پیشانیوں سے پہچان لوگے۔ یہ لوگوں سے سوال کرتے ہوئے اصرار نہیں کرتے۔

چھٹی فصل:

شیعہ علماء سے مروی احادیث

(۱۱۴) ابن بابویہ رحمتہ اللہ علیہ نے خصال میں، امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے روایت کی کہ امیرالمومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: اے امیرالمومنینؑ! آپؑ نے اپنے رب کو کیسے پہچانا؟ تو آپؑ نے فرمایا: ارادوں کے بدلنے اور ہمت کے ٹوٹ جانے سے۔ جب میں نے کسی چیز کی کوشش کی تو میری مطلوبہ چیز اور میرے درمیان کوئی شے حائل ہوگئی اور جب میں نے کسی چیز کا عزم مصمم کیا، قضا نے میرے عزم کی مخالفت کی، تو اسی سے میں سمجھ گیا کہ مدبر میرے علاوہ کوئی اور ہے۔

پھر سائل نے پوچھا: آپؑ نے نعمات الٰہی کا شکر کس وجہ سے کیا؟ تو آپؑ نے فرمایا: میں نے کسی تکلیف کو دیکھا جو خدا نے مجھ سے پھیر کر کسی اور کو اس میں مبتلا کردیا (میں نعمتیں رکھتا ہوں اور دوسرے ان سے محروم ہیں) تو میں نے جان لیا کہ اس نے مجھ پر نعمت کی ہے تو میں نے اس کا شکر ادا کیا۔

پھر سائل نے پوچھا: آپؑ نے لقاء رب (رجوع الی اللہ) کو کیوں پسند کیا؟ آپؑ نے فرمایا: جب میں نے دیکھا کہ اللہ نے میرے لئے اپنے ملائکہ، انبیاء اور رُسل کا دین پسند کیا تو میں نے جان لیا کہ جس نے مجھے اتنی عزت دی ہے وہ مجھے

فراموش نہیں کرے گا، اسی لئے میں نے اس کی ملاقات[1] کو پسند کیا۔

(۱۱۵) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے لوگوں میں دو امانیں تھیں۔ پہلی امان حضرت رسول مقبولؐ کی ذات مبارکہ تھی اور دوسری امان استغفار ہے۔ رسول اللہؐ کی ذات مبارکہ تو لوگوں کے درمیان سے اٹھالی گئی اور اب صرف ایک امان یعنی استغفار رہ گئی ہے۔

(۱۱۶) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے ابوالطفیل عامر بن واثلہ کنانی سے فرمایا: علم دو طرح کے ہیں، ایک وہ علم ہے جس میں لوگوں کا غور و فکر لازمی ہے اور وہ ہے جاگیر اسلام۔ دوسرا علم وہ ہے جس میں لوگوں کی غور و فکر لازمی نہیں ہے وہ ہے اللہ کی قدرت (اور خصوصیات) کا علم۔

(۱۱۷) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت دو طرح کی ہے، ایک ہے فرائض الٰہی میں آپ کا طریقہ۔ اس پر عمل کرنے سے ہدایت ملتی ہے اور چھوڑنے سے گمراہی ملتی ہے۔ دوسری سنت وہ ہے جو فریضہ کے علاوہ ہے۔ اس پر عمل کرنا فضیلت ہے اور اس کا چھوڑنا خطا نہیں ہے۔

(۱۱۸) امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا کہ بصرہ میں ایک شخص نے حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں کھڑے ہو کر بھائیوں کے متعلق آپؑ سے دریافت کیا تو اس پر آپؑ نے فرمایا: بھائیوں کی دو قسمیں ہیں، قابل وثوق بھائی اور ہنسی میں شریک ہونے والے بھائی۔ بہر نوع جو قابل وثوق بھائی ہیں تو وہ انسان کے لئے ہتھیلی، بازو، اہل و مال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جب تمہیں ایسا بھائی ملے تو اس کے لئے اپنا جان و مال خرچ کرو، اس کے دوستوں سے دوستی اور اس کے دشمنوں سے دشمنی رکھو، اس کے راز اور اس کے عیوب چھپاؤ۔ اس کی خوبیوں کا اظہار کرو۔ لیکن یہ بھی جان لو کہ ایسے

---

[1] خدا کے حضور حاضر ہونے کو ملاقات سے تعبیر کیا گیا ہے۔

بنانے کا خواہش مند ہوا تھا، یا یہ کہ اللہ کے شریک تھے کہ انہیں اس کے احکام میں دخل دینے کا حق ہو اور اس پر لازم ہو کہ وہ اس پر رضامند رہے، یا یہ کہ اللہ نے تو دین کو مکمل اتارا تھا اور اس کے رسولؐ نے اس کے پہنچانے اور ادا کرنے میں کوتاہی نہیں کی تھی اور اس میں ہر چیز کا واضح بیان کیا ہے۔

یہ بھی کہا ہے کہ قرآن کی آیات ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں اور اس میں کوئی اختلاف نہیں، چنانچہ اللہ کا یہ ارشاد ہے: **ولو کان من عند غیر اللّٰہ** لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ (سورۂ نساء آیت ۸۲) اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کا بھیجا ہوا ہوتا تو وہ اس میں کافی اختلاف پاتے اور یہ کہ اس کا ظاہر خوش نما اور باطن گہرا ہے نہ اس کی عجائبات مٹنے والے اور نہ اس کے لطائف ختم ہونے والے ہیں۔ ظلمت (جہالت) کا پردہ اسی سے چاک کیا جاتا ہے۔

(۱۰۹) حضرت امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: دو شخصوں نے میری کمر توڑ دی۔ پردۂ حیا کو پھاڑنے والا، عالم اور عبادت گزار جاہل۔ وہ تو اپنی بے حیائی کی وجہ سے لوگوں کو نقصان پہنچا رہا ہے اور دوسرا اپنی عبادت کی وجہ سے لوگوں کو دھوکا دے رہا ہے۔

قدر و قیمت میں سب سے کمتر وہ ہے جو علم میں کم تر ہے کیونکہ ہر شخص کی قدر و قیمت اس کی خوبیاں ہوتی ہیں۔ علم کی عظمت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ وہ شخص بھی علم کا دعویٰ کرتا ہے جو اسے بخوبی نہیں جانتا اور جب اس شخص کی نسبت علم کی طرف کی جائے تو خوش ہوتا ہے، اور جہالت کی پستی کی یہی دلیل کافی ہے کہ جو شخص جہالت میں ڈوبا ہوا ہے وہ بھی جہالت سے بیزار نظر آتا ہے اور اگر اسے جاہل کہا جائے تو ناراض ہوتا ہے۔ لوگ یا تو عالم ہیں یا متعلم ہیں اور ان کے علاوہ لوگ مکھی مچھر کی طرح ہیں جن میں کوئی اچھائی نہیں۔

(۱۱۰) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: عقل دو طرح کی ہے۔ فطری عقل اور تجرباتی عقل اور یہ دونوں قسم کی عقلیں صاحبان عقل و دین کی منفعت کا سبب ہیں اور جس شخص کی عقل اور مردانگی ختم ہو جائے تو اس کا اصل زر معصیت بن جاتا ہے۔

(۱۱۱) ہر شخص کا دوست اس کی عقل ہے اور ہر انسان کا دشمن اس کا جہل ہے۔

(۱۱۲) عاقل وہ نہیں جو خیر و شر کی پہچان رکھتا ہو بلکہ عقل مند وہ ہے جب اس کے سامنے دو شر آجائیں تو کم درجہ ضرر رساں شر کی پہچان کر سکے۔ عقلاء کی ہم نشینی انسان کی عظمت کو بڑھاتی ہے۔ کامل عقل، سرکش طبیعت کو مہار دیتی ہے۔ عقلمند وہ ہوتا ہے جو اپنے دینی، فکری، اخلاقی اور اولی عیوب کو ایک ایک کر کے لکھتا ہے اور پھر ان کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(۱۱۳) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: انسانی خواہشات دو قسم کی ہیں۔ ایک قسم تو وہ ہے جو مجھ سے دور ہے وہ نہ تو مجھے ماضی میں ملی اور نہ ہی مستقبل میں اس کے ملنے کا امکان ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو اپنے وقت سے پہلے مجھے نہیں مل سکتی، اگرچہ اس کے حصول کے لئے تمام اہلِ سما و ارض کی کوششیں صرف بھی کی جائیں۔ تو جو چیز مل کے رہنی تھی اس کے حصول پر خوشی کا کونسا مقام ہے اور جو ملنی ہی نہیں تھی اس کے نہ ملنے پر غم کیوں کیا جائے؟ اگر آنکھ کھولی جائے تو جان لوگے کہ تدبیر خدا کے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ جو کچھ اس نے دیا ہے اس پر قناعت کرو اور جو نہیں دیا ہے اس کے لئے ہاتھ نہ بڑھاؤ تاکہ تمہارا دل رنجِ مشکلات میں گرفتار نہ ہو۔ میں نے اپنی عمر ان ہی دو حالتوں میں گزار دی۔ جو کچھ تم سے ہو سکے گو تھوڑا ہو، اسے کرو لیکن اپنے فقر کو چھپائے رکھو۔ باطن فقیر اور ظاہر توانگر رکھو۔ خداوند عالم اپنے بندوں کو نیک ادب سکھاتا ہے۔

اژدہے کے منہ میں ہاتھ ڈالنے پر آمادہ ہوں لیکن اس کی طرف ہاتھ بڑھانے کے لئے تیار نہیں ہوں جو پہلے بھوکا رہا ہو اور اب سیر ہو چکا ہو۔ اس لئے کہ کریم شخص کسی کو کوئی عطیہ دے یا مال دے تو اپنے عطیہ اور مال کو حقیر سمجھتا ہے، کریم شخص سورج کی طرح ہے جس کا ابر کی موجودگی میں بھی نفع پہنچتا ہے اور کمینہ خصلت انسان ایلوے کی طرح ہے ایلوا جتنا خوبصورت نظر آئے گا اتنا ہی کڑوا ہوگا۔

(۱۰۲) امام المتقین علی علیہ السلام نے اپنے ایک صحابی سے کہا کہ اپنے اہل و عیال کو اپنی مصروفیات کا زیادہ محور نہ بناؤ اس لئے کہ اگر تمہارے اہل و عیال خدا کے پیارے ہوں گے تو اللہ اپنے پیاروں کو تباہ نہیں ہونے دے گا۔ اگر بالفرض وہ اللہ کے دشمن ہوں تو خدا کے دشمنوں سے تمہارا کیا تعلق ہو سکتا ہے؟

(۱۰۳) آپؑ نے حضرت حسن مجتبیٰؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے پیچھے مال دنیا چھوڑ کر نہ جاؤ کیونکہ تم جن کے لئے مال چھوڑ کر جاؤ گے دو قسم کے انسان ہوں گے، ایسے ہوں گے کہ تمہارے مال کو اطاعت خدا میں صرف کریں گے تو تمہارے مال کے ذریعے انہوں نے سعادت حاصل کی جس سے تم محروم رہے ہو یا پھر اس مال کو خدا کی نافرمانی میں خرچ کریں گے اس نافرمانی میں تم ان کے مددگار بنو گے۔ اس سے یہی بہتر ہے کہ وہی مال خود اطاعت خدا میں صرف کر کے جاؤ۔

(۱۰۴) امام علی علیہ السلام نے دنیا کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: میں اس گھر کا کیا وصف بیان کروں جس کی ابتداء رنج اور انتہا فنا ہے۔ جس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب ہے۔ جو یہاں غنی بنا فتنہ میں پڑا، جو محتاج ہوا مغموم ہوا، جو اس کے پیچھے دوڑا یہ اس کے آگے بھاگی، جو اس کی طرف پشت کر کے بیٹھ گیا یہ اس کے پیچھے آئی، جس نے اس کے ذریعے بصیرت کی کوشش کی اس کو بصیرت ملی اور جس نے نگاہ شوق سے اس کی طرف دیکھا اسے اندھا بنا دیا۔

(۱۰۵) حضرت امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جب عقل زیادہ ہوتی ہے تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

(۱۰۶) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: عقل دو طرح کی ہے فطری عقل اور سنی سنائی باتوں والی عقل۔ جب تک فطری عقل نہ ہو سنی سنائی باتوں والی عقل کوئی فائدہ نہیں دے سکتی، جس طرح سے سورج کی روشنی اندھے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔

(۱۰۷) حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خاموش رہنے کے وقت حکیمانہ گفتگو سے کوئی فائدہ نہیں جیسا کہ جاہلانہ گفتگو سے۔

پانچویں فصل:

شیعہ و سنی علماء سے منقول امیرالمومنینؑ کا کلام

(۱۰۸) فتاویٰ میں علماء کے مختلف الآراء ہونے کی مذمت میں فرمایا: جب ان میں سے کسی ایک کے سامنے کوئی معاملہ فیصلہ کے لئے پیش ہوتا ہے تو وہ اپنی رائے سے اس کا حکم لگا دیتا ہے۔ پھر وہی مسئلہ بعینہ کسی دوسرے کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ پہلے کے حکم کے خلاف حکم دیتا ہے۔ پھر یہ تمام کے تمام قاضی اپنے اس خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے انہیں قاضی بنا رکھا ہے تو وہ سب کی رایوں کو صحیح قرار دیتا ہے حالانکہ ان کا اللہ ایک، نبیؐ ایک اور کتاب ایک ہے۔ (انہیں غور تو کرنا چاہئے) کیا اللہ نے ان کو اختلافات کا حکم دیا تھا اور یہ اختلاف کر کے اس کا حکم بجالاتے ہیں، یا اس نے تو حقیقتاً اختلاف سے منع کیا ہے اور یہ اختلاف کر کے عمداً اس کی نافرمانی کرنا چاہتے ہیں، یا یہ کہ اللہ نے دین کو ادھورا چھوڑ دیا تھا اور ان سے تکمیل کے لئے ہاتھ

بھائی کبریتِ احمر سے زیادہ نایاب ہیں۔

بہر حال دوسرے بھائی جو ہنسی میں شریک ہونے والے ہیں تم ان سے لذت حاصل کر سکتے ہو۔ اسی لئے ان سے قطع تعلق نہ کرو اور اس سے زیادہ ان کے ضمیر سے کچھ اور طلب نہ کرو۔ تمہیں دیکھ کر ان کا چہرہ جتنا کھل اٹھے اور ان کی زبان کی مٹھاس کے بعد تم بھی ان سے اسی طرح پیش آؤ۔

(۱۱۹) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: دو چیزوں نے لوگوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ ایک غریبی کا خوف اور ایک فخر کی طلب۔

(۱۲۰) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: دنیا میں دو آدمیوں نے میری کمر کو توڑ کر رکھ دیا۔ زبان کی حد تک علم رکھنے والے فاسق نے اور جاہل القلب عابد نے۔ یہ شخص فسق و فجور کر کے اپنی زبان سے نکلنے والی نیک باتوں پر کسی کو عمل نہیں کرنے دیتا۔ اور اس عابد کی جہالت اس کی عبادت کو موثر نہیں ہونے دیتی۔ لہذا فاسق عالم اور جاہل عابد سے بچو کیونکہ یہ لوگ ہر فتنہ پسند کے لئے فتنہ ہیں۔

میں نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میری امت کی ہلاکت زبان کی حد تک علم رکھنے والے منافق کے ہاتھوں سے ہو گی۔

(۱۲۱) مولائے متقیان علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: لوگوں کو دشمن بنانے سے پرہیز کرو۔ کیونکہ جن لوگوں کو اپنا دشمن بناؤ گے وہ دو طرح کے ہوں گے یا تو عقل مند ہوں گے جو تمہارے خلاف سازش کریں گے، یا پھر جاہل ہوں گے جو فوراً بھڑک اٹھیں گے اور تم سے لڑائی شروع کر دیں گے۔ یاد رکھو! کلام نر ہے اور جواب مادہ ہے اور جب یہ شوہر و بیوی جمع ہوں گے تو اس کا لازماً ایک نتیجہ بھی بر آمد ہو گا۔ پھر آپ نے جو شعر پڑھے ان کا مفہوم کچھ یوں تھا:

عزت اسی کی سلامت رہے گی جو جواب سے پرہیز کرے
جو لوگوں سے مدارات سے پیش آیا اس نے صحیح کیا
جو لوگوں کو ڈرائے گا لوگ بھی اسے ڈرائیں گے
اور جو لوگوں کو حقیر سمجھے گا اس سے کوئی نہیں ڈرے گا

(۱۲۲) بعض علماء نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن یوسف ملعون نے حسن بصری، عمرو بن عبید، واصل بن عطا اور عامر شعبی کو لکھا کہ قضاو قدر کے بارے میں جو وہ جانتے ہیں اسے لکھیں۔ (یہ مسئلہ جبر و اختیار ہے۔ ان دنوں اس مسئلہ پر جنگ و نزاع عام تھے کچھ لوگ اس کے معتقد تھے کہ انسان خود مختار نہیں ہے اور جو کام بھی گناہ یا ثواب والا انجام دے تو گویا وہ تیشہ کی طرح ہے جو بڑھئی کے ہاتھ میں ہے۔ خدا کا ارادہ ہے کہ اسے اس طرف یا اس طرف کردے)۔

حسن بصری نے اس کو لکھا: قضاو قدر کے متعلق جو بہترین جملہ ہے وہ میں نے امیرالمومنین علیہ السلام سے سنا تھا آپؑ نے فرمایا: کیا تو سمجھتا ہے جس نے تجھے روکا ہے اس نے ہی تجھے گناہ میں دھکیلا ہے؟ گناہوں کی دلدل میں تجھے تیرے پیٹ اور شرمگاہ نے دھکیلا ہے اور اللہ اس سے بری ہے۔

عمرو بن عبید نے اپنے خط میں حجاج کو لکھا کہ قضاو قدر کے متعلق فیصلہ کن قول امام علی علیہ السلام کا ہے آپؑ نے فرمایا: اگر گناہ کو تقدیر میں لکھ دیا گیا ہوتا تو گناہگار قصاص میں مظلوم قرار پاتا۔

واصل بن عطا نے اپنے خط میں لکھا کہ قضاو قدر کے متعلق امام علی علیہ السلام کے قول سے بہتر اور کوئی قول نہیں ہے، آپؑ نے فرمایا: کیا یہ ممکن ہے کہ وہ تجھے سیدھا راستہ بھی دکھائے اور اس راستے پر چلنے سے تجھے روک دے؟ یہ بات قرین عقل نہیں ہے۔

شعبی نے حجاج کو لکھا کہ اس کے لئے امام علی علیہ السلام کا فرمان حرف آخر ہے، آپؑ نے فرمایا: جس کام پر استغفار کی ضرورت محسوس ہو وہ فعل تیرا ہے اور جس فعل پر اللہ کی حمد کی جائے وہ کام اللہ کی طرف سے ہے۔

حجاج کے پاس جب چاروں علماء کے جواب موصول ہوئے اور وہ ان کے مضامین سے واقف ہوا تو دشمن علیؑ ہونے کے باوجود بے ساختہ کہا کہ واقعاً ان لوگوں نے یہ بات ایک صاف چشمے سے حاصل کی ہے۔

ساتویں فصل :

شیعہ علماء سے مروی احادیث

(۱۲۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کے واسطے سے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دو کمزوروں کے لئے اللہ سے ڈرو۔ یعنی یتیم اور عورتوں کے بارے میں اللہ کا خوف کرو۔

(۱۲۴) امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جس نے دو بیٹیوں یا دو پھوپھیوں یا دو خالاؤں کی پرورش کی وہ اسے دوزخ سے بچانے کا سبب بن جائیں گی۔

(۱۲۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ مال کی کثرت پر خوش نہ ہونا اور میرا ذکر کسی حال میں ترک نہ کرنا۔ اس لئے کہ کثرت مال، گناہوں کو فراموش کرا دیتی ہے اور میرے ذکر کے ترک کرنے سے دل سخت ہو جاتے ہیں۔

(۱۲۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جمعہ کے دن ناخن کا کاٹنا اور مونچھوں کا ترشوانا آئندہ جمعہ تک جذام سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۱۲۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ خوف خدا میں اتنا روئے کہ ان کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ لوگوں نے حضرت ابوذرؓ سے کہا کہ آپ اپنے اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپؓ کی آنکھوں کو درست کردے۔ تو ابوذرؓ نے فرمایا: میرا مقصود اس سے بڑا ہے کہ جس کا مجھے اندیشہ ہے۔ پوچھا گیا: آپ کا مقصود و مطلوب کیا ہے؟ اس پر آپؓ نے فرمایا: وہ دو عظیم امر ہیں بہشت اور دوزخ۔

(۱۲۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے اور باآواز بلند فرمایا: اے لوگو! میں جندب بن جنادہ ہوں۔ لوگوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس وقت انہوں نے فرمایا: لوگو! جب تم میں سے کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا ہے تو اپنے لئے زاد راہ اکٹھا کرتا ہے جو اس کے سفر میں اس کے کام آسکے، لوگو! تمہیں قیامت کے دن کا سفر درپیش ہے تو کیا اس کے لئے زاد راہ جمع نہیں کروگے؟ ایک شخص نے کہا ابوذرؓ آپ ہماری راہنمائی فرمائیں۔ ابوذرؓ نے فرمایا: سخت گرم دن میں روز حشر کے لئے روزہ رکھو اور آخرت کی سختیوں سے بچنے کے لئے حج کرو اور رات کی تاریکی میں قبر کی وحشت دور کرنے کے لئے نماز پڑھو، نیکی کی بات کرنا اور بری گفتگو سے بچنا بھی صدقہ ہے اسے حقدار کو دو، اگر تم نے ایسا کیا تو آخرت کے دن نجات پاؤ گے۔

مال دنیا کے دو حصے بنالو ایک اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو اور ایک آخرت کے لئے آگے بھیجو۔ تیسرا حصہ تمہیں فائدہ کی بجائے نقصان دے گا، لہذا اس کی خواہش نہ کرو۔ دنیا کو دو باتوں میں تقسیم کرلو ایک بات طلب حلال کے لئے ہو اور دوسری بات آخرت کے لئے ہو، تیسری بات فائدہ کی بجائے نقصان دے گی، لہذا تیسری بات کے طلبگار نہ ہو۔ پھر فرمایا: مجھے اس دن کی پریشانی نے مار ڈالا ہے جس دن کو میں نہیں پاؤں گا۔ اس کے بعد کہا: انسان ہمیشہ روزی کی فکر میں رہتا ہے اور

موت اسے اس روزی تک پہنچنے نہیں دیتی۔

(۱۲۹) موسیٰ بن عقیل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تک انسان اپنے کپڑے کے نئے اور پرانے ہونے کی فکر اور ذرائع رزق سے بے نیاز نہ ہو جائے اس وقت تک وہ فقیر نہیں بن سکتا۔

(۱۳۰) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا میں اچھائی ہے تو دو اشخاص کے لئے ہے، ایک وہ جس کی نیکیوں میں روزانہ اضافہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ جو اپنے گناہوں کی تلافی توبہ سے کرتا ہے۔

یاد رکھو! توبہ منظور نہیں ہو سکتی۔ قسم بخدا اگر کوئی شخص سجدے میں سر بھی کٹادے تو بھی توبہ قبول نہیں ہوگی جب تک اس کے دل میں ہماری ولایت نہ ہوگی۔

(۱۳۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک فرشتے کو زمین پر بھیجا اور وہ ایک طویل عرصے تک زمین پر رہا، پھر اسے آسمان پر بلایا، پھر اس سے پوچھا گیا کہ تو نے زمین پر کیا دیکھا؟ تو اس نے کہا: میں نے زمین پر بہت سی عجیب چیزیں دیکھیں اور سب سے عجیب ترین چیز یہ دیکھی کہ میں نے ایک بندے کو دیکھا جو مسلسل تیری نعمتوں میں لوٹ رہا ہے، تیرا رزق کھاتا ہے اور پھر بھی رب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، میں نے اس کی جسارت سے تعجب کیا اور ادھر تیرے حلم سے تعجب کیا۔

اللہ نے فرمایا: تو نے میرے حلم سے تعجب کیا۔ فرشتے نے کہا: جی ہاں۔

اس وقت اللہ نے فرمایا: میں نے اسے چار سو سال کی مزید مہلت دی ہے اس دوران اسے کبھی سر درد بھی نہیں ہوگا، جس چیز کی وہ خواہش کرے گا اسے دوں گا اس کا کھانا اور پانی بھی اس کے لئے کبھی خراب نہیں ہوگا۔

(۱۳۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اچھے سودے پر لوگ دو دعائیں

کرتے ہیں اور برے سودے پر دو بددعائیں دیتے ہیں۔ اچھے سودے کو لے کر کہتے ہیں کہ خدا تجھ میں بھی برکت دے اور تیرے بیچنے والے میں بھی برکت ہو۔ خراب سودا لے کر کہتے ہیں، خدا کرے تجھ میں بھی برکت نہ ہو اور تیرے بیچنے والے میں بھی برکت نہ ہو۔

(۱۳۳) معاویہ بن وہب نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے لئے اخلاص عمل پیدا کرے گا اپنا حق بھی حاصل کرے اور اپنا فرض بھی ادا کرے تو اللہ اسے دو خصلتیں عطا فرمائے گا۔ اللہ کی جانب سے رزق ملے گا جس پر وہ قناعت کرے گا۔ دوسرے خدا کی رضا حاصل ہوگی جو اس کی نجات کا باعث بنے گی۔

(۱۳۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: معروف، زکوٰۃ کے علاوہ ایک اور چیز ہے۔ لہذا نیکی اور صلہ رحم کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرو۔ یعنی معروف یہ دو چیزیں ہیں۔

(۱۳۵) جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو شیطان وہاں پہنچا اور کہا: آپؑ سے زیادہ اس زمین پر کسی نے مجھ پر احسان نہیں کیا۔ ایک بددعا سے مجھے تمام فاسق و فاجر لوگوں کی فکر سے آزاد کر دیا۔ اس کے صلے میں میں آپؑ کو دو نصیحتیں کرنا چاہتا ہوں ۱۔ حسد سے پرہیز کریں کہ میں نے جو کیا تھا وہ حسد تھا۔ ۲۔ حرص اور لالچ سے بچیں کہ جو کچھ پسر آدمؑ نے کیا لالچ کی بنا پر کیا۔

(۱۳۶) مفضل بن یزید بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: میں تجھے دو خصلتوں سے روکتا ہوں اور انہیں خصائل کی وجہ سے لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ ۱۔ دین باطل کو نہ اپنانا ۲۔ جس چیز کا علم نہ ہو اس کا فتویٰ نہ دینا۔

(۱۳۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو بھوکے ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں

ہوں گے۔ ا۔ طالب علم ۲۔ طالب مال۔

(۱۳۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ ہر وقت حق کو اپناؤ اگر کسی وقت باطل تمہارے لئے مفید ہو اور حق تمہارے لئے مضر ہو تو بھی حق کو اپناؤ۔ اور اپنے علم سے زیادہ بات نہ کرو۔

(۱۳۹) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: برتن کو صاف رکھنا اور اپنے گھر کے صحن کو صاف رکھنا رزق کی زیادتی کا موجب ہے۔

(۱۴۰) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے والدین سے نیکی کرو، تمہاری اولاد تم سے نیکی کرے گی۔ لوگوں کی عورتوں کے پیچھے نہ پڑو، تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی۔

آٹھویں فصل:

شیعہ و سنی علماء سے منقول حکماء و زاہدین و عابدین کا کلام

(۱۴۱) ایک عابد سے پوچھا گیا کہ تم نے کس حال میں صبح کی اس نے کہا: میں نے اس حال میں صبح کی ہے کہ رزق وافر ہے اور گناہ لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہیں۔

(۱۴۲) کسی دانا نے کہا ہے کہ عاقل کو چاہئے کہ اسکے پاس دو آئینے ہوں۔ ایک آئینے میں اپنے نفس کی خامیاں دیکھ کر نفس کی تحقیر کرے اور بقدر استطاعت اسکی اصلاح کرے اور دوسرے آئینے میں لوگوں کی خوبیاں دیکھ کر انہیں اپنانے کی کوشش کرے۔

(۱۴۳) کسی دانا نے کہا: دو چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی موجودگی میں ان کی قدرو

قیمت کا اندازہ نہیں ہوتا ان کی قیمت کا صحیح علم تب ہوتا ہے جب یہ چلی جائیں۔ وہ ہیں سلامتی اور جوانی۔

(۱۴۴) کسی حکیم سے پوچھا گیا: وہ نعمت کونسی ہے جو صاحب نعمت کے لئے تکبر کا باعث نہیں اور وہ مصیبت کونسی ہے جس کا گرفتار کسی کام کا نہیں رہتا؟ اس نے جواب دیا: وہ نعمت تواضع اور وہ مصیبت تکبر ہے۔

(۱۴۵) کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کو ایک درہم بڑی احتیاط سے رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہا کہ حضرت آپ تو بہت بڑے سخی ہیں، سخاوت میں خزانے لٹا دیتے ہیں، لیکن ایک درہم کو اتنی احتیاط سے رکھ رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: میں اس طرح درہم احتیاط سے جمع نہ کرتا تو پھر سخاوت کیسے کرتا۔

(۱۴۶) ایک زاہد سے پوچھا گیا کہ راضی (بہ تقدیر خدا) کون ہے؟ تو اس نے کہا: وہ ہے جو حرام کو ترک کرے اور حلال کو حاصل کرے۔

(۱۴۷) دوسرے دانا سے پوچھا گیا کہ زاہد کون ہے؟ تو اس نے کہا: زاہد وہ ہے جو آخرت کا راغب ہو، حرام کا تارک ہو، حلال کا طالب ہو۔

(۱۴۸) ایک دانا سے پوچھا گیا عاقل کون ہے؟ تو اس نے کہا: جو نیکی کی حرص کرے اور نیک عمل کی کوشش کرے۔

(۱۴۹) امام زین العابدینؑ سے پوچھا گیا زاہد کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا: زاہد وہ ہے جو اپنی خوراک سے بھی کم پر قناعت کرے اور اپنی موت کے دن کی تیاری کرے۔

(۱۵۰) امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: نیکوکاری اور خوش خوئی شہروں کو آباد کرتی ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتی ہیں۔

(۱۵۱) یحییٰ بن معاذ نے کہا: تواضع سے پیش آنا اچھی عادت ہے لیکن امراء کے لئے بہت زیادہ اچھی ہے۔ تکبر بری بات ہے لیکن فقراء کیلئے بہت ہی بری بات ہے۔

(۱۵۲) شافعی سے نقل کیا گیا ہے کہ کنجوسی باعثِ عداوت و دشمنی ہے۔

(۱۵۳) حدیث قدسی میں خدا کا فرمان ہے: مجھے روزے اور خاموشی سے بڑھ کر کوئی عبادت پسند نہیں ہے۔ جس نے روزہ رکھا لیکن زبان کی حفاظت نہ کی تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی نے نماز قائم کی لیکن اس میں کچھ نہ پڑھا۔ ایسے شخص کو قیام کا اجر تو ملے گا لیکن عبادت کا اجر نہیں ملے گا۔

(۱۵۴) ایک اور حدیث قدسی میں خداوند کریم نے فرمایا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! روزہ اور خاموشی بہترین عبادت ہے۔ پھر فرمایا: تمہیں خاموشی اختیار کرنی چاہئے کیونکہ میں صالحین اور خاموش رہنے والے لوگوں کی مجلس کو بلند کرتا ہوں اور لایعنی گفتگو کرنے والے لوگوں کی مجلسوں کو تباہ کرتا ہوں۔

(۱۵۵) پھر فرمایا: جو شخص بھوک میں اپنی زبان کی حفاظت کرے گا میں اسے حکمت کی تعلیم دوں گا۔

(۱۵۶) ابن ابی فرماتے ہیں کہ داؤد پسر ہند نے اپنے گھر والوں کو بتائے بغیر چالیس سال تک روزے رکھے۔ اس دوران روٹی فروخت کرتا تھا۔ دن کو کھانا گھر سے لے جاتا تھا لیکن راستے میں فقیروں میں تقسیم کر دیتا تھا اور رات کو جب واپس آتا تھا تو اپنے اہل و عیال کے ساتھ افطار کرتا تھا۔

(۱۵۷) بشر ابن حارث نے کہا: یہ ایک نصیحت ہے۔ کچھ لوگ ہم سے بچھڑ گئے ہیں دل میں ان کی یاد تازہ ہے۔ اسی طرح کچھ لوگ زندہ ہیں جن کو دیکھنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور اس نے اس کو اشعار کے ذریعے ادا کیا: خدا کی قسم کھجور کی گٹھلی کا آٹا کھانا اور گہرے کنوئیں کا نمکین پانی پینا انسان کی عزت کا باعث بنتا ہے، بہ نسبت لالچ اور ان بگڑے ہوئے چہروں والوں سے مانگنے کے۔ خدا پر توکل کرو کہ یہ حقیقی بے نیازی ہے اور سود مند تجارت ہے۔ لالچ نہ کرنا باعثِ عزت ہے اور لالچ رسوائی

اور ذلت کا باعث ہے۔

(۱۵۸) نیز بشر نے کہا: قرآن پڑھنے والوں کو دو برائیوں نے ہلاک کیا ایک غیبت، دوسرے خود پسندی۔

(۱۵۹) افلاطون نے کہا: بھوک، علم اور حلم کا بادل ہے۔ اور (زیادہ) کھانا پینا حماقت ہے۔ نادان خود اپنا دشمن ہوتا ہے تو کیسے دوسروں کا دوست بن سکتا ہے۔ ہمت اس کا پیٹ ہے اور اس کی قیمت اس کی احتیاج کو پورا کرنا ہے۔

(۱۶۰) دیوژن سے پوچھا گیا: کونسی صفت سب سے بہتر ہوتی ہے؟ جواب دیا: خدا پر ایمان اور والدین سے نیکی کرنا۔

(۱۶۱) بقراط نے کہا: پست انسان دو چیزوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک بیہودہ باتیں کرنا۔ دوسرے بغیر پوچھے جواب دینا۔

(۱۶۲) حکماء نے کہا ہے: بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے راز آشکارا ہوتے ہیں اور چھپا دشمن بیدار ہو جاتا ہے۔

(۱۶۳) جو زیادہ بولتا ہے وہ غلطیاں کرتا ہے اور جو دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

(۱۶۴) عقلمندی کی علامت کم بولنا اور اسکی دلیل فضیلت حلم اور بلند حوصلگی ہے۔

(۱۶۵) نکتہ سنج کہتے ہیں، سخی احسان کو روکتا ہے نہ کہ گندم کو۔

(۱۶۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے دنیا کو الٹا کر اس کی پشت پر سواری کی ہے کیونکہ میری کوئی اولاد نہیں ہے جس کی موت مجھے مغموم کرے اور کوئی گھر نہیں ہے جس کی ویرانی مجھے پریشان کرے۔

(۱۶۷) حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: دو گروہوں سے پیچھے مت رہو، ایک وہ جو حلال رزق کماتے ہیں۔ دوسرے وہ جو آخرت کے لئے غور و فکر کرتے ہیں۔ ان کے

درمیان تیسرے گروہ کے ساتھ نہ چلو کہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اپنی گفتگو کو دو حصوں میں تقسیم کرو آدھا آخرت کے امور کے لئے اور آدھا رزقِ حلال کی تلاش میں۔ ان کے علاوہ جو بھی بات ہے وہ نقصان کا باعث ہے۔ مال کو دو حصوں میں تقسیم کرو۔ آدھا اپنی زندگی میں خرچ کرو، آدھا آخرت کے راستے پر۔ دوسرے خرچ سوائے خسارے کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ایسی گھنٹی ہے جو گزشتہ اور آئیندہ کے درمیان ہے۔ (گزشتہ یعنی جو ہاتھ سے نکل گیا اور آئیندہ جو ہاتھ نہیں آیا) حال حاضر میں گناہوں سے پرہیز کرو۔ اس کے علاوہ کچھ اور کروگے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ گفتگو کے آخر میں فرمایا: آنے والے دن کے غم نے جو میں نہیں چاہتا کہ آئے مجھے کاٹ دیا ہے۔

(۱۶۸) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: بخدا! اللہ لوگوں سے دو چیزیں چاہتا ہے۔ نعمت کا شکر ادا کر کے اضافہ کرالیں اور گناہ سے توبہ کر کے اسے معاف کرالیں۔

(۱۶۹) حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: سینے میں دو دل رکھو۔ ایک خدا کے خوف سے بھرا ہو کہ کوئی گناہ نہ کر پاؤ۔ اور دوسرا امید سے پُر ہو لیکن غرور میں مبتلا نہ ہو کہ عمل چھوڑ دو۔

(۱۷۰) حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: سونے اور چاندی کی آزمائش آگ میں ڈال کر کی جاتی ہے اور مومن کی آزمائش تکالیف کے ذریعے ہوتی ہے۔

(۱۷۱) حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! اپنے شکم میں پاکیزہ غذا داخل کرو تو تمہاری زبان سے پاکیزہ باتیں نکلیں گی۔

(۱۷۲) امام رضا سے روایت ہے کہ امام علی علیہ السلام نے فرمایا: حیا اور دین عقل کے ساتھی ہیں، جہاں عقل ہوگی وہاں دین اور حیا بھی ساتھ ہوگا۔

(۱۷۳) اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہمیں ہر موقع

پر دو خصلتوں کی وصیت فرماتے تھے: تمہیں سچ بولنا چاہئے اور ہر نیک اور بد کو اس کی امانت واپس کرنی چاہیئے۔ یہی دو چیزیں رزق کی چابی ہیں۔

(۱۷۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے سفیان ثوری سے فرمایا: سفیان! دو خصلتیں ایسی ہیں جو انہیں پائے گا جنت میں داخل ہوگا۔ سفیان نے پوچھا: فرزند رسولؐ! وہ دو خصلتیں کونسی ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: پہلی یہ ہے کہ جو کام اللہ کو پسند ہو چاہے تمہیں ناپسند ہو تو بھی اسے بجالاؤ۔ دوسری یہ ہے کہ جو کام اللہ کو ناپسند ہو چاہے تمہیں پسند ہو تو بھی اس سے پرہیز کرو۔ ان دو خصلتوں میں میں بھی تیرا شریک ہوں۔

(۱۷۵) ایک شخص نے ایک امامؑ سے عرض کی کہ اے فرزند رسولؐ! مجھے نصیحت کریں۔ تو انہوں نے فرمایا: دو چیزوں کی تمنا نہ کرو۔ ایک یہ کہ فقر کی تمنا نہ کرو[۱] دوسری یہ کہ لمبی عمر کی تمنا نہ کرو۔

(۱۷۶) امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: دنیا اونگھ ہے اور آخرت بیداری ہے اور دونوں کے درمیان خواب پریشان ہیں۔

(۱۷۷) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو بڑے کی عزت نہ کرے اور چھوٹے پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۷۸) امام باقرؑ نے فرمایا: جب دو مومن بوقت ملاقات گرم جوشی سے آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں ہاتھوں کے درمیان خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور وہ اس ہاتھ سے مصافحہ کرتا ہے جس میں زیادہ گرم جوشی ہوتی ہے۔ (یعنی اس کی رحمت اس کے شامل حال ہوتی ہے)۔

(۱۷۹) حسن بصری نے کہا: یہ دو پتھر (سونا اور چاندی) پچھلے لوگوں کو ہلاک کر چکے ہیں اور تمہیں بھی ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان سے ہوشیار رہو۔

۱۔ اس لئے کہ بعض دفعہ فقر کفر بن جاتا ہے اور لمبی عمر مصیبت بن جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۸۰) مزید کہا: دنیا کو آخرت کے بدلے فروخت کردو تاکہ دو فائدے اٹھاؤ نہ کہ آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت کرو کہ دو نقصان اٹھانے پڑیں۔

(۱۸۱) حازم بن خزیمہ نے اپنے خطبے میں کہا: وہ دن کہ جو بوڑھوں کو (شدت اور سختی) کی بناء پر مست کردے گا اور بچوں کو بوڑھا کردے گا ایسا دشوار گزار ہے کہ اس کی پریشانی ہر ایک کو گھیر لے گی۔

(۱۸۲) ایک دانا کا قول ہے کہ طمع، دل میں پیوستہ ایک رسی ہے اور حرص پاؤں کی زنجیر ہے۔ جس نے اپنے دل سے رسی کو نکال پھینکا اس کے پاؤں کی زنجیر خودبخود ٹوٹ جائے گی۔

(۱۸۳) ایک اور دانا کا قول ہے: سچ بولنا عزت (کا سبب) ہے اور جھوٹ بولنا ذلت۔

(۱۸۴) صاحبانِ شرافت نرم خو ہوتے ہیں اور بات مان لیتے ہیں۔ بد فطرت سنگدل ہوتے ہیں اور کچھ قبول نہیں کرتے۔

(۱۸۵) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دو کام ہر صاحب ایمان پر فرض ہیں۔ علم کی طلب اور معاش کی طلب۔ علم دین کی اصلاح کے لئے طلب کرے اور معاش دنیا کی اصلاح کے لئے طلب کرے۔ جس نے علم طلب کیا لیکن معاش کا ذریعہ تلاش نہ کیا تو وہ بروز قیامت خدا کے سامنے مفلس ہو کر پیش ہوگا۔

وضاحت: یہ اس صورت میں ہے جب علم کی طلب کے ساتھ کسب کا کوئی طریقہ سیکھ سکتا ہو لیکن پھر بھی لوگوں پر بوجھ بننے کے لئے کوئی ہنر نہیں سیکھا بلکہ علم کو معاش کا ذریعہ بنایا اور علم کے ذریعے دنیا کو طلب کیا اور یہ بات واضح ہے کہ علماء میں تمام تر خرابی اسی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ اگر تحصیل علم کے دوران کوئی ہنر سیکھنا ممکن نہ ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۸۶) حضرت ابن عباسؓ نے بے نیازی کی تعریف اور فقر کی ملامت کرتے ہوئے

فرمایا: لوگ جو دولت مند کے پیچھے چلتے ہیں ایسے ہیں جیسے آفتاب کے پیچھے نور بلکہ اس سے بھی شدید تر۔ غنی ان کی نظروں میں پانی سے زیادہ خوش مزہ، آسمان سے زیادہ بلند، شہد سے زیادہ میٹھا، پھول سے زیادہ پاکیزہ ہوتا ہے۔ اس کا شبہ درست ہوتا ہے اور اس کی گفتگو قبول کرنے کے لائق، اس کی محفل بلند ہوتی ہے اور اس کی باتیں دلنشین، جبکہ ان کی نظروں میں مسکین بے نوا، لرزتے ہوئے سراب سے زیادہ جھوٹا اور سیسے سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ جب آتا ہے اسے سلام نہیں کیا جاتا اور جب غائب ہوتا ہے تو اس کا سراغ نہیں لگایا جاتا۔ اس کے پیٹھ پیچھے غیبت کی جاتی ہے اور اس کے سامنے مذمت، اس کی خفگی کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی، اس پر ہاتھ لگنا وضو کو باطل کر دیتا ہے اور اس کا حمد اور سورہ پڑھنا (اس کی) نماز کو۔

(۱۸۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا کی اچھائی دو چیزیں ہیں، اچھی معیشت اور حسن خلق۔ اور آخرت کی اچھائی دو چیزیں ہیں، رضائے الٰہی اور جنت۔ (نیکی کیلئے قرآن میں کہا گیا ہے: ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة)

(۱۸۸) امام حسن مجتبٰی علیہ السلام نے فرمایا: "حسنہ" دنیا میں علم و عبادت ہے اور آخرت میں بہشت۔

(۱۸۹) امام علی علیہ السلام نے فرمایا: دنیاوی خوشی نیک عورت ہے اور اخروی خوشی جنت کا حصول ہے۔ امام علی علیہ السلام نے دنیا اور آخرت کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا کو اس لئے دنیا کہتے ہیں کہ یہ (دنی) قریب ہے اور آخرت کو آخرت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ تاخیر سے آئے گی۔

(۱۹۰) جو دنیا میں ضرورت کے مطابق قناعت کرتا ہے سادہ ترین زندگی گزارتا ہے اور جو زیادہ کی طلب کرتا ہے تو پوری دنیا اس کا پیٹ نہیں بھر سکتی۔

(۱۹۱) بے چارہ آدم زاد ایسا پیٹ رکھتا ہے جو اس سے کہتا ہے مجھے بھر ورنہ تجھے

رسوا کر دوں گا، جب بھر دیتا ہے تو کہتا ہے خالی کر ورنہ تیری آبرو برباد کر دوں گا۔ بے چارہ انہی دو خطروں کے درمیان زندگی گزارتا ہے۔

(۱۹۲) ابو حازم سے پوچھا گیا: مال کیا ہے؟ انہوں نے کہا: دو چیزیں ہیں۔ خدا کی رضا اور لوگوں سے بے نیازی۔

(۱۹۳) ابو حازم نے کہا: دو چیزیں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہیں۔ پوچھا گیا: کونسی؟ انہوں نے کہا: ایسا کام کرنا جو خود کو ناپسند ہو لیکن اللہ کو پسند ہو اور ایسا کام نہ کرنا جو خود کو پسند ہو لیکن اللہ کو ناپسند ہو۔

(۱۹۴) دیکھو! آج اسے دوست بناؤ جو آخرت میں تمہارے ہمراہ رہے اور جس کے لئے تم ایسا نہیں چاہتے اسے آج ہی چھوڑ دو۔

(۱۹۵) جو دنیا کو پہچانتا ہے وہ نہ اس کی فراخی اور پھیلاؤ پر خوش ہوتا ہے اور نہ اس کی پریشانی اور پکڑ پر غمگین۔

(۱۹۶) دنیا میں کوئی خوشی ایسی نہیں جس کا کوئی پہلو غم نہ رکھتا ہو۔

(۱۹۷) برے اعمال سے زیادہ کارہائے نیک کو چھپاؤ۔

(۱۹۸) مومن کی سب سے اچھی صفت یہ ہے کہ دوسروں کو اچھا اور خود کو برا سمجھے۔

(۱۹۹) ایک دانا نے کہا: جو دنیا سے فائدہ نہیں اٹھاتا آخرت سے فائدہ اٹھائے گا۔

(۲۰۰) ایک اور دانا نے کہا: پارسا وہ ہے کہ جب تک جو کچھ اس کے پاس ہے ختم نہیں ہو جاتا تو جو کچھ اس کے پاس نہیں ہے اس کے پیچھے نہیں جاتا۔

(۲۰۱) امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بعض دفعہ مومن اپنی اخروی منزلت کو دو خصلتوں کی وجہ سے پاتا ہے۔ یا تو مال کے ختم ہونے سے یا جسمانی تکلیف کی وجہ سے۔

(۲۰۲) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو اشخاص کا ذکر کیا گیا اور بتلایا گیا کہ ان میں ایک نماز فریضہ پڑھ کر بیٹھ جاتا ہے اور لوگوں کو بھلائی کی

تعلیم دیتا ہے۔ اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا ہے اور ساری رات عبادت کرتا ہے۔

تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلا شخص دوسرے سے اتنا افضل ہے جتنا میں تمہارے ادنیٰ شخص سے افضل ہوں۔

(۲۰۳) نیز آپؐ نے فرمایا: وہ علم جس سے فائدہ حاصل نہ کیا جائے اس خزانے کی طرح ہے جسے خرچ نہ کیا جائے۔

(۲۰۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم دو قسم کا ہے۔ ایک زبانی کہ اسے جامۂ عمل نہیں پہنایا جاسکتا اور یہ اپنے رکھنے والے کے لئے حجت ہے (کہ جو جانتا تھا اسے انجام نہ دیا)۔ دوسرے قلبی اور یہی فائدہ بخش علم ہے کہ اس کے بعد عمل کا مرحلہ ہے۔

(۲۰۵) ایک عارف نے کہا ہے کہ مصیبت ایک ہے۔ اگر مصیبت زدہ شخص جزع فزع شروع کردے تو دو ہو جاتی ہیں یعنی ایک خود مصیبت اور دوسری مصیبت اجر کا ضائع ہونا۔

(۲۰۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے سیاہ اور گورے کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی عرب و عجم کی طرف۔ کیونکہ عربوں کا رنگ عام طور پر سیاہ اور گندم گوں ہوتا ہے اور عام طور پر عجمیوں کا رنگ سفید اور گورا ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ عجم سے مراد تمام غیر عرب ہیں۔

(۲۰۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتوں سے بہتر کوئی خصلت نہیں ہے اور وہ ہیں ۱۔ اللہ پر ایمان لانا ۲۔ مسلمانوں کو فائدہ پہنچانا۔ اور دو خصلتیں ہیں کہ جن سے بدتر کوئی نہیں، ایک شرک اور دوسرے مسلمانوں کو نقصان پہنچانا۔

(۲۰۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جیسے جنت کے طالب سوئے ہیں، میں نے کسی محبوب چیز کے طلبگاروں کو ایسا سویا ہوا نہیں دیکھا اور جیسے جہنم سے

بھاگنے والے سوئے ہیں، کسی خوفناک چیز سے بھاگنے والوں کو ایسا سویا ہوا نہیں دیکھا۔

(۲۰۹) بعض عارفین نے کہا کہ آسمان سے آنے والی سب سے جلیل چیز توفیق ہے اور زمین سے آسمان کو بلند ہونے والی جلیل چیز اخلاص ہے۔

(۲۱۰) ایک اور عارف نے کہا ہے کہ اللہ اس دنیا کو رسوا کرے کیونکہ جب یہ کسی پر راضی ہو جائے تو دوسروں کی خوبیاں بھی اسی کو دے دیتی ہے اور جب کسی سے ناراض ہو تو اس کی ذاتی خوبیاں بھی اس سے چھین لیتی ہے۔

(۲۱۱) افلاطون نے کہا کہ آئینہ میں اپنی شکل دیکھو۔ اگر تمہاری شکل اچھی ہے تو عمل بھی اچھے کر کے دو خوبصورتیوں کو جمع کر سکتے ہو۔ اور اگر تمہاری شکل خراب ہے تو خراب عمل کر کے دو خرابیاں اکٹھی نہ کرو۔

(۲۱۲) ایک دانا سے پوچھا گیا کہ حال اور مال کے لحاظ سے بدترین شخص کون ہے؟ تو اس نے کہا: وہ شخص جو اپنے سوئے ظن کی وجہ سے کسی پر بھروسہ نہ کرے اور اس کی بدعملی کی وجہ سے کوئی بھی اس پر بھروسہ نہ کرے۔

(۲۱۳) حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: میں نے دنیا کو ایسا گھر پایا جس کے دو دروازے ہیں۔ میں ایک دروازے سے داخل ہوا اور دوسرے سے نکل گیا۔

(۲۱۴) ثعلبی نے تفسیر کی کتاب میں نقل کیا ہے کہ بخت یشوع نصرانی، ہارون رشید کا معالج اور طبیب خاص تھا۔ ایک روز ہارون رشید کی خدمت میں واقدی کے ساتھ حاضر تھا۔ واقدی نے اس سے کہا: تم کہتے ہو کہ قرآن میں طب نہیں ہے جب کہ علم دو طرح کا ہے، علم دین اور علم الابدان۔ پھر واقدی نے کہا: خداوند عالم نے تمام طب کو نصف آیہ قرآن میں خلاصہ کردیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے: **کلوا واشربوا ولا تسرفوا**۔ "کھاؤ اور پیو لیکن زیادتی نہ کرو۔" طبیب نے کہا: تمہارے پیغمبرؐ سے طب کے بارے میں کوئی حدیث نہیں ہے۔ واقدی نے جواب دیا: کیسے؟

حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: دنائت یعنی گھٹیا پن کیا ہے؟ عرض کیا: بے قیمت شے کا روک دینا اور کم مال میں بخل کرنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: کمینگی کیا ہے؟ عرض کیا: اپنے کو سب کچھ سمجھنا اور بیوی کو بے قدر جاننا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: سخاوت کیا ہے؟ عرض کیا: آسانی اور تنگی میں خرچ کرنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: بخل کیا ہے؟ عرض کیا: جو ہاتھ میں ہے اسے شرف سمجھنا اور جو خرچ کیا اس کو تلف سمجھنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: اُخوت کیا ہے؟ عرض کیا: تنگی اور فراخی میں مساوات برتنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: خیر کیا ہے؟ عرض کیا: دوست کو نصیحت کرنا اور دشمن کی چالوں سے بچنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: غنیمت کیا ہے؟ عرض کیا: تقویٰ میں رغبت اور دنیا سے اعراض، عظیم غنیمت ہے۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: حلم کیا ہے؟ عرض کیا: دشمن کو معاف کرنا اور اسے دوست بنا لینا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: تونگری اور بے نیازی کیا ہے؟ عرض کیا: اللہ کی تقسیم پر تھوڑی ہو یا زیادہ راضی رہنا، اصل تونگری تو دل کی تونگری ہے، تونگری بہ دل است نہ بہ مال۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: فقر کیا ہے؟ عرض کیا: ہر چیز میں زیادہ حرص کرنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: دلیری کیا ہے؟ عرض کیا: سخت بہادری اور طاقت سے لوگوں سے جنگ کرنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: ذلت کیا ہے؟ عرض کیا: شدت کے وقت گھبرا جانا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: گفتگو میں کمزوری کیا ہے؟ عرض کیا: ہر وقت اپنی ڈاڑھی سے چھیڑ چھاڑ اور بات کرتے وقت تھوکتے رہنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: جرأت کیا ہے؟ عرض کیا: اپنے ہم پلہ لوگوں سے مقابلہ کرنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: تکلف کیا ہے؟ عرض کیا: بے فائدہ گفتگو کرنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: مجد و بزرگی کیا ہے؟ عرض کیا: مقروض

کی مدد اور دوسروں کے جرم کو معاف کرنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: عقل کیا ہے؟ عرض کیا: دل کو اپنی جملہ معلومات کا خزینہ قرار دینا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: جہالت و حماقت کیا ہے؟ عرض کیا: اپنے امام سے دشمنی رکھنا اور اس کی آواز سے اپنی آواز برابر یا بلند کرنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: بلندی کیا ہے؟ عرض کیا: اچھے کام کرنا اور بری باتوں کو چھوڑنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: حزم اور احتیاط کیا ہے؟ عرض کیا: جلد بازی نہ کرنا اور حکام سے نرم رویہ رکھنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: بے وقوفی کیا ہے؟ عرض کیا: کمینوں کی اتباع اور گمراہوں کی ہم نشینی۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: غفلت کیا ہے؟ عرض کیا: مجد و بزرگی کو ترک کرنا اور فسادیوں کی اطاعت کرنا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: محرومی کیا ہے؟ عرض کیا: آئے ہوئے رزق کو چھوڑ دینا۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے پوچھا: سردار کون ہے؟ عرض کیا: جو اپنے مال کے خرچ کرنے سے نہ گھبرائے، گالی سن کر بھی جواب نہ دے، اپنے خاندان کی اصلاح کے لئے ہر وقت کمربستہ رہے وہ سردار ہے۔

(۲۲۳) حسن بصری نے کہا: مومن گو نیکیوں کا عامل ہوتا ہے لیکن صبح و شام خوف زدہ رہتا ہے اور ہمیشہ دو خوفوں کے درمیان رہتا ہے۔ سابقہ گناہوں کا خوف کہ نہ جانے اللہ ان کی پاداش میں کیا سلوک کرے اور آئندہ کا خوف کہ نہیں معلوم کیا خطرات پیش آنے والے ہیں۔

(۲۲۴) حسن نے مزید کہا: اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو وحی کی کہ بنی اسرائیل سے کہو میری اس نصیحت کو اپنے دل میں جگہ دیں، دنیا پر کم قناعت کریں تاکہ ان کا دین سالم رہے جب کہ اہل دنیا کم دین پر قناعت کرتے ہیں تاکہ ان کی دنیا محفوظ رہے۔اے عیسیٰؑ آدمیوں کو کردار کے ذریعے نصیحت کیا کرو نہ کہ گفتار کے ذریعے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو موت اور ضرورت کے تحت محتاج بنا دیا ہے پھر بھی سرکشی کرتا ہے نیک کام قلب کو روشن اور جسم کو توانا بناتا ہے جب کہ گناہ دل کو تاریک اور بدن کو ناتوان بناتا ہے۔

(۲۲۵) امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا: اے فرزند! سستی اور رنجیدگی سے بچو کیونکہ یہ دونوں ہر شر کی بنیاد ہیں۔ اگر سستی کرو گے تو کبھی کوئی فرض ادا نہیں کر سکو گے۔ اگر رنجیدگی کی عادت اپناؤ گے تو کسی بھی حق پر صبر نہیں کر سکو گے۔

(۲۲۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مومن کو عقوبت الٰہی کا علم ہو جائے تو کبھی جنت کی طلب ہی نہ کرے۔ اگر کافر کو اللہ کی رحمت کا اندازہ ہو جائے تو جنت سے کبھی بھی مایوس نہ ہو۔

(۲۲۷) نیز فرمایا: جو شخص دنیا میں دو چہرے رکھتا ہوگا وہ روز قیامت آگ کی دو زبانوں کے ساتھ محشور ہوگا۔

(۲۲۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لِقَاءِ اِلٰهی کو پسند کرے اللہ اس کی لِقَاء کو پسند کرتا ہے اور جو لِقَاءِ اِلٰهی کو ناپسند کرے اللہ بھی اس کی لِقَاء کو ناپسند کرتا ہے[1]۔

بظاہر یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ مومن حقیقی موت سے کراہت نہیں رکھتا بلکہ اس سے رغبت رکھتا ہے جیسا کہ امام علیؑ فرمایا کرتے تھے کہ ابو طالبؑ کا بیٹا موت سے اتنا ہی مانوس ہے جتنا کہ بچہ ماں کے پستان سے مانوس ہوتا ہے اور ابن ملجم کی ضربت لگنے کے وقت فرمایا: کعبہ کے خدا کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔

(۲۲۹) اس حدیث کو علمائے اہلسنت نے بھی درج کیا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا:

۱۔ لِقَاءِ اِلٰهی سے مراد رُجُوعِ اِلَی اللّٰه ہے۔

جو لِقَاءُ اللّٰه کو پسند کرتا ہے اللہ اس کی لِقَاء کو پسند کرتا ہے اور جو لِقَاءُ اللّٰه کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ اس پر حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا: یارسول اللہؐ! ہم تو موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بات یہ نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو ملک الموت اسے رضوان الٰہی اور بلندی درجات کی بشارت دیتا ہے۔ اس وقت مومن کو عالم آخرت سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی، لہذا وہ لِقَاءِ الٰهی کا مشتاق ہوتا ہے اور اللہ اس کی حاضری کا مشتاق ہوتا ہے اور کافر کی موت کے وقت اسے ملک الموت عذاب الٰہی کی بشارت دیتا ہے تو اسی وجہ سے کافر کو آخرت سے زیادہ مبغوض کوئی چیز نہیں ہوتی، لہذا وہ لِقَاءِ الٰهی کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۳۰) ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہؐ! میرا مال ختم ہوگیا اور میرے جسم میں بیماری داخل ہوچکی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا مال ضائع نہ ہو اور اس کا جسم بیمار نہ ہو تو اللہ کو اس کی بھلائی مطلوب ہی نہیں ہوتی، اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے تکلیف دے کر آزماتا ہے اور پھر اسے صبر عطا کرتا ہے۔

(۲۳۱) امام علی علیہ السلام نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: اللہ انسان سے کہتا ہے اے ابن آدم! تو مجھ سے انصاف نہیں کررہا، میں نعمت دے کر تجھ سے محبت کرتا ہوں اور تو نافرمانی کر کے مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ میری طرف سے تجھ پر خیر کا نزول ہوتا ہے اور تیری طرف سے برے اعمال آسمان پر آتے ہیں۔

دسویں فصل :

احادیث رسولؐ میں فضائل امیرالمومنینؑ

(۲۳۲) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے شیعوں کو دو خصلتوں سے آزماؤ، اگر یہ دو خصلتیں ان میں موجود ہیں تو وہ میرے شیعہ ہیں۔ ایک تو اوقات نماز کی محافظت (کہ اول وقت سے تاخیر نہ کریں) اور دوسرے اپنے مال سے مومن بھائیوں کی ہمدردی و غم گساری۔ اگر یہ صفات نہ پائی جائیں تو وہ مجھ سے دور ہیں اور ان سے میں دور ہوں۔

(۲۳۳) سیدالمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! تجھ سے محبت نہیں رکھے گا سوائے مومن کے، اور تجھ سے بغض نہیں رکھے گا سوائے منافق کے۔

(۲۳۴) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبرئیلؑ میرے رب کی طرف سے میرے پاس آئے اور کہا، محمدؐ! تیرا رب درود و سلام کے تحفے کے بعد کہہ رہا ہے کہ اپنے بھائی علیؑ کو خوشخبری پہنچادو کہ میں اس کے محبّ کو عذاب نہیں دوں گا اور اس کے دشمن پر رحم نہیں کروں گا۔

(۲۳۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ میری جان ہے اس کی اطاعت میری اطاعت ہے اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

(۲۳۶) خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ سے جنگ اللہ سے جنگ ہے اور علیؑ سے صلح اللہ سے صلح ہے۔

(۲۳۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کا دوست اللہ کا دوست ہے اور علیؑ کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

(۲۳۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ اللہ کی حجت ہے اور اللہ کے بندوں پر خلیفۃ اللہ ہے۔

(۲۳۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کی محبت ایمان ہے اور علیؑ کا بغض کفر ہے۔

(۲۴۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کا لشکر اللہ کا لشکر ہے اور اس کے دشمن کا لشکر شیطان کا لشکر ہے۔

(۲۴۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ ہے۔ دونوں حوض کوثر پر وارد ہونے سے پہلے جدا نہیں ہونگے۔

(۲۴۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ جنت اور جہنم کا تقسیم کرنے والا ہے۔

(۲۴۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو علیؑ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ سے جدا ہوا۔

(۲۴۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہؓ! میرے بعد علیؑ ابن ابی طالبؑ تم پر حجت خدا ہے۔ علیؑ کا انکار اللہ کا انکار ہے۔ علیؑ کی ولایت میں غیر کو شریک کرنا اللہ کے ساتھ شریک بنانا ہے۔ علیؑ میں شک اللہ میں شک ہے۔ علیؑ سے عدول کرنا خدا سے عدول کرنا ہے۔ علیؑ پر ایمان لانا اللہ پر ایمان لانا ہے کیونکہ وہ رسول اللہؐ کا بھائی ہے اور رسولؐ کا وصی ہے۔ امت کا امام اور مولا ہے۔ وہ اللہ کی وہ مضبوط رسی ہے جو ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ علیؑ کے متعلق دو قسم کے لوگ ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ اس میں علیؑ کا کوئی قصور نہیں ہوگا، ایک تو غالی محبّ اور دوسرا مقصر دشمن۔

اے حذیفہؓ! علیؑ سے جدا نہ ہونا ورنہ مجھ سے جدا ہو جاؤ گے۔ علیؑ کی

مخالفت نہ کرنا ورنہ میرے مخالف بن جاؤ گے۔ بالتحقیق علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا، جس نے علیؑ کو راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا۔

(۲۴۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ سے محبت رکھی اور اس کی ولایت کو تسلیم کیا اللہ اسے عزت دیگا اور اسے مقرب بنائے گا۔ جو علیؑ سے بغض رکھے گا اور دشمنی رکھے گا خدا اس سے دشمنی رکھے گا اور اسے رسوا کرے گا۔

(۲۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علیؑ سے محبت رکھی وہ حلال زادہ ہے اور جس نے علیؑ سے بغض رکھا بروز قیامت پشیمان ہو گا۔

(۲۴۷) جس نے علیؑ سے محبت رکھی اس نے ہدایت پائی اور جس نے علیؑ سے عداوت رکھی اس نے زیادتی کی۔

(۲۴۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے خدا سے بغض رکھا اور جس نے خدا سے بغض رکھا تو اس کے اوپر اللہ اور ملائکہ اور تمام انسانوں کو لعنت ہے۔

(۲۴۹) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ امام علی علیہ السلام میں ایسی صفات جمع کی گئی ہیں جو کسی میں نہیں ہیں۔

امام علیؑ میں علم اور عمل دونوں بدرجہ کمال جمع ہوئے ہیں۔ بہت کم عالمِ عامل ہوتا ہے۔

امام علیؑ میں فقر اور سخاوت بحدِ کمال جمع ہوئے ہیں حالانکہ عموماً صاحب فقر سخی نہیں ہوتا۔

امام علیؑ میں شجاعت اور رقت قلب بحدِ کمال موجود ہیں، حالانکہ شجاع عموماً

نرم دل نہیں ہوتا۔

امام علیؑ میں زہد اور حسن خلق بحدِ کمال موجود ہیں حالانکہ بہت کم زاہد حسن خلق کے مالک ہوتے ہیں۔

امام علیؑ میں عظمت و تواضع بیک وقت بحدِ کمال موجود ہیں حالانکہ بہت کم صاحب عظمت تواضع اختیار کرنے والے ہوتے ہیں۔

(۲۵۰) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ امام علی علیہ السلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں ایسے انسان کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں جس کے فضائل کو دوستوں نے دشمنوں کے خوف کی وجہ سے اور دشمنوں نے حسد کی وجہ سے چھپایا پھر بھی اس کے فضائل مشرق و مغرب میں پھیل گئے[۱]۔

(۲۵۱) حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ دنیا کو آخرت کے لئے فروخت کردو تاکہ دو فائدے حاصل ہوں۔ آخرت کو دنیا کے لئے فروخت نہ کرو کہ دو نقصان اٹھاؤ۔

۱۔

عَلِیٌّ حُبُّہٗ جُنَّۃ قَسِیْمُ النَّارِ وَ الْجَنَّۃ
وَصِیُّ مُصْطَفٰی حَقًّا اِمَامُ الْاِنْسِ وَ الْجِنَّۃ

یعنی علیؑ کی محبت جہنم سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ علیؑ جنت اور جہنم کے تقسیم کرنے والے ہیں۔ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برحق وصی اور جن و انس کے امام ہیں۔ (امام شافعیؒ)

تیسرا باب

(تین کے عدد پر نصیحتیں)

پہلی فصل:

ارشاداتِ خدائے تعالیٰ

(۱) اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے موسیٰ! میں نے تمہارے لئے تین کام کئے اور تم بھی تین کام کرو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: رب العالمین! وہ تین کام کون سے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پہلا کام یہ ہے کہ میں نے تم پر اپنی نعمتیں نازل کر کے ان کا تم پر احسان نہیں جتلایا، اسی طرح سے جب میری مخلوق کو تم کچھ عطا کرو تو احسان نہ جتلانا۔

دوسرا کام یہ ہے کہ اگر تم بہت سی غلطیاں بھی کرو اور میرے پاس حاضر ہونے سے قبل معذرت کرلو تو میں تمہاری معذرت قبول کرلونگا، اسی طرح اگر کوئی شخص تم پر جفا کر کے تم سے معذرت طلب کرے تو اس کی معذرت قبول کرو۔

تیسرا کام یہ کہ میں نے تم سے کل کے عمل کا تقاضا نہیں کیا، تم بھی مجھ سے کل کا رزق طلب نہ کرو۔

(۲) حدیث قدسی میں ہے کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا: جو شخص خواہش کے باوجود

اپنے منہ کو حرام کے لقمے سے بچائے، میں اس کے بدلے میں تین نعمتیں دنیا میں دوں گا اور تین عقبیٰ میں دوں گا۔ دنیاوی نعمتیں یہ ہوں گی : اس کی عمر میں برکت دوں گا، اس کا رزق وسیع کروں گا اور اس کی قبر روشن کروں گا۔ آخرت میں : اس کے چہرے کو سفید بناؤں گا، اس کے ساتھ جھگڑنے والے ہجوم کو اس سے دور رکھوں گا اور اپنے کریم چہرے کی زیارت سے اسے مشرف کروں گا[1]۔ (یعنی ان گنت نعمتیں اس کے لئے ارزاں کر دوں گا)۔

(۳) خداوند کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ! کبھی کوئی عمل خالصتاً میرے لئے کیا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی : رب العالمین جی ہاں! میں نے تیرے لئے نماز پڑھی، تیرے روزے رکھے، تیرے لئے تسبیح و تہلیل کی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اے موسیٰؑ! نماز پل صراط سے تمہارے گزرنے کا ذریعہ ہے، روزہ تمہیں آگ سے بچانے والی ڈھال ہے۔ اور تسبیح و تہلیل تمہارے جنت کے درجات کا سبب ہے۔ یہ سب کام تو تمہارے اپنے لئے ہیں بتاؤ کبھی کوئی کام خالصتاً میرے لئے کیا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام رونے لگے اور پوچھا : رب العالمین! تیرے لئے خالصتاً عمل کونسا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : کیا مظلوم کی مدد کی، کیا ننگے کو لباس پہنایا، کیا پیاسے کو پانی پلایا، کیا کسی عالم کا احترام کیا؟ اے موسیٰؑ یاد رکھو! یہ عمل خالصتاً میرے لئے ہیں۔

(۴) خداوند عالم نے فرمایا : تین اشخاص ایسے ہیں کہ بروز قیامت میں ان سے

۱۔ خداوند تعالیٰ چونکہ مجسم نہیں ہے لہٰذا اس مقام پر چہرے سے مراد انبیاءؑ اور حجج ہیں۔ جن کے چہرے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی خوشی اور ناراضی کا معیار قرار دیا ہے۔

جھگڑا کروں گا۔ پہلا وہ شخص جو کسی قوم یا فرد سے مجھے گواہ بنا کر معاہدہ کرے اور پھر اس معاہدے سے منحرف ہو جائے۔ دوسرا وہ شخص جو آزاد انسان کو فروخت کر دے اور اس رقم کو کھا جائے۔ تیسرا وہ شخص جو مزدور سے پورا کام لے لیکن اسے پوری اجرت نہ دے۔

(۵) خداوند کریم نے حضرت عزیر علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جب کوئی چھوٹا سا گناہ کرو تو گناہ کے چھوٹے پن کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ نافرمانی کس کی ہوتی ہے؟ جب تمہیں چھوٹی سی بھلائی نصیب ہو تو اس بھلائی کے چھوٹے پن کو نہ دیکھو بلکہ یہ دیکھو کہ کس کریم نے یہ بھلائی عطا کی ہے۔ جب تمہیں کوئی تکلیف آئے تو میری مخلوق سے اس کا ذکر نہ کرو جیسے میں بندوں کے گناہوں کا تذکرہ اپنے ملائکہ سے نہیں کرتا۔

(۶) خداوند کریم نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ جو بندہ مجھ سے محبت کرتے ہوئے میری بارگاہ میں حاضر ہوگا میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا۔ جو میرا خوف لے کر میری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو میں اسے اپنی آگ سے نجات دوں گا۔ اور جو میری حیا کرتے ہوئے میری بارگاہ میں حاضر ہوگا تو میں اس کے اعمال لکھنے والے فرشتوں کو اس کے گناہ فراموش کرادوں گا۔

(۷) قرآن کریم کی آیت ہے: **فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا فیٓ انفسهم حرجا مما قضيت و يسلموا تسليما O**

ترجمہ: "نہیں! تیرے رب کی قسم جب تک وہ اپنے تمام اختلافات کا تجھے حکم نہ بنالیں، مومن نہیں ہوسکتے۔ پھر تیرے فیصلے سے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں اور تسلیم کریں جیسے تسلیم کرنے کا حق ہے۔" اس آیت میں اللہ نے تین مقامات کی طرف اشارہ فرمایا ہے: ۱۔ توکل ۲۔ رضا ۳۔ تسلیم۔

دوسری فصل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درخشاں فرمودات

(۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جائے گی۔ لیکن تین اشخاص کے مشام تک وہ خوشبو نہیں پہنچے گی۔ پہلا احسان جتلانے والا کنجوس۔ دوسرا شراب نوشی کرنے والا۔ تیسرا عاق والدین (جس نے والدین پر ستم کیا ہو)۔

(۹) تین اشخاص کے لئے آسمان، زمین اور ملائکہ دن رات استغفار کرتے ہیں: وہ ہیں علماء، معلمین اور سخاوت مند۔

(۱۰) تین اشخاص ایسے ہیں جن کی دعا نامنظور نہیں ہوتی: سخی، بیمار اور تائب۔

(۱۱) تین اشخاص کو جہنم کی آگ مس نہیں کرے گی: شوہر کی فرمانبردار عورت، شوہر کی تنگدستی پر صبر کرنے والی عورت اور والدین سے نیکی کرنے والا۔

(۱۲) تین اشخاص ابلیس کے شر سے محفوظ ہیں: دن رات اللہ کا ذکر کرنے والا، بوقت سحر استغفار کرنے والا اور خوف خدا میں رونے والا۔

(۱۳) تین اشخاص کو بروز آخرت عذاب نہیں دیا جائے گا: اللہ کی قضا پر راضی رہنے والا، مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے والا اور نیکی کی رہبری کرنے والا۔

(۱۴) تین اشخاص ایسے ہیں جو قیامت کے دن مشک (کستوری) کے ٹیلے پر ہوں گے، انہیں کسی قسم کا خوف لاحق نہ ہوگا اور نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا: وہ شخص جس نے اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لئے قرآن پڑھا، وہ شخص جس نے نماز کی امامت کی اور مقتدی اس سے راضی ہوں اور وہ شخص جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے مسجد میں اذان دی۔

(۱۵) تین اشخاص بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے: وہ شخص جس نے اپنی قمیض کو دھویا اور اسکے پاس دوسری قمیض نہ ہو، وہ شخص جس نے باورچی خانے میں دو قسم کے کھانے نہ پکائے اور وہ شخص جسکے پاس آج کی روزی ہو اور کل کی پرواہ نہ ہو۔

(۱۶) تین اشخاص بغیر حساب کے دوزخ میں جائیں گے: وہ شخص جس کے سر کے سیاہ بالوں میں سفید بال آچلے ہوں اور وہ زنا کرے، وہ شخص جو والدین کا عاق ہو اور وہ شخص جو شراب پیتا ہو۔

(۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو جس بندے کی بھلائی مطلوب ہوتی ہے اسے دنیا سے بے رغبتی دلاتا ہے، دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور اس کے عیوب سے اس کو واقف کرادیتا ہے۔ جس شخص کو یہ تین باتیں حاصل ہو جائیں تو اسے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائی نصیب ہوئی۔

(۱۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے دل کو دنیا سے لگایا تو اس نے اپنے دل کو تین چیزوں سے معلق کیا۔ نہ ختم ہونے والی پریشانی، نہ حاصل ہونے والی امیدیں اور نہ پوری ہونے والی امنگیں۔

(۱۹) تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں: ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: شدید حرص، خواہشات کی اتباع اور خود پسندی۔ نجات دینے والی چیزیں یہ ہیں: ظاہر و باطن میں خوف خدا کا ہونا، امارت اور غربت میں اعتدال کو مدنظر رکھنا اور غضب اور رضا میں عدل کرنا۔ (کہ نہ غضب اس کو بے راہ کر سکے اور نہ خوشی)۔

(۲۰) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین حرفتیں یعنی صنعتیں بہترین ہیں۔ ۱۔ فقر۔ ۲۔ علم۔ ۳۔ زہد۔ (ظاہراً مراد یہ ہے کہ اگر کسی سے ہو سکے تو فقر اختیار کرے یا عالم بنے یا زہد اختیار کرے تو ہر پیشہ والے سے زیادہ اسکی روح قانع اور آرام میں ہوگی)۔

(۲۱) حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہؐ! فقر کیا ہے؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا: خدائی خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ دوبارہ پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: خدا کی جانب سے کرامت ہے۔ تیسری مرتبہ پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: فقر وہ چیز ہے جسے اللہ، نبی مرسل یا اپنے برگزیدہ مومن کے علاوہ کسی کو نہیں دیتا اور مزید فرمایا فقر، قتل سے بھی سخت ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو وحی فرمائی کہ اے ابراہیمؑ! میں نے تجھے خلق کیا اور نار نمرود سے تیرا امتحان لیا۔ اگر میں اس کی بجائے فقر سے تیرا امتحان لیتا اور تجھ سے صبر بھی ہٹا لیتا تو کیا کرتے؟ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میں نے زمین و آسمان میں فقر سے سخت کوئی چیز نہیں بنائی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا: اے پالنے والے! جو شخص کسی بھوکے کو روٹی کھلائے اس کی جزا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگرچہ اس کے گناہ زمین و آسمان کو بھر دیں پھر بھی میں اس کو بخش دوں گا۔

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میری امت کے فقراء کے ساتھ میرے رب کی رحمت شامل حال نہ ہوتی تو فقر کفر بن جاتا۔

اس وقت حضرت ابوہریرہؓ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہؐ! فقیر مومن کی جو اپنے فقر پر صبر کرے جزا کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جنت میں سرخ یاقوت کا ایک محل ہے۔ اہل جنت اس محل کو اس طرح سے دیکھیں گے جس طرح سے اہل زمین ستاروں کو دیکھتے ہیں۔ اس میں نہیں داخل ہوں گے مگر فقیر نبی یا فقیر مومن یا فقیر شہید۔

(۲۲) ایک مرتبہ فقراء نے جمع ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! دولت مند لوگ تو جنت لے گئے۔ اس لئے کہ وہ حج و عمرہ کرتے ہیں، صدقات دیتے ہیں اور ہم اس چیز کی قدرت نہیں رکھتے۔

آپؐ نے فرمایا: تم میں سے جو صبر کرے اور اپنا محاسبہ کرے تو تمہیں وہ تین چیزیں عطا ہوں گی جو انبیاء کو نہیں ملیں گی۔ پہلی چیز تو یہ ہے کہ جنت میں سرخ یاقوت کا عظیم الشان محل ہے جسے اہل جنت اس طرح سے دیکھیں گے جیسا کہ تم ستاروں کو دیکھتے ہو۔ اس میں رہائش پذیر نہیں ہوں گے، مگر فقیر نبی یا فقیر مومن یا فقیر شہید۔ دوسری چیز یہ ہے کہ فقراء دولت مندوں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ (خداوند عالم فقیر کے ثواب عبادت کو زیادہ کرتا ہے)۔ مثلاً جب دولت مند سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ کہے اور یہی جملہ فقیر بھی کہے، تو دولت مند چاہے اس جملے کے ساتھ دس ہزار درہم بھی صدقہ کرے تو بھی فقیر کے اجر کو نہیں پاسکے گا۔ نیکی کے دیگر دوسرے اعمال بھی اسی طرح سے ہیں۔ اس وقت فقراء نے کہا: یا رسول اللہؐ! اب ہم خوش ہیں۔

(۲۳) ایک عابد نے حضرت امامؑ سے پوچھا کہ بتایئے کہ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے الفقر فخری یعنی فقر میرا فخر ہے اور حضور اکرمؐ کا دوسرا فرمان ہے الفقر سواد الدارین یعنی فقر دونوں جہانوں کی سیاہی ہے اور حضور اکرمؐ کا تیسرا فرمان ہے کاد الفقر ان یکون کفرا یعنی بہت قریب ہے کہ فقر کفر بن جائے۔ ان تینوں احادیث میں کیا فرق ہے؟

حضرت امامؑ نے فرمایا: جان لو کہ فقر احتیاج کو کہتے ہیں اور احتیاج کی تین قسمیں ہیں۔ فقط اللہ سے احتیاج، فقط مخلوق سے احتیاج اور ان دونوں سے احتیاج۔ پہلی حدیث کا اشارہ پہلے معنی کی طرف ہے اور دوسری حدیث کا اشارہ دوسرے معنی کی طرف ہے اور تیسری حدیث کا اشارہ تیسرے معنی کی طرف۔

(۲۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے رب نے مجھے بتایا ہے کہ اے محمدؐ! جب میں کسی بندے سے محبت کرتا ہوں تو اسے تین چیزیں دیتا ہوں قلب حزیں، بیمار جسم اور اس کے ہاتھ کو دنیاوی مال سے خالی کردیتا ہوں۔ اور جب میں کسی بندے کو دوست نہیں رکھتا ہوں تو بھی تین چیزیں دیتا ہوں۔ قلب مسرور، صحت مند بدن اور اس کے ہاتھ کو مال دنیا سے بھر دیتا ہوں۔

(۲۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی قیامت میں پیغمبروں کی طرح شفاعت کریں گے۔ عالم، خدمت گزار (عالم کا خادم مراد ہے)، اور صابر فقیر۔

(۲۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باپ تین ہیں۔ تیرا اصلی باپ، تیری بیوی کا باپ اور تیرا وہ باپ جس نے تجھے تعلیم دی۔

(۲۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی زینت تین چیزیں ہیں، مال، اولاد اور عورت۔ آخرت کی زینت تین چیزیں ہیں: علم، تقویٰ اور صدقہ۔ بدن کا صدقہ تین چیزیں ہیں: کم کھانا، کم سونا اور کم بولنا۔ دل کی زینت تین چیزیں ہیں: صبر، خاموشی اور شکر۔

(۲۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دن میں ایک مرتبہ کھانا کھائے وہ بھوکا نہیں رہے گا، جو دو مرتبہ کھانا کھائے وہ عابد نہیں ہوگا اور جو تین مرتبہ کھانا کھائے اس کو جانوروں کے ساتھ باندھ دو۔

(۲۹) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا نے مجھے تین چیزیں عطا کی ہیں، جن میں علیؑ میرا شریک ہے اور تین چیزیں علیؑ کو عطا فرمائی ہیں جن میں، میں شریک نہیں ہوں۔

آپؐ سے پوچھا گیا: یارسول اللہؐ وہ کونسی تین چیزیں ہیں جن میں علیؑ آپؐ کے شریک ہے۔

آپ نے فرمایا: اللہ نے مجھے لواء الحمد دیا ہے اس کو اٹھانے والا علیؑ ہے۔ مجھے کوثر عطا کی ہے اس کا ساقی علیؑ ہے اور مجھے جنت و جہنم کا مالک بنایا گیا ہے ان کا تقسیم کرنے والا علیؑ ہے۔

سنو! وہ تین چیزیں جو علیؑ کو عطا ہوئیں اور مجھے نہیں ملیں وہ یہ ہیں: اسے مجھ جیسا سسر ملا، لیکن مجھے مجھ جیسا سسر نہیں ملا۔ اسے فاطمہؑ جیسی بیوی ملی، مجھے فاطمہؑ جیسی کوئی بیوی نہیں ملی۔ اور اسے حسنینؑ جیسے بیٹے عطا فرمائے، مجھے ان جیسے بیٹے نہیں ملے۔

(۳۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عقل کے تین اجزاء ہیں جس شخص میں یہ موجود ہوں وہ عاقل ہے اور جس میں نہ ہوں اس میں عقل نہیں ہے۔ معرفت الٰہی کی خوبی، اطاعت الٰہی کی خوبی اور اللہ سے حسن ظن رکھنا۔

(۳۱) تین چیزیں حافظہ کو بڑھاتی ہیں: مسواک، روزہ اور قرآن مجید کا پڑھنا۔

(۳۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی مونچھوں کو چھوٹا کیا اللہ اس کو تین نور عطا فرمائے گا۔ چہرے کا نور، قبر کا نور اور قیامت کا نور۔ اور اس سے تین عذاب دور فرمائے گا۔ قبر کا عذاب، منکر نکیر کا عذاب اور قیامت کی سختی۔

(۳۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ تین قسم کے ہیں، مانگنے والا ہاتھ، خرچ کرنے والا اور روکنے والا۔ بہترین ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرنے والا ہو۔

(۳۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ تین ہیں، اللہ کا ہاتھ جو سب سے بلند ہے، اس کے بعد سخی کا ہاتھ جو اس ہاتھ کے قریب ہے اور لینے والا ہاتھ وہ سب ہاتھوں سے پست ہے۔ جتنا ممکن ہو سوال کرنے سے پرہیز کرو۔ رزق کے آگے کچھ پردے ہیں، کوئی چاہے تو حیا قائم رکھتے ہوئے بھی رزق حاصل کر لے کوئی چاہے تو حیا کا پردہ گرا کر رزق حاصل کر لے۔

مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ ، اختیار میں میری جان ہے! تم میں اگر کوئی شخص ایک رسی اور کلہاڑی لے کر اس وادی میں جاکر لکڑی کاٹنے کے بعد اسے فروخت کر کے ایک مد کھجوریں لے کر ایک تہائی اپنے پاس رکھے اور دو تہائیاں خیرات کر دے، یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا کر مانگتا پھرے اور لوگوں کی مرضی ہے چاہے اس کو کچھ دیں یا محروم کر دیں۔

(۳۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے پڑھنے والے تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ ہے جس نے قرآن کو ذریعہ تجارت بنا کر حکام و سلاطین سے عطیات جمع کئے۔ دوسرا وہ ہے جس نے قرآن کے حروف کو یاد رکھا لیکن اپنی بے عملی کی وجہ سے اس کے حدود کو ضائع کیا۔ اور تیسرا وہ ہے جس نے قرآن پڑھا، قرآن کی دوا سے اپنے دل کی بیماری کا علاج کیا، اس کی وجہ سے رات کو جاگتا رہا اور دن کو بھوکا رہا، مسجد میں قیام کرتا رہا اور اپنے پہلو سے بستر کو دور رکھا۔ ایسے لوگوں کے ذریعے اللہ بلاؤں کو دور کرتا ہے اور انہیں کے ذریعے سے اللہ دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور انہیں کی وجہ سے آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے۔ ایسے حفاظ قرآن لوگوں میں کبریت احمر سے بھی زیادہ نایاب ہیں[1]۔

(۳۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو توبہ کئے بغیر مرتا ہے جہنم اسکے سامنے تین دفعہ چنگھاڑتی ہے۔ پہلی چنگھاڑ کے وقت اس کے اندر جتنے بھی آنسو ہوں گے آنکھوں سے نکل پڑیں گے۔ دوسری چنگھاڑ کے وقت اس کے اندر جتنا خون ہے وہ اسکے نتھنوں کے ذریعے نکل پڑیگا اور تیسری چنگھاڑ پر تمام پیپ اسکے منہ سے نکلے گی۔ اللہ اس پر رحم کرے جو مرنے سے پہلے توبہ کرے اور جن کے حقوق میں کوئی کوتاہی ہوئی ہے ان کو راضی کر کے مرے، تو اسکی جنت کا میں ضامن ہوں۔

۱۔ کبریت احمر یعنی سرخ گندھک اور یہ نایاب ہوتی ہے۔

(۳۔ ے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے مال واہل اور عمل کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کہ ایک شخص کے تین بھائی ہوں۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اپنے بھائی سے کہا جو اس کا مال ہے کہ میری مشکل دیکھ رہا ہے؟ تو اس مشکل میں میری کیا مدد کرسکتا ہے؟ تو اس بھائی نے جواب دیا، میں تیری کوئی مدد نہیں کرسکتا، جب تک تو زندہ ہے تو جتنا چاہے مجھے لے لے تیرے بعد میں دوسروں کے ہاتھ میں چلا جاؤں گا اور وہ لوگ مجھے لے جائیں گے جو تجھے پسند نہ ہوں گے۔

حضور اکرمؐ نے اپنے اصحابؓ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: بتاؤ! تم ایسے بھائی کو کیا سمجھو گے؟

صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! یہ انتہائی بے فیض بھائی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: یہ مال ہے۔

پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس نے اس بھائی سے کہا جو اس کا اہل ہے کہ میں مر رہا ہوں بتاؤ اس سخت موقع پر تم میری کیا مدد کرسکتے ہو؟ تو اس بھائی نے کہا، میں تو صرف یہی مدد کرسکتا ہوں کہ تیری تیمارداری کروں اور جب تو مر جائے تو تجھے غسل وکفن دے کر لوگوں کے ساتھ تجھے قبرستان تک پہنچاؤں۔

حضور اکرمؐ نے صحابہؓ سے فرمایا: لوگو! ایسے بھائی کو کیا کہو گے؟

صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! یہ بھی بے فیض بھائی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: یہ اس کا خاندان ہے۔

پھر آپؐ نے مزید ارشاد فرمایا: مرنے والے نے تیسرے بھائی سے کہا کہ دیکھو میں مر رہا ہوں اس وقت تم میرے لئے کیا کرسکتے ہو؟ تو اس بھائی نے جواب دیا، میں تیری وحشت میں تیرا مونس ہوں گا، تیرے غموں کو دور کروں گا، قبر میں تیری وکالت کروں گا، اپنی پوری کوشش کر کے تجھے نجات دلاؤں گا۔

پھر حضور اکرمؐ نے صحابہؓ سے فرمایا: اس بھائی کو کیسا سمجھو گے؟

صحابہؓ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! یہ بہترین بھائی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: یہ اس کا عمل ہے۔ معاملہ اسی طرح سے ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ظلم تین قسم کے ہیں۔ وہ ظلم جو معاف نہ کیا جائے، وہ ظلم جو نہیں چھوڑا جائے گا، وہ ظلم جو معاف ہو جائے گا۔

وہ ظلم جو معاف نہیں کیا جائے گا وہ اللہ کا شریک بناتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرك بہ۔ یعنی اللہ شرک کو معاف نہیں کرتا۔

اور وہ ظلم جو نہیں چھوڑا جائے گا وہ بندوں کا ایک دوسرے پر ظلم کرنا ہے۔ اس کا عذاب بہت سخت ہے۔

وہ ظلم جو قابل معافی ہے وہ بندے کا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے کہ جس کا نقصان خود اس کو پہنچتا ہے۔

(۳۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ شیطان سونے والے کے سر کے پچھلے حصے میں تین گانٹھیں دیتا ہے اور ہر گانٹھ دیتے وقت کہتا ہے ابھی بڑی لمبی رات پڑی ہے سو جاؤ۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرے تو ایک گانٹھ کھل جاتی ہے۔ وضو کرے تو دوسری گانٹھ کھل جاتی ہے۔ نماز پڑھے تو تیسری گانٹھ کھل جاتی ہے۔ تو انسان صبح کے وقت تازہ دم ہو کر اٹھتا ہے ورنہ سست ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔

(۳۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیاہ جوتے کے تین وصف ہیں، نظر کو کمزور کرتا ہے، قوت باہ کو کم کرتا ہے، غصہ زیادہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ متکبروں کا لباس ہے۔ (اس زمانے میں ان کے لئے مخصوص تھا)۔

(۴۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زرد جوتے کے تین فوائد ہیں، نظر کو طاقت ملتی ہے، قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے اور غصے کو دور کرتا ہے اور اس

کے ساتھ ساتھ یہ انبیاءؑ کا پسندیدہ ہے۔

(۴۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مداوا تین چیزوں میں ہے۔ فاسد خون کا نکالنا۔ شہد کھانا اور داغ لگانا۔ لیکن میں نے اپنی امت کو داغ لگانے سے منع کیا ہے۔

(۴۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تین آدمیوں کے لئے تین چیزوں کا ضامن ہوں۔ ا۔ خود کو دنیا پر ڈال دینے والا۔ ۲۔ لالچی۔ ۳۔ کنجوس۔ اور میں ضمانت دیتا ہوں کہ انہیں ایسا فقر نصیب ہوگا جو انہیں بے نیاز نہیں کرے گا، ایسے مشغلے میں مصروف ہوں گے جس سے فراغت نہیں ملے گی اور ایسے رنج میں مبتلا ہوں گے جس کی کوئی حد نہیں ہوگی۔

(۴۳) حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاریؒ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اے ابوذرؓ! جو شخص بروز قیامت تین چیزیں نہ پیش کر سکے تو وہ خسارہ اٹھائے گا۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! وہ تین چیزیں کونسی ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: تقویٰ جو اسے محرمات سے بچا سکے، حلم جس کی وجہ سے احمق لوگوں کی جہالت کا توڑ کر سکے، حسن خلق جس کے ذریعے لوگوں سے مدارات سے پیش آ سکے۔

اے ابوذرؓ! اگر سب لوگوں سے زیادہ طاقتور بننا چاہتے ہو تو اللہ پر توکل کرو۔ اگر سب سے زیادہ باعزت بننا چاہتے ہو تو پرہیزگار ہو۔ اگر سب لوگوں سے زیادہ غنی بننا چاہتے ہو تو اپنے ہاتھ میں جو مال ہے اس سے زیادہ خدا کے خزانے پر بھروسہ رکھو۔

(۴۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: محبت کی سچائی تین چیزوں

کے ذریعے معلوم ہوتی ہے۔ محب اپنے محبوب کے کلام کو غیر کے کلام سے اچھا جانتا ہے، محب اپنے محبوب کی رضا کو غیر کی رضا پر مقدم سمجھتا ہے اور محب اپنے محبوب کی ہم نشینی کو غیر کی ہم نشینی پر ترجیح دیتا ہے۔

(۴۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان ہر وقت میرا مال، میرا مال کی رٹ لگائے رہتا ہے۔ مگر مال میں سے اس کا حصہ ہی کیا ہے؟ جسے تو نے خیرات کیا اسے باقی رکھا۔ جسے کھایا اسے فنا کیا اور جسے پہنا اسے بوسیدہ کیا۔

(۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کو تین چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ حجامت [۱]۔ حمام اور حسین عورت کی ہم نشینی۔

(۴۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین تکلیفیں ہیں اور تین ان کا مداوا ہیں۔ (گندا) خون تکلیف ہے اور حجامت (خون نکالنا) اس کا مداوا ہے۔ صفرا (یا سودا) تکلیف ہے اور مسہل اس کا مداوا ہے۔ بلغم تکلیف ہے اور حمام اسکا مداوا ہے۔

(۴۸) عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ ہمیں جن اوقات میں نماز پڑھنے اور مردوں کی تدفین سے روکتے تھے وہ یہ ہیں: سورج کے طلوع ہونے کے وقت یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے، گرمیوں کی عین دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے والا ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے۔ (ان تین اوقات میں نماز اور مردوں کا دفن کرنا مکروہ ہے)۔

(۴۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ کلام نہ کرے گا اور نہ ان کی طرف نگاہ کرم سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ بوڑھا زانی، جھوٹا امام اور متکبر فقیر۔ اور ایک حدیث میں جھوٹا امام کے بجائے جھوٹا بادشاہ بتایا گیا ہے۔

۱۔ حجامت سے مراد فاسد خون کا نکلوانا ہے۔

تیسری فصل :

سنی علماء سے مروی احادیث

(۵۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں، طرب انگیز باتیں سننا، شکار کا رسیا ہونا اور سلاطین کے دروازں کی حاضری دینا۔

(۵۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ شب معراج میں نے جنت کے دروازے پر تین سطریں لکھی ہوئی دیکھیں، پہلی سطر یہ تھی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ انا اللّٰہ لا الہ الا انا سبقت رحمتی غضبی۔ ترجمہ : میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی۔

دوسری سطر یہ تھی: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ الصدقة بعشرة والقرض بثمانیة عشر و صلة الرحم بثلاثین۔ ترجمہ : ایک صدقہ کے بدلے دس، قرض کے بدلے اٹھارہ، صلہ رحم کے بدلے تیس نیکیاں ہیں۔

تیسری سطر یہ تھی: من عرف قدری و ربوبیتی فلا یتھمنی فی الرزق۔ ترجمہ : جو میری قدر و منزلت اور ربوبیت سے واقف ہے وہ رزق کے لئے مجھ پر اتہام نہیں لگائے گا۔

(۵۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علیؑ کو وصیت میں فرمایا:

یا علیؑ ! تو مجھ سے ایسے ہی ہے جیسے موسیٰؑ سے ہارونؑ ۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ یا علیؑ ! میں تجھے ایسی وصیت کرتا ہوں، اگر تو نے اسے یاد رکھا تو باکرامت زندگی پائے گا اور شہادت کی موت حاصل کرے گا اور خدا تجھے بروز قیامت فقیہ عالم بنا کر مبعوث فرمائے گا۔

یا علیؑ ! جان لو کہ مومن کی تین علامات ہیں : روزہ، نماز اور صدقہ۔

یا علیؑ ! منافق کی تین علامات ہیں : جب بات کرے تو جھوٹ بولے گا، وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی کرے گا، امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے گا اور اسے کوئی نصیحت فائدہ نہ دے گی۔

یا علیؑ ! ریاکار کی تین نشانیاں ہیں : رکوع و سجود پورا نہیں کرے گا، لوگوں کے سامنے لمبی نماز پڑھے گا، اگر کوئی نہیں تو عبادت نہیں کرے گا، جلوت میں بکثرت ذکر خدا کرے گا اور خلوت میں خدا کو بھلا دے گا۔

یا علیؑ ! ظالم کی تین نشانیاں ہیں : اپنے سے کمتر پر جبر و قہر کریگا، رزق حرام کے حصول سے خوش ہوگا اور اسے یہ پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ کہاں سے کھا رہا ہے۔

یا علیؑ ! حاسد کی تین نشانیاں ہیں : موجودگی میں خوشامد کرے گا، پس پشت غیبت کرے گا اور غلط گواہی دے گا۔

یا علیؑ ! ست کی تین نشانیاں ہیں : اطاعت الٰہی میں سستی کرے گا، اپنی آہستگی کی وجہ سے عبادت کو ضائع کرے گا اور نماز میں اتنی تاخیر کرے گا کہ اس کا وقت ہی ختم ہو جائے گا۔

یا علیؑ ! تائب کی تین نشانیاں ہیں : گناہ سے بچنا، طلب علم میں حرص، جس طرح سے دودھ واپس تھنوں میں نہیں جاتا اسی طرح سے وہ بھی دوبارہ گناہ نہیں کرتا۔

یا علیؑ ! عاقل کی تین نشانیاں ہیں : دنیا کو حقیر سمجھنا، جفاؤں کو برداشت کرنا اور شدائد پر صبر کرنا۔

یا علیؑ ! حلیم کی تین نشانیاں ہیں : قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی کرتا ہے، محروم رکھنے والے کو عطا کرتا ہے اور ظالم کو بھی بد دعا نہیں دیتا۔

یا علیؑ ! احمق کی تین نشانیاں ہیں : فرائض الٰہیہ میں سستی، اللہ کے بندوں سے مذاق اور ذکر اللہ کے علاوہ بکثرت گفتگو۔

یا علیؑ ! لائق اور شائستہ شخص کی تین نشانیاں ہیں : اللہ اور اپنے درمیان اصلاح عمل صالح سے کرتا ہے۔ اپنے دین کی اصلاح علم سے کرتا ہے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرتا ہے جو خود اسے پسند ہو۔

یا علیؑ ! متقی کی تین نشانیاں ہیں : برے ہم نشین اور جھوٹے دوستوں سے بچتا ہے۔ کسی کی غیبت نہیں کرتا۔ حرام میں مبتلا ہونے کے خوف سے کچھ حلال بھی چھوڑ دیتا ہے۔

یا علیؑ ! سنگ دل کی تین نشانیاں ہیں : کمزور پر رحم نہیں کرتا، تھوڑی چیز پر قناعت نہیں کرتا اور اسے نصیحت فائدہ نہیں دیتی۔

یا علیؑ ! صدیق (جس کی گفتار اور کردار میں مطابقت ہو) کی تین نشانیاں ہیں : صدقہ کا چھپانا، مصیبت کا چھپانا اور عبادت کا چھپانا۔

یا علیؑ ! فاسق (بے دین) کی تین نشانیاں ہیں : فساد سے محبت ، انسانوں کی ضرر رسانی اور راہِ راست سے اجتناب۔

یا علیؑ ! کم حیثیت کی تین نشانیاں ہیں : خدا کا نافرمان ہوتا ہے۔ ہمسایہ کو آزار پہنچاتا ہے۔ سرکشی کو پسند کرتا ہے۔

یا علیؑ ! عابد کی تین نشانیاں ہیں : ذات الٰہی کی وجہ سے اپنے نفس کو قصوروار ٹھہراتا (کہ جو اعمال بجالایا ان کے انجام سے ناواقف ہے)۔ رضائے الٰہی کے لئے خواہشات کو ناپسند کرنا اور خدا کے حضور لمبی عبادت کرنا۔

یا علیؑ ! مخلص کی تین نشانیاں ہیں : بغض مال، بغض دنیا اور بغض معصیت۔

یا علیؑ ! عالم کی تین نشانیاں ہیں : صدقِ کلام، اجتناب حرام، خلق سے تواضع سے پیش آنا۔

یا علیؑ ! سخی کی تین نشانیاں ہیں : قدرت رکھتے ہوئے معاف کرنا، زکوٰۃ کی

ادائیگی کرنا اور حب صدقہ۔

یا علیؑ! اچھے دوست کی تین نشانیاں ہیں: اپنے مال کو تمہارے مال سے حقیر سمجھے، اپنے عظمت و احترام کو تمہاری عزت و عظمت سے کم سمجھے اور اپنی جان کو تمہاری جان اور تمہارے راز کو محفوظ رکھتے ہوئے کم سمجھے۔

یا علیؑ! فاجر کی تین نشانیاں ہیں: قسمیں کھا کر بدکاری کرتا ہے، عورتوں کے ذریعے دھوکا کھاتا ہے اور بے گناہوں پر بہتان تراشی کرتا ہے۔

یا علیؑ! کافر کی تین نشانیاں ہیں: اللہ کے دین میں شک کرنا، اللہ کے بندوں سے دشمنی رکھنا اور اطاعت الٰہی میں غفلت کرنا۔

یا علیؑ! بدکار کی تین نشانیاں ہیں: عذاب الٰہی سے بے خوف ہونا، اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا اور رسول اللہؐ کی مخالفت کرنا۔

(۵۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا: جو مرد یا عورت نماز میں سستی کرے، اللہ اسے اٹھارہ قسم کی سزائیں دے گا۔ چھ دنیا میں، تین موت کے وقت، تین قبر میں، تین محشر میں اور تین پل صراط پر۔

دنیا میں یہ سزائیں ملیں گی: اس کے رزق سے برکت اٹھالی جائے گی۔ اس کی زندگی سے برکت ختم کی جائے گی۔ اس کے چہرے کا نور ختم کیا جائے گا۔ اسلام میں اس کا کچھ حصہ نہ ہوگا۔ نیک لوگوں کی دعاؤں میں وہ شریک نہیں ہوگا۔ اس کی دعا منظور نہیں ہوگی۔

موت کے وقت اسے یہ سزائیں ملیں گی: ذلیل ہو کر مرے گا۔ مرتے وقت اس کی جان پر پہاڑ جتنا بوجھ ہوگا۔ پیاسا مرے گا، اس وقت اگرچہ دنیا کا تمام پانی اسے پلایا جائے تو بھی اس کی پیاس نہیں بجھے گی، بھوکا مرے گا، اس وقت اگرچہ تمام دنیا کا کھانا بھی اسے کھلایا جائے تو بھی وہ سیر نہیں ہوگا۔

قبر میں اسے یہ سزائیں ملیں گی: اسے شدید غم کا سامنا کرنا ہوگا اور قبر تاریک ہوگی۔ اس کی قبر تنگ کردی جائے گی جس میں روز قیامت تک عذاب میں رہے گا۔ ملائکہ اسے خوشخبری نہیں سنائیں گے۔

جو محشر میں سزائیں مقرر ہیں وہ یہ ہیں: قیامت کے دن گدھے کی شکل میں اٹھایا جائیگا۔ نامہ اعمال اسکے بائیں ہاتھ میں پکڑایا جائیگا۔ اور اسکا حساب لمبا ہوگا۔

اور جو سزائیں پل صراط پر جھیلنی ہیں وہ یہ ہیں: اللہ اس کی طرف نگاہِ شفقت نہیں فرمائے گا اور نہ ہی اسے (گناہ سے) پاک کرے گا۔ اس سے کسی قسم کا فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ خداوند تعالیٰ پل صراط پر ایک ہزار سال تک اس کا حساب کرنے کے بعد اسے جہنم بھیج دے گا۔ اس کا ثبوت سورۃ مدثر کی آیت ماسلککم فی سقر قالوا لم نك من المصلین۔ ہے۔ اہل جہنم سے اہل جنت پوچھیں گے کہ تمھیں کس چیز نے سقر میں ڈالا تو وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔

(۵۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد کو خداوند عالم عرش کے سائے میں پناہ نہیں دے گا۔ وہ جو اپنے لباس کو تکبر سے اونچا کرے تاکہ اس کا پیر کھل جائے (یہ اس زمانے میں متکبروں کی عادت تھی)۔ دوسرے وہ جو غیبت کرنے والے کے سامنے ہنسے (کہ اس کی ہمت افزائی ہو)۔ تیسرے وہ شخص جو کوئی شے دھوکہ دے کر خریدنے والے کو فروخت کرے۔

(۵۵) صحیح مسلم میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ تین اشخاص سے خدا کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نگاہ شفقت فرمائے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ پہلا شخص جو جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنا سودا بیچے۔ دوسرا وہ شخص جو جب بھی کسی سے نیکی کرے تو اس پر اپنا احسان جتلائے اور تیسرا وہ شخص جو ازراہ تکبر اپنی چادر زمین پر گھسیٹ کر چلے۔

(۵۶) تین اشخاص نبی اکرمؐ کی ازواج مطہرات کے پاس گئے اور ان سے حضورؐ کی عبادت کے متعلق پوچھا۔ جب ازواج مطہرات نے انہیں حضورؐ کی عبادت کے متعلق بتایا تو انہوں نے آپؐ کی عبادت کو گویا کم سمجھا۔ پھر کہنے لگے: ہم کہاں اور پیغمبر اکرمؐ کہاں، ان کے تو گزشتہ اور آئندہ گناہ معاف ہو چکے ہیں (چنانچہ اگر کم عبادت کرتے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے)۔

ایک صحابیؓ نے کہا: میں آج سے تمام رات عبادت کروں گا اور کبھی نہیں سوؤں گا۔ دوسرے صحابیؓ نے کہا: میں آئندہ دن کو ہمیشہ روزہ رکھوں گا کبھی دن کو کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اور تیسرے صحابیؓ نے کہا: میں بیوی سے الگ رہوں گا کبھی اس سے مقاربت نہیں کروں گا۔

حضور اکرمؐ ان تینوں صحابیوںؓ کے پاس گئے اور فرمایا: کیا تم لوگوں نے اس قسم کے الفاظ کہے ہیں؟ بخدا میں تم سے زیادہ خوف خدا رکھتا ہوں۔ پھر بھی میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور دن کو کھانا بھی کھاتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں شب کو نیند بھی کرتا ہوں۔ میں نے شادیاں بھی کی ہیں، میری بیویاں بھی ہیں۔ خبردار جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں ہے۔

(۵۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوے سے تین چیزیں سیکھو۔ چھپ کر مقاربت کرنا، صبح سویرے روزی کی تلاش کرنا اور اپنی حفاظت کے لئے ہر وقت محتاط رہنا۔

(۵۸) نبی اکرمؐ نے فرمایا: مومن کی تین نشانیاں ہیں۔ روزے کی الفت کی وجہ سے کم کھانا۔ ذکر الٰہی کی وجہ سے کم بولنا۔ اور نماز کی وجہ سے کم سونا۔

(۵۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبر کا عذاب تین وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے۔ غیبت، چغلی اور پیشاب کی آلودگی کا خیال نہ رکھنے سے۔

(۶۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موت کے وقت جس شخص کے ساتھ تکبر، قرض، اور خیانت نہ ہوں گے، اہل بہشت سے ہے۔

(۶۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنے بعد امت سے تین چیزوں کا خوف ہے۔ مغفرت کے بعد گمراہی، شکم اور فرج کے فتنوں میں گرفتاری۔

(۶۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کے دین میں تقویٰ اختیار نہیں کرے گا اللہ اسے تین میں سے ایک خصلت میں ضرور مبتلا کرے گا یا تو اسے جوانی میں موت دے گا یا پھر کسی سلطان کی چاکری میں لگادے گا یا اسے دیہاتی بنادے گا۔

(۶۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد ایسے ہیں جن کے لئے زمین، آسمان اور ان میں رہنے والی مخلوق شب و روز استغفار کرتے ہیں اور وہ افراد یہ ہیں، علماء، معلمین، اور عمل کرنے والے۔

(۶۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل کبھی خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کیلئے اخلاص عمل، ائمہ مسلمین کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت سے وابستگی کیونکہ اس کے گرد دعائے خیر کا احاطہ ہے۔

(۶۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں سے منقطع نہیں ہوتا، صدقہ جاریہ، وہ علم جسے وہ سکھا گیا اور اس کے بعد لوگ اس سے نفع حاصل کریں، نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا کرے۔

(۶۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بروز قیامت جب کوئی سایہ نہ ہوگا تو اس وقت اللہ تعالیٰ تین اشخاص کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا۔ دریافت کیا گیا: وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: وہ جو کسی مسلمان کے دل سے غم کو

مٹائے، یا میری سنت کو زندہ کرے، یا مجھ پر بکثرت درود بھیجے۔

(۶۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے تین اشخاص پر عذاب کا فیصلہ ہوگا۔ ایک شہید پیش ہوگا، اللہ نے اس پر جو نعمات کی تھیں اسے یاد دلائے گا، وہ تسلیم کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ بتاؤ ان نعمتوں کے بدلے تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا رب العالمین! میں نے تیری راہ میں جہاد کیا اور جہاد میں اپنی جان قربان کردی۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے، تو نے اس لئے جنگ کی تھی کہ لوگ کہیں یہ بڑا جنگجو ہے اور تجھے یہ مقصد مل چکا ہے۔ فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے جہنم بھیج دیا جائے۔

دوسرا شخص جو قاری قرآن ہوگا خدا کے حضور پیش کیا جائے گا، اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا وہ انہیں تسلیم کرے گا۔ پھر اللہ پوچھے گا بتا تو نے ان نعمتوں کا شکر کس طرح کیا؟ وہ عرض کرے گا رب العالمین! میں نے علم پڑھا اور پڑھایا، قرآن کا قاری بنا۔ اللہ فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے قرآن میری رضا کے لئے نہیں پڑھا تھا بلکہ اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ تجھے عالم اور قاری کہیں اور تجھے یہ مقصد مل چکا ہے۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اسے جہنم بھیج دیا جائے۔

اس کے بعد ایک دولت مند شخص کو پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے نعمات یاد دلائے گا وہ انہیں تسلیم کرے گا۔ پھر اللہ پوچھے گا بتاؤ ان نعمات کا شکر تو نے کیسے ادا کیا؟ وہ عرض کرے گا رب العالمین میں نے اپنی دولتمندی کو نیکی کی راہوں میں خرچ کیا۔ تو اللہ فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے تو نے دولت کو میری رضا کے لئے خرچ نہیں کیا تھا تو نے اس لئے دولت کو خرچ کیا کہ لوگ کہیں کہ بڑا سخی ہے اور تیرا یہ مقصد تجھے مل چکا ہے۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوگا اسے جہنم بھیج دیا جائے۔

(۶۸) امام جعفر صادق نے حضرت رسالتمآب سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے

فرمایا تین افراد میری امت کے افضل افراد ہیں طالب علم اللہ کا حبیب ہے۔ غازی اللہ کا ولی ہے۔ اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے کھانے والا اللہ کا دوست ہے۔

(۶۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے۔ انبیاء، علماء، شہداء۔ دیکھو علماء کا درجہ نبوت کے بعد اور شہادت سے بلند ہے۔

(۷۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا۔ جسے اللہ اور رسولؐ سب چیز سے زیادہ محبوب ہوں، جو کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ کی وجہ سے کرے، جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے ایمان کے بعد کفر کو بھی ویسے ہی ناپسند کرے۔

(۷۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں تین شخص تھے۔ ایک مبروص تھا۔ دوسرا گنجا تھا اور تیسرا اندھا تھا۔ اللہ نے ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجا تو وہ سب سے پہلے مبروص کے پاس گیا اور اس سے پوچھا تجھے سب چیزوں سے زیادہ کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد۔ میرے برص کے دھبے دور ہو جائیں جن کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس کی جلد پر ہاتھ پھیرا اس کے دھبے دور ہوگئے، اچھی جلد مل گئی اور خوبصورت رنگ مل گیا۔ اس کے بعد پوچھا تجھے کونسا مال پسند ہے اس نے کہا اونٹ۔ فرشتے نے ایک اونٹنی اس کے حوالے کی اور کہا خدا اس میں برکت ڈالے گا۔

اس کے بعد وہی فرشتہ گنجے کے پاس گیا اور اس کی سب سے بڑی خواہش دریافت کی۔ اس نے کہا میری سب سے بڑی خواہش یہی ہے کہ میرے سر پر بال اُگ آئیں۔ پھر پوچھا تجھے کونسا مال پسند ہے؟ اس نے کہا گائے۔ فرشتے نے ایک گائے اس کے حوالے کر کے کہا یہ لو خدا اس میں برکت ڈالے گا۔

بعد ازاں وہ فرشتہ اندھے کے پاس گیا اس سے پوچھا تیری سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ اس نے کہا مجھے آنکھیں مل جائیں تاکہ میں جہان کو دیکھنے کے قابل ہو جاؤں۔ فرشتے نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا وہ چشم زدن میں بینا ہو گیا۔ پھر اس سے پوچھا تمہیں مال کونسا پسند ہے؟ اس نے کہا بکری۔ فرشتے نے ایک بکری اس کے حوالے کر کے کہا یہ بکری لے لو خدا اس میں برکت ڈالے گا۔ اس کے بعد فرشتہ چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد مبروص کے اونٹوں سے وادی بھر گئی، گنجے کی گایوں سے وادی بھر گئی اور اندھے کی بکریوں سے وادی بھر گئی۔

پھر وہی فرشتہ اونٹ والے کے پاس مبروص بن کر آیا اور کہا کہ میں مسکین انسان ہوں، سفر میں میرا اونٹ مر گیا، جس خدا نے تجھے خوبصورت جلد اور چہرہ عطا کیا ہے اس کے صدقے میں مجھے ایک اونٹ دے دو۔ تو اس شخص نے کہا کہ میری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں میں تمہیں اونٹ نہیں دے سکتا۔ تو فرشتے نے کہا کہ یہ بتاؤ کیا تم پہلے بدہیئت مبروص نہ تھے؟ لوگ تم سے نفرت نہ کرتے تھے۔ خدا نے تمہیں صحت دی اور مال دیا۔ اس نے کہا غلط ہے یہ مال ترکہ تو میں نے اپنے آباء واجداد سے حاصل کیا ہے۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھے تیری سابق حالت میں لوٹا دے۔ وہ شخص فوراً مبروص بن گیا اور سارا مال تباہ ہو گیا۔

اس کے بعد وہ فرشتہ دوسرے شخص کے پاس گنجا بن کر گیا اور اس سے بھی وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں اور اس نے بھی پہلے کی طرح رعونت دکھائی۔ فرشتے نے اسے دوبارہ گنجا بنا دیا اور اس کا مال تلف ہو گیا۔

اس کے بعد تیسرے شخص کے پاس اندھا بن کر گیا اور کہا کہ میں مسکین اور مسافر آدمی ہوں جس خدا نے تجھے آنکھیں عطا کیں اس کے صدقے میں مجھے ایک بکری دے دو تاکہ میں اس سے اپنی گزر بسر کر سکوں۔ تو اس نے کہا: آپ نے بالکل

سچ کہا، میں واقعی اندھا تھا، اللہ نے مجھے بینائی عطا کی، اللہ نے مجھے مال عطا کیا۔ اس ریوڑ سے جتنا دل چاہے بکریاں لے جاؤ۔ تو اس وقت فرشتے نے کہا کہ تجھے مبارک ہو اپنا مال اپنے پاس رکھو۔ اللہ نے مجھے تمہارے امتحان کے لئے بھیجا تھا، اللہ تم سے راضی ہے اور ان دو سے ناراض ہے۔

(۷۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد پر خداوند عالم سب سے زیادہ ناراض ہوگا۔ ایک وہ جو خانہ کعبہ کی ہتک کرے۔ دوسرے وہ جو مسلمانوں میں سنت و روش جاہلیت کو فروغ دے۔ تیسرے وہ جو بے گناہ کو سزا دے اور اس کا خون بہائے۔

(۷۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فساد برپا کرانے والا۔ کنجوس۔ اور احسان جتلانے والا جنت میں نہیں جائیں گے۔

(۷۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم تو بس تین چیزیں ہیں۔ آیت محکمہ (کہ ان کے معنی واضح اور روشن ہوتے ہیں)۔ یا سنت قائمہ (پیغمبرؐ کی ثابت شدہ سنت)۔ یا فریضہ عادلہ۔ اس کے ماسوا زائد ہے۔

(۷۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تین مقامات پر بول و براز کرو گے تو لوگ تم پر لعنت کریں گے، لہذا ان تینوں لعنتوں سے بچو۔ (غیر جاری) پانی میں پاخانہ نہ کرو۔ راستے کے درمیان پاخانہ مت کرو۔ اور سایہ دار درخت کے نیچے پاخانہ مت کرو۔ (کہ عام طور پر وہاں آرام کے لئے بیٹھا جاتا ہے، اسی طرح میوہ دار درخت کے سائے میں)۔

(۷۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد خدا کی کفالت میں ہیں۔ اول وہ شخص جو خدا کے لئے میدان جنگ میں جاتا ہے وہ خدا کی پناہ میں ہے یہاں تک کہ قتل ہو جاتا ہے اور بہشت کی طرف روانہ ہوتا ہے یا مال غنیمت اور

ثواب کے ساتھ وطن واپس آتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جو مسجد کی طرف جاتا ہے۔ تیسرے وہ شخص جو بے عیب مسجد میں داخل ہوتا ہے۔

(۷۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز شب کو فراموش نہ کرو اس لئے کہ یہ نماز امم سابقہ میں صالحین کا طریقہ رہا ہے، رب کا تقرب اور گناہوں کے مٹانے کا ذریعہ ہے، اور گناہوں سے روکنے والی ہے۔

(۷۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تین مواقع پر بہت خوش ہوتا ہے۔ جب بندہ نماز شب کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ جب لوگ نماز کی صفیں بناتے ہیں۔ جب دشمن کے سامنے صف آرا ہوتے ہیں۔

(۷۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ تین مواقع پر حلال ہے۔ بیوی کو خوش رکھنے کے لئے مرد کا جھوٹ بولنا۔ جنگ میں دشمن کو دھوکہ دینے کے لئے جھوٹ بولنا۔ صلح کرانے کی غرض سے جھوٹ بولنا۔

(۸۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ بندے سے کہے گا اے فرزند آدم! میں بیمار ہوا مگر تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا رب العالمین! تو کیسے بیمار ہو سکتا ہے اور میں کس طرح سے تیری عیادت کر سکتا تھا؟ تو اللہ فرمائے گا کیا تجھے پتا نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا، مگر تو نے اس کی عیادت نہ کی تھی۔ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے اس کے پاس موجود پاتا۔

اے فرزند آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ تو بندہ کہے گا اے اللہ! تو تو رب العالمین ہے میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا؟ اللہ فرمائے گا یاد کر فلاں موقع پر میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا، مگر تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ اگر اس وقت تو اسے کھانا کھلاتا تو مجھے اس وقت وہاں موجود پاتا۔

پھر فرمائے گا میں نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ بندہ

عرض کرے گا رب العالمین! میں تجھ کو کیسے پانی پلا سکتا تھا؟ تو اللہ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا، مگر تو نے پانی نہ پلایا تھا۔ اگر اس وقت تو اسے پانی پلاتا تو وہ احسان میرے اوپر ہوتا۔

(۸۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین کام افضل ترین کام ہیں۔ دولت و عزت کے ہوتے ہوئے تواضع اختیار کرنا، قدرت رکھتے ہوئے معاف کردینا، احسان جتلائے بغیر عطیہ دینا۔

(۸۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد ایسے ہیں جن سے میں روز قیامت دشمنی اختیار کروں گا۔ ایک وہ کہ جس نے میرے نام پر کسی کو امان دی لیکن اس میں خیانت کی۔ دوسرے وہ کہ جس نے کسی آزاد شخص کو غلام بناکر فروخت کردیا اور یوں حاصل ہونے والی رقم کھا گیا۔ تیسرے وہ کہ جس نے کسی سے مزدوری لی لیکن اس کا معاوضہ ادا نہ کیا۔

(۸۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوال کرنا حلال نہیں ہے مگر تین افراد کے لئے۔ ایک وہ شخص کہ قرض کی ادائیگی سے عاجز ہو تو قرض کی مقدار کے برابر کسی شخص سے طلب کرسکتا ہے۔ دوسرے وہ شخص کہ کسی حادثے کی بناپر اس کا مال اس کے ہاتھ سے جاتا رہا ہو تو وہ اپنے گزارے کے لائق رقم کا سوال کرسکتا ہے۔ تیسرے وہ شخص کہ جو فقر و فاقہ سے دوچار ہوگیا ہو اور اس کی تصدیق اس کی قوم کے دو عاقل افراد کریں تو اس کے لئے بھی جائز ہے جب تک محتاجی ختم نہ ہو۔ لیکن ان حالات کے علاوہ بھیک مانگنا خلافِ شرع ہے اور جو کوئی اس سے لڑائی جھگڑا کرے حرام ہے۔

(۸۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذرؓ سے فرمایا: اپنے دل کو فکر کے ذریعے سے تنبیہہ کرو، نیند سے اپنے پہلو کو علیحدہ رکھو اور اپنے رب سے ڈرو۔

(۸۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں حافظہ کو قوی اور بلغم کو ختم کرتی ہیں۔ قرآن پڑھنا۔ شہد اور کندر کھانا۔

(۸۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عقل کے تین حصے ہیں، جو تینوں حصے رکھتا ہو وہ عاقل ہے اور جو نہیں رکھتا بے عقل ہے اور وہ یہ ہیں۔ خداوند عالم کی صحیح شناخت۔ مکمل اطاعت کرنا اور خداوند عالم سے خوش گمانی رکھنا۔

(۸۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص حب دنیا کا شربت پیتا ہے اور دار فانی سے دل لگاتا ہے تین مصیبتوں میں گرفتار ہوتا ہے۔ تکلیف دہ مشغلہ۔ بے حد آرزوئیں اور بے فائدہ لالچ۔

(۸۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں نجات بخش ہیں اور تین چیزیں نقصان رساں ہیں۔ نجات بخش یہ ہیں: ظاہری اور باطنی طور پر خداوند عالم سے خوف۔ فقیری اور دولتمندی میں میانہ روی۔ اور غصہ اور خوشی میں اعتدال۔ نقصان رساں چیزیں یہ ہیں: بخل کہ اس کا مطیع ہو جائے۔ ہوس جس کی پیروی کرنے لگے۔ اور خود پسندی۔

(۸۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص کو بروز قیامت عرش کے سائے میں جگہ ملے گی۔ قضائے حاجت کے بعد فوراً وضو کرنے والا۔ اندھیرے میں مسجد میں جانے والا۔ اور بھوکے کو کھانا کھلانے والا۔

چوتھی فصل :

شیعہ و سنی علماء سے مروی احادیث

(۹۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عبادت کرنے والوں کی تین قسمیں ہیں۔ وہ عبادت گزار جنہوں نے (جہنم کے) خوف کی وجہ سے عبادت کی، یہ غلاموں کی عبادت ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے ثواب اور جنت کی طمع میں عبادت کی، یہ مزدوروں کی عبادت ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے صرف اللہ کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے عبادت کی، یہ آزاد لوگوں کی عبادت ہے اور یہ افضل ترین عبادت ہے۔

(۹۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو معصیت کی ذلت کو چھوڑ کر اطاعت کی عزت میں آیا، اللہ بغیر مال کے اسے غنی کرے گا، بغیر کسی لشکر کے اس کی نصرت کرے گا، اور بغیر قبیلے کے اللہ اس کو عزت دے گا۔

(۹۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ایک گروہ سے ملاقات کی اور فرمایا: تم نے کس حال میں صبح کی؟ انہوں نے عرض کی: ہم نے حالت ایمان میں اور خدا پر اعتماد رکھتے ہوئے صبح کی۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے ایمان کی علامت کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہم آزمائش پر صبر کرتے ہیں اور فراخی میں شکر کرتے ہیں اور قضائے الٰہی پر راضی رہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بلاشبہ رب کعبہ کی قسم! تم صحیح مومن ہو۔

(۹۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: محبت و عشق معرفت کی بنیاد ہے۔ عفتِ نفس یقین کی بنیاد ہے۔ اور یقین کی انتہا تقدیرِ الٰہی پر راضی رہنا ہے۔

(۹۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: معاملات تین طرح کے ہیں، ایک امر وہ ہے جسکی درستگی واضح ہے اسکی اتباع کر۔ دوسرا وہ ہے جس کی گمراہی واضح

ہے اس سے پرہیز کر اور تیسرا وہ ہے جس میں اختلاف ہے اسے اللہ کے حوالے کر۔

(۹۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند کرتا ہے اور تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ جن اشیاء کو پسند کرتا ہے وہ یہ ہیں: اولاً اس کی عبادت کرو اور شرک نہ کرو۔ ثانیاً اس کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور فرقے نہ بنو۔ ثالثاً اللہ جسے تمہارے امور کا والی بنائے اس کی خیر خواہی کرو۔ اور تین ناپسندیدہ باتیں یہ ہیں: اللہ تمہارے لئے قیل و قال (اختلاف) کو ناپسند کرتا ہے، کثرت سوال کو ناپسند کرتا ہے، اور مال کے ضائع کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۹۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم بندۂ پرہیزگار، بے نیاز اور گمنام کو دوست رکھتا ہے۔

(۹۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کا فائدہ تین طرح سے پہنچتا ہے۔ راہِ خدا میں دوستی۔ خدا کے لئے دشمنی اور (گناہ کے وقت) خدا سے شرم۔

(۹۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کرم، (و بزرگواری) تقویٰ سے ہے۔ شرف، تواضع و انکسار سے ہے۔ اور تسلیم، خدا پر یقین سے ہے۔

(۹۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیلؑ سے پوچھا: کیا ملائکہ کسی چیز پر ہنستے اور روتے بھی ہیں؟

حضرت جبرئیلؑ نے عرض کی: جی ہاں! تین مواقع پر ازراہ تعجب ہنستے ہیں اور تین مواقع پر ازراہ شفقت روتے ہیں۔ پہلا موقع جب کوئی شخص سارا دن لغویات میں گزار کر نماز عشاء پڑھنے کے بعد پھر لغویات شروع کرتا ہے تو فرشتے ازراہ تعجب ہنس کر کہتے ہیں، غافل! سارے دن کی لغویات سے ابھی تو سیر نہیں ہوا کہ اس وقت بھی دوبارہ لغویات شروع کر دیں۔

دوسرا موقع جب کسان پہلی زمین کے بعد دوسری زمین بنانے کے لئے پتھر

ہٹاتا ہے، باڑھ لگاتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میری آمدنی میں اضافہ ہو جائے تو اس وقت فرشتے ازراہ تعجب ہنس کر کہتے ہیں، جب پہلی زمین نے تیرا پیٹ نہیں بھرا تو کیا یہ زمین تیرا پیٹ بھر سکے گی؟

اور تیسرا موقع اس وقت جب بے پردہ عورت مر جائے اور اس کے وارث اسے کفن دینے کے بعد اس کو قبر میں داخل کرتے ہیں اور اچھی طرح سے قبر کی اینٹیں بند کرتے ہیں تاکہ اس کا جسم ہر نگاہ سے چھپ جائے تو اس وقت ملائکہ ہنس کر کہتے ہیں، جب تک کوئی اس کی طرف نظر اٹھا سکتا تھا، اس وقت تک اس نے اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں سے نہیں چھپایا اور اب جب کوئی اس کو دیکھنے کے لئے تیار نہیں ہے، تم اسے چھپا رہے ہو۔

اور وہ تین مواقع جن پر ملائکہ رو دیتے ہیں وہ یہ ہیں: پہلا موقع جب کوئی حصول علم کے لئے سفر میں جائے اور اسے سفر میں موت آجائے۔

دوسرا موقع اس وقت جب بوڑھے میاں بیوی بیٹے کی دعا کرتے ہیں اور انہیں بیٹا مل جائے تو خوش ہو کر کہتے ہیں یہ بڑھاپے میں ہماری خدمت کرے گا اور ہمارے جنازوں کو کندھا دے گا پھر ان کی زندگی میں اس بچے کی موت آجائے۔ اس وقت ان دونوں کے رونے سے پہلے ملائکہ روتے ہیں۔

اور تیسرا موقع اس وقت جب یتیم بچہ نیند سے اٹھتے ہوئے اپنی ماں کو بلانے کے لئے روتا ہے کیونکہ اس وقت اسے اپنی ماں کی موت کا خیال نہیں ہوتا، اس کے رونے کی آواز سن کر دایہ جھڑک کر کہتی ہے کہ کیوں رو رہا ہے؟ جب بچہ دایہ کی جھڑکی سنتا ہے تو اسے اپنی ماں کی موت یاد آجاتی ہے تو مایوس ہو کر چپ ہو جاتا ہے۔ اس وقت فرشتے ازارہ ترحم رو دیتے ہیں۔

(۱۰۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں۔

اس کی زبان اور دل جدا ہوتے ہیں۔ اس کی گفتار اور کردار ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں۔ اس کے ظاہر اور باطن میں فرق ہوتا ہے۔

نیز فرمایا: حاسد کی بھی تین نشانیاں ہوتی ہیں۔ پیٹھ پیچھے برا کہتا ہے۔ سامنے چاپلوسی کرتا ہے۔ اور مصیبت کے وقت شماتت کرتا ہے۔

(۱۰۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز صبح کے بعد ایک سو مرتبہ **لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ** کہے تو اللہ تعالیٰ اسے تین نعمتیں عطا فرمائے گا۔ دنیا اور آخرت کی سختی کو اس کے لئے آسان بنائے گا۔ شیطان اور سلطان کے شر سے اسے پناہ دے گا۔ کسی گناہ کی وجہ سے اس کا ایمان زائل نہیں ہوگا۔

نیز فرمایا: جو شخص نماز ظہر کے بعد ایک سو مرتبہ **اللهم صل علی محمد وآل محمد** کہے گا اللہ اسے تین چیزیں عطا فرمائے گا۔ وہ مقروض نہیں ہوگا اس کا جتنا قرض ہوگا اللہ خزانہ غیب سے ادا فرمائے گا۔ اس کے ایمان کو زوال سے محفوظ رکھے گا۔ قیامت کے دن اس سے اللہ اپنی نعمتوں کا حساب نہیں لے گا۔

نیز فرمایا: جو شخص نماز عصر کے بعد ایک سو مرتبہ **استغفر اللّٰه واتوب الیه** کہے گا اللہ اسے تین انعام دے گا۔ اس کے گناہ معاف فرمائے گا۔ اس کا رزق کشادہ کرے گا۔ اس کی دعا منظور فرمائے گا۔

نیز فرمایا: جو شخص نماز مغرب کے بعد ایک سو مرتبہ **لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه** کہے گا اللہ اسے تین نعمتیں عنایت فرمائے گا۔ گناہ کی وجہ سے اس کا ایمان زائل نہ ہوگا۔ اللہ اس سے خوش ہوگا۔ عذاب قبر سے اسے نجات دے گا۔

نیز فرمایا: جو شخص نماز عشاء کے بعد ایک سو مرتبہ **سبحان اللّٰه والحمدللّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اکبر ولاحول ولاقوة الا باللّٰه العلی العظیم** کہے گا اللہ اسے اس پر تین طرح لطف فرمائے گا۔ اس کے نامہ اعمال میں دس ہزار

نیکیاں لکھے گا، دس ہزار برائیاں مٹائے گا، اور جنت میں اس کے لئے لؤلؤ اور زبرجد کے پانچ لاکھ محلات بنائے گا۔

(۱۰۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین عورتوں سے اللہ قبر کے عذاب کو دور رکھے گا اور قیامت کے دن انہیں میری بیٹی فاطمہ زہرا کے ساتھ محشور فرمائے گا۔ وہ عورتیں یہ ہیں: وہ عورت جو شوہر کی تنگدستی پر صبر کرے (اور اس سے جدا نہ ہو)۔ وہ عورت جو شوہر کی بدخلقی پر صبر کرے (اور اس سے طلاق کا تقاضہ نہ کرے)۔ اور وہ عورت جو (غریب شوہر کو) مہر بخش دے۔

(۱۰۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین صفات جنتیوں کے اخلاق میں سے ہیں جو مرد بزرگ کے علاوہ کسی میں پیدا نہیں ہوتیں۔ جفاکار سے نیکی۔ ظالم کو معاف کردینا۔ اور ایسے کو عطا کرنا جو اس کی توقع اس سے نہ رکھتا ہو۔

(۱۰۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد عرش کے سائے میں ہوں گے۔ وہ جس نے رشتہ داروں سے نیک سلوک کیا ہو۔ وہ عورت جس نے شوہر کے مرنے کے بعد اس کے بچوں کی پرورش کی ہو اور دوسری شادی نہ کی ہو۔ وہ کہ جس نے غریب اور اسیر کو کھانا کھلایا ہو۔

(۱۰۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احمق کی تین نشانیاں ہیں۔ اللہ کی نافرمانی۔ ہمسائے کو تکلیف دینا۔ اور وعدہ پر قائم نہ رہنا۔

نیز فرمایا: زاہد کی تین نشانیاں ہیں۔ برے ساتھی سے الگ رہنا۔ جھوٹ نہ بولنا۔ اور حرام کاموں سے پرہیز کرنا۔

نیز فرمایا: بدبخت کی تین نشانیاں ہیں۔ حرام کا لقمہ کھانا۔ علماء کی صحبت سے کنارہ کرنا۔ اور محتاجوں پر رحم نہ کرنا۔

نیز فرمایا: عاقل کی تین نشانیاں ہیں۔ ترک دنیا۔ لوگوں کی سختیاں برداشت

کرنا۔ اور مصائب میں صبر کرنا۔

(۱۰۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علیؑ سے فرمایا: خوش نصیب کی تین نشانیاں ہیں۔ اپنے وطن میں رزق حلال کا میسر ہونا۔ علماء کی ہم نشینی۔ اور امام کے ساتھ پنجگانہ نماز باجماعت۔

نیز فرمایا: بدنصیب کی تین نشانیاں ہیں۔ رزق حرام کھانے والا۔ علماء سے دوری رکھنے والا۔ اور اکیلے نماز پڑھنے والا۔

(۱۰۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دل تین طرح کے ہیں۔ وہ دل جو دنیا میں مشغول ہے۔ وہ دل جو عقبیٰ میں مشغول ہے۔ وہ دل جو اپنے مولیٰ میں مشغول ہے۔ جو دل دنیا میں مشغول ہوا اس کے لئے شدت و بلا ہے۔ جو دل عقبیٰ میں مشغول ہوا اس کے لئے بلند درجات ہیں۔ جو دل مولا میں مشغول ہوا اس کے لئے دنیا بھی ہے عقبیٰ بھی ہے مولا بھی ہے۔

پانچویں فصل

(۱۰۸) اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا، اے میرے حبیب! مجھے تین چیزوں سے محبت ہے وہ یہ ہیں: قلبِ شاکر، لسانِ ذاکر، اور وہ بدن جو آزمائش پر صبر کرے۔

(۱۰۹) ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ رب العزت اپنے بندے میں یہ تین خصلتیں پسند کرتا ہے: مقدور بھر خرچ کرنا، پشیمانی کے وقت رونا، اور فقر و تہی دستی کے وقت صبر کرنا۔

(۱۱۰) ایک حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا: میں دنیا میں تین چیزیں پسند کرتا ہوں۔ گمراہ کو راستہ دکھانا، مظلوم کی مدد کرنا، اور مساکین سے محبت کرنا۔

(۱۱۱) ایک اور حدیث میں ہے کہ جبرئیلؑ نے فرمایا: میں تمہاری دنیا سے تین چیزوں کو دوست رکھتا ہوں۔ گمراہوں کی ہدایت۔ غریبوں سے الفت اور تنگدستوں کی مدد۔

(۱۱۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری دنیا میں سے میرے لئے تین چیزیں پسند کی گئی ہیں۔ خوشبو، عورتیں، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی۔

(۱۱۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علیؑ سے فرمایا: مجھے تین چیزوں سے محبت ہے۔ گرمی کا روزہ، (راہِ خدا میں) تلوار کی جنگ، اور مہمان کی عزت۔

(۱۱۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے دنیا میں یہ تین کام پسند ہیں۔ مساجد کی طرف جانا، علماء کے پاس بیٹھنا، اور نماز جنازہ۔

(۱۱۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین وہی لو جو صحیح ہو۔ دنیا اتنی پاؤ جس سے کفایت ہو جائے۔ ظلم و جفا کو چھوڑ دو اس لئے کہ عمر کم ہے اور جانچنے والا باخبر ہے۔

(۱۱۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ کم کھانا، کم سونا، کم بولنا۔

(۱۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ زیادہ کھانا، زیادہ سونا، زیادہ بولنا۔

(۱۱۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین کاموں کو دوست رکھتا ہے۔ دینی امور کا انجام دینا، لوگوں کے ساتھ فروتنی کا اظہار، اور بندگان خدا کے ساتھ نیکی۔

(۱۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں انبیاءؑ کی سنت ہیں۔ طہارت و صفائی، نکاح، تقویٰ۔

(۱۲۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں حماقت کی نشانیاں ہیں۔ زیادہ مذاق، فضول سرگرمیاں، غصہ اور تندی۔

(۱۲۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کی تین عادتیں ہیں۔ تکبر، خود پسندی اور بد اخلاقی۔

(۱۲۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین کام رفاقت اور دوستی کو خالص اور بے آلائش کر دیتے ہیں۔ دوست کے منہ پر اس کا عیب بتانا۔ اس کی غیر موجودگی میں اس کی آبرو کی حفاظت اور سختی کے وقت اس کی مدد۔

(۱۲۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد پر قیامت کے دن خوف نہیں ہوگا۔ ایمان میں مخلص شخص، احسان کا بدلہ چکانے والا، عادل بادشاہ۔

(۱۲۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد کی بدبخت کے سوا کوئی مخالفت نہیں کرے گا۔ عالم باعمل، عاقلِ خرد مند، اور عادل حاکم۔

(۱۲۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص کی غیبت جائز ہے۔ ظالم حاکم، اعلانیہ فاسق، شراب کا رسیا۔

(۱۲۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص سے اللہ تعالیٰ بروز قیامت کلام نہیں کرے گا، ان پر نگاہ شفقت نہیں فرمائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے، وہ یہ ہیں: اپنے علم کے بدلے متاع دنیا کو طلب کرنے والا، شبہات کے ذریعے حرام کو حلال سمجھنے والا، اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے والا۔

(۱۲۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ شہید فی سبیل اللہ، وہ غلام جو کسی کی غلامی میں رہتے ہوئے اللہ کی اطاعت سے غافل نہ ہوا، اور باعفت عیالدار غریب۔

(۱۲۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں کو اللہ ناپسند کرتا ہے۔

نیکی کر کے جتلانے والا، رزق ہوتے ہوئے کنجوسی کرنے والا، فضول خرچ غریب۔

(۱۲۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔ وہ شخص جو ظلم و جور کے ذریعے امارت حاصل کرے، زکوٰۃ نہ دینے والا صاحب نصاب، بدکار غریب۔

(۱۳۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں میں سے کسی کو رعایت نہیں ہے۔ وعدہ وفائی چاہے مسلمان سے ہو یا کافر سے ہو، والدین سے نیکی والدین چاہے مسلم ہوں یا کافر، اور امانت کی ادائیگی خواہ مومن کی ہو یا کافر کی ہو۔

(۱۳۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں تین باتیں ہیں اس کا ایمان مکمل ہے۔ اللہ کے لئے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کرنا، کوئی بھی عمل ریاکاری کے جذبے کے تحت نہ کرنا، جب دو معاملات اس کے سامنے پیش کئے جائیں، ایک کا تعلق دنیا سے ہو اور دوسرے کا تعلق آخرت سے ہو تو آخرت کے معاملے کو دنیا کے معاملے پر ترجیح دینا۔

(۱۳۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین کام افضل اعمال ہیں۔ جہاد بالنفس، خواہشات پر غالب آنا، دنیا سے روگردانی۔

(۱۳۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین کاموں میں کبھی دیر نہ کرو۔ وقت ہو جائے تو نماز میں دیر نہ کرو، جنازہ آجائے تو تدفین میں دیر نہ کرو، لڑکی اور لڑکے کی شادی جیسے ہی کُفُو ملے۔

(۱۳۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین کے حق کو منافق کے علاوہ اور کوئی حقیر نہیں سمجھتا۔ مسلمان بوڑھا، عادل حاکم، نیکی کی دعوت دینے والا۔

(۱۳۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین صفتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ایک صفت بھی پائی جائے تو اللہ حورعین سے اس کا نکاح فرمائے گا۔ وہ

شخص جس نے خفیہ امانت کو اللہ کے خوف کی وجہ سے ادا کیا، وہ شخص جو اپنے قاتل کو معاف کر دے، وہ شخص جو ہر نماز کے بعد سورۃ اخلاص کو دس مرتبہ پڑھے۔

(۱۳۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص کی غیبت حرام نہیں ہے۔ جو کھل کر فسق و فجور کرے، جو فیصلہ میں ظلم کرے، اور منافق جس کا قول اس کے فعل کا مخالف ہو۔

(۱۳۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صرف ایسے عالم کے پاس بیٹھو جو تمہیں تین چیزیں چھوڑ کر تین چیزیں اپنانے کی رہنمائی کرے۔ تکبر کی بجائے تواضع، منافقت کی بجائے خیر خواہی، جہل کی بجائے علم۔

(۱۳۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نفس کی ہلاکت تین چیزوں میں ہے۔ تکبر، حرص، حسد۔ تکبر میں دین کی تباہی ہے اور اسی کی وجہ سے ابلیس ملعون بنا۔ حرص نفس کا دشمن ہے اور اسی کی وجہ سے حضرت آدمؑ کو جنت سے نکالا گیا۔ حسد برائیوں کا رہبر ہے اور اسی کی وجہ سے ہابیل کو قابیل نے قتل کیا۔

(۱۳۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اللہ سے **هُفّات**، **حُفّات**، اور **نُفّات** کے شر سے پناہ چاہتے ہیں۔ **هُفّات** وہ شخص ہے جو محبت دکھائے لیکن دل میں دشمنی رکھے۔ **حُفّات** وہ شخص ہے جو زیادہ گفتگو کرے لیکن اس کی گفتگو میں کوئی فائدے کی بات نہ ہو۔ **نُفّات** وہ شخص ہے جس کے قول و فعل میں تضاد ہو۔

(۱۴۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس دعا کی ابتداء **بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم** ہو وہ دعا کبھی نامنظور نہیں ہوتی (البتہ شرائط کے ساتھ ہو)۔ میری امت قیامت کے دن **بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم** کہتی ہوئی آئے گی۔ میزان میں ان کی نیکیاں وزنی ہونگی تو باقی امتیں اپنے انبیاءؑ سے پوچھیں گی کہ اس امت کے میزان کو کس چیز نے بھاری کر دیا ہے؟ تو انبیاءؑ فرمائیں گے ان کے کلام کی ابتداء میں اللہ

کے تین نام ہیں اور یہ نام اتنے وزنی ہیں کہ اگر میزان کے ایک جانب دنیا کی تمام برائیاں رکھی جائیں اور دوسری جانب یہ نام ہوں تو بھی ان ناموں کا پلڑا وزنی رہے گا۔

(۱۴۱) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ کی طرف نگاہ کی تو فرمایا: آفرین تجھ پر تو کتنا باعظمت و بااحترام گھر ہے لیکن احترامِ مومن خدا کے نزدیک تجھ سے زیادہ ہے۔ خداوند عالم نے تیرا احترام ایک نسبت سے واجب کیا ہے لیکن احترامِ مومن تین نسبتوں سے واجب کیا ہے۔ اس کی جان محترم ہے، اس کا مال محترم ہے، اور اس کے بارے میں گمان ممنوع ہے۔

(۱۴۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی خدا کو پہچانتا ہے اپنے منہ کو گفتگو سے اور پیٹ کو غذا سے باز رکھتا ہے اور بدن کو نماز اور روزہ سے تکلیف میں رکھتا ہے۔

(۱۴۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں۔ (گانے کی) آواز اور موسیقی پر کان دھرنا، شکار، اور بادشاہوں کے دربار میں جانا۔

(۱۴۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمسائے تین قسم کے ہیں۔ بعض ایک حق رکھتے ہیں، بعض دو اور بعض تین۔ مشرک ہمسایہ کا ایک حق ہے، مسلمان ہمسایہ کے دو حقوق ہیں، اور رشتہ دار مسلمان ہمسائے کے تین حقوق ہیں۔

(۱۴۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس میں تین باتیں ہوں اللہ اس کو پناہ دے گا، اس پر اپنی رحمت کا سایہ کرے گا، اس سے محبت فرمائے گا۔ پوچھا گیا یارسول اللہؐ! وہ کونسی صفات ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جب اسے کچھ ملا تو اس نے شکر کیا، جب قدرت ملی تو معاف کردیا، اور جب غصہ آیا تو خاموش ہوگیا۔

(۱۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کا مزہ وہ چکھتا ہے جو خلوص دل سے اللہ کی وحدانیت، اسلام کی حقانیت اور محمدؐ کی پیغمبری کو قبول کرلے۔

(۱۴۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد برابر کا اجر رکھتے ہیں۔ صاحبِ کتاب (مثل یہود و نصاریٰ) کہ محمدؐ پر ایمان لے آئے، غلام کہ خدا اور اپنے آقا، ہر دو کا حق ادا کرے، اور وہ شخص کہ اپنی کنیز سے ہمبستری کرے، اسے اچھی تعلیم و تربیت دے، پھر آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے۔

(۱۴۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد وہ ہیں کہ جب سایہ خدا کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا وہ سایہ عرش میں ہوں گے۔ پیشوائے عادل، مؤذن جو اذان کو صحیح طرح ادا کرے (اور اسے ترک نہ کرے)، اور وہ شخص کہ روزانہ بیس آیات قرآنی پڑھتا ہے۔

(۱۴۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیرے دوست تین ہیں۔ تیرا دوست، تیرے دوست کا دوست، تیرے دشمن کا دشمن۔ تیرے دشمن تین ہیں۔ تیرا دشمن، تیرے دوست کا دشمن، تیرے دشمن کا دوست۔

(۱۵۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدیق (سچے کہ جن کا ذکر قرآن نے پیغمبروں کے ساتھ کیا ہے) تین ہیں۔ حَبیبُ النَّجّار مومن آل یٰسین، (کہ انطاکیہ میں فرستادگانِ الٰہی کے ساتھ اسلام لایا اور اس کا ذکر سورۂ یٰسٓ میں کیا گیا ہے) حزقِیل مومن آل فِرعون، (کہ فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰؑ پر ایمان لایا) اور علی ابن ابی طالبؑ (کہ سب سے پہلے حضرت محمدؐ پر ایمان لائے) اور یہ ان دونوں سے افضل ہیں۔

اس حدیث کو صاحب کتاب ''فردوس'' نے نقل کیا ہے اور اس کے بعد لکھا ہے کہ حضرت محمدؐ نے فرمایا: اللہ نے ہر نبی کی ذریت اس کے صلب سے جاری کی لیکن میری ذریت کو صلب علیؑ سے جاری فرمایا۔

(۱۵۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی تین اصناف

ہیں : ایک صنف ملائکہ کے مشابہ ہے، دوسری صنف انبیاءؑ کے مشابہ ہے اور تیسری صنف جانوروں کے مشابہ ہے۔ وہ صنف جو ملائکہ کے مشابہ ہے ان کی فکر تسبیح و تہلیل ہے۔ وہ صنف جو انبیاءؑ کے مشابہ ہے ان کی فکر نماز، روزہ، صدقہ ہے۔ وہ صنف جو جانوروں کے مشابہ ہے ان کی فکر کھانا، پینا، سونا ہے۔

(۱۵۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت دنیا میں تین طبقات میں بٹی ہوگی۔ ایک وہ جنھوں نے اپنا دل مال و دولت جمع کرنے میں نہیں لگایا، ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے مگر اتنا کہ جس سے بھوک کو مٹا سکیں، ستر پوشی پر قناعت کرتے ہیں، اس حد تک کفایت شعاری اپناتے ہیں کہ اس سے زندگی گزر جائے، یہ لوگ امان میں ہیں، نہ خوف رکھتے ہیں اور نہ فکر۔

دوسرے وہ کہ جو پاک ترین وسائل اور بہترین طریقوں سے مال کماتے ہیں اور اسے صلہء رحم مسلمانوں پر احسان اور غریبوں پر صرف کرتے ہیں، ان کے بدنوں کا سنگسار ہو جانا ان کے لئے اس سے آسان ہے کہ حرام ذریعے سے ایک درہم ان کے پاس آئے، ان کے حساب میں اگر سخت گیری کی گئی تو انہیں عذاب ہوگا اور اگر معاف کردیا جائے تو بری ہو جائیں گے۔

تیسرے وہ کہ مال جس ذریعے سے بھی آئے خواہ حرام ہو یا حلال وہ اسے ہتھیا لیتے ہیں، واجب حقوق ادا نہیں کرتے، یا اسراف سے خرچ کرتے ہیں، یا بخل کرتے ہیں اور ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں، دنیا ان کے قلب کی مہار کو پکڑے ہوئے ہے اور ان کا انجام آتش دوزخ ہے۔

(۱۵۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا فرمان ہے کہ میں جس بندے کو بیماری دوں اور وہ عیادت گزاروں سے شکوہ نہ کرے تو اس کو تین چیزیں دوں گا۔ اس کے گوشت سے بہتر گوشت دوں گا۔ اس جلد سے بہتر جلد دوں گا۔ اس

خون سے بہتر خون دوں گا۔ اگر اسے موت دوں گا تو میری رحمت کا حقدار ہو گا۔ اگر صحت دوں گا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دوں گا۔

(۱۵۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عقل کی تین اقسام ہیں۔ جس کے پاس یہ تینوں ہوں اس کی عقل کامل ہے اور جو کوئی اس میں سے ایک کا بھی حامل نہ ہو وہ بے عقل ہے۔ خدا کی صحیح شناخت، اس کی بہت اطاعت، اور فرائض کی ادائیگی میں بہت تحمل۔

(۱۵۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین اعمال باقی اعمال کے سردار ہیں: اپنی جان کے خلاف بھی لوگوں کو انصاف مہیا کرنا، جس کو خدا کی رضا کے لئے بھائی بنایا ہے اس کی غمگساری کرنا اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا۔

(۱۵۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین گناہوں کا نتیجہ دنیا میں لعنت کا سبب اور آخرت میں عذاب کا باعث ہے۔ ماں باپ کو دکھ پہنچانا۔ لوگوں پر ظلم کرنا اور نیکی کے جواب میں بدی کرنا۔

(۱۵۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے تین دنوں کو یاد کرو تو مصائب کا جھیلنا آسان ہو جائے گا۔ موت کا دن، قبر سے نکلنے کا دن، خدا کے حضور پیش ہونے کا دن۔

چھٹی فصل:

شیعہ علماء سے مروی احادیث

(۱۵۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین صفات یا ان میں سے ایک کا بھی حامل ہوگا تو خدا اس روز کہ جب عرش کے سائے کے سوا اور کوئی

سایہ نہیں ہوگا اسے سایہ ء عرش میں جگہ دے گا۔ وہ شخص جو لوگوں سے جیسا سلوک کرتا ہے ویسا ہی ان سے اپنے لئے چاہتا ہے۔ رہ رہ کر احسان نہیں جتاتا یہاں تک کہ جان لیتا ہے کہ اللہ اس سے راضی ہے۔ جب تک اپنے عیب سے چھٹکارا نہ پالے دوسروں پر عیب نہیں لگاتا۔ خواہ کتنا ہی چھوٹا عیب ہو اسے دہراتا نہیں مگر یہ کہ کوئی دوسرا عیب اس میں ظاہر ہو جائے۔ ہر ایک کے لئے بہت ہے کہ اپنے عیب پر دھیان دے نہ کہ دوسرے کے عیب پر دھیان دے۔

(۱۵۹) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں نے اللہ سے تین سوال کئے۔ دو چیزیں تو مجھے ملیں اور ایک چیز نہیں ملی۔ میں نے سوال کیا کہ اللہ میری امت کو بھوک سے ہلاک نہ کرنا، اللہ نے میری یہ دعا منظور فرمائی۔ میں نے سوال کیا کہ اللہ میری امت پر مشرکین کو غلبہ نہ دینا، اللہ نے میری یہ دعا منظور فرمائی۔ میں نے سوال کیا کہ اللہ میری امت باہمی جھگڑوں سے محفوظ رہے، اللہ نے مجھے اس سے محروم رکھا۔

(۱۶۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین باتیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ عہد کو توڑنا، سنت کو چھوڑنا، جماعت سے علیحدہ ہونا۔

نیز فرمایا: تین چیزیں نجات دیتی ہیں۔ اپنی زبان کو روکنا، اپنی خطاؤں پر گریہ کرنا، (فتنہ کے وقت) اپنے گھر میں بیٹھنا۔

(۱۶۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد کی غلطیوں پر صبر و تحمل کرو۔ کمینہ، بیوی، نوکر۔

(۱۶۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین اشخاص پر لعنت کی ہے۔ اکیلا کھانے والا، جنگل میں تنہا سفر کرنے والا، گھر میں اکیلا سونے والا۔

(۱۶۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک عظیم درجہ

ہے جسے کوئی حاصل نہیں کرے گا سوائے تین اشخاص کے۔ عادل حکمران، صلہ رحمی کرنے والا، صابر عیال دار۔

(۱۶۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر آنکھ قیامت میں رو رہی ہو گی سوائے تین آنکھوں کے۔ وہ جو خدا کے خوف سے روئی ہو۔ وہ جس نے نامحرم کو نہ دیکھا ہو۔ وہ جو راہِ خدا میں رات کو نہ سوئی ہو۔

(۱۶۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! بزدل سے مشورہ نہ کرنا اس لئے کہ وہ نجات کے مقام کو تنگ کردے گا۔ لالچی سے مشورہ نہ کرنا اس لئے کہ وہ شدتِ حرص کو مزین کر کے تمہارے سامنے پیش کرے گا۔ بخیل سے مشورہ نہ کرنا اس لئے کہ وہ تمہیں اپنی غرض و غایت سے علیحدہ کردے گا۔

نیز فرمایا: یا علیؑ! بزدلی، بخل اور حرص اگرچہ مختلف عادات ہیں لیکن در حقیقت یہ سب اللہ پر سوئے ظن سے نشوونما پاتے ہیں اوراسی کے مختلف مظاہر ہیں۔

(۱۶۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین صفات ایسی ہیں جن میں سے ہر ایک ایمان کی بلندی پر ہے۔ خوشی کے وقت گناہ اور باطل میں مبتلا نہ ہو، غصے کی حالت میں احترام کو نہ چھوڑے، اور غلبہ کے وقت اپنے حدود سے تجاوز نہ کرے۔

(۱۶۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین افراد ایسے ہیں جن سے خداوند عالم قیامت کے روز بات نہیں کرے گا، ان کو گناہ سے پاک نہیں کرے گا اور انہیں دردناک عذاب ہو گا۔ ایک وہ کہ جو صرف دنیا کے لئے امام کی بیعت کرے اگر مقصد حاصل ہو جائے تو اپنے عہد کی وفا کرے ورنہ بیعت توڑ دے۔ دوسرے وہ جو اجناس کو اندھیرے میں فروخت کرتا ہے اور جھوٹی قسم کھاتا ہے۔ تیسرے وہ کہ جو بیابان میں کافی پانی اپنے اختیار میں رکھتا ہے اور مسافروں سے بچاتا ہے۔

(۱۶۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی صورت گری (مجسمہ

سازی) کرے اس عذاب دیا جائے گا۔ اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح ڈالو جس کی وہ قدرت نہ رکھتا ہوگا۔ جو کوئی جھوٹا خواب بنائے شکنجہ میں کسا جائے گا اس سے کہا جائے گا جو کے دو دانوں میں گرہ لگاؤ جسے وہ نہ کر سکے گا۔ جو کوئی لوگوں کی خفیہ باتیں سننے کے لئے کان لگائے گا قیامت کے دن اس کے کان میں سیسہ ڈالا جائے گا۔

(۱۶۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نیکی کا سب سے جلدی ثواب ملتا ہے وہ ہے کسی کے ساتھ اچھائی کرنا اور جس برائی کا سب سے جلدی عذاب ملتا ہے وہ ہے ظلم۔ انسان کے لئے یہی عیب کافی ہے کہ وہ لوگوں کے ان عیوب پر نظر رکھے جو خود اس میں ہوں اور اپنے لئے چشم پوشی رکھے۔ جس برائی کو خود نہیں چھوڑ سکتا اس کی وجہ سے دوسروں کی عیب جوئی کرے۔ اپنے ہم نشین کو بے فائدہ زحمت دے۔

(۱۷۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میرے اہلبیتؑ سے محبت نہیں رکھتا وہ تین میں سے ایک ہے۔ یا منافق ہے یا والدالحرام ہے یا حالت حیض میں اس کے نطفہ نے قرار پکڑا ہے۔

(۱۷۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین امور کے علاوہ رات کی بیداری درست نہیں ہے۔ تلاوتِ قرآن، طلبِ علم، عروسی۔

(۱۷۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین اشخاص کی دعا کے قبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔ مظلوم کی بددعا (ظالم کے لئے)، مسافر کی دعا، والد کی اولاد کو دعا۔

(۱۷۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی زینت تین اشیاء ہیں۔ مال، اولاد، عورت۔

آخرت کی زینت بھی تین چیزیں ہیں: علم، تقویٰ، صدقہ۔ نیز بدن کی

زینت تین چیزیں ہیں: کم سونا، کم کھانا، کم بولنا۔ اور عقل کی زینت بھی تین چیزیں ہیں۔ صبر، شکر، خاموشی۔

(۱۷۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر فرزند آدم میں تین چیزیں نہ ہوتیں تو اس کے سر کو کوئی چیز نہیں جھکا سکتی تھی۔ مرض، فقر، موت۔ ان تینوں کی موجودگی میں بھی انسان کتنی سرکشی کرتا ہے۔

(۱۷۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے شب معراج علیؑ کے بارے میں تین چیزیں فرمائیں کہ وہ امامُ الْمتّقین ہے، سیدُ الوَصیّین ہے اور قائدُ الغُرّ الْمُحجّلین ہے۔

(۱۷۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عالم بن یا متعلم بن یا علماء سے محبت کرنے والا بن۔ چوتھا نہ بن ورنہ ان کے بغض کی وجہ سے ہلاک ہو جائے گا۔

(۱۷۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علیؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! میں تمہیں تین خصلتوں سے روکتا ہوں۔ حسد، حرص، جھوٹ۔

یا علیؑ! تین خصلتیں اعمال کی سردار ہیں: اپنی جان کے خلاف بھی لوگوں کو انصاف مہیا کرنا، دینی بھائی کی غمگساری کرنا اور ہر حال میں اللہ کو یاد کرنا۔

یا علیؑ! مومن کو دنیا میں تین خوشیاں نصیب ہوتی ہیں: بھائیوں کی ملاقات کی خوشی، روزہ کے افطار کی خوشی، آخر شب میں نماز تہجد کی خوشی۔

یا علیؑ! جس میں تین چیزیں نہ ہوں اس کا کوئی عمل مقبول نہیں ہوگا: تقویٰ جو خدا کی نافرمانی سے روک سکے۔ حسن خلق جس سے لوگوں سے مدارات سے پیش آسکے۔ حلم جس کے ذریعے سے جاہل کی جہالت کا مقابلہ کر سکے۔

یا علیؑ! تین چیزیں ایمان کے حقائق میں سے ہیں: غربت کی حالت میں اللہ کی راہ میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے لوگوں کو انصاف مہیا کرنا، اور طالب علم کے لئے

علم کو خرچ کرنا۔

یا علیؑ! تین چیزوں کا تعلق مکارم اخلاق سے ہے: اسے عطا کرو جس نے تمہیں محروم رکھا، جس نے تم سے قطع رحمی کی اس سے صلہ رحمی کرو، اور جس نے تم پر ظلم کیا ہو اسے معاف کرو۔

(۱۷۸) یا علیؑ! جو شخص تین چیزیں لے کر خدا کے حضور پیش ہوا وہ لوگوں سے افضل ہے: جس نے اپنے فرائض ادا کیے وہ سب سے بڑا عابد ہے، جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے رکا وہ سب سے بڑا پرہیزگار ہے، جس نے خدا کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کی وہ سب سے بڑا قانع ہے۔

یا علیؑ! یہ امت تین چیزوں کو برداشت نہیں کر سکتی: اپنے مال میں بھائی کو شریک کر کے اس کی غمگساری کرنا، اپنی ذات کے خلاف فیصلہ دے کر لوگوں میں انصاف قائم کرنا، اور ہر حال میں اللہ کو یاد کرنا۔ اللہ کی یاد کا یہ مقصد نہیں ہے کہ صرف زبان سے تسبیح کر دی جائے بلکہ یاد خدا یہ ہے کہ حرام چیز کے حصول کے وقت خدا کے خوف کی وجہ سے اس کو چھوڑ دے۔

یا علیؑ! تین قسم کے لوگوں کی ہم نشینی دل کو مردہ بنا دیتی ہے: رذیل لوگوں کی ہم نشینی، دولتمندوں کی ہم نشینی اور عورتوں کی ہم نشینی۔

یا علیؑ! تین چیزیں حافظہ کو قوی اور مرض کو دفع کرتی ہیں: کندر، مسواک، اور تلاوت قرآن مجید۔

یا علیؑ! تین چیزیں وسواس کا باعث ہیں: مٹی کا کھانا، دانتوں سے ناخن کاٹنا، اور ڈاڑھی کا چبانا۔

یا علیؑ! تین عادتیں انسان کی ہلاکت کا باعث ہیں: حسد، حرص، اور تکبر۔

یا علیؑ! تین کام دل کو سخت کر دیتے ہیں: گانے اور موسیقی پر کان دھرنا،

شکار، اور بادشاہوں کے دربار میں آمدورفت۔

یا علیؑ! زندگی کا لطف تین چیزوں میں ہے: کشادہ گھر، خوبصورت بیوی، چھوٹے شکم کا گھوڑا [۱]۔

(۱۷۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیلؑ نے مجھے بتایا کہ ہم فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا، مجسمہ، اور پیشاب کرنے کا برتن ہو۔

(۱۸۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی امر بالمعروف کرے، یا نہی عن المنکر کرے، یا خیر کی طرف رہنمائی کرے، یا کارِ خیر کی طرف توجہ دلائے، وہ عمل کرنیوالے کے اجروثواب میں شریک ہوگا۔

(۱۸۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین تین وقت شکایت کرتی ہے۔ جب اس پر ناجائز قتل ہوتا ہے، جب زانی غسل کرتا ہے، جب طلوعِ شمس سے پہلے کوئی سوتا ہے۔

(۱۸۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت کے باہر، جنت کے درمیان، اور جنت کے بلند درجے کا ضامن ہوں، اس شخص کے لئے جو اگرچہ حق پر بھی ہو تو بھی جھگڑے کو چھوڑ دے، جو مذاق میں جھوٹ بولنا چھوڑ دے، اور جس کا خُلق اچھا ہو۔

(۱۸۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تین احترام فرض کئے۔ جو ان کی حرمت کی حفاظت کرے گا، اللہ اس کے دین و دنیا کی حفاظت کرے گا اور جو انہیں چھوڑ دے گا اللہ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔ اسلام کا احترام، میرا احترام، میری عترت کا احترام۔

(۱۸۴) امام باقر علیہ السلام اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ:

۱۔ کیونکہ وہ تیز رفتار ہوتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کر رہے تھے کہ آپ کے پاس چند سواروں کا ایک قافلہ آیا، آپؐ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارا مذہب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم مومن ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: قضائے الٰہی پر راضی رہنا، امر الٰہی کے سامنے جھک جانا، اور معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دینا۔

پھر آپؐ نے ان سے فرمایا: تم لوگ عالم ہو، صاحب حکمت ہو اور حکمت کی وجہ سے منصب نبوت سے قریب ہو۔ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو تو وہ مکان مت بناؤ جن میں تمہیں رہنا نہیں، وہ مال جمع نہ کرو جسے تمہیں کھانا نہیں اور اس اللہ سے ڈرو جس کے سامنے تمہیں حاضر ہونا ہے۔

(۱۸۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین گروہ شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ پیغمبران علیہم السلام، علماء، اور شہداء۔

(۱۸۶) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ کو سب سے زیادہ کونسا عمل پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اول وقت میں نماز ادا کرنا۔ پھر پوچھا کہ اس کے بعد کونسی چیز پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ والدین سے نیکی کرنا۔ پھر پوچھا کہ اس کے بعد کونسی چیز پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

(۱۸۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں بدترین ہیں جن میں اپنی امت کے لئے ڈرتا ہوں۔ عالم کی غلطی، منافق کا بحث و مجادلہ میں قرآن سے استدلال، اور دنیا پر توجہ جو تمہاری گردنوں کو کوتاہ کر دیتی ہے۔ پس دنیا کو بری نظر سے دیکھو (اور اس سے دل نہ لگاؤ)۔

(۱۸۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور رسول پر

ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جہاں پر شراب پی جاتی ہو، جو اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے حمام میں ازار باندھ کر داخل ہو، جو اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے اپنی بیوی کو حمام جانے کے لئے اجازت نہ دے۔ (مخصوص حماموں کی طرف اشارہ ہے جو فساد اخلاق کا سبب ہوتے ہیں)۔

(۱۸۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے بعد اپنی امت کے لئے تین چیزوں سے ڈرتا ہوں۔ پہلی یہ کہ قرآن کی غلط تاویل کریں گے، عالم کی لغزش کو تلاش کریں گے، یا دولت کی وجہ سے سرکش ہو جائیں گے۔ میں تمہیں ان سے بچنے کا طریقہ بھی بتاتا ہوں۔ قرآن سے تعلق رکھو، اس کی آیات محکمات (کہ جن کے معنی واضح ہیں) ان پر عمل کرو، اور اس کی آیات متشابہات (کہ جن کے معنی واضح نہیں) پر ایمان رکھو، عالم کے صحیح اقدام کی اتباع کرو، اور اس کی لغزش کو مت ڈھونڈو، مال کے لئے نعمت کا شکر ادا کرو اور اس میں سے غرباء کے حقوق ادا کرو۔

(۱۹۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے۔ معرفت بالقلب، زبان سے اقرار، اور عمل بالارکان۔

(۱۹۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَنسؓ! اچھی طرح وضو کرو، پل صراط سے بادل کی تیزی کی طرح گزرو گے۔ ہر ایک کو سلام کرو، تمہارے گھر کی برکت زیادہ ہو گی۔ چھپ کر صدقہ زیادہ دو کیونکہ پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے۔

(۱۹۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر غفاریؓ سے فرمایا: ابوذرؓ! سوال سے پرہیز کرو کیونکہ وہ کھلی ذلت ہے اور فقر کے کھینچ لانے کا سبب ہے اور اس کی وجہ سے قیامت میں لمبا حساب دینا ہوگا۔ اے ابوذرؓ! تو اکیلے بسر کرے گا، اکیلا ہو کر مرے گا اور جنت میں اکیلا ہی جائے گا، اہل عراق کا ایک گروہ تیرا غسل و تجہیز و

تکفین کر کے سعادت حاصل کرے گا۔ اے ابوذرؓ! ہاتھ پھیلا کر کوئی چیز نہ مانگنا، البتہ کچھ مل جائے تو اسے قبول کرلینا۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا: کیا میں تمہیں بدترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ اصحابؓ نے عرض کیا، جی ہاں! یارسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: چغل خوری کرنے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے، بے گناہوں پر تہمت لگانے والے۔

(۱۹۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں فرمایا: اس کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے نفس کو حقیر سمجھے، اپنے بچے ہوئے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے اور فضول گفتگو سے پرہیز کرے۔

(۱۹۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: پہلی امت کے تین افراد بیابان میں کہیں جارہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا۔ بارش کی وجہ سے تینوں ساتھیوں نے ایک غار میں پناہ لی۔ غار کے دروازے پر اچانک ایک بڑا پتھر آ گیا جس کی وجہ سے غار کا دہانہ مکمل طور پر بند ہو گیا۔

ساتھیوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ آج ہمیں سوائے سچائی کے کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی۔ ہم دعا کریں اور اس عمل خالص کا تذکرہ کریں جو ہم نے صرف خدا کے لئے انجام دیا ہے تاکہ خدا ہمارے لئے یہاں سے نکلنا آسان کردے۔

ایک شخص نے کہا: پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو چاولوں کی ایک مقدار پر مزدور رکھا، وہ مزدوری کر کے اجرت لئے بغیر چلا گیا، میں نے اس کے چاولوں کو کاشت کیا، میں نے کاشت کے فائدے سے گایوں کا گلہ خریدا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ شخص اپنی اجرت لینے آیا تو میں نے کہا یہ گایوں کا گلہ تیری اجرت ہے (کہ میری کوشش کے نتیجے میں یہاں تک پہنچا ہے) اسے لے جاؤ۔ چنانچہ مزدور

نے اسے لیا اور چلا گیا۔

اے پروردگار! اگر میرا یہ عمل تیری خوشنودی کا باعث ہے تو ہمارے سامنے سے اس پتھر کو ہٹا دے۔ اس وقت وہ پتھر ان کے سامنے سے تھوڑا سا ہٹ گیا۔

دوسرے شخص نے کہا: پروردگار! تو جانتا ہے میرے والدین بوڑھے ہیں، میں ہر شب انھیں بکریوں کا دودھ پلایا کرتا ہوں، ایک رات کچھ دیر ہو گئی جب میں دودھ لیکر ان کے پاس گیا تو دونوں سو چکے تھے، میں دودھ لیکر ساری رات کھڑا رہا اور چونکہ ماں باپ کو دودھ پلانے کے بعد میرے بیوی بچے دودھ سے روٹی کھاتے تھے، لہذا اس رات میرے بچے بھوک کی وجہ سے بلکتے رہے، میں نے ماں باپ کو نیند سے بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا اور ساری رات ان کے پاس کھڑا رہا مبادا وہ جاگ جائیں اور دودھ طلب کریں۔ یہاں تک کہ فجر ہو گئی۔

پروردگار! اگر یہ عمل تیرے نزدیک پسندیدہ ہے تو اس چٹان کو ہمارے سامنے سے ہٹا۔ اس کے بعد وہ پتھر کچھ اور سرک گیا اور انھیں آسمان نظر آنے لگا۔

تیسرے شخص نے کہا: پروردگار! تو جانتا ہے کہ میری ایک چچازاد تھی، جس سے میں بہت زیادہ محبت رکھتا تھا اور میں ہمیشہ اسے ورغلانے کی کوشش کرتا تھا، تو اس نے کہا کہ اگر مجھے ایک سو دینار دو تو تمہارا کام بن جائے گا۔ میں نے کوشش بسیار کے بعد ایک سو دینار جمع کر کے اس کے حوالے کئے، اس نے اپنے آپ کو میرے حوالے کر دیا، جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھ گیا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر، اس مُہر کو بغیر حق کے نہ توڑ۔ میں بدکاری کئے بغیر کھڑا ہو گیا اور اپنی رقم کا بھی اس سے مطالبہ نہیں کیا۔

پروردگار! اگر میں نے تیرے خوف کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو ہماری مشکل کو آسان فرما۔ اس وقت وہ چٹان ان کے سامنے سے ہٹ گئی اور تینوں ساتھی خیریت

وہاں سے نکل آئے۔

علمائے عامہ نے اس حدیث کو ابن عمر سے تھوڑے سے الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے، مقصد ایک ہے۔

(۱۹۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو تین عمل سب سے زیادہ پسند ہیں۔ نماز، احسان کرنا اور جہاد۔

ساتویں فصل:

شیعہ علماء سے منقول امیر المومنینؑ کا کلام

(۱۹۶) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کی تین قسمیں ہیں۔ عاقل، احمق اور بے دین۔ عاقل کا راستہ اس کا دین ہوتا ہے، حلم اسکی طبیعت ہے اور تدبیر صائب اسکی عادت ہے، جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دیتا ہے، جب گفتگو کرتا ہے تو صحیح بات کرتا ہے، بولتا ہے تو سچ بولتا ہے، وعدہ کرے تو پورا کرتا ہے۔

احمق کو اچھی بات کی طرف نصیحت کی جائے تو غفلت کرتا ہے، کسی نیکی کی جانب بلایا جائے تو اس سے پیچھے رہتا ہے، اسے جہل پر بلایا جائے تو فوراً قبول کر لیتا ہے، جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، دانائی کو حاصل نہیں کرتا، اگر کوشش بھی کی جائے تو بھی دانا نہیں بنتا۔

بے دین کو امین بناؤ گے تو خیانت کرے گا، اگر اس کے ہم نشین ہو گے تو تمہیں رسوا کرے گا، اگر اس پر بھروسہ کرو گے تو وہ تمہاری خیر خواہی نہیں کرے گا۔

(۱۹۷) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: عقل ایک درخت ہے، اس کی جڑ تقویٰ ہے، اس کی شاخ حیا ہے، اس کا ثمر محارم الٰہی سے بچنا ہے۔ نیز فرمایا: تقویٰ

تین چیزوں کی دعوت دیتا ہے۔ دین کی سمجھ، دنیا کا زہد اور انقطاع الی اللّٰہ۔ نیز فرمایا: حیاء تین چیزوں کی دعوت دیتی ہے۔ یقین، حسن خلق، تواضع۔ نیز فرمایا: محارم الٰہی سے پرہیز تین چیزوں کی دعوت دیتا ہے۔ صدق لسان، نیکی کی جانب جلدی، مشتبہ چیزوں کا چھوڑنا۔

(۱۹۸) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں۔ بادشاہ کے خلاف جسارت، خائن کو امین بنانا، تجربہ کے لئے زہر کا پینا۔

(۱۹۹) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: عورت تین وجوہات میں سے ایک کے ذریعے حلال ہوتی ہے۔ نکاح جس میں میراث ہے، بلا میراث نکاح، ملک یمین کے ذریعے نکاح لہ۔

(۲۰۰) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: مسلمان کی تکمیل تین اشیاء سے ہوتی ہے۔ دین کی سمجھ، معیشت کی صحیح منصوبہ بندی اور مشکلات پر صبر۔

(۲۰۱) حکماء اور فقہاء جب ایک دوسرے کو خط لکھتے تھے تو تین ہی باتیں لکھتے اس میں چوتھی بات نہیں ہوتی تھی: جس کی فکر کا محور آخرت ہو اللہ اسے دنیاوی فکروں سے آزاد رکھے گا۔ جو اپنے باطن کی اصلاح کرے گا اللہ اس کے ظاہر کی اصلاح فرمائے گا۔ جو اپنے اور خدا کے درمیان والے معاملات کو صحیح رکھے گا اللہ اس کے اور لوگوں کے درمیان والے معاملات صحیح رکھے گا۔

(۲۰۲) تین اشیاء ہلاک کرنے والی ہیں۔ بخل، خواہشات، خود پسندی۔ ایمان کے تین حصے ہیں: حیاء، وفا، سخاوت۔

(۲۰۳) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے محمد بن حنیفہ سے وصیت میں فرمایا: خود پسندی، بداخلاقی اور بے صبری سے بچو کہ ان بری صفات کی وجہ سے کوئی

لہ مقصد ہے عقد دائمی، عقد متعہ اور کسی عورت کا کنیزی میں آنا۔

تمہارا دوست نہیں رہے گا اور ہمیشہ لوگ تم سے کٹ کر رہیں گے۔ اپنے اوپر لوگوں کی دوستی کا بوجھ لادلو اور ان کی مدد کے لئے ہمہ تن تیار رہو۔ اور دوست سے اپنے جان و مال سے دریغ نہ کرو۔ ساتھ والوں سے خوش روئی اور محبت کا برتاؤ کرو۔ دشمنی کے بارے میں عدل و انصاف سے کام لو۔ دین سے نسبت اور اپنی آبرو دونوں میں مسلسل بخیلی اختیار کرو تاکہ تمہارا دین بھی سلامت رہے اور دنیا بھی۔

(۲۰۴) حضرت عثمانؓ کے قتل کے بعد جب امیرالمومنینؑ تخت خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی نے آکر عرض کی: امیرالمومنینؑ! میں تین مرضوں کا مریض ہوں۔ بیماریٔ جسم، بیماریٔ فقر، بیماریٔ جہل۔

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے بھائی! بیماری جسم کے لئے کسی طبیب سے رجوع کرو۔ بیماری فقر کے لئے کسی کریم سے رجوع کرو اور بیماری جہل کے لئے عالم سے رجوع کرو۔

اعرابی نے کہا: امیرالمومنینؑ! میرے طبیب، میرے کریم اور میرے لئے عالم آپ ہی ہیں۔

امیرالمومنینؑ نے حکم دیا کہ اسے تین ہزار درہم بیت المال سے عطا کئے جائیں۔ اس کے ساتھ فرمایا: ایک ہزار درہم اپنے جسم کی بیماری پر خرچ کرو، ایک ہزار درہم اپنی غربت کی بیماری پر خرچ کرو، اور ایک ہزار درہم اپنی جہل کی بیماری پر خرچ کرو۔

(۲۰۵) ایک شخص نے امیرالمومنینؑ کو کھانے کی دعوت دی تو آپؑ نے فرمایا: تین شرائط پر قبول کر سکتا ہوں۔ اس نے پوچھا: مولا! کونسی شرائط ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: ہمارے لئے باہر سے کوئی چیز اندر نہیں لاؤ گے، گھر کا ماحضر ہم سے نہیں چھپاؤ گے، اور اپنے عیال پر تنگی نہ کرو گے۔

اس شخص نے کہا: مولا! مجھے تینوں شرائط منظور ہیں۔ تو آپ نے اس کی دعوت قبول کی۔

(۲۰۶) حضرت شیخ صدوق رحمتہ اللہ علیہ نے امالی میں ایک طویل حدیث ذکر فرمائی ہے، اس باب کی مناسبت کے مدنظر وہاں سے ایک حصہ پیش خدمت ہے

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: سلونی قبل ان تفقدونی۔ دنیا والو! میرے جانے سے پہلے مجھ سے پوچھ لو۔ تو مسجد کے ایک کونے سے ایک بزرگ لاٹھی کے سہارے چلتے ہوئے امیرالمومنینؑ کے سامنے آئے اور دریافت کیا: امیرالمومنینؑ! مجھے ایسا عمل بتائیں جس کے سبب میں جہنم سے بچ جاؤں۔

آپؑ نے فرمایا: میری بات سنو اور اچھی طرح سے سمجھو، پھر اس پر یقین رکھو! دنیا تین قسم کے لوگوں کی وجہ سے قائم ہے۔ اس رہنمائی کرنے والے عالم کی وجہ سے جو خود باعمل ہے۔ اس دولت مند کی وجہ سے جو اپنے اہل دین میں دولت خرچ کرتا ہے اور صبر کرنے والے غریب۔

جب عالم اپنے عمل کو چھپائے گا اور دولتمند کنجوسی اختیار کرے گا اور غریب صبر سے محروم ہو جائے گا تو اس وقت تباہی و بربادی ہوگی۔ عارف لوگ اس وقت سمجھ لیں گے کہ دنیا واپس کفر کی طرف پلٹ رہی ہے۔

اے سائل! مساجد کی کثرت کو دیکھ کر دھوکا نہ کھانا اور ان لوگوں کی جماعت دیکھ کر کہ جن کے بدن اکٹھے ہیں اور جن کے دل جدا جدا ہیں، دھوکے میں نہ آجانا۔

دنیا والو! لوگ تین قسم کے ہیں: زاہد، راغب، صابر۔ زاہد وہ ہے جو مال دنیا کے حصول پر خوش نہ ہو اور اس کے جانے پر مغموم نہ ہو۔ راغب وہ ہے جو حلال و حرام کے ذریعے سے دنیا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ صابر وہ ہے جو دل سے تو دنیا کی تمنا کرے اور جب اسے دنیا مل جائے تو اس کے برے انجام کو مدنظر رکھتے

ہوئے اس سے کنارہ کشی کرے۔

سائل نے کہا: امیرالمومنینؑ! اس دور میں مومن کی علامت کیا ہوگی؟

آپؑ نے فرمایا: مومن حقوق الٰہی کو ادا کرے گا اور دین کے مخالفین سے بیزاری اختیار کرے گا۔

سائل نے کہا: امیرالمومنینؑ! آپؑ نے سچ کہا ہے۔ اسکے بعد وہ بزرگ ہماری نگاہوں سے غائب ہوگیا۔ ہم نے اسے کافی دیر تلاش کیا لیکن اس کو نہ پا سکے۔

اس وقت امیرالمومنینؑ نے منبر پر مسکراتے ہوئے کہا: لوگو! وہ بزرگ تمہیں نہیں ملے گا وہ میرے بھائی خضر علیہ السلام ہیں۔

(۲۰۷) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: تین چیزیں نفس کے نقصان کا موجب ہیں، تنگ دستی، خوف، اور حزن۔ نیز فرمایا: تین چیزیں نفس کو زندگی دیتی ہیں: علماء کا کلام، دوستوں کی ملاقات، کم آزمائش سے زمانے کا گزرنا۔

(۲۰۸) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: طالب علموں کی تین قسمیں ہیں، ان کی علیحدہ علیحدہ صفات ہیں۔ پہلا گروہ وہ ہے جو دین کو ریاکاری اور جھگڑے کے لئے پڑھتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو مال بٹورنے اور فریب کاری کے لئے پڑھتا ہے۔ تیسرا گروہ دینی علم اور عمل کے لئے پڑھتا ہے۔

پہلا گروہ ایذا دینے والوں اور ریاکاروں کا گروہ ہے یہ عوام کی محفلوں میں بلند پایہ خطیب بنتے ہیں، مسجع عبارات کو بڑی روانگی سے ادا کرتے ہیں لیکن تقویٰ سے خالی ہیں، اللہ ایسے افراد کو گمنام رکھے اور علماء کی بزم سے ان کے نام ونشان کو مٹادے۔

دوسرا گروہ جو چاپلوس اور فریب کاروں کا ہے وہ خوشامدی اور اپنے اشکالات کے شیدائی اور اپنے جیسے لوگوں کی ہم نشینی کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ وہ لوگوں کے لذیذ کھانوں کے رسیا اور اپنے دین کو تباہ کرنے والے ہیں، اے اللہ! ان لوگوں

کی ناک کو زمین سے رگڑ کر اور ان کی آرزوئیں کبھی پوری نہ فرما۔

تیسرا گروہ جو صاحبان فقہ و عمل پر مشتمل ہے وہ خوف الٰہی اور انکسار کرنے والوں کا گروہ ہے۔ یہ گروہ خوف الٰہی کی وجہ سے رونے والے، زیادہ تضرع و زاری کرنے والے، اپنے دور کے شناسا، اس کے علاج کے لئے تیار، اپنے انتہائی موثق بھروسے بھائیوں سے بھی وحشت محسوس کرنے والے، اپنے لباس زہد میں خشوع کرنے والے اور رات کی تاریکی میں نماز شب ادا کرنے والے لوگوں کا ہے۔ انہیں لوگوں کے ذریعے اللہ ارکان دین کو مضبوط کرتا ہے اور اللہ انہیں خوف آخرت سے امان عنایت فرماتا ہے۔

(۲۰۹) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: جس شخص کے پاس سنت الٰہی، سنت انبیاءؑ اور سنت اولیاء نہیں ہے، اس کے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپؑ سے پوچھا گیا کہ ان تینوں کی کیا کیا سنتیں ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: راز کو چھپانا سنت الٰہی ہے۔ مدارات سے پیش آنا انبیاءؑ کی سنت ہے۔ مصائب برداشت کرنا اولیاء کی سنت ہے۔

(۲۱۰) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: ہر قسم کی بھلائی تین چیزوں میں سمیٹ دی گئی ہے اور وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ تفکر، سکوت، اور کلام۔ جس تفکر میں عبرت نہ ہو وہ غلط ہے۔ جس خاموشی میں فکر نہ ہو وہ غفلت ہے اور جس کلام میں اللہ کا ذکر نہ ہو وہ لغو ہے۔

(۲۱۱) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: تین اشخاص کے پیشوں میں اللہ کبھی برکت نہیں ڈالتا، بردہ فروش، قصاب، ثمردار درختوں کا کاٹنے والا۔

(۲۱۲) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: جب تک دوست تین حالتوں میں اپنے دوست کا خیال نہ رکھے وہ اس وقت تک دوست کہلانے کے قابل نہیں ہے۔ غربت

میں، غیبت میں، مرنے کے بعد۔

(۲۱۳) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: ہم اہلبیت رسولؐ ہیں، ہمیں تین کاموں کا حکم دیا گیا ہے۔ کھانا کھلانا، مصائب میں لوگوں کی مدد کرنا، جب دنیا محو خواب ہو اس وقت نماز پڑھنا۔

(۲۱۴) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: اللہ کے فرائض ادا کر کے سب سے بڑے عابد بن جاؤ، حرام کردہ اشیاء سے پرہیز کر کے سب سے بڑے زاہد بن جاؤ، اللہ کی تقسیم پر راضی رہ کر سب سے بڑے دولت مند بن جاؤ۔

(۲۱۵) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: کسی پر احسان کروگے تو اس کے حاکم بن جاؤگے، کسی سے بے پرواہی کروگے اس جیسے بن جاؤگے، اور کسی سے سوال کروگے تو اس کے قیدی بن جاؤگے۔

(۲۱۶) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: تین چیزیں حافظہ کو تیز کرتی ہیں اور بلغم کو دور کرتی ہیں۔ مسواک، روزہ، قرآتِ قرآن مجید۔

(۲۱۷) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: دنیا دھوکا دیتی ہے، نقصان دیتی ہے اور چلی جاتی ہے۔

(۲۱۸) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: اے علم کے طلبگار! ہر چیز اپنی علامت کے ذریعے پہچانی جاتی ہے۔ دین کی تین علامتیں ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا، کتب الٰہی پر ایمان لانا، انبیاءؑ پر ایمان لانا۔

علم کی تین علامتیں ہیں: اللہ کی پہچان، اس کی پسند، ناپسند کی پہچان۔

عمل کی تین علامتیں ہیں: نماز، زکوٰۃ، روزہ۔

پست انسان کی تین علامتیں ہیں: اپنے سے برتر سے جھگڑا کرے گا، جن باتوں کا علم نہ ہو وہ باتیں کرے گا، ان اشیاء کیلئے اقدام کرے گا جنہیں وہ پا نہیں سکتا۔

منافق کی تین علامتیں ہیں: اس کی زبان اس کے دل کی مخالف ہوگی، اس کا فعل قول کے مخالف ہوگا، اس کا ظاہر اس کے باطن کے مخالف ہوگا۔

ظالم کی تین علامتیں ہیں: اپنے سے بالاتر کی نافرمانی کرتا ہے، ماتحت پر سخت گیری کرتا ہے، اور ظالموں کی مدد کرتا ہے۔

ریاکار کی تین علامتیں ہیں: جب اکیلا ہو تو سستی کرے، کوئی موجود ہو تو نیکی کیلئے بڑی جلدی کرے، جس کام کے متعلق اسے معلوم ہو جائے کہ اس کی وجہ سے اس کی تعریف ہو سکتی ہے تو اسے سرانجام دے۔

غافل کی تین علامتیں ہیں: سہو، لہو، نسیان۔

(۲۱۹) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: اللہ کے تین لشکر ہیں جو دن رات متحرک رہتے ہیں۔ پہلا لشکر وہ ہے جو اصلاب سے ارحام میں منتقل ہوتا ہے، دوسرا لشکر وہ ہے جو شکم مادر سے نکل کر دھرتی پر قدم رکھ رہا ہے اور تیسرا لشکر دنیا چھوڑ کر آخرت کا سفر کر رہا ہے۔

(۲۲۰) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: دنیا تین روزہ ہے۔ کل جو گزر گیا اور کوئی اچھائی نہیں چھوڑی۔ آج کہ اسے غنیمت جانو اور آنے والا کل جس کا علم نہیں کہ کیسا ہوگا۔ صاحب حکمت کا کل کا تجربہ آج کے کاموں میں بہتری کا باعث ہوتا ہے۔ آج دوست ہے جو جدا ہو رہا ہے اور کل کسی بہتری کی آرزو نہیں۔

(۲۲۱) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: تین صفتیں مردوں کے لئے بری ہیں لیکن عورتوں کے لئے بہتر ہیں۔ تکبر، بزدلی، بخل۔ (کہ یہ صفات عورتوں میں عفت کی حفاظت اور شوہر کے مال کی نگرانی کا باعث ہیں اور مردوں میں موجب بدبختی اور پستی ہیں)۔

(۲۲۲) حضرت امیرالمومنینؑ نے عورتوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا: عورتوں کا

وعدہ وفائی سے کوئی واسطہ نہیں ہے، پست عادات سے دور نہیں ہیں، صالح بھی درحقیقت غیر صالح ہیں اور بری عورت تو ویسے ہی رسوا کنندہ ہے، ماسوائے معصوم عورتوں کے، مگر وہ مفقود ہیں، اگر کوئی معاملہ ان کے حوالے کروگے تو معاملہ ضائع ہو جائے گا۔ اپنا رازدار بناؤ گے تو راز فاش ہو جائے گا، چاروناچار ان کے ساتھ زندگی گزارنے میں اظہار دوستی کرو لیکن دل ان سے نہ لگاؤ، انہیں رفیق سفر سمجھو لیکن تمام اختیارات اور بھید ان کے حوالے نہ کرو، اس لئے کہ وہ آج تیری دوست ہیں اور کل تیری دشمن ہوں گی۔

(۲۲۳) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: عدل کے قیام کے لئے تین چیزوں سے اعانت حاصل کرو۔ رعیت کے لئے حسنِ نیت، خاتمہِ طمع، تقویٰ۔

(۲۲۴) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا جب لوگ حکومت کو ظلم اور قتل کے ذریعے سے قائم رکھنا چاہیں گے اور امارت کو بخل کے ذریعے سے قائم رکھنا چاہیں گے اور دوستی کو اتباع خواہشات اور دین سے اخراج کے ذریعے سے قائم رکھنا چاہیں گے اور جو شخص اس زمانے کو پائے اور غنی کے حصول کی قدرت کے باوجود تنگ دستی پر صبر کرے، عزت و عظمت کی قدرت رکھنے کے باوجود ذلت پر صبر کرے اور لوگوں کا منظور نظر بننے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود لوگوں کے مغوض بننے پر صبر کرے، تو اللہ اس کو پچاس صدیقوں کا اجر عطا فرمائے گا۔ (صدیق وہ ہوتا ہے جو انبیاءؑ کے اقوال کی تصدیق کرتا ہے اور اس کا کردار اس کی گفتگو کی طرح سیدھا ہوتا ہے اور یہ طبقہ پیغمبروں کے ساتھ ہوگا)۔

(۲۲۵) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص لمبی عمر حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ تین باتوں کا خیال رکھے۔ صبح سویرے اٹھے، قرض کم لے، عورتوں سے ہمبستری کم کرے۔

(۲۲۶) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: متوقع نعمتوں سے زیادہ غیر متوقع نعمتوں کی امید رکھو، اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے اہل و عیال کے لئے آگ لینے گئے تھے، مگر اللہ نے ان سے کلام کیا اور نبی بن کر لوٹے۔ ملکہ سبا مذاکرات کے لئے گئی تھی مگر سلیمانؑ پر ایمان لا کر لوٹی اور فرعون کے جادوگر فرعون کے دربار میں عزت پانے کے لئے گئے تھے مومن بن کر لوٹے۔

(۲۲۷) امام علی علیہ السلام نے حضرت کمیل بن زیادؒ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: کمیل یہ دل بھی ایک طرح کا ظرف ہے اور بہترین دل وہ ہے جو زیادہ نگہداشت کرنے والا ہو۔ میں اس وقت تجھ سے جو کہنے والا ہوں اس کو یاد کر لے۔

لوگوں کی تین قسمیں ہیں: عالم ربانی، راہ نجات کا متعلم، پست اور ادنیٰ فطرت لوگ جو ہر آواز لگانے والے کے پیچھے چل پڑتے ہیں۔ ہر ہوا کے رخ پر مڑ جاتے ہیں انہوں نے نہ تو نور علم کی روشنی حاصل کی اور نہ ہی کسی مضبوط سہارے کی پناہ لی۔

کمیل! علم مال سے بہتر ہے اس لئے کہ تو مال کی حفاظت کرتا ہے اور علم تیری حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے۔ علم حاکم ہے اور مال محکوم علیہ ہے۔ عالم کی دوستی جزو دین ہے۔ خدا اس وجہ سے اجر و ثواب بھی کرتا ہے۔ علم کی وجہ سے زندگی میں اطاعت نصیب ہوتی ہے اور مرنے کے بعد ذکر خیر نصیب ہوتا ہے۔

کمیل! مالدار زندہ رہتے ہوئے بھی مردہ ہیں اور اہل علم مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں۔ انکے بدن تو مٹی میں گم ہوگئے ہیں لیکن ان کی تصویریں دلوں میں زندہ ہیں۔

اس کے بعد آپؑ نے اپنے سینۂ اقدس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: دیکھو! یہاں علم کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ کاش! اس کے اٹھانے والے مجھے مل جاتے۔ ہاں ملتا ہے تو ایسا جو ذہین تو ہے مگر ناقابل اطمینان ہے اور جو دنیا کے لئے دین کو آلہ کار

بتانے والا ہے اور اللہ کی ان نعمتوں کی وجہ سے اس کے بندوں پر اور اس کی حجتوں کی وجہ سے اس کے دوستوں پر تفوق و برتری جتانے والا ہے۔

یہ جو ارباب حق و دانش کا مطیع تو ہے مگر اس کے دل کے گوشوں میں بصیرت کی روشنی نہیں ہے۔ بس ادھر ذرا سا شبہ عارض ہوا کہ اس کے دل میں شکوک و شبہات کی چنگاریاں بھڑکنے لگیں۔ تو معلوم ہونا چاہئے کہ نہ یہ اس قابل ہے اور نہ وہ اس قابل ہے۔ یا ایسا شخص ملتا ہے جو لذتوں پر مٹا ہوا ہے اور بآسانی خواہش نفسانی کی راہ پر کھینچ جانے والا ہے۔ یا ایسا شخص جو جمع آوری اور ذخیرہ اندوزی پر جان دیئے ہوئے ہے۔ یہ دونوں بھی دین کے کسی امر کی رعایت و پاسداری کرنے والے نہیں ہیں۔ انسانیت نہیں رکھتے۔ ان دونوں سے انتہائی قریبی مشابہت چرنے والے چوپائے رکھتے ہیں۔ اسی طرح تو علم کے خزینہ داروں کے مرنے سے علم ختم ہو جاتا ہے۔ ہاں زمین کبھی ایسے فرد سے خالی نہیں رہتی جو خدا کی حجت کو برقرار رکھتا ہے، چاہے وہ ظاہر و مشہور ہو یا خائف و پنہاں، تاکہ اللہ کی دلیلیں اور نشان مٹنے نہ پائیں اور وہ ہیں کتنے اور کہاں پر ہیں۔ خدا کی قسم وہ گنتی میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے لحاظ سے بہت بلند۔

خداوند کریم ان کے ذریعے سے اپنی حجتوں اور نشانیوں کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کو اپنے جیسوں کے سپرد کر دیں اور اپنے جیسوں کے دلوں میں اسے بو دیں۔ علم نے انہیں حقیقت و بصیرت کے انکشافات تک پہنچا دیا ہے۔ وہ یقین و اعتماد کی روح سے گھل مل گئے ہیں اور ان چیزوں کو جنہیں آرام پسند لوگوں نے دشوار قرار دے رکھا تھا اپنے لئے سہل و آسان سمجھ لیا ہے۔ جن چیزوں سے جاہل بھڑک اٹھتے ہیں ان سے وہ جی لگا بیٹھے ہیں۔ وہ ایسے جسموں کے ساتھ دنیا میں رہتے ہیں جن کی روحیں ملاء اعلیٰ سے وابستہ ہیں۔ یہی لوگ تو زمین میں اللہ کے نائب اور اس کے

دین کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔

ہائے ان کی دید کے لئے میرے شوق کی فراوانی

پھر فرمایا: کمیل! مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا، اب جس وقت چاہو واپس جاؤ۔

(۲۲۸) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: عالم کی تین نشانیاں ہیں۔ علم، بردباری اور سکوت۔ نیز عالم نما کی بھی تین نشانیاں ہیں۔ اپنے سے بالاتر کی اطاعت نہیں کرتا، ماتحت پر قہر و غلبہ رکھتا ہے، اور ظالموں کا ساتھ دیتا ہے۔

(۲۲۹) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: بندوں کے اعمال کی تین قسمیں ہیں، فرائض، فضائل، اور معاصی۔

فرائض: امر الٰہی، رضائے الٰہی، مشیت الٰہی اور علم الٰہی کی وجہ سے سرانجام پاتے ہیں۔

فضائل: اللہ کے امر کا اس سے تعلق نہیں ہے۔ وہ رضا، قضا، مشیت و علم کی وجہ سے انجام پاتے ہیں۔

معاصی: میں امر، رضا، قضا، مشیت کا دخل نہیں ہے۔ البتہ اللہ کے علم میں ہوتے ہیں۔ پھر اللہ ان پر سزا دیتا ہے۔

(۲۳۰) ایک شخص نے امیرالمومنینؑ سے کہا: میں آپؑ سے آپؑ کے متعلق تین چیزیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپؑ کا قد چھوٹا کیوں ہے؟ آپؑ کا شکم بڑا کیوں ہے؟ آپؑ کے سر پر بال کیوں کم ہیں؟

حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: اللہ نے مجھے نہ تو دراز قد بنایا ہے اور نہ ہی پستہ قد بلکہ مجھے درمیانے قد کا بنایا، اس قد کا فائدہ یہ ہے کہ چھوٹے قد والے یا بڑے قد والے جس سے جنگ ہو اس کو دو نیم کرلیتا ہوں۔

شکم اس لئے بڑھا کہ حضرت رسول اللہؐ نے مجھے علم کے ایک دروازے کی

تعلیم دی اور اس دروازے سے پھر ایک ہزار علم کے اور دروازے کھلے۔ یہ تمام علم میرے سینے میں جمع ہوگیا، جس کی وجہ سے میرا شکم بڑھ گیا۔

سر پر بال اسی لئے کم ہیں کہ ہمیشہ جنگوں میں خود پہنتا ہوں اور بہادروں سے جنگ کرتا ہوں، جبھی میرے سر کے بال کم ہیں۔

آٹھویں فصل :

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی احادیث

(۲۲۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین اشخاص بلاحساب جنت میں جائیں گے۔ امام عادل، راست گو تاجر، اور وہ بوڑھا جس نے اپنی زندگی کو اطاعت خدا میں ختم کیا۔ تین اشخاص بلاحساب دوزخ میں جائیں گے : ظالم امام، جھوٹا تاجر، اور بوڑھا زانی۔

(۲۲۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن سے خداوند عالم تین چیزوں کا حساب نہیں لے گا۔ کھانا جو اس نے کھایا ہوگا، لباس جو پہنا ہوگا، اور شائستہ بیوی جو اس کی زندگی کی معاون بنی ہوگی اور اسے حرام سے بچانے کا سبب ہوگی۔

(۲۲۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قیامت کے دن جبکہ کوئی سایہ میسر نہیں ہوگا تین اشخاص کو اللہ اپنے عرش کے سائے کے تلے جگہ دے گا۔ وہ شخص جو اپنی ذات کے خلاف بھی صحیح فیصلہ کر کے انصاف قائم کرے، وہ شخص جو کسی شخص کو اس وقت تک مقدم مؤخر نہ کرے جب تک کہ اسے علم نہ ہو کہ اس میں خدا کی رضا ہے، وہ شخص جو اپنے بھائی کی اس عیب کی وجہ سے عیب جوئی نہ کرے جو خود اس میں موجود ہے یہاں تک کہ اس عیب کو اپنے سے دور کرے۔ اور جب اپنے سے

ایک عیب دور کرے گا تو اسے اپنا دوسرا عیب نظر آجائے گا۔ اور جب کوئی اپنی اصلاح میں لگ جائے تو وہ لوگوں کی عیب جوئی سے باز آجاتا ہے۔

(۲۳۴) زرارہ بن اعینؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن کو چاہئے کہ وہ تین چیزوں کو سیکھے۔ یہ چیزیں طول عمر اور بقاء نعمت کا سبب ہیں۔ میں نے پوچھا۔ حضور وہ کونسی چیزیں ہیں؟

تو آپؑ نے فرمایا: نماز میں رکوع اور سجود کو لمبا کرنا۔ جب کسی کو دستر خوان پر بٹھا کر کھانا کھلا رہا ہو تو اس کے ساتھ زیادہ دیر تک بیٹھے۔ اور گھر والوں کے ساتھ احسان کرنا۔

(۲۳۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین شخص بروز قیامت خدا کے زیادہ قریب ہونگے۔ جس نے غصہ کے عالم میں قدرت رکھنے کے باوجود اپنے ماتحت پر ظلم نہ کیا، جس نے اپنے ہر نفع و نقصان کے وقت حق کی اتباع کی، وہ شخص جو دو آدمیوں کے پاس آتا جاتا ہو لیکن (حق کے اجراء میں) بال برابر کسی ایک کی طرف نہ جھکے۔

(۲۳۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہارے اندر تین کیفیات پیدا ہوں تو فوراً دعا مانگ لو، کیونکہ اس وقت کی دعا نامنظور نہیں ہوتی۔ پہلی جب تمہاری جلد کانپ اٹھے، دوسری جب دل میں خوف آجائے، اور تیسری جب آنکھ سے خوف الٰہی کی وجہ سے آنسو جاری ہوں۔

(۲۳۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایسا شخص جس میں بخل و حسد اور خوف جمع ہو جائیں اس کے پاس ایمان نہیں رہتا۔ مومن نہ تو ڈرپوک ہوتا ہے نہ کنجوس اور نہ حاسد۔

(۲۳۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس میں تین باتیں پائی جائیں اللہ حور عین سے اس کا نکاح فرمائے گا۔ غصے کا پینا، اللہ کی رضا کے لئے خون آشام

ٹھوکروں پر صبر کرنا، مالِ حرام کو اللہ کے خوف سے چھوڑ دینا۔

(۲۳۹) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں تین اشخاص پر رحم کرتا ہوں اور فی الحقیقت وہ قابلِ رحم ہیں۔ وہ معزز انسان جسے انقلاب زمانہ نے رسوا کیا ہو، وہ دولت مند جو غربت کا شکار ہوگیا ہو، وہ عالم جس کے اہل و عیال اور جاہل اس کی تحقیر کریں۔

(۲۴۰) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، ظالم مالدار، بوڑھے بدکار اور متکبر غریب سے نفرت کرتا ہے۔

پھر فرمایا، جانتے ہو متکبر غریب کون ہے؟ میں نے کہا: جس کے پاس دولت کی کمی ہو۔

آپؑ نے فرمایا: نہیں! بلکہ غریب وہ ہے جو کبھی اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ نہیں کرتا۔

(۲۴۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص سچ بولے گا اس کا عمل پاک ہوگا، جس کی نیت نیک ہوگی اللہ اس کے رزق میں اضافہ فرمائے گا، جو اپنے خاندان سے بھلائی کرے گا اللہ اس کی عمر میں اضافہ فرمائے گا۔

(۲۴۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنا دل دنیا سے لگائے گا تین چیزیں اس کا مقدر ہوں گی۔ ازحد غصہ، آرزو جو پوری نہ ہوگی، اور امید جو قطع نہ ہوگی۔

(۲۴۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین خصلتوں میں اللہ کی ناراضگی ہے۔ بے وقت نیند، بغیر پسندیدگی کے ہنسنا، بھرے ہوئے پیٹ پر کھانا۔

(۲۴۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہدیے تین طرح کے ہیں۔ ایک ہدیہ مکافات یعنی جو ہدیہ کے مقابلے میں دیا جائے۔ دوسرا وہ ہدیہ جو برمبنائے سازش ہو۔

تیسرا وہ ہدیہ جو خالص اللہ کے لئے ہو۔

(۲۴۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کفر کی تین جڑیں ہیں۔ حرص، تکبر، اور حسد۔ حرص نے آدمؑ کو اس درخت سے کھانے پر آمادہ کیا جس سے خدا نے منع کیا تھا۔ تکبر نے شیطان کو آدمؑ کا سجدہ کرنے سے باز رکھا، اور حسد نے آدمؑ کے بیٹے سے اپنے بھائی کا قتل کرادیا۔

(۲۴۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین لوگوں پر سلام نہ کیا جائے، جو جنازہ کے ساتھ جارہا ہے، جو جمعہ کی طرف جارہا ہے، اور جو حمام میں بیٹھا ہے۔

(۲۴۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں سنن انبیاءؑ ہیں۔ عطر لگانا، بال منڈوانا، کثرت جماع۔

(۲۴۸) احمد بن عمر حلبی نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ انسان کے لئے سب سے بہتر خصلت کونسی ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: وہ وقار جو کسی خوف کی وجہ سے نہ ہو، وہ سخاوت جس میں مکافات کی طلب نہ ہو اور متاع دنیا کو چھوڑ کر متاع آخرت میں مشغول ہونا۔

(۲۴۹) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین کام اسراف میں شمار ہوتے ہیں۔ کام کے وقت اچھا لباس پہننا، گٹھلیوں کو دائیں بائیں بکھیرنا (جبکہ اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہو)، اور زیادہ پانی کا گرادینا۔

(۲۵۰) امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نحوست کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہے، عورت، چوپایہ اور گھر۔ عورت کی نحوست مہر کی زیادتی اور شوہر کی نافرمانی ہے۔ چوپایہ کی نحوست بد طبیعت ہونا اور سوار نہ ہونے دینا ہے۔ گھر کی نحوست صحن کی تنگی، خراب ہمسائے اور کثرت عیوب ہے۔

(۲۵۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین اشخاص حساب سے فارغ ہونے تک اللہ کی امان میں ہوں گے، وہ جس نے زنا کا ارادہ نہیں کیا، وہ جس نے اپنے مال میں کبھی سود کو نہیں ملایا، وہ جس نے ان دونوں کاموں کی کوشش نہیں کی۔

(۲۵۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کو تین چیزیں نصیب ہوئیں وہ تین چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔ جسے دعا ملی اسے قبولیت ملی، جسے شکر ملا اسے فراوانی ملی، جسے توکل نصیب ہوا اسے خدا کی مدد نصیب ہوئی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے ادعونی استجب لکم. تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ شکر کے لئے فرمایا ہے لئن شکرتم لازیدنکم. اگر تم نے شکر کیا تو میں اضافہ کروں گا۔ توکل کے لئے فرمایا ہے ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ. جو اللہ پر توکل کرے اللہ اسے کافی ہوگا۔

(۲۵۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: انسان کی عقل کا امتحان تین چیزوں سے کیا جاتا ہے۔ ڈاڑھی کی لمبائی، انگوٹھی کا نقش، اور کنیت۔

(۲۵۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس میں تین چیزیں ہوں اس کا ایمان کامل ہے۔ جو ظلم پر صبر کرے، اپنے غصے کو پی لے، اور درگزر سے کام لے تو اللہ ایسے شخص کو بلاحساب جنت میں داخل کرے گا اور قبیلہ ربیعہ و مضر کے افراد کی تعداد میں اس کی شفاعت منظور کرے گا۔

(۲۵۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین افراد کو قیامت میں عذاب دیا جائیگا۔ جو مجسمہ سازی کرتا ہے اسے عذاب دیا جائے گا اور کہا جائیگا کہ اس میں جان ڈالو اور وہ اسکی صلاحیت نہ رکھتا ہوگا۔ اور وہ شخص جو جھوٹا خواب گڑھتا ہے اسے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کو کہا جائیگا اور ظاہر ہے کہ وہ ایسا نہ کر سکے گا۔ اور وہ شخص کہ کسی کی خفیہ باتوں کیلئے کان لگائے گا اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائیگا۔

(۲۵۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنا گریبان خود رفو کرے، اپنے جوتے خود مرمت کرے اور اپنا سامان خود اٹھائے تو وہ تکبر سے محفوظ ہو گیا۔

(۲۵۷) امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ شیطان ملعون نے اپنے ماتحت چیلوں سے کہا: جب تم کسی کو تین چیزوں کا خوگر پاؤ تو اس سے علیحدہ ہو جاؤ۔ جب دنیا کے دھندوں میں دن رات غرق ہو جائے، اپنے گناہ بھول جائے، اور اس میں خود پسندی آ جائے۔

(۲۵۸) امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: میں نے اپنے بندوں پر تین خصوصی احسان کئے۔ موت کے بعد جسم میں بدبو پیدا کر دی ورنہ کوئی اپنے وابستگان کو دفن نہ کرتا۔ مصیبت کے بعد اہل عزا کو صبر و سکون دیا، اگر نہ دیتا تو ان کی زندگی کبھی خوشگوار نہ ہوتی۔ گندم اور جو میں کیڑے پیدا کئے، اگر یہ نہ ہوتا تو ملوک و سلاطین اسے سونے چاندی کی طرح ذخیرہ کر لیتے۔ (اس کے نتیجے میں لوگ بھوکے مر جاتے)۔

(۲۵۹) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ ان تین خصلتوں سے بڑھ کر کوئی خصلت میرا تقرب دلانے والی نہیں ہے۔ دنیا میں زہد، گناہوں سے پرہیز، میرے خوف سے رونا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: رب العالمین! جو ان پر عمل کرے اس کی جزا کیا ہے؟

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زاہد جنت میں ہوں گے، گناہوں سے پرہیز کرنے والوں سے حساب نہیں لوں گا، میرے خوف میں رونے والے اعلیٰ ترین منازل میں ہوں گے جہاں ان کا کوئی شریک نہیں ہوگا۔

(۲۶۰) امام جعفر صادقؑ نے اپنے والد مکرم امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ

آپ نے فرمایا: حکومت و ریاست ایسے شخص کو زیب دیتی ہے جس میں تین خصلتیں ہوں۔ تقویٰ جو اسے محرمات سے روک سکے، حلم جس کے ذریعے اپنے غصے پر قابو پا سکے، اور رعایا کے ساتھ حسن سلوک کر کے ان کے لئے شفیق باپ بنے۔

(۲۶۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض کے متعلق تین آیات نازل ہوئیں وہ یہ ہیں: وجاء وعلی قمیصه بدم کذب۔ وہ اس کی قمیض پر جھوٹا خون لگا کر لائے۔ ان کان قمیصه قد من قبل فصدقت۔ (گواہ نے کہا) اگر یوسف کی قمیض سامنے سے پھٹی ہوئی ہے تو زلیخا سچی ہے۔ اذهبوا بقمیصی هذا۔ میری یہ قمیض لے جاؤ اور میرے باپ کے چہرے پر ڈالو۔ (تاکہ وہ بینا ہو جائیں)۔

(۲۶۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آل داؤد کی حکمت میں یہ بات لکھی ہوئی تھی، تین کاموں کے علاوہ آدمی کو سفر نہیں کرنا چاہئے۔ آخرت کی زادراہ کے حصول کے لئے۔ اپنی معیشت کی اصلاح کے لئے۔ حلال لذت کے حصول کے لئے۔ پھر آپ نے فرمایا: جو دنیا سے محبت رکھے گا ذلیل ہو جائے گا۔

(۲۶۳) امام صادق علیہ السلام نے ایک شخص کے گھر کے بستروں پر نظر ڈالی تو فرمایا: ایک بستر اس کا اپنا ہے، دوسرا بستر گھر والی کا ہے، تیسرا بستر مہمان کا ہے اور چوتھا بستر شیطان کا ہے۔

(۲۶۴) امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت لقمانؑ نے اپنے فرزند کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹا! ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور اسی علامت کی وجہ سے اس کی پہچان ہوتی ہے، اسی طرح سے دین کی تین علامتیں ہیں، علم، ایمان، اور عمل۔

عالم کی تین علامتیں ہیں: خدا کی معرفت، اسکی پسند کا علم، اور اسکی ناپسند کا علم۔

ایمان کی بھی تین علامتیں ہیں: خدا، اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لانا۔

عقل مند کی تین علامتیں ہیں۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ۔

تکلف کرنے والے کی تین علامتیں ہیں: اپنے سے بڑے کے ساتھ جھگڑنا، جس چیز کا علم نہیں وہ باتیں کرنا، جس چیز کا حصول مشکل ہو اس کیلئے اقدام کرنا۔

ظالم کی تین علامتیں ہیں: اپنے سے بلند کی نافرمانی کر کے ظلم کرنا، اپنے سے کمتر پر غلبہ پا کر ظلم کرنا، ظالموں کا مددگار بننا۔

منافق کی تین علامتیں ہیں: زبان دل کی مخالف، دل فعل کا مخالف، ظاہر باطن کا مخالف۔

گناہگار کی تین علامتیں ہیں: خیانت کرنا، جھوٹ بولنا، اپنے کہے ہوئے کے برخلاف عمل کرنا۔

ریاکار کی تین علامتیں ہیں: اکیلا ہو سستی کرے، کچھ لوگ ساتھ ہوں تو چستی دکھائے، ہر کام میں اپنی مدح کا طالب ہو۔

حاسد کی تین علامتیں ہیں: پس پشت غیبت کرنا، موجودگی میں خوشامد کرنا، دوسرے کی مصیبت پر خوش ہونا۔

فضول خرچ کی تین نشانیاں ہیں: بے مقصد خریداری کرنا، اپنی حیثیت سے زیادہ کا لباس پہننا، اور اپنی حیثیت سے زیادہ غذا پر خرچ کرنا۔

سست کی تین علامتیں ہیں: جو کام کرتا ہے اس میں کوتاہی کرتا ہے، اس کام میں اتنی کوتاہی کرتا ہے کہ اسے ضائع کر دیتا ہے اور اس طرح ضائع کرتا ہے کہ گنہگار ہوتا ہے۔

غافل کی تین علامتیں ہیں: لہو، سہو، اور نسیان۔

پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ان علامات میں ہر ایک کے ہزار باب، ہزار باب اور ہزار باب ہیں۔ پس حماد! دن رات علم کی طلب میں کوشاں رہو، اگر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھنا چاہتے ہو اور دنیا و آخرت کی سعادت چاہتے ہو تو لوگوں کے مال و متاع کے لالچ سے دست بردار ہو جاؤ۔ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو اور اپنے دل میں احساس برتری پیدا نہ ہونے دو۔ جیسے اپنے مال کی حفاظت کرتے ہو ویسے ہی اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

(۲۶۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں جن پر کسی کو عذر نہیں ہونا چاہئے۔ امانت کا لوٹانا خواہ نیک کو ہو یا بد کو، ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا خواہ خوش عمل ہوں یا بد عمل ہوں، اور عہد کی پاسداری کرنا خواہ نیک کے ساتھ ہو یا بد کے ساتھ ہو۔

(۲۶۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے لئے تین چیزوں کی محرومی سے بڑھ کر اور کوئی محرومی نہیں ہے۔ آپؑ سے پوچھا گیا: فرزند رسولؐ! وہ کونسی چیزیں ہیں جن کی محرومی مومن کے لئے گراں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: غم گساری، اپنی ذات کے خلاف حق کا فیصلہ دینا، اور اللہ کا زیادہ ذکر کرنا۔ خبردار! ذکر سے مراد سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولاالہ اللّٰہ واللّٰہ اکبر ہی نہیں ہے بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ حرام چیز کے حصول کے وقت اللہ کی یاد کی وجہ سے اس سے باز آجائے۔

(۲۶۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کا ایک فرشتہ روزانہ منادی دیتا ہے کہ اللہ کے بندو! اس کی نافرمانی سے باز آجاؤ، اگر بے زبان چوپائے نہ ہوتے، شیر خوار معصوم بچے نہ ہوتے اور رکوع کرنے والے بوڑھے نہ ہوتے تو تم پر عذاب کا مینہ برسا دیا جاتا، جس کے ذریعے سے تمہیں پیس دیا جاتا۔

(۲۶۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین اعمال لوگوں کے لئے بہت سخت ہیں۔ بار مان لینا، مال کو برادران دینی میں تقسیم کرنا اور خدا کو بہت یاد کرنا۔

(۲۶۹) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین اعمال بہترین ہیں۔ لوگوں کے حق میں انصاف کرنا کہ جو چیز خود کے لئے پسند کرے وہی دوسروں کے لئے پسند کرے، بھائیوں کے درمیان مال تقسیم کرنا، اور ہر حال میں ذکر خدا بجالانا۔ تنہا "سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر" کہنا کافی نہیں ہے بلکہ واجبات کو ادا کرو اور حرام کو ترک کرو۔

(۲۷۰) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: احسان تین چیزوں سے قائم رہتا ہے۔ نیکی کو چھوٹا سمجھنے سے، چھپا کر دینے سے، اور جلدی کرنے سے۔ جب تم اس نیکی کو چھوٹا سمجھو گے تو منعم علیہ اسے عظیم سمجھے گا۔ چھپا کر احسان کرو گے تو نیکی کی تکمیل ہوگی اور جلدی کرو گے تو اچھائی پُر لطف ہوگی۔ دوسری صورت میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی۔

(۲۷۱) امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک سائل نے در مسجد پر حضرت عثمان سے سوال کیا تو حضرت عثمانؓ نے اسے پانچ درہم دیئے۔ سائل نے کہا: سخیوں کی جانب میری رہنمائی کرو۔

حضرت عثمانؓ نے کہا: وہ سامنے دیکھو، مسجد کے کونے میں جوانوں کا ایک گروہ بیٹھا ہے، ان کے پاس جاؤ۔

وہ سائل مسجد کے کونے میں آیا، وہاں امام حسنؑ، امام حسینؑ اور حضرت عبداللہؓ بن جعفر طیارؓ تشریف فرما تھے، سائل نے ان بزرگوں کو سلام کرنے کے بعد ان سے سوال کیا۔

امام حسن مجتبیٰؑ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تین وجوہات کے

علاوہ سوال کرنا حرام ہے۔ خون کی دیت کے لئے، رسوا کنندہ قرض کے لئے، کمر توڑ فقر کے لئے۔ اب تم بتاؤ کہ تم ان میں سے کس حالت سے دوچار ہو؟

اس نے کہا: حضور! ان اسباب میں سے ایک سبب کی وجہ سے سوال کرنے پر مجبور ہوا ہوں۔

پس امام حسن مجتبیٰؑ نے اسے پچاس دینار دیئے، امام حسینؑ نے انچاس دینار دیئے، اور حضرت عبداللہؓ بن جعفر طیارؓ نے اڑتالیس دینار دیئے۔

سائل رقم وصول کر کے واپس جانے لگا تو حضرت عثمانؓ نے پوچھا: تمہارا کیا بنا؟

سائل نے کہا: جب میں نے آپؓ سے سوال کیا تو آپؓ نے بغیر سوال و جواب کے مجھے پانچ درہم دیئے لیکن جب میں نے ان لوگوں سے سوال کیا تو بڑے بالوں والے نوجوان نے مجھ سے میرے سوال کرنے کی وجہ پوچھی اور فرمایا کہ صرف تین وجوہ کی بنا پر مانگنا جائز ہے۔ میں نے انہیں اپنی وجہ بتلائی تو انہوں نے مجھے اتنی رقم عطا فرمائی۔

حضرت عثمانؓ نے کہا: ان جوانوں کے مثل کون ہو سکتا ہے؟ وہ لوگ ہیں جن کے سینے علم سے سرشار ہیں اور ان کے دل خیر و حکمت سے پُر ہیں۔

(۲۷۲) حسین بن حمادؒ نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سوال کرنے سے بچو۔ اس لئے کہ سوال دنیا کی ذلت، فقر کا پیش خیمہ، اور آخرت کے طویل حساب کا موجب ہے۔

(۲۷۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں موٹا کرتی ہیں۔ ہر دوسرے دن حمام میں جانا، خوشبو سونگھنا، اور نرم لباس پہننا۔ اور تین چیزیں لاغر کرتی ہیں۔ ہمیشہ انڈہ، مچھلی اور کھجور کا پھول کھانا۔

مرحوم صدوق علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ حمام جانا ایک روز چھوڑ کر ہو، ورنہ روزانہ جانا لاغری کا سبب ہوگا۔

(۲۷۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پیاز کھاؤ۔ یہ منہ کی بو کو ختم کرتی ہے، مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے، مادہ منویہ میں اضافہ کر کے جماع کی قوت بڑھاتی ہے۔

(۲۷۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مال حرام کمائے گا اس کا مال تعمیر، مٹی اور پانی میں لگوادیا جائے گا۔

(۲۷۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں مومن کی راحت کا باعث ہیں۔ کشادہ مکان جو اس کی کمزوری اور بدحالی کو لوگوں سے چھپا سکے، نیک بیوی جو دنیا اور آخرت کے کاموں میں اس کی مددگار ہو، بیٹی یا بہن جسے شادی یا موت کے ذریعے اپنے گھر سے رخصت کرے۔

(۲۷۷) ولید بن صبیح نے بیان کیا ہے کہ میں امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں موجود تھا، اس وقت آپؑ کے سامنے کھجوروں سے بھرا ایک بڑا پیالہ رکھا ہوا تھا، ایک سائل آیا آپؑ نے اسے کچھ کھجوریں دیں۔ پھر دوسرا سائل آیا تو آپؑ نے اسے کچھ کھجوریں دیں۔ پھر تیسرا سائل آیا تو آپؑ نے فرمایا: **وسع الله عليك**. خدا تمہارے رزق کو فراخ کرے، یعنی اسے کچھ نہ دیا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اگر انسان کے پاس چالیس ہزار (درہم یا دینار) کا مال ہو اور سخاوت کرنے لگ جائے تو سارے مال سے ہاتھ دھو بیٹھے گا، پھر تین کے اس طبقے میں شامل ہو جائے گا جن کی دعا منظور نہیں ہوتی۔

میں نے پوچھا: قربان جاؤں! کون لوگ ہیں جن کی دعا قبول نہیں ہوتی؟

آپؑ نے فرمایا: اس شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی جسے اللہ نے مال و دولت عطا کی اور اس نے سب دولت خرچ کرڈالی اور بعد میں دعا مانگے کہ اللہ مجھے رزق

دے تو اسے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا میں نے تجھے رزق نہیں دیا تھا؟

دوسرا شخص جس کی دعا قبول نہیں ہوتی وہ ہے جو اپنی بیوی کے خلاف بددعا کرے، اس وقت اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا میں نے بیوی کے معاملات کی باگ ڈور تیرے ہاتھ میں نہیں دی؟

تیسرا وہ شخص ہے جو کام کاج چھوڑ کر گھر بیٹھ جائے اور خدا سے دعا کرے کہ اللہ مجھے رزق دے تو ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میں نے طلبِ رزق کے دروازے تیرے لئے کشادہ نہیں کئے؟

(۲۷۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی طرف نگاہ کرم فرماتا ہے۔ جب نگاہ کرتا ہے تو تین میں سے اسے ایک تحفہ دیتا ہے، بخار یا دردِ چشم یا دردِ سر۔ (لیکن واضح رہے کہ نفوس کی تکمیل پریشانیوں اور مصیبتوں پر صبر سے ہوتی ہے اور خداوند عالم اس طریقے سے صالح بندوں کی ہدایت فرماتا ہے)۔

(۲۷۹) علی بن حمزہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنّتی روزوں کے متعلق پوچھا۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ہر مہینے تین سُنّتی روزے رکھنے چاہئیں۔ پہلے عشرے میں جمعرات کا روزہ، درمیانی عشرے میں بدھ کا روزہ، اور آخری عشرے میں جمعرات کا روزہ۔

یہ روزے پورے مہینے کی کفایت کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ من جآء بالحسنة فله عشر امثالها. یعنی ایک نیکی کا دس گنا اجر ملتا ہے۔ اگر کمزوری کی وجہ سے کوئی شخص یہ روزے نہ رکھ سکتا ہو تو اسے چاہئے کہ ایک درہم صدقہ کرے کہ ایک درہم صدقہ ایک دن کے روزے سے افضل ہے۔

نویں فصل

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی احادیث

(جنہیں شیعہ و سنی علماء نے نقل کیا ہے)

(۲۸۰) امام مالک بن انس رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں جب بھی امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو امامؑ مجھے تکیہ پیش کرتے تھے، میری عزت کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ مالک میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں ان الفاظ سے بہت خوش ہوتا تھا اور اللہ کا شکر بجالاتا تھا۔ میں جب بھی آپؑ کے پاس گیا تین حالتوں میں سے ایک حالت میں پایا، یا روزے سے ہوتے، یا نوافل میں مصروف ہوتے، یا ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے تھے۔

امام عالی مقامؑ عظیم ترین عبادت گزار تھے اور بہت بڑے زاہد، بہت بڑے محدث اور کثیر الفوائد تھے۔ حدیث بیان کرتے وقت جب "قال رسول اللّٰہؐ" کہتے تھے تو ان کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا، یہاں تک کہ آپؑ کو جاننے والا بھی اس حالت میں آپؑ کو نہیں پہچان سکتا تھا۔

مجھے آپؑ کے ساتھ ایک دفعہ حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب میقات پر آپؑ نے احرام باندھا اور تلبیہ کہنے کا ارادہ کیا تو آپؑ کی آواز آپؑ کے حلق میں اٹک گئی اور خوف خدا کی وجہ سے سواری سے گرنے کے قریب ہوگئے۔

میں نے کہا: فرزند رسولؐ! تلبیہ کہیں۔ آپؑ کو تلبیہ کہنا ہی پڑے گا۔

آپؑ نے فرمایا: ابو عامر کے بیٹے! میں **لبیك اللهم لبیك** (یعنی پروردگار! میں نے تیری دعوت قبول کی) کہنے کی جسارت کیسے کروں، اس لئے کہ ڈرتا ہوں کہ کہیں خدا مجھے **لالبیك ولا سعدیك** (ہم نے قبول نہ کیا) نہ کہہ دے۔

(۲۸۱) سفیان ثوری نے امام صادق علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا: فرزند رسولؐ! مجھے وصیت کریں۔

آپؑ نے فرمایا: سفیان! جو شخص قبیلے کے تعاون کے بغیر عزت کا خواہش مند ہو، مال کے بغیر تونگری کا خواہش مند ہو، اور اقتدار کے بغیر ہیبت کا خواہش مند ہو تو اسے چاہئے کہ معصیت کی ذلت کو ترک کر کے اطاعت کی عزت کی طرف منتقل ہو جائے۔

سفیان ثوری نے عرض کی: فرزند رسولؐ! کچھ اور نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میرے والدؑ نے مجھے تین چیزوں کا حکم دیا اور تین چیزوں سے منع فرمایا تھا، والدؑ کی نصیحت میں یہ بھی تھا کہ جو شخص برے لوگوں کا ہم نشین بنے گا سلامتی نہیں پائے گا، جو بری جگہ جائے گا اس پر تہمت ضرور لگے گی، جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرے گا شرمسار ہوگا۔ پھر یہ اشعار پڑھے:

عود لسانك قول الحق ان اللسن لما عودت معتاد

موكل يتقاضى ما سننت له في الخير و الشر فانظر كيف تعتاد

زبان کو حق گوئی کی عادت ڈالو تاکہ اہل حق کہلاؤ۔ جو کچھ اس کو عادت ڈالو گے اسی کی عادی ہو جائے گی۔ ہر جاننے والے سے خواہ نیک ہو یا بد وہی طلب کرو (اور) دیکھو کہ کس روش و عادت پر چل رہے ہیں۔

(۲۸۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب بھی کوئی تین مومن اپنے کسی قابل اعتماد بھائی کے پاس جائیں گے، ایسا بھائی جس کے شر اور مکر سے امان میں ہوں اور اس سے امیدِ خیر رکھتے ہوں۔ اگر اس وقت وہ اللہ سے کوئی دعا کریں گے تو اللہ منظور فرمائے گا، کوئی چیز مانگیں گے تو اللہ عطا فرمائے گا، کسی نعمت کے اضافے کی خواہش کریں گے تو اللہ نعمت میں اضافہ فرمائے گا، اگر چپ رہیں گے تو خدا خود ہی

اپنے لطف و کرم کی ابتداء کرے گا۔

(۲۸۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص تجھ پر تین مرتبہ ناراض ہو جائے اور اس کے باوجود تیرے بارے میں کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو اسے اپنا دوست بناؤ۔

(۲۸۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک بھائی سے فرمایا: لوگوں سے جان پہچان کم رکھو اور جن سے جان پہچان ہے ان سے بھی اوپرے ہو جاؤ۔ اگر بالفرض تمہارے ایک سو دوست ہیں تو ننانوے دوستوں کو چھوڑ دو اور ایک سے بھی ہوشیار ہو کر رہو۔

(۲۸۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے ایمان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔ دین کی سمجھ، مصیبت میں صبر، معیشت میں صحیح منصوبہ بندی۔

(۲۸۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین اشخاص کا عمل آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتا۔ آقا سے بھاگ جانے والا غلام۔ وہ عورت کہ جس کا شوہر اس پر ناراض ہو اور اپنی چادر کو گھسیٹ کر چلنے والا شخص۔ (کہ یہ بھی متکبروں کی خصوصیت ہوتی تھی)۔

(۲۸۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں ہر دور میں کمیاب رہی ہیں۔ خدا کے لئے بھائی چارہ، نیک بیوی کہ دینی امور میں شوہر کا ساتھ دے، اور فرزند رشید (کہ باپ کی خواہش کے مطابق ہو)۔ جو ان میں سے ایک نعمت بھی پالے اسے دنیا کی بھلائی اور اونچی تقدیر مل گئی۔

(۲۸۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص میں تین باتیں نہ ہوں اس سے کبھی بھی اچھائی کی امید نہیں رکھنا چاہئے۔ جسے خلوت میں خوف خدا نہ ہو، سفید سر ہونے کے باوجود اس میں تقوی نہ ہو، عیب سے شرم نہ کرے۔

(۲۸۹) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین آنکھوں کے سوا بروز قیامت ہر آنکھ روئے گی۔ وہ آنکھ جس نے محارم الٰہی سے چشم پوشی کی، وہ آنکھ جو اطاعت الٰہی میں جاگتی رہی، اور وہ آنکھ جو تاریکی شب میں خوف خدا سے روتی رہی۔

(۲۹۰) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عارفین کی زندگی تین اصولوں کے گرد گردش کرتی ہے۔ خوف، رَجا (امید)، حُب۔

خوف علم کی شاخ ہے۔ رَجا یقین کی شاخ ہے۔ حُب معرفت کی شاخ ہے۔

خوف کا ثبوت (عذاب الٰہی سے) بھاگنا ہے۔ رجا کا ثبوت طلب کرنا ہے۔ حُب کا ثبوت محبوب کو ماسوا پر ترجیح دینا ہے۔

جب علم کسی سینے میں جاگزیں ہوتا ہے تو خوف خدا پیدا ہوتا ہے اور جب خوف آجائے تو آدمی بھاگتا ہے اور جب بھاگتا ہے تو نجات پالیتا ہے (یعنی عذابِ خدا سے ڈرنا گناہوں سے بچنے کا سبب ہوتا ہے)۔ جب کسی دل میں نورِ یقین کی چمک ہوتی ہے تو وہ فضیلت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ جب مشاہدہِ فضیلت ہو جائے تو امید پیدا ہوتی ہے۔ جب حلاوتِ امید پیدا ہوتی ہے تو طلب پیدا ہوتی ہے اور جب طلب کی توفیق نصیب ہو جائے تو اپنے گوہر مقصود کو پالیتا ہے۔ جب ضیاءِ معرفت کی دل میں تجلی ہوتی ہے تو محبت کی ٹھنڈی ہوا چل پڑتی ہے۔ جب محبت کی ہوا چلتی ہے تو عاشق اپنے آپ کو محبوب کے سائے میں پاتا ہے اور اسے غیر پر ترجیح دیتا ہے اس وقت اس کے اوامر کو بجالاتا ہے اور اس کی نواہی سے پرہیز کرتا ہے اور تمام چیزوں سے زیادہ ان دو چیزوں کو پسند کرلیتا ہے۔ جب عاشق ادائے اوامر اور اجتناب نواہی کرتے ہوئے اپنے محبوب کے ساتھ بساط اُنس پر بیٹھ جاتا ہے تو اس وقت روحِ مناجات و قربت کی منزل کو حاصل کرلیتا ہے۔

ان تینوں اصولوں کی مثال حرم و مسجد و کعبہ کی طرح ہے۔ جو حرم میں

داخل ہوا خلق کے خطرے سے محفوظ ہو گیا، جو مسجد میں داخل ہوا وہ اپنے اعضاء کو نافرمانی میں استعمال کرنے سے محفوظ ہو گیا اور جو کعبے میں داخل ہوا اس کا دل غیر اللہ کے ذکر سے محفوظ ہو گیا۔

مومن غور کر، جس طرح کی حالت اپنی بوقت موت دیکھنا چاہتا ہے، اگر اس وقت تیری وہی کیفیت و حالت ہے تو اللہ کی توفیق پر اس کا شکر ادا کرو۔ اگر خدانخواستہ دوسری حالت ہے تو عزم صمیم کر کے اس حالت کو ترک کردو اور زندگی میں تم سے جو کچھ غفلت سرزد ہوئی اس پشیمانی کا اظہار کرو، اپنے آپ کو گناہوں اور باطن کے عیوب سے پاک کرنے کے لئے اللہ سے مدد مانگو، غفلت کو اپنے دل سے قطع کردو، توبہ کے پانی سے خواہشات کی آگ کو بجھادو۔

(۲۹۱) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر مومن انہیں بجالائے تو عمر کی زیادتی اور نعمت کی ہیشگی کا باعث ہے۔ راوی نے پوچھا کہ وہ چیزیں کیا ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: نماز میں رکوع اور سجود کو طول دینا، مہمان کے ساتھ دسترخوان پر زیادہ دیر بیٹھنا، اور اہل پر احسان اور نیکی کرنا۔ (یعنی ان پر احسان کرنا جو اس کے اہل ہوں یا شاید رشتہ داروں اور قوم سے نیکی مراد ہو)۔

(۲۹۲) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نماز جمعہ میں شریک نمازی تین طرح کے ہیں۔ پہلا وہ ہے جو جمعہ میں امام سے پہلے حاضر ہوا، خاموشی سے بیٹھا (اور خطبہ سنا)، اس کی شرکت اگلے جمعے تک بلکہ دس روز تک اس کے گناہوں کا کفارہ بنے گی کیونکہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے من جآء بالحسنة فله عشر امثالها. مقصد یہ ہے کہ جو ایک نیکی کرتا ہے اسے دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے۔

دوسرا وہ شخص ہے جو شور مچاتا ہوا اور خوشامد و چاپلوسی کرتا ہوا جمعہ میں شریک ہوا، جمعہ سے اس کو فقط یہی شور و غل ہی نصیب ہوگا۔

تیسرا وہ شخص ہے جو امام کے خطبے میں آکر شریک نہ ہوا اور نماز میں شریک ہوا اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی۔ یہ شخص اگر اللہ سے دعا کرے تو اللہ کی مرضی ہے چاہے دعا منظور کرے یا رد کر دے۔

(۲۵۳) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگ اپنے بستروں سے تین حالتوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ پہلا طبقہ ان لوگوں کا ہے جن کا اجر ہے اور نقصان نہیں ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو بستر سے اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں۔

دوسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جو خاصا سو کر اٹھتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو سونے تک خدا کی نافرمانی کرتے رہے۔

تیسرا طبقہ ان لوگوں کا ہے جنہیں نہ فائدہ ہے نہ نقصان ہے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سوتے ہوئے صبح کر دی۔

(۲۵۴) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حرامزادہ کی تین نشانیاں ہیں۔ برے اخلاق و کردار کا مالک ہونا، زنا کا دلدادہ ہونا، اور ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھنا۔

(۲۵۵) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تقویٰ تین قسم کا ہوتا ہے۔

تقویٰ باللہ فی اللہ۔ یہ نہ صرف شبہات بلکہ حلال کے ترک کرنے کا نام ہے، یہ مقام خاص الخاص بندوں کا ہے۔

تقویٰ من اللہ۔ یہ نہ صرف حرام بلکہ شبہات کے ترک کرنے کا نام ہے یہ خاص کا تقویٰ ہے۔

تقویٰ من خوف النار۔ یہ حرام کو ترک کرنے کا نام ہے یہ عام بندوں کا تقویٰ ہے۔

تقویٰ کی مثال ایسے سمجھو جیسے کسی نہر میں پانی بہہ رہا ہو، اور تقویٰ کے تینوں طبقات کے حاملین کو درخت سمجھو جو اس نہر کے پانی سے اپنی اپنی استعداد کے

مطابق سیراب ہو رہے ہوں۔

(۲۹۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بیمار تین قسم کے ہیں۔

(۱)مریض النفس (۲) مریض القلب (۳) مریض الروح۔

منافق، نفس کا مریض ہوتا ہے اس کی دوا دوزخ ہے۔ مومن، قلب کا مریض ہوتا ہے اس کی دوا معرفت رب و محبت رب ہے۔ عارف، روح کا مریض ہوتا ہے اس کی دوا قرب ربانی ہے۔

منافق کی قربت بدبختی کی پستی ہے اور اس کے مقدر میں لعنت ہے۔ مومن کی قربت درجہ سلامت میں ہے اور اس کے مقدر میں سعادت ہے۔ عارف کی قربت درجہ ولایت میں ہے اور اس کے مقدر میں کرامت ہے۔

(۲۹۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: شیعوں کی تین قسمیں ہیں۔ ہم سے مودت و محبت رکھنے والا صحیح شیعہ اور وہ ہم سے ہے۔ ہمارے ذریعے زینت حاصل کرنے والا اور جو ہمیں اپنے لئے زینت سمجھے ہم اس کے لئے زینت بنتے ہیں۔ ہمارے ذریعے سے لوگوں سے کھانے والا اور جس کے دل میں ہماری محبت نہ ہو اور ہمیں کمائی کا ذریعہ بنائے تو وہ فقیر ہو جائے گا۔

(۲۹۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو تین چیزوں سے آزماؤ۔ نماز کے اوقات میں دیکھو کہ یہ اس کی کس طرح نگہبانی کرتے ہیں۔ محرم اسرار ہونے کے وقت دیکھو کہ وہ اسے ہمارے دشمنوں سے کیسے چھپاتے ہیں۔ مالدار ہونے کے وقت دیکھو کہ وہ اس کے ذریعے سے مومن بھائیوں کی کیسے خبر گیری کرتے ہیں۔

دسویں فصل:

ائمہ طاہرینؑ سے مروی احادیث

(۲۹۹) امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں انسانوں کی ہلاکت کا سبب ہیں۔ تکبر، حرص اور حسد۔ تکبر دین کو تباہ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے شیطان لعنتی بنا۔ حرص دشمن جاں ہے اس نے آدمؑ کو بہشت سے نکلوا دیا تھا۔ اور حسد فساد کا پیش خیمہ ہے جس نے قابیل کے ہاتھوں اس کے بھائی ہابیل کا قتل کرادیا۔

(۳۰۰) امام رضاؑ نے بیان فرمایا کہ ابو حنیفہؓ ایک دن امام جعفر صادقؑ کی خدمت سے باہر نکلے تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور ان سے پوچھا: نوجوان یہ بتاؤ کہ گناہ کس کی طرف سے ہوتا ہے؟ (یہ مسئلہ جبر و اختیار کا ایک پہلو ہے۔ سالوں بلکہ قرنوں متکلمین اسلام اس پر بحث کرتے رہے۔ ان میں سے کچھ ہر ناشائستہ کام کی نسبت خدا سے دیتے تھے اور کچھ بندوں کے تمام کاموں میں خدا کی مداخلت سے انکار کرتے تھے۔ اس کے مقابلے میں ائمہ علیہم السلام نے تیسری راہ متعارف کرائی۔ حدیث مذکورہ میں اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے)۔

امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا: تین حالتوں سے خالی نہیں ہے۔

یا تو اللہ کی طرف سے ہے اور بندے کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ یعنی بندہ مجبور محض ہے تو اس شکل میں کریم کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ اپنے بندے کو ناکردہ گناہ کی سزا دے۔

یا یہ کہ معصیت، اللہ اور بندے دنوں کی طرف سے ہے۔ اس شکل میں قوی شریک کو کمزور شریک کی سزا کا حق نہیں ہے۔ یعنی گناہ تو دونوں نے مل کر کیا اور سزا صرف کمزور شریک کو ملے اور سزا بھی وہی دے جو اس کا قوی شریک ہے۔

یا صرف بندے کی طرف سے ہے اور واقعتاً برائی کا صدور بندے کی طرف سے ہے۔ اب اگر اللہ اسے سزا دے گا تو گناہ کی وجہ سے دے گا، اگر معاف کر دے تو یہ اس کا کرم و احسان ہے۔

(۳۰۱) امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: کسی کو مومن نہ سمجھو جب تک اس میں تین خوبیاں نہ ہوں۔ اس کی روش (فرمان) خدا کے مطابق ہو، سنت پیغمبرؐ پر عمل پیرا ہو، اور اس کا کردار ائمہ علیہم السلام سے (مستعار) ہو۔

روش خدا رازوں کا چھپانا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا: **عالم الغیب** (خدا غیب جانتا ہے) کسی کو اپنے غیب سے آگاہ نہ کرو سوائے پیامبر کے۔

ہمیشہ سنت پیغمبرؐ پر چلو کہ خدا نے اسے لازم قرار دیا ہے اور فرمایا ہے: **خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین**. (سورۂ اعراف آیت ۱۹۹) ترجمہ: درگزر کی عادت اپناؤ، اچھائی کا حکم دو اور نادانوں سے چشم پوشی کرو۔

اور ائمہؑ کا کردار سختی و مرض اور جنگ کے وقت صبر (واستقلال) رہا ہے کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے: **اولئك الذین صدقوا و اولئك ھم المتقون**. (سورۂ بقرہ آیت ۱۷۷) ترجمہ: وہ سچے ہیں اور وہ پرہیزگار ہیں۔

(۳۰۲) امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: تین کاموں کے کرنے سے پاگل پن کا اندیشہ ہے۔ قبرستان میں قضائے حاجت، ایک جوتے سے چلنا اور اکیلے سونا۔

(۳۰۳) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اطاعت کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔ خوف، امید، اور محبت۔ محرمات کو ترک کرنا خوف کی نشانی ہے۔ اطاعت میں رغبت امید کی نشانی ہے۔ شوق واتمت (توجہ) محبت کی نشانی ہے۔

(۳۰۴) امام جواد علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں محبت کو کھینچتی ہیں۔ رہن سہن میں انصاف برتنا۔ تکالیف میں شریک ہونا اور قلب سلیم کے ساتھ لوگوں سے

رجوع کرنا۔

(۳۰۵) امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے مومن کو تین خصلتیں عطا فرمائی ہیں۔ دنیا میں عزت، آخرت کی کامیابی، ظالمین کے دلوں میں اس کا خوف۔

(۳۰۶) امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے ایک مخصوص جنت پیدا فرمائی ہے جس میں تین قسم کے لوگوں کے علاوہ کوئی داخل نہیں ہوگا۔ وہ شخص جس نے اپنے نفس کے خلاف حق کا فیصلہ کیا، وہ شخص جو اپنے ایمانی بھائی کی زیارت کے لئے جائے، وہ شخص جو ایمانی بھائی کے لئے ایثار و قربانی سے کام لے۔

(۳۰۷) امام موسیٰ کاظمؑ نے ہشام بن الحکم سے فرمایا: ہشام! جو شخص تین چیزوں کو تین چیزوں پر مسلط کرے تو گویا اس نے اپنے عقل کے منہدم کرنے پر مدد کی ہے۔ جو شخص نور تفکر کو لمبی امید سے تاریک کردے۔ نوادر حکمت کو فضول گفتگو سے مٹادے۔ غیرت کے نور کو شہوات نفس سے بجھادے۔ تو ایسے شخص نے گویا اپنی عقل کو منہدم کردیا اور جس کی عقل ختم ہوجائے اسکے دین و دنیا تباہ ہوجاتے ہیں۔

(۳۰۸) طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ کو مسجد الحرام میں میزاب شریف کے نیچے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، وہ نماز میں اور دعا میں بہت زیادہ گریہ و زاری کررہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو میں قریب گیا، وہ امام علی ابن الحسین زین العابدینؑ تھے۔ میں نے ان سے کہا: مولا! میں آپؑ کو اتنا روتا ہوا دیکھ رہا ہوں حالانکہ آپؑ کو تین چیزیں ایسی میسر ہیں جو خوفِ آخرت سے نجات دے سکتی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ رسول اللہؐ کے فرزند ہیں۔ دوسری یہ کہ حضور اکرمؐ کی شفاعت کے حقدار ہیں۔ تیسری یہ کہ اللہ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔

تو امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: میں فرزند رسولؐ ہونے کی وجہ سے بے خوف نہیں ہوسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **فلا انساب بینھم**۔ جب

صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان کوئی رشتہ داری باقی نہیں رہے گی۔

اپنے جد طاہرؐ کی شفاعت کی وجہ سے بے خوف نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولایشفعون الا لمن ارتضی. وہ اس کے لئے شفاعت کریں گے جس کو اللہ چن لے۔

اور اللہ کی رحمت کی وجہ سے میں بے خوف اس لئے نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان رحمة اللّٰه قریب من المحسنین. یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے نزدیک ہے۔ مجھے علم نہیں ہے کہ میں محسن بھی ہوں۔

اور اسی روایت کے مشابہ دوسری وہ روایت ہے کہ جس میں کسی شخص نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ فاطمہؑ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی اللہ نے ان کی اولاد کے لئے جہنم کو حرام قرار دیا۔ تو کیا یہ حدیث ہر فاطمی کے لئے جہنم سے امان کی باعث ہے؟

امام صادقؑ نے فرمایا: تو احمق ہے۔ اس حدیث سے مراد حضرات حسنین کریمین علیہما السلام ہیں کیونکہ وہ اہل کساء میں سے ہیں، ان کے علاوہ جتنے فاطمی ہیں تو جس کا عمل اسے پیچھے کر دے گا، اس کا نسب اسے آگے نہیں کر سکے گا۔

(۳۰۹) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں موجب درجات ہیں، تین چیزیں گناہوں کا کفارہ ہیں، تین چیزیں ہلاکت سے بچانے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔

باعث درجات اشیاء یہ ہیں: تمام لوگوں کو سلام کرنا، کھانا کھلانا، رات کو جب دنیا سوئی ہوئی ہو تو نماز پڑھنا۔

گناہوں کا کفارہ یہ چیزیں ہیں: سردیوں میں پورا پورا وضو کرنا، روز و شب نماز کی طرف جانا، نماز باجماعت کی پابندی۔

ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں: بخل کہ اس کو اپنایا جائے، ہوا و ہوس کہ اس کے پیچھے چلا جائے اور خود پسندی۔

ہلاکت سے بچانے والی اشیاء یہ ہیں: خلوت و جلوت میں خوف خدا کرنا، غربت و امارت میں اعتدال کو پیش نظر رکھنا، غصہ اور خوشی میں عدل کی بات کرنا۔

(۳۱۰) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: انسان ان تین حالات میں محصور رہتا ہے۔ بلا، قضا، اور نعمت۔

بلا کی حالت میں اللہ نے اس پر صبر کو فرض کیا ہے۔
قضا کی حالت میں اللہ نے اس پر تسلیم کو فرض کیا ہے۔
نعمت کی حالت میں اللہ نے اس پر شکر کو فرض کیا ہے۔

(۳۱۱) ابوالحسن، موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے فرمایا: انبیاء اور ان کی اولاد اور ان کے پیروکاروں کو تین چیزوں میں امتیاز ہے۔ جسمانی بیماری، حاکم کا خوف، غربت۔

(۳۱۲) امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: مخلوق کے لئے تین مواقع سب سے زیادہ پریشان کن ہیں۔ پیدائش کا وقت، جب انسان شکم مادر سے برآمد ہوتا ہے اور ایک نئی دنیا کو دیکھتا ہے۔ موت کا وقت، جب انسان اس دنیا سے سفر کرتا ہے اور نئے عالم کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور جب قبر سے برآمد ہوگا اور آخرت کے شدائد کو ملاحظہ کرے گا۔

خداوند تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ان تینوں مواقع کی سلامتی عطا کی اور ان کے خوف کو دور فرمایا ہے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ والسلام علیہ یوم ولد ویوم یموت ویوم یبعث حیا. یعنی حضرت یحییٰؑ پر سلام ہو جس دن پیدا ہوئے، جب مریں گے اور جب دوبارہ زندہ کئے جائیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے آپ پر سلام کرتے ہوئے ان تینوں

مواقع کی سلامتی کی گواہی دی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ والسلام علی یوم ولدت و یوم اموت ویوم ابعث حیا۔ یعنی مجھ پر سلام ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جب مروں گا اور جب دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا۔

(۳۱۳) امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جو مجھ غریب الوطن کی زیارت کو آئے گا تو میں قیامت کے تین مواقع پر اسکے پاس جاؤں گا اور وہاں کی وحشت ناکیوں سے نجات دلاؤں گا۔ جب لوگوں کے دائیں یا بائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیئے جارہے ہوں گے، پل صراط پر، اور میزان پر۔

(۳۱۴) امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: تین شخص گناہوں میں برابر کے شریک ہیں۔ ظلم کرنے والا، اسکی مدد کرنے والا، اسکے ظلم پر خوش ہونے والا۔

(۳۱۵) اور آپؑ نے فرمایا: حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ کسی کو گناہ کی وجہ سے شرمندہ نہ کرو۔ تین کام اللہ کو بہت محبوب ہیں۔ دولت کی موجودگی میں اعتدال قائم رکھنا، طاقت کے ہوتے ہوئے معاف کرنا، اللہ کی مخلوق پر شفقت کرنا۔ دنیا میں جو کوئی کسی پر شفقت کرے گا تو اللہ بروز قیامت اس پر شفقت فرمائے گا اور دانائی کی بنیاد خوف خدا ہے۔

(۳۱۶) ابو مالک نے امام زین العابدین علیہ السلام سے عرض کی: مولا! مجھے پوری شریعت سے باخبر فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: پوری شریعت کا خلاصہ ان تین چیزوں میں بند ہے۔ حق بات کہنا، انصاف کا فیصلہ کرنا، اور وعدہ نبھانا۔

(۳۱۷) امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا: زندگی کی سخت ترین گھڑیاں تین ہیں۔ ملک الموت کے دیکھنے کے وقت، قبر سے نکلتے وقت، اور خدا کے حضور کھڑے ہونے کے وقت کہ کیا پتا بہشت کا فرمان صادر ہوتا ہے یا جہنم کا۔

(۳۱۸) امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: اس امت میں سے جو لوگ ہم سے محبت کرتے ہیں میں ان کی نجات کے لئے پر امید ہوں، سوائے تین آدمیوں کے۔ ظالم بادشاہ کا ساتھی، خواہشات کی پیروی کرنے والا، اعلانیہ فسق و فجور کرنے والا۔

(۳۱۹) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم کی بہشت میں تین آدمیوں کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا۔ وہ جو اپنے نقصان کے باوجود حق بات کہتا ہے۔ وہ جو خالص خدا کے لئے اپنے دینی بھائی سے ملاقات کے لئے جاتا ہے۔ اور وہ جو رضائے الٰہی کے لئے دوسرے مومن کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہے۔

(۳۲۰) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: طوفان نوحؑ کے بعد ابلیس ملعون حضرت نوحؑ کے پاس گیا اور کہا کہ آپؑ نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کا بدلہ دوں۔

حضرت نوحؑ نے فرمایا: میں تجھ سے نفرت کرتا ہوں، بتا میں نے تجھ پر کونسا احسان کیا ہے؟

ابلیس نے جواب دیا: آپؑ نے قوم کو غرق کروا کے مجھ کو آرام دلایا ہے، اب ان کی اگلی نسل تک میں آرام کروں گا۔

حضرت نوحؑ نے فرمایا: بتا میرے احسان کا بدلہ کس طرح چکانا چاہتا ہے؟

ابلیس نے کہا: تین اوقات میں مجھے یاد کرنا، میں ان تین اوقات میں ہر انسان کے پاس موجود ہوتا ہوں۔ غصہ کے وقت مجھے یاد کرنا، جب دو اشخاص کے درمیان فیصلہ کرو تو مجھے یاد کرنا، جب کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں بیٹھے ہو تو اس وقت مجھے یاد کرنا۔

(۳۲۱) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرزند آدم! میں نے تجھ پر تین احسان کئے۔ میں نے تیرے وہ گناہ پوشیدہ رکھے کہ اگر تیرے خاندان

کو ان کا پتا چل جاتا تو وہ اسے کبھی نہ چھپاتا۔ میں نے تجھے کشادہ روزی عطا کر کے تجھ سے قرض حسنہ کا مطالبہ کیا لیکن تو نے نہ دیا۔ موت کے وقت تجھے تہائی مال کی وصیت کرنے کا اختیار دیا لیکن تو نے کسی اچھائی کے لئے وصیت نہ کی۔

(۳۲۲) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے تین امتیازات مومن کے لئے رکھے ہیں۔ دنیا میں عزت، آخرت میں نجات، اور (اس کے لئے) دلوں میں عظمت اور بزرگی۔ پھر آپؑ نے ان آیات کی تلاوت فرمائی وللّٰه العزة ولرسوله وللمومنين. (سورۂ منافقون آیت ۸) قد افلح ...... هم فيها خالدون. (سورۂ مومنون آیات ۱تا۱۱)

(۳۲۳) امام علی رضاؑ نے فرمایا: تین چیزیں دوسری تین چیزوں سے ملی ہوئی ہیں، اللہ نے نماز اور زکوٰۃ کا بیک وقت حکم دیا، جس شخص نے نماز پڑھی اور زکوٰۃ نہ دی اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ اللہ نے اپنے شکر اور والدین کے شکریہ کا بیک وقت حکم دیا، ان اشكر لى ولوالديك. یعنی جس نے اللہ کا شکر کیا لیکن والدین کا شکریہ ادا نہیں کیا تو اس نے درحقیقت اللہ کا شکر ادا ہی نہیں کیا۔ اللہ نے تقویٰ اور صلہ رحم کا بیک وقت حکم دیا، جس نے صلہ رحمی نہیں کی اس نے اللہ کا تقویٰ بھی نہیں رکھا۔

(۳۲۴) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی خوشی تین چیزوں میں ہے۔ بیوی سے متمتع ہونا، بھائیوں سے خوش گپیاں کرنا، نماز شب ادا کرنا۔

(۳۲۵) نیز فرمایا: ظلم تین قسم کا ہے۔ قابل معافی، ناقابل بخشش، اور وہ ظلم جس سے صرف نظر نہیں کیا جائے گا۔ پہلا ظلم اپنے نفس پر ہے کہ خود اور خدا کے درمیان ہے۔ دوسرا شرک ہے اور تیسرا حقوق الناس کا ادا نہ کرنا۔

گیارہویں فصل :

زُہّاد و حکماء کا کلام

(۳۲۶) حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا: جان پدر! انسان میں تین چیزیں پائی جاتی ہیں۔ ایک تہائی اللہ کی ہے، ایک تہائی اس کے اپنے لئے ہے، اور ایک تہائی کیڑے مکوڑوں کے لئے ہے۔

جو چیز اللہ کی ہے وہ ہے انسان کی روح (کہ حق کی جانب پرواز کر جاتی ہے)، جو چیز اس کے اپنے لئے ہے وہ ہے اس کا علم (جس سے فائدہ اٹھاتا ہے)، اور جو چیز کیڑے مکوڑوں کے لئے وہ ہے اس کا بدن۔

(۳۲۷) ایک حکیم نے کہا: بھائیوں کے تین طبقات ہیں۔ ایک طبقہ تو غذا کی طرح اہم ہے، اس کے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں ہے، وہ ہیں دینی بھائی۔ ایک طبقہ ایسا ہے جس کی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے لیکن اکثر اوقات اس کی ضرورت نہیں ہوتی، وہ ہیں معاشرت کے بھائی اور ایک طبقہ وہ ہے جن کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کوئی پسند کرتا ہے، وہ ہیں لالچ کے بھائی۔

(۳۲۸) سفیان ثوری نے کہا: لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں۔ مکمل انسان، آدھا انسان، اور لاشے۔ مکمل انسان وہ ہے جو صاحب رائے ہو اور دوسروں کو بھی صحیح مشورہ دے۔ آدھا انسان وہ ہے جو خود تو صاحب رائے نہ ہو لیکن بوقت احتیاج عقل مندوں سے مشورہ کرے اور ان کے بتانے کے مطابق عمل کرے۔ لاشے وہ ہیں جو نہ تو خود صاحب رائے ہوں اور نہ ہی کسی عقل مند کے پاس مشورہ کے لئے جائیں۔

(۳۲۹) کسی دانا نے کہا: دنیا کی تین چیزوں کے سوا میں افسوس نہیں کرتا۔ برادر دینی جو میرے عیوب کو آشکارا کردے۔ ایسا دانشمند کہ جب میں بھٹکتا ہوں تو راستہ

دکھاتا ہے اور نادانی کرتا ہوں تو ہشیار کر دیتا ہے۔ اور رزق کہ جس پر مجھے نہ مخلوق کا احسان مند ہونا ہے اور نہ خالق کے عذاب کا سامنا ہوگا۔

(۳۳۰) سہل بن عبداللہ نے کہا: انسان ریاست و امارت کا حقدار تب بنتا ہے جب اس میں تین خصلتیں جمع ہو جائیں۔ پہلی لوگوں سے حماقت و نادانی کا سلوک نہ کرے۔ دوسری ان کی نادانی سے صرف نظر کرے۔ تیسری ان کے مال کے لالچ کی بجائے اپنا مال ان پر خرچ کرے۔

(۳۳۱) ایک حکیم نے کہا: اگر کسی شخص کی وفا کا قبل از وقت ملاحظہ کرنا چاہتے ہو تو تین چیزوں کے ذریعے اسے پرکھو۔ بھائیوں سے کتنی محبت و الفت رکھتا ہے، اپنے وطن سے کتنی محبت رکھتا ہے، اور اپنے گناہوں پر کتنا روتا ہے۔

(۳۳۲) کسی حکیم نے کہا: تین کام انبیاءؑ کی میراث ہیں۔ پہلا کام اچھا طریقہ۔ دوسرا کام کم گوئی۔ تیسرا کام میانہ روی۔ اسی طرح تین کام بدبختوں کی میراث ہیں۔ پہلا کام برا طریقہ۔ دوسرا کام متکبرانہ چال۔ تیسرا کام لایعنی گفتگو۔

(۳۳۳) ایک عاقل نے کہا: تین چیزوں کی کوئی حد نہیں ہے۔ امن، سلامتی، اور ضرورت کے مطابق رزق۔ (مطلب یہ ہے کہ ان تین نعمتوں کی عظمت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا)۔

(۳۳۴) کسی حکیم نے کہا: خواہ کوئی بادشاہ بھی بن جائے تو بھی ان تین چیزوں سے منہ نہیں موڑنا چاہیے۔ ماں باپ کے احترام کے لئے اپنی نشست سے کھڑا ہونا، اپنی آخرت کی اصلاح کے لئے عالم سے استفادہ کرنا، اور مہمان کی خدمت کرنا۔

(۳۳۵) حضرت ابن عباسؓ نے کہا: میرے ہم نشین کے مجھ پر تین حق ہیں۔ اس کے آتے ہی اسے اچھی طرح سے دیکھوں، جب بیٹھے تو اس کے لئے جگہ میں کشادگی کروں، جب بات کرے تو دھیان سے اس کی بات چیت سنوں۔ احمق کی ہم نشینی

خطرناک ہے اور اس کے پاس سے ہٹ جانا فتح اور توفیق ہے۔

(۳۳۶) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: شیطان نے تین مواقع پر بہت بڑی چیخ ماری۔ پہلی اس وقت جب اس پر لعنت کی گئی۔ دوسری اس وقت جب حضور اکرمؐ کی ولادت ہوئی۔ تیسری اس وقت جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی اور جس کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔

(۳۳۷) ایک دانا نے کہا: تین چیزیں بلغم کو برطرف اور حافظہ کو قوی کرتی ہیں۔ روزہ رکھنا، مسواک کرنا، اور تلاوت قرآن مجید کرنا۔

(۳۳۸) غزالی نے کہا: توبہ تین شرطوں سے صحیح ہوتی ہے۔ فوری ترکِ گناہ، آئندہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ، اور گزشتہ گناہوں کی تلافی۔

(۳۳۹) ارسطو نے کہا: سعادت تین چیزوں سے ہے۔روح کی سعادت معرفت وحکمت وشجاعت سے ہے۔بدن کی سعادت مال ومنصب سے ہے اورافتخارات نسب سے ہیں۔

(۳۴۰) حضور اکرمؐ نے اصحاب کے ایک گروہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ صحابہ نے عرض کی: مومن۔ فرمایا: تمہارے ایمان کی نشانیاں کیا ہیں؟ انہوں نے کہا: مصیبت پر صبر کرتے ہیں، نعمت ملتی ہے تو شکر کرتے ہیں، اور قضاو قدر پر راضی رہتے ہیں۔ فرمایا: مالک کعبہ کی قسم تم مومن ہو۔

(۳۴۱) حضور اکرمؐ نے فرمایا: جس مرد یا عورت کی تین نابالغ اولادیں اس کی زندگی میں فوت ہوجائیں تو وہ ان کے دوزخ سے بچنے کا سبب بن جائیں گی۔

(۳۴۲) حضرت ابوذرؓ نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہر مسلمان ماں باپ جن کے تین بالغ بچے مرجائیں خداوند عالم اپنے فضل وکرم سے ان کو بہشت میں پہنچائے گا۔

(۳۴۳) کسی نے کہا: جسے اللہ کا خوف ہوگا وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لے کر اپنے

غصہ کو ٹھنڈا نہیں کرے گا۔ جسے اللہ کا تقویٰ ہوگا اپنی خواہش پر عمل نہیں کرے گا۔ جسے محاسبہ کا خوف ہوگا اپنی ہر پسندیدہ غذا نہیں کھائے گا بلکہ حلال و حرام کا خیال رکھے گا۔

(۳۴۴) معاویہ نے احنف بن قیس ہلالی سے امام علی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا: تین چیزوں کو (انہوں نے) قبضے میں کیا تھا۔ پہلی چیز خطابت کے دوران لوگوں کے دل اور دوسری چیز ان کے کان، تیسری چیز تقسیم کے موقع پر آسان ترین کام۔ مزید کہا: اور انہوں نے تین چیزیں ترک کی ہوئی تھیں۔ پست لوگوں کا ساتھ، محتاجوں کے کاموں میں عذر، اور گفتگو میں لڑائی۔

(۳۴۵) معاویہ نے خالد بن معمر سے پوچھا کہ تم علیؑ سے کیوں محبت کرتے ہو تو انہوں نے کہا تین وجود کی بنا پر میں علیؑ سے محبت کی۔ غصہ کے وقت حلیم تھے، گفتگو کے وقت سچے تھے، حاکم ہونے کے وقت عادل تھے۔

(۳۴۶) حسن بصری نے کہا: معاویہ نے وہ تین غلط کام کئے ہیں جن میں سے ایک بھی اس کی ہلاکت کے لئے کافی تھا۔ امور امت کو جبر و استبداد کے ذریعے غصب کیا۔ حالانکہ پیغمبرؐ کے تمام اصحاب (جو اس مقام کے لائق تھے) ابھی زندہ تھے۔ اپنے بیٹے یزید ملعون کو ولی عہد قرار دیا جو کہ شرابی تھا، ریشم پہنتا تھا، طنبورہ کا رسیا تھا۔ اور زیاد کو اپنا بھائی بنا کر اسے عراق کا حاکم مقرر کیا۔

(۳۴۷) ایک حکیم نے کہا: دنیا کو تین وجوہ کے لئے طلب کیا جاتا ہے۔ عزت، دولت، راحت۔ جس نے زہد اختیار کیا اس نے عزت پائی۔ جس نے قناعت کی اس نے دولت پائی۔ جس نے اس کے پیچھے دوڑ دھوپ کم کی اس نے راحت پائی۔

(۳۴۸) احنف بن قیس نے کہا: جو کوئی میرے ساتھ برائی کرے میں اس سے تین طرح پیش آتا ہوں۔ اگر بالاتر ہو تو اس کے مقام کے اقرار میں اس سے صرف نظر

کرتا ہوں۔ اگر مجھ سے چھوٹا ہو تو اپنی آبرو کی حفاظت کے خاطر اس کا پیچھا نہیں کرتا۔ اور اگر برابر کا مقابل ہو تو اس کے ساتھ نیکی اور احسان کرتا ہوں۔

(۳۴۹) نوشیروان بادشاہ نے اپنے ملازم کو (جو اس کے پیچھے کھڑا رہتا تھا) تین لکھے ہوئے رقعے دیئے اور کہا کہ جب میں سخت غصے میں آجاؤں تو یکے بعد دیگرے وہ رقعے مجھے دینا۔ ایک دن وہ کسی وجہ سے بہت غصے میں آیا تو ملازم نے ایک رقعہ اس کے حوالے کیا جس میں لکھا تھا: "اپنے غصے کو قابو میں رکھ، تو خدا نہیں ہے"۔

پھر دوسرا رقعہ اس کے حوالے کیا اس میں لکھا تھا: "اللہ کے بندوں پر رحم کر اللہ تجھ پر رحم کرے گا"۔

پھر تیسرا رقعہ اسکے حوالے کیا اس میں لکھا تھا: "خدا کے قانون کے تحت بندگان خدا سے سلوک کر، اسی کے ذریعے سے تو خوش نصیبی حاصل کر سکے گا"۔

(۳۵۰) محمد بن سماک نے کہا: سالہا سال میں مال کے پیچھے دوڑتا رہا تاوقتیکہ قارون کا خیال آیا (کہ اس تمام ثروت کے باوجود اس کا انجام کیسا برا ہوا) اور میں نے دیکھا کہ کوئی چیز تین چیزوں سے زیادہ مجھے خدا کے نزدیک نہیں کر سکتی۔ یعنی متقی دل، سچ بولنے والی زبان، اور صابر جسم۔

(۳۵۱) یحییٰ بن معاذ نے کہا: حرص شیر کی طرح پھاڑ کھانے والی چیز ہے۔ اور لوگ تین طرح کے ہیں۔ وہ شخص جس کا شیر کھلا ہوا ہے یہ شخص دنیادار ہے۔ وہ شخص جس کا شیر زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے وہ شخص زاہد ہے۔ وہ شخص جس نے اس شیر کو ذبح کر دیا ہے یہ شخص اللہ کے ولیوں اور ان کی پیروی کرنے والوں میں سے ہے۔

(۳۵۲) اگلے زمانے کے لوگ تین چیزوں کے متعلق ایک دوسرے سے سفارش کرتے تھے اور آپس کی خط و کتابت میں تحریر کرتے تھے: جو کوئی آخرت کیلئے کام کرتا ہے خداوند عالم اس کے دنیا کے کام بنا دیتا ہے۔ جو کوئی اپنے باطن کی اصلاح کر لیتا

ہے خدا اس کے ظاہر کو ٹھیک کر دیتا ہے۔ جو شخص اپنے اور خدا کے درمیانی معاملات کو سدھار لیتا ہے خدا اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات سدھار دیتا ہے۔

(۳۵۳) حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: زہد کے تین حرف ہیں، یعنی ز ۔ ہ ۔ د ۔

"ز" سے مراد زادِ آخرت ہے۔ "ہ" سے مراد ہدایتِ دین ہے۔ "د" سے مراد اطاعت الٰہی کا دوام ہے۔

(۳۵۴) ایک حکیم نے کہا: تین چیزوں کا تعلق خدائی خزانے سے ہے، اللہ یہ چیزیں اپنے پیاروں کو دیتا ہے، فقر، مرض، صبر۔

(۳۵۵) حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا: بہترین دن، بہترین مہینہ اور بہترین عمل کونسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بہترین دن جمعہ ہے، بہترین مہینہ رمضان ہے، اور بہترین عمل نماز پنجگانہ کی بروقت ادائیگی ہے۔

اس جواب کی اطلاع حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کو ملی تو آپؑ نے فرمایا: اگر مشرق و مغرب کے علماء و حکماء سے یہی سوال کیا جاتا تو اس کے علاوہ اور کوئی جواب نہ دیتے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ بہترین عمل وہ ہے جو بارگاہ خدا میں قبول ہو جائے، بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تو توبہ کرے، بہترین دن وہ ہے جب تو حالت ایمان میں دنیا سے کوچ کرے۔

(۳۵۶) ایک یونانی حکیم کا قول ہے کہ تین چیزوں میں کوئی عار نہیں ہے۔ مرض، فقر، موت۔

(۳۵۷) وہب نے کہا: تورات میں لکھا ہے کہ آدمی لالچی فقیر ہے چاہے پوری دنیا کا مالک ہو جائے۔ خدا کے اطاعت گزار کو امان دینا روا ہے چاہے غلام ہو۔ اور قناعت پسند بے نیاز ہوتا ہے اگرچہ بھوکا ہو۔

خداوند عالم نے ایک پیغمبر پر وحی کی: نرم دلی، متواضع روح، اور روتی ہوئی

آنسو کے ساتھ دعا کرو تاکہ قبول کر لی جائے۔

(۳۵۸) کسی نے کہا: منافق کی نشانیاں تین ہیں۔ امانت میں خیانت، جھوٹ، اور وعدہ خلافی۔

(۳۵۹) ایک شخص جو ایک حکیم سے ملاقات کے لئے گیا تھا اس سے بولا: تمہارا فلاں دوست تمہارے بارے میں ناپسندیدہ گفتگو کر رہا تھا۔ حکیم نے کہا: بھائی تو ایک مدت کے بعد مجھ سے ملنے آیا ہے اور میرے حق میں تین زیادتیوں کا مرتکب ہوا ہے۔ پہلی یہ کہ میرے دوست کو میری نظر میں مبغوض کر دیا۔ دوسری یہ کہ میرے قلب کو آلودہ کر دیا۔ اور تیسری یہ کہ اپنے کو سوء ظن کا مورد قرار دیدیا (کہ میں جھوٹ یا سچ نہیں جانتا اور یہ کہ اس چغل خوری سے تیرا کیا منشا تھا)؟

(۳۶۰) ایک حکیم نے کہا: جس میں یہ تین چیزیں ہوں اس کی عقل کامل ہوگی۔ اپنی زبان کا مالک ہو، حالات زمانہ کو سمجھتا ہو، اس کی اصلاح کا اس کے پاس منصوبہ ہو (اور عمر کو بیہودہ مصرف میں نہ گزارتا ہو)۔

(۳۶۱) کسی دانا نے مناجات میں کہا ہے: اے خدا! میرے قلب کی سب سے بڑی اطاعت تجھ سے امید ہے۔ میری شیریں ترین گفتگو تیری مدح و ثناء ہے۔ اور میرے لئے بہترین گھڑی تیرے دیدار کی گھڑی ہے۔

(۳۶۲) ایک دفعہ حضرت جبرئیل امینؑ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: اگر ہم فرشتوں کو زمین پر عبادت کرنے کا حکم ملتا تو ہم تین کام سرانجام دیتے۔ مسلمانوں کو پانی پلانا، عیالدار شخص کی مدد کرنا، اور گناہوں کی پردہ پوشی کرنا۔

(۳۶۳) ایک عالم ربانی نے فرمایا: فقہ کی کتابوں کے تین ابواب سے میں نے تین مسائل حاصل کئے اور وہی تین مسائل مجھے کافی ہو گئے۔

نکاح کے باب سے یہ مسئلہ حاصل کیا کہ دو بہنیں بیک وقت نکاح میں نہیں

لائی جا سکتیں، تو میں نے سوچا کہ دنیا اور آخرت دو بہنیں ہیں، میں بیک وقت انہیں اکٹھا نہیں رکھ سکتا۔

طلاق کے باب سے میں نے یہ مسئلہ حاصل کیا کہ جس عورت کو نبی نے طلاق دی ہو امت کیلئے حلال نہیں ہے، تو میں نے سوچا کہ دنیا کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ طلاق دی ہے، لہذا یہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔

بیع و شراء کے باب سے میں نے یہ مسئلہ حاصل کیا کہ گندم کا تبادلہ گندم سے پورا پورا کیا جائے، زیادہ لینا سود ہے اور حرام ہے، تو میں نے سوچا کہ میری زندگی کا صاع اور میرے رزق کا صاع برابر ہے زیادہ لینا حرام ہے اور سود ہے۔

(۳۶۴) امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کی: مولا! آپ کے جد اطہرؐ کا فرمان ہے کہ جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو تین قسم کے لوگوں کے پاس جاکر طلب کرو۔ قریشی شخص، حامل کتاب اللہ، باصباحت چہرے والا اور اللہ کے فضل سے آپ میں یہ تینوں چیزیں جمع ہیں۔

امام حسنؑ مسند سے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ حضرت رسول کریمؐ کا فرمان ہے: "ہر شخص کے ساتھ اس کی قدر و منزلت کے مطابق سلوک کرو۔" میں تم سے تین چیزوں کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں اگر تم نے ان کے درست جواب دیئے تو تمہیں تین سو دینار دوں گا۔

سائل نے عرض کی: مولا پوچھئے۔ ولا قوۃ الا باللّٰہ (یعنی اللہ کی قوت سے جواب دوں گا)۔

آپؑ نے فرمایا: انسان کے لئے زینت کیا ہے؟ سائل نے کہا: علم جس کے ساتھ حلم ہو۔ آپؑ نے فرمایا: اگر یہ چیز اس کے پاس نہ ہو۔ سائل نے کہا: کرم جس کے ساتھ تقویٰ ہو۔ آپؑ نے فرمایا: اگر اس میں یہ چیز بھی نہ ہو۔ سائل نے کہا:

فقر جس کی ساتھ صبر ہو۔ آپؑ نے فرمایا: اگر اس میں یہ چیز بھی نہ ہو۔ سائل نے کہا: پھر ایسے شخص پر آسمانی بجلی گرے جو اسے جلا کر اللہ کی باقی مخلوق کو اس سے نجات دے۔

امام علیہ السلام نے اس جواب پر تبسم فرمایا اور اسے چھ سو دینار عطا کیے۔

(۳۶۵) ایک دانا کا قول ہے: جو شخص تین چیزوں کے بغیر دعویٰ کرے تو اس کے ساتھ شیطان مخول کر رہا ہے۔ جو حبِ دنیا کے ہوتے ہوئے ذکر الٰہی کی حلاوت کا دعویٰ کرے، جو اپنے نفس کو ناراض کیے بغیر اللہ کی رضا کا دعویٰ کرے، اور جو لوگوں کی مدح و ثناء کی خواہش کے باوجود اخلاص کا دعویٰ کرے۔

(۳۶۶) ابراہیم ادھمؒ سے پوچھا گیا: کس بنا پر تم نے زہد کو اختیار کیا؟

انہوں نے فرمایا: تین وجوہات کی بنا پر میں نے زہد اختیار کیا۔ میں نے قبر کی تنہائی کو دیکھا، جہاں کوئی میرا مونس نہیں ہے۔ میں نے دیکھا کہ راستہ لمبا ہے، میرے پاس زاد راہ نہیں ہے۔ میں نے دیکھا کہ فیصلہ کرنے والا خدائے جبار ہے اور میرے پاس کوئی حجت نہیں ہے۔

(۳۶۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا: کس بنا پر اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اپنا خلیل بنایا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تین وجوہات کی بنا پر اللہ نے مجھے خلت کا شرف عطا کیا ہے۔ میں نے ہمیشہ اللہ کے امر کو غیر اللہ کے امر پر پسند کیا۔ جس چیز کی ضمانت اللہ نے خود لی ہے میں نے کبھی اس کا اہتمام نہیں کیا۔ صبح اور شام کی روٹی بغیر مہمان کے کبھی نہیں کھائی۔

(۳۶۸) کسی نے کہا: خوش نصیب ترین ہے وہ شخص جس کے پاس قلب دانا، بدنِ صابر اور قناعت کرنے والی روح ہے۔

(۳۶۹) نیز کہا: جس شخص میں تین باتیں نہ ہوں وہ کبھی صاحب فضیلت و کمال نہیں بن سکتا۔ حلم جس کے ذریعے سے جاہلوں کی جہالت کا توڑ کر سکے۔ تقویٰ جو اسے حرام کاموں سے بچا سکے۔ حسن خلق جس کے ذریعے لوگوں سے مدارات سے پیش آ سکے۔

(۳۷۰) نیز کہا: تین چیزوں کی پہچان تین مواقع پر ہوتی ہے: سخی کی پہچان قحط کے دور میں ہوتی ہے۔ بہادر کی پہچان جنگ میں ہوتی ہے۔ بردبار کی پہچان غصے کے وقت ہوتی ہے۔

(۳۷۱) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور کہا کہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تبلیغ کرنا چاہتا ہوں۔

ابن عباسؓ نے اسے فرمایا: اگر قرآن کریم کی یہ تین آیات تجھے شرمندہ نہیں کرتیں تو ضرور تبلیغ کرو۔ اس نے پوچھا: کونسی آیات؟

آپؓ نے فرمایا: اللہ کا فرمان ہے اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم. ”کیا تم لوگوں کو اچھائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو؟“ کیا یہ آیت تو تمہارے خلاف نہیں جاتی؟ اس نے کہا: میں انہیں میں سے ہوں۔

دوسری آیت ہے لم تقولون مالا تفعلون. ”تم وہ بات کیوں کرتے ہو جو خود نہیں کرتے۔“ کیا یہ آیت تو تمہارے خلاف نہیں جاتی؟ اس نے کہا: میں انہیں میں سے ہوں۔

ابن عباسؓ نے فرمایا: قرآن حکیم کی ایک اور آیت ہے جو قول حضرت شعیبؑ ہے وما ارید ان اخالفکم الی ما انھاکم عنه. ”جس چیز سے تمہیں روک رہا ہوں، اس پر خود عمل پیرا نہیں ہونا چاہتا۔“ کہیں یہ آیت تو تمہیں شرمندہ نہیں کرتی؟ اس نے کہا: ایسا ہی معاملہ ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا: جاؤ پہلے اپنی اصلاح کرو۔

(۳۷۲) کسی دانا کا قول ہے کہ عاقل کی تین نشانیاں ہیں: تقویٰ خدا، سچ بولنا، بے فائدہ چیزوں کا چھوڑنا۔

(۳۷۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ مومن کی پہچان کیسے ہوگی؟ تو آپؐ نے فرمایا: وقار، نرمی، راست گوئی سے مومن کی پہچان ہوتی ہے۔

(۳۷۴) ایک ادیب بادشاہ کے پاس گیا بولنے کی اجازت چاہی۔ بادشاہ نے کہا: ایک شرط ہے۔ اس نے پوچھا: کیا شرط ہے؟ بادشاہ نے کہا: میرے سامنے میری ستائش نہ کرنا کہ میں خود کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ اپنے دل کے خلاف کوئی بات نہ کہنا اور کسی کی غیبت نہ کرنا۔

(۳۷۵) کسی دانا نے کہا: تین مقامات پر چھوٹوں کو بڑوں کے آگے نہ ہونے دو۔ جب رات کو سفر کر رہے ہوں، پانی سے گزر رہے ہوں، جنگ کر رہے ہوں۔

(۳۷۶) نیز کہا: کنجوس دولت مند، گدھوں، گھوڑوں، اونٹوں جیسے ہیں۔ جن پر سونا چاندی لدا ہوتا ہے اور خود وہ گھاس اور جو کھا رہے ہوتے ہیں۔

(۳۷۷) نیز کہا: اولیائے کاملین کی تین صفات ہیں۔ خاموشی اور زبان کی حفاظت، یہ نجات کا راستہ ہے۔ بھوک، یہ اچھائیوں کی کنجی ہے۔ عبادات، دن کے روزے اور رات کی عبادت میں اپنے نفس کو تھکانا۔

(۳۷۸) نیز کہا: صحبت خلق ضلال (گمراہی) ہے، حق میں مشغول ہونا کمال ہے، اور بغیر عمل کے علم طلب کرنا وبال ہے۔

(۳۷۹) نیز کہا: تین اشیاء سے منہ موڑنا حکمت ہے۔ جاہل کی بدعملی، عاقل کی لغزش، اور غافل کی جہالت۔

(۳۸۰) اسی طرح کہا گیا: تین چیزیں آنکھوں کے لئے روشنی ہیں۔ سبزہ دیکھنا، جاری پانی دیکھنا، اور خوبصورت چہرے کو دیکھنا۔

(۳۸۱) کسی حکیم کہا: تین آدمیوں کو تین مقامات پر پہچانو۔ بردبار کو غصہ کی حالت میں، شجاع کو خوف کے وقت، اور بھائی کو ضرورت کے وقت۔

(۳۸۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے علم حاصل کیا، عمل کیا اور اس کی تعلیم دی ایسا شخص بزم ملکوت میں عظیم شمار ہوتا ہے۔

(۳۸۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں تم سے بالکل سچ کہتا ہوں کہ جس طرح سے مریض کو غذا دی جاتی ہے، مگر مرض کی وجہ سے وہ اس سے لطف اندوز نہیں ہوتا، بعینہ اسی طرح دنیادار شخص بھی اللہ کے ذکر سے لطف اندوز نہیں ہوتا۔

لوگو! میں تم سے بالکل سچ کہتا ہوں کہ جس طرح سے جانور پر سواری نہ کی جائے تو وہ جانور سرکش بن جاتا ہے بعینہ اسی طرح اگر موت کی یاد اور عبادت کی تکلیف سے دل کو نرم نہ کروگے تو وہ سخت ہوتا جائے گا۔

دیکھو! میں تم سے بالکل سچ کہتا ہوں، جب تک کوئی مشک پھٹ نہ جائے اس میں کسی بھی وقت شہد ڈالا جاسکتا ہے، بعینہ اسی طرح سے دلوں کو اگر خواہشات نہ پھاڑدیں لالچ انہیں خراب نہ کریں، نعمات کی وجہ سے ان میں سختی نہ آئی ہو تو وہ کسی بھی وقت حکمت کے ظرف قرار دیئے جاسکتے ہیں۔

(۳۸۴) ایک دفعہ عیسیٰ علیہ السلام کہیں جارہے تھے، راستے میں بارش آگئی۔ آپؑ نے بارش سے بچنے کے لئے کوئی پناہ ڈھونڈنی شروع کی۔ دور سے آپؑ کو ایک خیمہ نظر آیا، جب خیمہ کے قریب پہنچے اور اندر نگاہ دوڑائی تو اس میں ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی، آپ وہاں سے بھی چلے گئے۔ نزدیک ہی پہاڑ تھا، آپؑ نے ایک کھوہ میں جاکر پناہ حاصل کی۔ اس کھوہ میں اس وقت ایک شیر بھی موجود تھا، آپؑ نے اپنا ہاتھ شیر پر رکھا اور کہا رب العالمین! ہر چیز کی ایک پناہ گاہ ہوتی ہے، تو نے تو آج تک میری پناہ گاہ ہی نہیں بنائی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ تیری پناہ میرے مستقرِ

رحمت میں ہے۔ میں قیامت کے دن ایک سو حوروں سے تیرا نکاح کروں گا جن کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور تیرے نکاح کے ولیمہ پر چار ہزار برس تک میں شرکاء کو کھانا کھلاؤں گا، ایک دن پوری دنیا کی عمر کے برابر ہوگا، میرے حکم سے اس وقت ایک منادی ندا کر کے کہے گا کہ دنیا میں زہد کرنے والو! کہاں ہو؟ آؤ آج زاہد عیسیٰ بن مریمؑ کا نکاح ہو رہا ہے اس میں شرکت کرو۔

(۳۸۵) کسی دانا نے کہا: دیندار آگ سے ڈرتے ہیں، بزرگ ننگ (وعار) سے، اور عقلمند شر سے۔ جو کوئی دین و بزرگی اور عقل رکھتا ہے آگ اور ننگ اور شر سے امان میں ہے۔

(۳۸۶) جالینوس نے کہا: اگر بدن ایسی بیماریوں کی وجہ سے جن میں لکھنا، پڑھنا اور یاد کرنا ممکن نہ ہو لیکن سالم ہو اور عقل بے عیب اور رزق وافر ہو تو دیگر چیزوں کے لئے رنج کرنا بے جا ہے۔

(۳۸۷) احمد بن محمد زاہد سرخسی سے نقل ہے: عاقلوں کی نشانیاں ان گنت ہیں لیکن احمق کی علامات میری نظر میں صرف تین ہیں۔ عمر کے بے کار گزرنے کا کوئی خوف نہیں رکھتا۔ بیہودہ گوئی سے سیر نہیں ہوتا۔ غیر ضروری باتیں کرتا ہے۔

(۳۸۸) ایک عارف نے کہا: تین چیزیں دل کو سخت کر دیتی ہیں۔ بلاوجہ ہنسنا، پیٹ بھرے پر کھانا، اور غیر ضروری گفتگو کرنا۔

(۳۸۹) افلاطون کا قول ہے کہ اس کی ملاقات کو مت جاؤ جو تمہیں بوجھ تصور کرے۔ جو تمہیں جھوٹا سمجھے اس سے بات نہ کرو۔ اور جو تمہاری بات نہیں سننا چاہتا اسے مخاطب نہ کرو۔

(۳۹۰) اسی کے ساتھ افلاطون نے کہا: روحانی اشخاص کے لئے تین مواقع دشواری کا باعث ہوتے تھے۔ بادشاہوں کے درباروں میں حاضری کے وقت، شادی

کے بعد، اور جب مال ہاتھ آتا تھا۔ اگر کوئی ان حالات میں خود کو شکست نہ دے اور اس کا اخلاق گراوٹ میں نہ پڑے تو اس کا فیصلہ کرنا صحیح اور اس کا معاملہ درست ہے۔

(۳۹۱) ایک حکیم نے کہا: علم کی پیائش تین بالشت ہے۔ جو پہلی بالشت میں پہنچتا ہے تکبر کا شکار ہوتا ہے۔ جو دوسری بالشت میں پہنچتا ہے انکساری اختیار کرتا ہے۔ اور جو آخری مرحلے میں پہنچ جاتا ہے جان لیتا ہے کہ اس سے کمتر کوئی نہیں۔

(۳۹۲) میں (مولف کتاب) کہتا ہوں تین واقعات بڑے عجیب ہیں، جنہیں اللہ نے یکے بعد دیگرے سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ کہف اور سورۃ مریم میں ذکر کیا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ کے معراج جسمانی کا قصہ ہے جو کہ بظاہر عجیب ہے۔

سورۃ کہف میں اصحاب کہف کا قصہ ہے نیز یہ کہ اصحاب کہف غار میں تین سو نو برس تک نیند میں رہے، یہ قصہ بھی بظاہر عجیب ہے۔

سورۃ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا قصہ ہے، بغیر باپ کے لڑکا ہونا بھی ایک عجیب چیز ہے۔

(۳۹۳) شیخ نجم الدین نے کہا: فقر کے تین پہلو ہیں۔ صرف خدا سے احتیاج رکھنا۔ خدا اور دوسروں سے احتیاج رکھنا۔ اور صرف دوسروں سے احتیاج رکھنا۔

حدیث "الفقر فخری" فقر میرا افتخار ہے۔ اول قسم کی طرف اشارہ ہے۔ حدیث "کادالفقر ان یکون کفرا" فقر کفر کے قریب ہے۔ دوسری قسم کی طرف اشارہ ہے۔ اور حدیث "الفقر سواد الوجه فی الدارین" فقر دونوں عالم کی روسیاہی ہے۔ تیسری قسم سے مربوط ہے۔

(۳۹۴) ایک دانا کا قول ہے کہ تین چیزوں کے متعلق مت سوچو۔ غربت کے متعلق مت سوچو ورنہ پریشانی بڑھ جائے گی۔ دنیا میں لمبی بقا کے لئے نہ سوچو ورنہ دل

میں مال کی جمع آوری کی خواہش پیدا ہوئی۔ جس ظالم نے تم پر ظلم کیا ہے اس کے ظلم کے متعلق زیادہ نہ سوچو اس سے تمہارا دل سخت ہوگا اور غصہ بڑھتا رہے گا۔

(۳۹۵) ارسطو نے کہا: اگر تم تین افراد پر ظلم نہیں کرو گے تو وہ تم پر ظلم کریں گے۔ فرزند، غلام، اور بیوی۔ ان کے معاملات کی اصلاح ان کے حق میں تعدی اور تجاوز کے ذریعے ہوتی ہے۔

(۳۹۶) کسی حکیم نے کہا: دنیا تین روزہ ہے۔ کل کہ پھر دوبارہ نہ آئے گا۔ آج کہ ہیشگی نہیں رکھتا۔ اور کل جس کا حال معلوم نہیں شاید وہ تم تک نہ پہنچے۔

(۳۹۷) حضرت ابوذر غفاریؒ نے فرمایا: دنیا کی تین گھڑیاں ہیں۔ ایک گھڑی تو گزار بیٹھا، دوسری گھڑی تو اس وقت گزار رہا ہے اور تیسری گھڑی کے متعلق کوئی علم نہیں ہے کہ نصیب ہوگی یا نہیں، اور جو گھڑی گزر گئی ہے تو اس کا مالک نہیں ہے بس موجودہ گھڑی کو غنیمت سمجھ اور نیک عمل کر۔

(۳۹۸) ایک دانا کا قول ہے کہ حیات تین قسم کی ہے۔ حیات، ضعف الحیات، خیر من الحیات۔

حیات: راحت اور حسن زندگی حیات ہے۔

ضعف الحیات: مدح و حسن ثناء ضعف الحیات ہے۔

خیر من الحیات: رضائے الٰہی اور جنت کا حصول خیر من الحیات ہے۔

(۳۹۹) موت بھی تین طرح کی ہے: موت، ضعف الموت، شر من الموت۔

موت: فقر و فاقہ موت ہے۔

ضعف الموت: مذمت اور بدنامی ضعف الموت ہے۔

شر من الموت: اللہ کی ناراضگی شر من الموت ہے۔

(۴۰۰) حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: بیٹا! جب معدہ بھرا ہوگا، فکر سو جائے

گی، حکمت گنگ ہو جائے گی اور اعضاء عبادت نہیں کر سکیں گے۔

(۴۰۱) مرحوم محقق نے کتاب "اخلاقِ ناصری" میں ایک حکیم نے نقل کیا ہے کہ عبادت تین طرح کی ہے۔ پہلی عبادتِ دین یعنی نماز، روزہ اور مسجد کی طرف جانا۔ دوسری عبادت روح یعنی توحید اور صفاتِ خداوندی پر صحیح اعتقاد، وجود و حکمت خدا کے بارے میں تفکر اور معارفِ دینی کا پھیلانا۔ تیسری عبادت در معاشرت یعنی لوگوں کے ساتھ معاملات، زراعت، ازدواج، امانت کالوٹانا، خیر خواہی، مسلمانوں کی مدد، دشمن کے ساتھ جہاد، ناموس (وعزت) کا دفاع، اور دینی اداروں کی حمایت۔

(۴۰۲) لغت کی رو سے صبر حالت اضطراب میں خود داری اور ناہموار معاملات میں استقامت سے عبارت ہے اور اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) عوام کا صبر جو لوگوں کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

(۲) زاہدوں اور عبادت گزاروں کا صبر جس کا مقصد ثواب آخرت ہوتا ہے۔

(۳) عارفوں کا صبر کہ تلخیوں سے بھی لذت حاصل کرتے ہیں کیونکہ جانتے ہیں کہ خدا نے لوگوں کے درمیان آزمائش ان کے نصیب میں رکھی ہے اور انہیں برگزیدہ بنایا ہے۔ خداوند عالم نے قرآن مجید میں ۷۲ مقامات پر ان کی تعریف کی ہے اور ان کے صبر کی ستائش میں بے شمار احادیث ہیں۔

(۴۰۳) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس شخص کو تین چیزیں مل گئیں تو اسے دونوں جہانوں کی سعادت حاصل ہوگئی۔ قضاو قدر الٰہی پر رضامندی، آزمائش پر صبر، آسائش میں دعا۔

(۴۰۴) حضرت امیرالمومنینؑ نے حضرت رسالت مآبؐ سے روایت کی ہے کہ صبر تین قسم کے ہیں: مصیبت کے وقت صبر، اطاعت پر صبر، معصیت سے صبر۔ (جو مصیبت پر حسن عزا کے ساتھ صبر کرے گا اللہ اس کے لئے چھ سو درجات لکھائے

گا، ایک درجہ سے دوسرے درجہ کا فاصلہ زمین و آسمان جتنا ہوگا۔ جو اطاعت پر صبر کرے گا اللہ اس کے لئے چھ سو درجات لکھائے گا، ایک درجے سے دوسرے درجے کا فاصلہ تحتُ الثّریٰ سے عرش تک ہوگا۔ جو معصیت سے صبر کرے گا اللہ اس کے لئے سات سو درجات لکھائے گا ایک درجے سے دوسرے درجے کا فاصلہ تحتُ الثّریٰ سے منتہائے عرش تک ہوگا)۔

(۴۰۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نیکیاں تین ہیں۔ گفتگو، تفکر، خاموشی۔ جس کی گفتگو میں ذکر خدا نہ ہو وہ لغو ہے۔ جس فکر میں عبرت نہ ہو وہ سہو ہے۔ جس خاموشی میں فکر نہ ہو وہ لہو ہے۔

(۴۰۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزوں کو کبھی کم نہ سمجھو یہ کم بھی ہوں تو بھی زیادہ ہیں۔ آگ، فقر، مرض۔

(۴۰۷) خالد بن صفوان نے کہا: تین چیزوں کا علاج کوئی نہیں ہے۔ فقر جس کے ساتھ سستی شامل ہو جائے۔ جھگڑا جس میں حسد شامل ہو جائے۔ مرض جس کے ساتھ بڑھاپا شامل ہو جائے۔

(۴۰۸) ایک دانا کا قول ہے کہ زندگی کا لطف تین چیزوں میں ہے: کھلا مکان، نوکروں کی کثرت، خاندان کی موافقت۔ تین چیزوں کی مدارات ضروری ہے: سلطان، مریض، عورت۔

(۴۰۹) تین چیزیں آسائش کو سلب کر لیتی ہیں: دانت کا درد، آقا کا منحرف غلام، شوہر کی نافرمان بیوی۔

(۴۱۰) خلیل ابن احمد نحوی کا قول ہے کہ لوگ تین قسم کے لوگوں کے لئے دولت جمع کر رہے ہیں اور وہ تینوں اس کے دشمن ہیں: اپنی بیوی کے ہونے والے شوہر کے لئے، اپنی بہو کے لئے، اپنے داماد کے لئے۔

(۴۱۱) حارث محاسبی کا قول ہے: تین چیزیں کمیاب اور نایاب ہیں۔ عفت کے ساتھ خوبصورتی، دیانت کے ساتھ خوش خوئی اور امانت داری کے ساتھ بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی۔

(۴۱۲) ایک حکیم نے کہا: ازروئے فلسفہ پہلا واجب، اطاعت خدا ہے۔ اس کے بعد ماں باپ کے ساتھ احسان۔ پھر صاحبان فضیلت کا احترام۔ جو کوئی ان تین واجبات کو ادا کرے گا خداوند عالم اس کو محترم، باشکوہ اور بزرگوار بنائے گا۔

(۴۱۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا کا خواہش مند ہو اسے تجارت کرنی چاہیئے، جو آخرت کا خواہش مند ہو اسے زہد اختیار کرنا چاہیئے اور جو دنیا و آخرت کا خواہش مند ہو اسے علم حاصل کرنا چاہیئے۔

(۴۱۴) نیز فرمایا: تین چیزیں خدا نے تین چیزوں میں مخفی رکھی ہیں۔ اپنی رحمت کو اطاعت میں مخفی رکھا ہے۔ لہذا کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے کہ اس نیکی کی وجہ سے تمہیں اللہ کی رحمت مل جائے۔

اپنے عتاب کو معصیت میں مخفی رکھا ہے۔ لہذا کسی بھی نافرمانی کو معمولی نہ سمجھو، ہو سکتا ہے کہ اس معمولی غلطی کی وجہ سے تم پر خدا کا عذاب آجائے۔

اللہ کے صالح بندے عام مخلوق میں مخفی ہیں۔ لہذا کسی شخص کو حقیر نہ سمجھو، عین ممکن ہے کہ جسے تم حقیر سمجھ رہے ہو وہ اللہ کا ولی ہو۔

(۴۱۵) محمد بن ادریس الشافعی سے پوچھا گیا: امام علیؑ کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں؟ امام شافعی نے کہا: میں ایسے انسان کے متعلق کیا کہہ سکتا ہوں جس میں تین متضاد صفات جمع ہیں، حالانکہ یہ صفات بنی آدم میں اکثر اکٹھے نہیں پائے جاتے۔ سخاوت فقر کے ساتھ، شجاعت دانائی کے ساتھ، عمل علم کے ساتھ۔

چوتھا باب

(چار کے عدد پر نصیحتیں)

پہلی فصل:

شیعہ علماء سے مروی احادیث

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) میں بروز قیامت چار اشخاص کی شفاعت کروں گا، اگرچہ تمام اہل زمین کے گناہوں کے برابر بھی انہوں نے گناہ کئے ہوں۔ میرے اہلبیتؑ کی مدد کرنے والا، مجبوری کے وقت ان کی حاجات پوری کرنے والا، دل و زبان سے ان سے محبت کرنے والا، اپنے ہاتھ سے ان کا دفاع کرنے والا۔ (اس حدیث کو امام علیؑ نے روایت کیا ہے)

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! جو شخص اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا، اللہ اس کو منہ کے بل دوزخ میں گرائے گا۔

امام علی علیہ السلام نے دریافت کیا: حضور کس چیز میں اطاعت؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بیوی کو حمام[1] جانے، عام شادی، غمی میں شریک ہونے اور باریک لباس پہننے کی اجازت دے گا۔

۱۔ یہاں ان حماموں سے مراد ہے جو موجب فساد اخلاق ہوتے تھے۔

(۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! چار افراد کی دعا نامنظور نہیں ہوتی۔ عادل حکمران، باپ کی بیٹے کے لئے دعا، اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا، مظلوم کی بد دعا۔

خداوند کریم مظلوم سے فرماتا ہے: مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ کہ ایک عرصے کے بعد ہی ہو۔

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی چار بنیادیں ہیں۔ اپنے رب کی پہچان، رب کے احسانات کی پہچان، اپنے رب کی رضا کے سبب بننے والے اعمال کی پہچان، یہ جاننا کہ کونسی اشیاء تجھے دین سے نکال سکتی ہیں۔

(۵) کفر کی بنیادیں چار ہیں: خواہشات دنیا کی رغبت، دنیا کو چھوڑ کر رہبانیت اختیار کرنا، قضائے الٰہی پر ناراض ہونا، غضب۔

(۶) کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے: اللہ کی وحدانیت پر ایمان لائے، میری نبوت پر ایمان لائے، مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لائے، تقدیر پر ایمان لائے۔

(۷) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! آپ بہت جلد بوڑھے ہوگئے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا: مجھے سورۂ ہود، سورۂ الواقعہ، سورۂ المرسلات، اور سورۂ عَمَّ یَتَسَآءَلُون نے قبل از وقت بوڑھا کردیا ہے۔

(۸) ابواسامہؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مجھے چار چیزوں کے ذریعے فضیلت دے کر ممتاز کیا گیا ہے۔ تمام زمین کو میرے لئے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور میرے جس امتی کو نماز کے لئے پانی میسر نہ ہو وہ زمین سے تیمّم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ ایک ماہ کی مسافت تک مجھے رُعب دے کر

میری مدد کی گئی ہے۔ مال غنیمت میری امت کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ مجھے تمام لوگوں کے لئے مبعوث کیا گیا ہے۔

(۹) ابوامامہؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قیامت میں چار افراد کی طرف خدا نگاہ کرم نہیں فرمائے گا۔ والدین کا نافرمان، احسان جتانے والا، تقدیر الٰہی کا منکر، شراب کا رسیا۔

(۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں اور فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟

ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اہل جنت کی عورتوں میں چار عورتیں افضل ہیں۔ خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت محمدؐ صلوات اللّٰه عَلَیهَا وَعَلیٰ ابیهَا۔ مریم بنت عمران سلام اللہ علیہا۔ آسیہؑ بنت مزاحم، فرعون کی بیوی۔

(۱۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علیؑ سے فرمایا: چار چیزیں کمر توڑنے والی ہیں، یعنی سخت مصیبت کا سبب ہیں۔ وہ حاکم جو اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہو اور اسکی اطاعت کی جائے، وہ بیوی جسکا شوہر اسکا خیال رکھتا ہو مگر وہ اس سے خیانت کرے، وہ فقر جسکا مداوا نہ ہو، برا ہمسایہ جو کسی شریف آدمی کے نزدیک رہائش رکھتا ہو۔

(۱۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! اللہ نے اہل ارض کے مردوں پر نگاہ ڈالی تمام دنیا میں سے مجھے پسند کیا۔ پھر اہل ارض پر دوبارہ نگاہ ڈالی تو تجھے پسند کیا۔ پھر اہل ارض پر تیسری بار نگاہ ڈالی تو تیری نسل کے ائمہ کو پسند کیا۔ پھر چوتھی مرتبہ اہل ارض کی عورتوں پر نگاہ ڈالی تو تمام دنیا میں تیری زوجہ فاطمہؑ کو پسند کیا۔

(۱۳) امام علیؑ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! چار

مقامات پر میں تیرے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا ہوا دیکھ کر بہت خوش ہوں۔

پہلا مقام شب معراج بیت المقدس کی ایک چٹان پر لکھا ہوا دیکھا: لَا اِلٰہ اِلاَّ اللّٰہُ مُحمدٌ رَّسُولُ اللّٰہ، اَیَّدْ تُہٗ بوَزیرِہٖ وَنصرتُہٗ بوَزیرِہٖ. ترجمہ۔ ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، محمدؐ اللہ کا رسول ہے، اس کی تائید و نصرت میں نے اس کے وزیر سے کرائی۔''

میں نے جبرئیلؑ سے کہا کہ میرا وزیر کون ہے؟

جبرئیلؑ نے کہا: آپؐ کا وزیر علی ابن ابی طالبؑ ہے۔

دوسرا مقام جب میں سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا تو میں نے وہاں لکھا ہوا دیکھا: لَا اِلٰہَ اِلاَّ اَنَا وَحْدِی مُحَمَّدٌ صَفوَتِی مِنْ خَلقِی اَیَّدْ تُہٗ بِوَزِیرِہٖ وَنَصَرتُہٗ بِوَزِیرِہٖ. ترجمہ۔ ''مجھ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، محمدؐ میری مخلوق میں سے برگزیدہ ہے، میں نے اس کی تائید و نصرت اسکے وزیر کے ذریعے سے کرائی۔''

میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا: میرا وزیر کون ہے؟

جبرئیلؑ نے کہا: آپؐ کا وزیر علی ابن ابی طالبؑ ہے۔

تیسرا مقام جب میں سدرۃ المنتہیٰ سے آگے عرش رب العالمین پر پہنچا تو میں نے پایۂ ہائے عرش پہ یہ لکھا ہوا دیکھا. اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اَنَا وَحدِی مُحَمَّدٌ حَبِیْبِی اَیَّدتُہٗ بِوَزِیرِہٖ وَنَصَرتُہٗ بِوَزِیرِہٖ. ترجمہ۔ ''میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، میں اکیلا ہوں، محمدؐ میرا حبیب ہے، میں نے اس کی تائید و نصرت اس کے وزیر سے کرائی ہے۔''

پھر جب میں نے اپنی نگاہ کو اٹھا کر باطن عرش پر ڈالی تو وہاں بھی لکھا تھا: اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلاَّ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدِی وَرَسُولِی اَیَّدْ تُہٗ بِوَزِیرِہٖ وَنَصَرتُہٗ بِوَزِیرِہٖ. ترجمہ۔ ''میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسول ہے، میں نے

اس کی تائید و نصرت اس کے وزیر کے ذریعہ سے کرائی۔"

(۱۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزوں سے نفرت نہ کرو، اس لئے کہ یہ چار چیزیں چار چیزوں سے بچاتی ہیں۔ زکام سے نفرت نہ کرو یہ جذام سے امان دلاتا ہے، پھوڑے پھنسیوں سے نفرت نہ کرو یہ برص سے امان دلاتی ہیں، آشوب چشم سے نفرت نہ کرو یہ اندھا ہونے سے امان دلاتی ہے، کھانسی سے نفرت نہ کرو یہ فالج سے امان دلاتی ہے۔

(۱۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس میں چار چیزیں ہونگی وہ اللہ کے نور میں ہوگا۔ جسکا خاتمہ لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ہو، جو مصیبت کے وقت انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہے اور جو اچھائی کے حصول پر الحمدللّٰہ رب العالمین کہے، جو گناہ کے بعد استغفراللّٰہ و اتوب الیہ کہے (یعنی فوراً توبہ کرے)۔

(۱۶) امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے شعبان کے آخری جمعے میں لوگوں کو خطبہ دیا اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا: لوگو! وہ مہینہ تم پر سایہ فگن ہونے والا ہے جس کی ایک رات شب قدر ہے اور وہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ وہ مہینہ ماہ رمضان ہے۔ اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں اور اس کی رات کی نوافل کو مستحب بنایا ہے۔ اس مہینے کی ایک رات کی نوافل کا ثواب باقی مہینوں کی ستر راتوں کی نوافل کے برابر ہے۔ جو اس مہینے میں اپنی خوشی سے کوئی اچھائی کا کام کرے تو گویا اس نے فرائض الٰہی میں سے کوئی فریضہ سرانجام دیا ہے اور جو شخص اس ماہ میں خدا کا ایک فرض ادا کرے تو گویا اس نے دوسرے مہینے میں ستر فرائض کی ادائیگی کی ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں اللہ مومن کے رزق میں اضافہ کرتا ہے۔ جو شخص کسی مومن روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو خدا کے نزدیک ایسا ہی ہے جیسا کہ اس نے

غلام آزاد کیا ہو اور اللہ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی: حضورؐ! سب لوگوں کو افطار کرانے کی قدرت نہیں ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اللہ بڑا کریم ہے، وہ تمام ثواب اس کو بھی عطا فرمائے گا جو افطاری کے لئے دودھ کے ایک گھونٹ سے زیادہ کی قدرت نہیں رکھتا، تو وہ روزہ دار کا روزہ اس سے ہی افطار کرا دے۔ یا میٹھے پانی کا ایک گھونٹ یا کچھ کھجوریں ہی روزہ دار کو کھلا کر افطار کرا دے تو بھی اس ثواب کا حقدار بن جائے گا۔ اور اس ماہ میں جو اپنے مملوک سے تھوڑا کام لے تو اللہ بروز قیامت اس کے حساب میں تخفیف فرمائے گا۔

یہ اللہ کا مہینہ ہے اس ماہ کی ابتداء رحمت، درمیانی حصہ مغفرت، آخری حصہ قبولیت اور جہنم سے آزادی کا ہے۔

چار خصلتوں کے سوا تمہیں نجات نہیں مل سکے گی: دو کے ذریعے اللہ کو راضی کرو گے اور دو کے بغیر تمہارا گزارہ نہیں۔ جو دو چیزیں اللہ کو راضی کرنے کا ذریعہ ہیں وہ کلمہ شہادتین ہیں۔ جن دو کے بغیر تمہارا گزارہ نہیں ہو سکتا وہ یہ ہیں کہ اللہ سے اپنی حاجات طلب کرو۔ دوزخ سے نجات اور جنت کے حصول کی دعا مانگو۔

(۱۷) امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ اگر تم نے اس پر عمل کیا تو شیطان تم سے اتنا ہی دور ہو جائے گا جتنا کہ مشرق سے مغرب دور ہے؟

اصحابؓ نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہؐ۔

آپؐ نے فرمایا: روزہ شیطان کے چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے۔ صدقہ شیطان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ حُب فِی اللّٰہ اور نیک عمل میں شرکت اس کی نسل کو ختم کر دیتی

ہے۔ استغفار اس کی رگِ گردن کو کاٹ دیتی ہے۔

ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(۱۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کا جو مرد چار چیزوں سے بچے گا اللہ اس کو جنت عطا فرمائے گا۔ دنیا میں دھنس جانے سے، اتباع خواہشات۔ خواہشات شکم اور خواہشات فرج۔

اور میری امت کی جو عورت چار چیزوں کا خیال رکھے گی اللہ اس کو جنت عطا فرمائے گا۔ اپنی عصمت کی حفاظت۔ شوہر کی اطاعت۔ نماز پنجگانہ کی ادائیگی۔ ماہ رمضان کے روزوں کی ادائیگی۔

(۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر چیز میں سے چار کا انتخاب کیا۔ ملائکہ میں سے جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ، عزرائیلؑ کو چنا۔

انبیاءؑ میں سے چار نبیوں کو صاحب سیف بنا کر بھیجا: حضرت ابراہیمؑ، حضرت داؤدؑ، حضرت موسیٰؑ، اور مجھے۔

اور گھروں میں سے چار گھروں کو پسند کیا: آدمؑ کا گھر، نوحؑ کا گھر، آل ابراہیمؑ کا گھر، اور آل عمران کا گھر۔ ان اللّٰہ اصطفٰی آدم و نوحاً و آل ابراھیم و آل عمران علی العالمین۔

شہروں میں سے چار شہروں کو پسند کیا، فرمایا: والتین والزیتون وطور سینین، وھذا البلد الامین. یعنی مدینہ تین (انجیر) کا شہر ہے، بیت المقدس زیتون کا شہر ہے، کوفہ طور سینین کا گھر ہے، مکہ بلد امین ہے[1]۔

۱۔ لغت کی رو سے تین انجیر ہے اور زیتون معروف زیتون، اور یہ تاویلی معنی ہیں جن کا حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ لیکن اس تاویل میں یہ دیکھنا ہے کہ نزول قرآن کے وقت شہر کوفہ وجود نہیں رکھتا تھا اور دور خلافت عمر میں وجود میں آیا تھا۔ چنانچہ تاویل سے چنداں تناسب نہیں رکھتا اس لئے حدیث میں خلل کا احتمال بہت قوی ہے۔ (مترجم فارسی۔ حاج میرزا احمد جنتی اصفہانی)

عورتوں میں سے چار عورتوں کا انتخاب فرمایا: حضرت مریم، حضرت آسیہ، حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہن۔

حج میں چار اعمال کا انتخاب فرمایا: لبیک کہنا، قربانی، احرام اور طواف۔

مہینوں میں سے چار مہینوں کا انتخاب فرمایا: رجب، شوال، ذیقعد، ذی الحجہ۔

اور دنوں میں چار دنوں کا انتخاب فرمایا: جمعہ، ترویہ کا دن، روز عرفہ اور قربانی کا دن۔

(۲۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں دل کو مُردہ کر دیتی ہیں۔ گناہ پر گناہ کرنا، عورتوں سے زیادہ ہم کلام ہونا، احمق کے ساتھ مباحثہ کرنا اور اس کا انجام کبھی بھی اچھا نہیں ہوتا اور مُردوں کا ہم نشین ہونا۔

صحابہؓ نے دریافت کیا: یارسول اللہؐ! مُردہ کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: فضول خرچ دولت مند۔

(۲۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! چار افراد کو بہت جلد سزا مل جاتی ہے۔ وہ شخص جس پر تو نے احسان کیا اور اس نے احسان کے بدلے میں تجھ سے برائی کی۔ وہ شخص جس پر تو نے ظلم نہیں کیا اور وہ تجھ پر ناحق ظلم کرے۔ وہ شخص جس کے ساتھ معاہدہ کیا، تو نے تو معاہدہ پورا کیا لیکن اس نے غداری کی۔ وہ شخص جس کے ساتھ رشتہ داروں نے صلہ رحمی کی مگر اس نے قطع رحمی کی۔

یا علیؑ! جس شخص پر تنگ دلی سوار ہو جائے اس سے راحت چلی جاتی ہے۔

(۲۲) امام علی علیہ السلام نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں جن کی بدبو سے اہل جہنم کو اذیت محسوس ہوگی، دوزخ میں انہیں آب حمیم پلایا جائے گا، اور وہ ہلاکت و تباہی کے لئے ندا دیں گے۔ اور دوسرے کہیں گے انہیں کیا ہوا ہے کہ ہمارے لئے اتنی

پریشانی کا سبب بن رہے ہیں۔ ان میں سے ایک مجرم کو انگاروں کے تابوت میں بند کیا جائے گا، دوسرا مجرم اپنی انتڑیاں گھسیٹ کر چل رہا ہوگا، تیسرے مجرم کے منہ سے خون اور پیپ جاری ہوگی، چوتھا مجرم اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔

اہل جہنم اس جہنمی سے پوچھیں گے جو انگاروں کے تابوت میں ہوگا: بتاؤ تمہارا کونسا جرم ہے جس کی وجہ سے تمہیں اتنی سزا ملی ہے؟ تو وہ بتائے گا: میں لوگوں سے قرض لیتا تھا لیکن ادا نہیں کرتا تھا۔

پھر اس سے سوال کریں گے جو اپنی انتڑیوں کو گھسیٹ رہا ہوگا: بتاؤ کہ تم نے کونسا جرم کیا ہے جس کی یہ سزا تمہیں ملی ہے؟ وہ بتائے گا: میں پیشاب کے وقت اپنے لباس اور جسم کی پاکیزگی کا خیال نہیں رکھتا تھا۔

پھر اس سے سوال کریں گے جس کے منہ سے خون اور پیپ جاری ہوگی: بتاؤ تم نے کونسا جرم کیا ہے جس کی وجہ سے یہ سزا جھیل رہے ہو؟ وہ کہے گا: میں لوگوں کی بری باتیں سن کر انہیں یاد کر لیتا تھا اور ہر محفل میں لوگوں کو بری باتیں سناتا تھا۔

چوتھے مجرم سے جو اپنا گوشت کھا رہا ہوگا اس سے اس کا جرم پوچھا جائے گا تو وہ بتائے گا: میں لوگوں کی غیبت کرتا تھا اور چغل خوری کرتا تھا۔

(۲۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سر میں سفید بال آنا مبارک ہے۔ دائیں بائیں کے بال سفید ہونا سخاوت کی علامت ہے۔ پیشانی کے دونوں طرف شجاعت کا نشان اور سر کے پیچھے نامبارک ہے۔

(۲۴) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: پیغمبر اسلام نے چار افراد کو سلام کرنے سے منع کیا ہے۔ (۱) شرابی (۲) مجسمہ ساز (۳) جواری (۴) شطرنج باز۔

(۲۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو چار کام کرنے

چاہئیں: توبہ کرنے والے سے محبت کریں۔ کمزور پر رحم کریں۔ نیکوکار کی مدد کریں۔ گناہگار کے لئے استغفار کریں۔

(۲۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتیں چار طرح کی ہیں۔ خیروبرکت اور کثیر رزق کی حامل۔ وہ کہ (بیک وقت) جس کی گود میں اور پیٹ میں بچہ ہو۔ شوہر سے بد اخلاقی کرنے والی، اور جوؤں سے بھرا ہوا طوق کہ چمڑے کے طوق کی طرح ہوتا تھا جو مجرموں کے گلے میں ڈالا جاتا تھا اس میں جوئیں ہوجاتی تھیں اور حد سے زیادہ تکلیف کا سبب ہوتی تھیں (یہ عربی کی مثال ہے شدت رنج و زحمت میں استعمال کیا جاتا تھا۔ حدیث کا ترجمہ مرحوم صدوق کی تفسیر کے مطابق کیا گیا)

(۲۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار کام انبیاءؑ کی سنت ہیں۔ عطر لگانا۔ عورتوں سے نکاح کرنا۔ مسواک کرنا۔ مہندی لگانا۔

(۲۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بدبختی کی علامات چار ہیں۔ آنکھ کا خشک ہونا۔ دل کا سخت ہونا۔ طلبِ رزق کیلئے شدت حرص۔ گناہوں پر اصرار۔

(۲۹) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علیؑ سے فرمایا: چار چیزیں بدبختی کی علامات ہیں۔ آنکھ کی خشکی، دل کی سختی، لمبی آرزوئیں، حب بقاء۔ ایک اور روایت کے مطابق حب مال۔

(۳۰) یا علیؑ! چار چیزوں کی قیمت میں جھگڑا نہ کرو: قربانی کے جانور کی خریداری، کفن کی خریداری، غلام کی خریداری اور مکے کے کرایہ طے کرنے پر جھگڑا نہ کرو۔

(۳۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیمار کو چار چیزیں ملتی ہیں۔ اس سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے۔ (یعنی وہ واجب جو وہ ترک کردیتا ہے اور وہ حرام جو اضطراری طور پر اس سے سرزد ہو جاتا ہے اس پر اس سے مواخذہ نہیں ہوگا) اللہ ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ جو کام اپنی صحت میں کرتا تھا وہ اس کے نامہ اعمال میں

لکھتا رہے۔ مرض کو ہر عضو میں داخل کرے۔ اس کے گناہوں سے اسے باہر نکالے۔ اگر مرض کے دوران اس کے وفات ہو جائے تو مغفور ہو کر مرتا ہے۔ اگر تندرست ہو جائے تو گناہ معاف کیئے جاتے ہیں۔

(۳۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دھوپ کے چار اثرات ہیں۔ رنگت کو تبدیل کرتی ہے۔ فضا کو آلودہ کرتی ہے۔ لباس کو پرانا کرتی ہے۔ بیماری کا سبب بنتی ہے۔

(۳۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جب تک بندہ ان چار سوالات کے جوابات نہ دے دے اس وقت تک وہ اپنے قدم نہیں اٹھائے گا۔ عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ اسے کہاں فنا کیا؟ جوانی کے متعلق سوال ہوگا کہ کیسے گزاری؟ مال کے متعلق سوال ہوگا کہ کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا؟ محبت اہلبیتؑ کے متعلق پوچھا جائے گا۔

(۳۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم میرے اصحاب میں سے چار افراد کو دوست رکھتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں بھی انہیں دوست رکھوں۔

پوچھا گیا: یارسول اللہؐ! یہ کون ہیں کہ ہر کوئی چاہے گا کہ ان جیسا ہو جائے؟

آپؐ نے فرمایا: ان میں سے ایک علیؑ ہے۔ پھر تھوڑا توقف کیا پھر فرمایا:

ان میں سے ایک علیؑ ہے اور دوسرا ابوذرؓ۔ تیسرا سلمان فارسیؓ اور چوتھا مقدادؓ۔

(۳۵) حفظ ابن مردویہؒ نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: جنت میری امت کے چار افراد کی مشتاق ہے۔ میں ہیبت پیغمبرؐ کی وجہ سے یہ جرأت نہ کر سکا کہ دریافت کروں کہ وہ کون ہیں۔ چنانچہ یہی بات حضرت ابوبکرؓ کو بتائی کہ جنت چار افراد کی مشتاق ہے، تم حضور اکرمؐ سے دریافت کرو کہ وہ چار کونسے ہیں؟

حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میں حضور سے نہیں پوچھوں گا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ

میں ان میں شامل نہ ہوں، پھر بنو تمیم مجھے طعنہ دیں گے۔

اس کے بعد میں حضرت عمرؓ کے پاس گیااور انہیں بتایا کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جنت چار افراد کی مشتاق ہے۔ آپ حضور اکرمؐ سے دریافت کریں کہ وہ چار اشخاص کونسے ہیں؟

حضرت عمرؓ نے کہا: میں دریافت نہیں کروں گا کیونکہ ممکن ہے کہ میں ان میں شامل نہ ہوں، پھر بنی عدی مجھے طعنے دیں گے۔

بعد ازاں میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیااور ان سے بھی یہی بات کی۔

اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا: میں حضور اکرمؐ سے دریافت نہیں کروں گا ممکن ہے میرا نام ان خوش نصیبوں میں نہ ہو، پھر بنوامیہ مجھے طعنہ دیں گے۔

میں امام علیؑ کے پاس گیا آنجنابؑ اس وقت (درختوں کو) پانی دے رہے تھے، ان سے یہی بات کی۔

امام علیؑ نے فرمایا: میں حضور اکرمؐ سے ضرور پوچھوں گا کہ وہ چار کونسے ہیں اگر میں ان میں شامل ہوا تو اللہ کا شکر ادا کروں گا ورنہ ان سے محبت رکھوں گا اور دعا مانگوں گا کہ اللہ مجھے ان میں سے قرار دے۔

میں امام علیؑ کے ساتھ مل کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب ہم آئے تو حضور اکرمؐ کا سر مبارک وحیہ کلبی کے زانو پر تھا۔ جب وحیہ کلبی نے امام علیؑ کو دیکھا تو ان کی تعظیم کی اور کہا: آیئے! آپؑ مجھ سے زیادہ حقدار ہیں کہ اپنے فرزند عم کا سر اپنی گود میں رکھیں۔ امام علیؑ نے حضور اکرمؐ کے سر مبارک کو اپنی گود میں رکھا۔ اسی اثناء میں حضور اکرمؐ بیدار ہوگئے اور دریافت فرمایا: یاعلیؑ! کسی حاجت کی وجہ سے آئے ہو؟

امام علیؑ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! جب میں آیا تو آپؐ کا سر مبارک وحیہ

کلبی کی گود میں تھا، مجھے دیکھ کر انہوں نے میری تعظیم کی اور کہا کہ امیرالمومنینؑ اپنے فرزند عم کا سر تم اپنی گود میں لو، اس لئے کہ تم میری بہ نسبت زیادہ حقدار ہو۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! تم نے اس کو پہچانا؟ امام علیؑ نے عرض کی: ہاں! آقا وہ دحیہ کلبی تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! وہ جبرئیل امینؑ تھے۔ امام علیؑ نے کہا: یارسول اللہؐ! انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ جنت چار اشخاص کی مشتاق ہے۔ آپؐ بیان فرمائیں کہ وہ چار افراد کون ہیں؟

حضور اکرمؐ نے امام علیؑ کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: یا علیؑ! بخدا ان میں سے پہلا تو ہے، بخدا ان میں سے پہلا تو ہے، بخدا ان میں سے پہلا تو ہے۔

پھر امام علیؑ نے پوچھا: یارسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، باقی تین کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ ہیں مقدادؓ، سلمانؓ اور ابوذر غفاریؓ۔

(۳۶) حضرت زید بن علی بن الحسینؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے امام علیؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں اپنے حاسدوں کے حسد کی شکایت کی تو حضور اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے چار لوگ جائیں گے۔ میں اور تم اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے پیچھے ہو گی اور ہمارے شیعہ ہمارے دائیں بائیں ہوں گے۔

اہلسنت نے اس حدیث کو اس طرح نقل کیا ہے کہ امام علیؑ نے فرمایا: میں نے رسول اللہؐ سے حاسدوں کے بارے میں شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم ان چار میں سے ایک ہو جو سب سے پہلے بہشت میں پہنچیں گے۔ یعنی میں اور تم اور حسنؑ و حسینؑ۔ ہماری عورتیں ہمارے دائیں بائیں ہوں گی اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے پیچھے جنت میں پہنچے گی۔

(۳۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار قسم کے لوگ قبر سے

نکلتے ہی بغیر حساب کے دوزخ میں داخل کیئے جائیں گے۔ صبح کو سونے والے۔ نماز عشاء کو ترک کرنے والے۔ زکوٰۃ نہ دینے والے۔ برائیوں پر اصرار کرنے والے۔

(۳۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں تھوڑی بھی ہوں تو بھی زیادہ ہیں۔ فقر، مرض، دشمنی، اور آگ۔

(۳۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا چار قسم کے لوگوں کی وجہ سے قائم ہے۔ اپنے علم کو استعمال کرنے والے عالم کی وجہ سے۔ اس جاہل کی وجہ سے جو علم حاصل کرنے سے شرم محسوس نہیں کرتا۔ اس سخی کی وجہ سے جو احسان نہیں جتلاتا۔ اس غریب کی وجہ سے جو اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے نہیں بیچتا۔ اس حدیث کو اہلسنت نے بھی نقل کیا ہے۔

(۴۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بد خلقی نحوست ہے۔ عورت کی اطاعت ندامت ہے۔ نیک خوئی خوبی ہے۔ صدقہ بری موت کو روکتا ہے۔

(۴۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی چار قسمیں ہیں۔ سخی، کریم، بخیل اور لئیم۔ سخی وہ ہے جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ کریم وہ ہے جو خود بھوکا رہے اور دوسروں کو کھلائے۔ بخیل وہ ہے جو خود کھائے لیکن دوسروں کو نہ کھلائے۔ لئیم وہ ہے جو نہ تو خود کھائے نہ دوسروں کو کھلائے۔

(۴۲) عبداللہ بن مسعودؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس شخص میں چار باتیں ہوں وہ منافق ہے، اگر ایک ہو تو بھی نفاق کی خصلت ہے، یہاں تک کہ اسے ترک کردے۔ جب بولے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے، امین بنایا جائے تو خیانت کرے، جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالیاں نکالے۔

دوسری فصل:

سنی علماء سے مروی احادیث

(۴۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا چار قسم کے لوگوں کی وجہ سے قائم ہے۔ عالم باعمل، دولتمند سخی، جاہل جو علم حاصل کرنے میں تکبر نہیں کرتا اور وہ فقیر جو آخرت کو دنیا کے بدلے فروخت نہیں کرتا۔

(۴۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کو یہ چار جملے بہت پسند ہیں۔ سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر. نیز فرمایا، ان کے آگے پیچھے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۴۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین جملہ جو میں نے اور انبیائے سابقینؑ نے کہا ہے وہ یہ ہے۔ لا الٰہ الا اللّٰہ. جب بندہ لا الٰہ الا اللّٰہ کہے تو اس کے ساتھ تصدیق، تعظیم، حلاوت اور احترام ہونے چاہئیں۔

(۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار افراد کا عذاب تمام اہل جہنم سے زیادہ ہوگا۔ وہ جو لوگوں کا مقروض ہو اور مر جائے، اسکے تابوت میں آگ بھری ہوگی۔ وہ جو پیشاب سے نہ بچتا ہوگا، اس کی انتڑیاں زمین پر گھسٹ رہی ہوں گی۔ وہ مرد جو زنا سے لذت حاصل کرتا ہوگا، اس کے منہ سے خون اور پیپ رس رہے ہوں گے۔ وہ جو غیبت اور چغل خوری کرتا ہوگا آگ میں اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔ (یہ حدیث کچھ اضافہ کے ساتھ پہلی فصل میں آچکی ہے)

(۴۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں رکھا ہوا ہے علم کی برکت کو استاد کے احترام میں رکھا۔ ایمان کی بقاء کو اللہ کی تعظیم میں رکھا۔ زندگی کی لذت کو والدین کے ساتھ اچھائی میں رکھا۔ دوزخ سے

نجات کو ایذائے خلق کے ترک میں رکھا۔

(۴۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار لوگوں سے اللہ سخت نفرت کرتا ہے۔ قسمیں کھا کر سودا بیچنے والا تاجر، متکبر فقیہ، بوڑھا زانی، ظالم حکمران۔

(۴۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی چار صفات کا حامل ہوگا خداوند عالم بہشت میں اس کے لئے ایک گھر بنائے گا۔ کلمہ لا الہ الا اللّٰہ جس کی پناہ ہوگی (کہ اس کے سائے میں گناہ سے بچتا ہوگا)۔ نعمت ملنے کے وقت شکر بجالاتا ہوگا۔ گناہ سرزد ہوجانے پر استغفار کرتا ہوگا۔ اور جب مصیبت پڑتی ہو تو انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہتا ہوگا۔

(۵۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم چار افراد پر روز قیامت نظر رحمت فرمائے گا اور انہیں پاک کردے گا۔ جو کسی کے دل سے غم کو نکال دے گا۔ جو مومن غلام کو آزاد کردے گا۔ جو کسی بالغ جوان کی شادی کرادے گا۔ اور جو پہلی بار حج کرے گا۔

(۵۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چار باتوں پر عمل کرے گا تو اللہ اس کے لئے جنت کی ایک نہر جاری فرمائے گا۔ روزہ رکھنا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کی مشایعت کرنا، مسکین کو صدقہ دینا۔

(۵۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار باتوں کے ہوتے ہوئے بھی کوئی ہلاک ہو تو بدنصیب ہی ہے۔ جب بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اگرچہ ابھی تک اس پر عمل نہ بھی کیا ہو تو بھی حسن نیت کی وجہ سے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ جب نیکی کا عمل کرلیتا ہے تو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ برائی کا ارادہ کرنے پر برائی لکھی نہیں جاتی۔ برائی کرنے کے بعد بھی سات گھنٹے تک کی اس کو مہلت دی جاتی ہے۔ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ برائیاں لکھنے والے فرشتے سے کہتا ہے کہ جلدی نہ کرو

ممکن ہے کہ یہ شخص اس کے بعد کوئی ایسی نیکی کرے جو گناہوں کو مٹا ڈالے کہ خداوند عالم فرماتا ہے : اِنَّ الحسنات یذهبن السیأت. (سورۂ ہود آیت ۱۱۴) اگر غلط کام کے بعد انسان اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِی لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ اَلْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ذُوالْجَلاَلِ وَالاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ. کہے تو اس کے نامہء اعمال میں گناہ نہیں لکھا جاتا۔ اگر سات گھنٹے گزر جائیں اس کے بعد کوئی نیکی کرے اور استغفار نہ کرے تو اس وقت نیکیاں لکھنے والا فرشتہ برائیاں لکھنے والے فرشتے سے کہتا ہے کہ اس بدبخت کی اب برائی لکھو۔

(۵۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ریاکاری سے بچو! کیونکہ ریا شرک اصغر ہے اور ریاکار کو قیامت میں کافر، فاجر، فاسق، خاسر کے ناموں سے پکارا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ اپنے عمل کا بدلہ اس سے طلب کر جس کے دکھاوے کے لئے تو نے عمل کیا تھا۔

(۵۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں باعث سعادت ہیں۔ نیک بیوی، نیک اولاد، نیک دوست، اور اپنے شہر میں روزگار۔

(۵۵) چار چیزیں بدبختی کا باعث ہیں: پچھلے گناہوں کو فراموش کرنا حالانکہ وہ اللہ کے پاس محفوظ ہیں۔ پچھلی نیکیوں کو یاد رکھنا جن کے بارے میں یہ علم ہی نہیں کہ آیا قبول بھی ہوئیں یا نہیں۔ دنیاداری کے لحاظ سے اپنے سے بلند کو دیکھنا۔ دینداری کے لئے اپنے سے پست کو دیکھنا۔

(۵۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سعادت کا باعث بھی چار چیزیں ہیں۔ ہمیشہ گزشتہ گناہوں کو سامنے رکھنا۔ اعمال خیر جو انجام دیئے ہیں انہیں فراموش کر دینا۔ امور دنیا میں اپنے سے نیچے والوں کو دیکھنا۔ اور امور دین میں اپنے سے اوپر والوں کو دیکھنا۔

(۵۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پیدا ہونے والے چار گروہ ہیں۔ فرشتے، شیاطین، جنات اور انسان۔ ان چار گروہوں میں سے نو حصے فرشتے ہیں اور ایک حصہ شیطان و جن و انس۔ ان تین گروہوں میں نو حصے شیطان ہیں اور ایک حصہ جن وانس اور دو گروہوں میں نو حصے جن ہیں اور ایک حصہ انسان۔

(۵۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں روزے کو فاسد کر دیتی ہیں اور نیک اعمال کو اکارت کر دیتی ہیں۔ غیبت، جھوٹ، چغل خوری، اور اجنبی عورت کو نگاہ بد سے دیکھنا۔

(۵۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غیبت کی چار قسمیں ہیں۔ ایک غیبت کفر تک پہنچاتی ہے، دوسری غیبت نفاق تک پہنچاتی ہے، تیسری غیبت معصیت تک پہنچاتی ہے، اور چوتھی غیبت مباح ہے۔

* وہ غیبت جو باعث کفر ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کی غیبت کرے، جب اس سے کہا جائے کہ غیبت کیوں کر رہے ہو تو جواب دے کہ یہ غیبت نہیں ہے۔
* وہ غیبت جو نفاق تک لے جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کا نام لئے بغیر غیبت کرے اور سننے والے اس کو پہچانتے ہوں۔
* وہ غیبت جو باعث معصیت ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مسلمان کی غیبت کرے، جب اسے اپنی غیبت کا علم ہو تو اپنی غیبت کرنے والے کو برا بھلا کہے۔
* وہ غیبت جو مباح ہے وہ ہے ظالم، فاسق، فاجر حکمران کی غیبت۔

(۶۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب طعام میں چار چیزیں جمع ہو جائیں تو اس میں برکت ہوتی ہے۔ جب طعام حلال سے تیار کیا جائے، اسکے کھانے والے زیادہ ہوں، ابتداء میں بسم اللہ پڑھی جائے، آخر میں الحمدللہ کہا جائے۔

(۶۱) جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو خدا سے چار چیزوں سے بچنے کے لئے پناہ مانگو: عذاب جہنم، عذاب قبر، عذاب زندگانی و موت اور فتنہ دجال۔

(۶۲) ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ رسول اکرمؐ نے لوگوں کو اس طرح یہ دعا یاد کرائی جس طرح قرآن کو یاد کرایا۔ چنانچہ فرمایا: کہو! خدایا! تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب جہنم سے، عذاب قبر سے، فتنہ دجال مسیح سے اور فتنہ زندگی اور موت سے۔

دجال کو لقب مسیح دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں چار اقوال ہیں: ''مسیح'' مادہ مساحت سے ہے اور کیونکہ وہ زمین میں گھومے پھرے گا اس لئے اسے مسیح کہا گیا۔ ''دجال'' دجل سے ہے یعنی جھوٹا۔ ''مسیح'' ممسوح العین کے مادہ سے ہے (یعنی جس کی ایک آنکھ نہ ہو) اور چونکہ دجال ایک آنکھ سے نابینا ہے اس لئے اس کو مسیح کہتے ہیں۔ تمام نیکیوں سے دوری کے معنی میں ہے۔

(۶۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روئے زمین پر چار گھر قابل احترام ہیں۔ کعبۃ اللہ، بیت المقدس، جس گھر میں قرآن پاک کی تلاوت ہو، مساجد۔ افضل ترین مسجد مسجد نبویؐ ہے اس کے بعد مسجد کوفہ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدا کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت انبیاءؑ ہیں، پھر ان کے اولیاء ہیں، پھر توبہ گزار پشیمان ہونے والے مومن ہیں۔ انبیاء کرامؑ کے بعد عورتوں میں سے زیادہ باعزت وہ صاحب ایمان عورتیں ہیں جو اپنے شوہروں کی فرمانبرداری کریں اور اپنے گھر میں بیٹھی رہیں۔

نیز فرمایا: گناہ پر پشیمانی، معافی کی طلب اور ترک گناہ کا مصمم ارادہ توبہ ہے۔ اور جو کوئی خوف خدا سے اس کے دیدار کی امید رکھے وہ جنت میں جائے گا۔

(۶۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں چار چیزوں سے پناہ طلب کرتے تھے۔ بے فائدہ علم، بے خشوع قلب، کبھی نہ سیر ہونے والا نفس، نامنظور

ہونے والی دعا۔

(۶۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی مونچھوں کو بڑھائے گا اسے چار مواقع پر عذاب کیا جائے گا۔ اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی، میرے حوض کا پانی نصیب نہیں ہوگا، اسے قبر میں عذاب دیا جائے گا، منکر و نکیر غضب ناک ہیئت میں اس کے پاس آئیں گے۔

(۶۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں عمر میں اضافے کا سبب ہیں۔ کنواری لڑکی سے نکاح کرنا، گرم پانی سے نہانا، بائیں پہلو کے بل سونا، صبح سویرے سیب کھانا۔

(۶۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن جب تک ان چار چیزوں کو نہ چھوڑے اس وقت تک اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکے گا۔ بخل، جھوٹ، اللہ پر سوئے ظن رکھنا، تکبر۔

(۶۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار جواہر کو چار بری چیزیں ختم کر دیتی ہیں۔ غضب، جوہرِ عقل کو ختم کر دیتا ہے۔ حسد، جوہرِ دین کو ختم کر دیتا ہے۔ طمع، جوہرِ حیاء کو ختم کر دیتا ہے۔ غیبت، عمل صالح کے جوہر کو ختم کر دیتی ہے۔

(۶۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں چار چیزیں ہوں گی قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے گا۔ جب اسے کچھ ملے تو الحمدللّٰہ کہے۔ جب گناہ ہو جائے تو استغفر اللّٰہ کہے۔ مصیبت آئے تو اناللّٰہ وانا الیہ راجعون کہے۔ ضرورت اور خوف کے وقت اللہ کی طرف توجہ کرے۔

(۷۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کی ادائیگی کے لحاظ سے میری امت کے چار گروہ ہیں۔

* ایک طبقہ نماز تو پڑھتا ہے لیکن وہ اپنی نماز سے غافل ہے۔ اللہ نے جہنم میں

ایک مخصوص جگہ بنائی ہے جس کا نام وَیل ہے اور یہ نمازی اسی وادی ویل میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون۔ (سورۂ ماعون آیت ۴) یعنی ویْل ہے، ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں کو بھولے ہوئے ہیں۔

* ایک طبقہ وہ ہے جو کبھی نماز پڑھ لیتا ہے اور کبھی نماز نہیں پڑھتا اور اللہ نے ان کے لئے جہنم میں ایک وادی بنائی ہے جس کا نام غَیّ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے فخلف من بعد هم خلف اضاعوا الصلوٰة واتبعوا الشهوات فسوف یلقون غیا. (سورۂ مریم آیت ۵۹) یعنی ان کے بعد وہ گروہ جانشین ہوا جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی، عنقریب یہ غیّ یعنی گمراہی کو پالیں گے۔

* میری امت کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو بالکل نماز نہیں پڑھتا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دوزخ میں ایک مخصوص وادی تیار کی ہے جس کا نام سقَر ہے۔ یہ طبقہ اسی میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ماسلککم فی سقر. قالوا لم نک من المصلین. (سورۂ مدثر آیت ۴۳) یعنی (اہل جنت مجرموں سے پوچھیں گے) تمہیں سقر میں کونسی چیز لائی ہے تو وہ کہیں گے ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔

* ایک طبقہ باخشوع نماز ادا کرتا ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے قدافلح المؤمنون الذین هم فی صلاتهم خاشعون. (سورۂ مومنون آیت ۲) یعنی بالتحقیق نجات پائی ان ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔

(۷۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس چار چیزیں

ہوں دنیا اور آخرت اس کے پاس ہوں گی اور وہ دونوں جہانوں سے فائدہ اٹھائے گا۔ تقویٰ کہ اسے گناہ سے باز رکھے۔ خوش خوئی جس سے لوگوں کے ساتھ پیش آئے۔ بردباری اور حلم جن کے ذریعے نادان اور بیوقوف اشخاص کو اپنے پاس سے ہٹائے۔ اور شائستہ بیوی جو اس کا ہاتھ بٹائے۔

(۷۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو چار چیزیں ملیں تو اسے دنیا اور آخرت کی اچھائی ملی۔ شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان (کہ ذکر خدا کرے)، صبر کرنے والا بدن، اور نیک بیوی۔

(۷۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (قیامت میں) اللہ اپنے چار بندوں کے ذریعے سے چار طبقوں سے احتجاج فرمائے گا۔ اغنیاء سے حضرت سلیمانؑ کے ذریعے سے احتجاج کرے گا۔ غرباء سے حضرت عیسیٰؑ کے ذریعے احتجاج کرے گا۔ غلاموں سے حضرت یوسفؑ کے ذریعے سے احتجاج کرے گا۔ بیماروں سے حضرت ایوبؑ کے ذریعے احتجاج کرے گا۔ ان پیغمبروں پر عظیم ترین درود ہو۔

(۷۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں چار وجہ سے بنائی گئی ہیں۔ مال خرچ کرنے کے لئے بنایا گیا ہے، روکنے کے لئے نہیں بنایا گیا۔ علم کی تخلیق عمل کرنے کے لئے ہوئی، جھگڑے کے لئے نہیں ہوئی۔ بندے کی تخلیق بندگی کے لئے ہوئی، نازبرداری کے لئے نہیں ہوئی۔ دنیا کی تخلیق عبرت کے حصول کے لئے ہوئی، آبادی و تعمیر کے لئے نہیں ہوئی۔

(۷۵) ابو کبشہ انماری کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا: لوگو! میں تین چیزوں کے لئے قسم کھاتا ہوں اور تمہیں ایک بات کہنا چاہتا ہوں میری طرف سے اسے یاد رکھنا۔

جن تین چیزوں کی قسم اٹھا کر تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہیں: صدقہ کی

وجہ سے بندے کا مال کبھی کم نہیں ہوتا۔ جب کسی پر ظلم ہو اور وہ صبر کرے تو اللہ اسے عزت دیتا ہے۔ جو شخص اپنے لئے بھیک کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ اس کے لئے فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

جو بات میں تم سے چاہتا ہوں اسے یاد رکھنا وہ بات یہ ہے کہ اس دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں۔

* جسے اللہ نے مال اور علم دیا وہ اللہ سے ڈرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے اور خالصتاً اللہ کیلئے عمل کرتا ہے یہ شخص افضل ترین عمل میں مصروف ہے۔
* جسے اللہ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا لیکن اس کی نیت درست ہے اور کہتا ہے کہ اگر خدا مجھے مال دیتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا، اس کا اجر بھی پہلے شخص کے برابر ہے۔
* جسے مال دیا علم نہیں دیا، وہ شخص اپنے مال کی وجہ سے غلط کام کرتا ہے، اس میں نہ تو خوف خدا ہے اور نہ ہی صلہ رحمی ہے، یہ شخص بدترین منزل میں ہے۔
* جسے نہ تو علم ملا اور نہ ہی مال ملا مگر وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح فسق و فجور کرتا، یہ شخص اور وہ شخص عذاب میں برابر کے شریک ہیں۔

(۷۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے چار چیزوں پر ایمان نہیں وہ مومن نہیں۔ خدا کی وحدانیت، میری رسالت، موت کے بعد زندگی اور قضاوقدر۔

(۷۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کے پاس قوی جانور، کشادہ گھر، خوبصورت لباس، اور روشن سورج ہونا چاہئے۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہؐ! یہ تو ہمارے پاس نہیں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: قوی جانور سے مراد مومن کی عقل ہے۔ کشادہ گھر سے مراد مومن کا صبر ہے۔ خوبصورت لباس سے مراد مومن کی حیا

ہے۔ سراج مُنیر سے مراد مومن کا علم ہے۔

(۷۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خربوزہ چار طرح کا ہوتا ہے۔ میٹھا، کڑوا، بے مزہ اور کھٹا۔ میٹھا خربوزہ گوشت پیدا کرتا ہے، کڑوا خربوزہ بلغم دور کرتا ہے، بے مزہ خربوزہ حرارت کو تسکین دیتا ہے اور کھٹا خربوزہ صفرا کو ختم کرتا ہے۔

(۷۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں جب بھی کسی گھر میں داخل ہوئیں اس کے گھر سے برکت دور ہوگئی اور آخرکار وہ گھر تباہ ہوا۔ خیانت، چوری، شراب نوشی، اور زنا۔

(۸۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذرؓ سے فرمایا: ابوذرؓ چار چیزیں صرف مومن ہی کو نصیب ہوتی ہیں۔ خاموشی اور یہ عبادت کی بنیاد ہے۔ خدا کے لئے خاکساری۔ ہر حال میں اللہ کی یاد۔ قلت مال۔

(۸۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مائیں چار ہیں۔ دوائیوں کی ماں۔ آداب کی ماں۔ عبادات کی ماں۔ خواہشات کی ماں[۱]۔

دوائیوں کی ماں کم کھانا ہے۔ آداب کی ماں کم بولنا ہے۔ تمام عبادات کی ماں گناہوں کی کمی ہے۔ تمام آرزوؤں کی ماں صبر ہے۔

(۸۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا: کشتی کو درست کرلو دریا گہرا ہے۔ توشہ کامل لے لو راہ دور ہے۔ بوجھ کو ہلکا کرو تسمہ سخت ہے۔ عمل کو خالص کرو جوہری تیز نگاہ ہے۔

(۸۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار اشخاص پر اللہ نے عرش کے اوپر سے لعنت کی اور ملائکہ نے آمین کہی ہے۔

* وہ شخص جس کی گمراہی کا اندیشہ ہو لیکن وہ اولاد کے جھنجھٹ سے محفوظ

۱۔ یہاں ماں بمعنی جڑ کے ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ قبض بیماریوں کی ماں ہے۔ یعنی جڑ ہے۔

رہنے کے لئے شادی نہ کرے۔

* وہ مرد جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے حالانکہ خدا نے اسے مرد بنایا۔
* وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے حالانکہ خدا نے اسے عورت بنایا۔
* لوگوں کو غلط راستے پر لگانے والا جو کسی سے مذاق کرتے ہوئے کہے کہ آؤ میں تمہیں کچھ دوں لیکن جب وہ آجائے تو کہے میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ اندھے سے کہے کہ جانور سے بچنا جبکہ وہاں پر کوئی جانور ہی نہ ہو۔ کوئی مسافر کسی کا مکان تلاش کر رہا ہو اور وہ اسے غلط مکان کی رہنمائی کرے۔

(۸۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کسی کو خدا اپنے سے قریب کرے گا اسے چار خوبیاں عطا کرے گا۔ قوم و قبیلے میں عزت۔ مشقت کے بغیر علم۔ مال سے بے نیازی۔ اور تنہائی سے انس اور آرام۔

(۸۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چار چیزیں پاکر خوش ہوگا تو وہ چار مقامات پر غمگین ہوگا۔

* جو لمبی بقا کی وجہ سے خوش ہوگا، وہ بوقت موت غمگین ہوگا۔
* جو گھر کی کشادگی کی وجہ سے خوش ہوگا، وہ قبر کی تنگی کی وجہ سے غمگین ہوگا۔
* جو حرام کھا کر خوش ہوگا، حساب کے وقت غمگین ہوگا۔
* جو نافرمانی کر کے خوش ہوگا، عذاب کے وقت غمگین ہوگا۔

(۸۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے اندر چار اوصاف موجود ہیں تو دنیا کے نہ ہونے کا کوئی غم نہ کر۔ امانت کی حفاظت، راست گوئی، حسن اخلاق، اور خوراک میں عفت (کہ حرام مال سے پرہیز کرے)۔

(۸۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں چار چیزیں مسافر ہیں۔ ظالم کے سینے میں قرآن، وہ مسجد جہاں کوئی نماز نہ پڑھے، وہ مصحف جس کی

کوئی تلاوت نہ کرے، اور بری قوم میں نیک شخص۔

(۸۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ منافق کی علامات کیا ہیں تو آپؐ نے فرمایا: قسم کی خلاف ورزی، پیمان شکنی، جھوٹ اور وعدہ توڑنا۔

(۸۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار اشخاص کے جسم کو مٹی نہیں کھائے گی۔ انبیاءؑ، شہداء، علماء، حاملین قرآن (کہ جنہوں نے قرآن کو حفظ کیا ہو اور اس پر عمل کرتے ہوں)۔

(۹۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص زیادہ استغفار کرے گا اسے چار فائدے حاصل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر پریشانی سے نجات دے گا۔ ہر تنگ مقام سے اسے نکالے گا۔ ہر خوف میں اسے امن دے گا۔ جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا وہاں سے اسے رزق عطا کرے گا۔

(۹۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے خواص کی مدد کے بغیر عوام کی اصلاح نہیں ہوسکتی۔ آپؐ سے پوچھا گیا: خواص کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: چار طبقے خواص کے ہیں۔ بادشاہ، علماء، عابد، تاجر۔

* بادشاہ مخلوق کے چرواہے ہیں اور جب چرواہا ہی بھیڑیا بن جائے تو بکریوں کی حفاظت کون کرے گا؟
* علماء مخلوق کے لئے بمنزلہ طبیب کے ہیں، جب طبیب ہی خود بیمار ہو تو مریض کا علاج کون کرے گا؟
* عابد مخلوق کے رہنما ہیں اور جب رہنما ہی گمراہ ہو جائیں تو راہ طے کرنے والے کو راستہ کون بتائے گا؟
* تاجر مخلوق میں اللہ کے امین ہیں اور جب امین ہی خائن بن جائے تو دوسروں پر اعتماد کون کرے گا؟

تیسری فصل:

شیعہ علماء سے منقول امیر المومنینؑ کا کلام

(۹۲) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: دین چار لوگوں کے ذریعے سے قائم ہے۔ بولنے والا اور اپنے علم پر عمل کرنے والا عالم۔ وہ دولت مند جو بخل نہ کرے اور دینداروں پر سخاوت کرے۔ وہ فقیر جو اپنی آخرت کو دنیا کے عوض نہ بیچے۔ وہ جاہل جو حصول علم سے عار نہ کرے۔

جس دور میں عالم اپنے علم کو چھپائے، دولت مند کنجوس بن جائے، فقیر آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کرنے لگے اور جاہل طلبِ علم کو اپنے لئے عار تصور کرے، تو اس وقت دنیا الٹے قدموں سے کفر کی طرف پھر آئے گی۔ خبردار! مساجد کی کثرت اور لوگوں کی جماعت جس میں جسم تو اکٹھے ہوں لیکن دل علیحدہ ہوں کو دیکھ کر کہیں دھوکا نہ کھانا۔

آپؑ سے پوچھا گیا: مولا! تو اس دور میں زندگی کیسے بسر کی جائے؟

فرمایا: ظاہر میں ان کے ساتھ شریک رہو لیکن باطن میں ان سے علیحدہ ہو جاؤ۔ انسان کو وہی چیز نصیب ہوگی جو وہ کر کے گیا اور انسان اس کے ساتھ محشور ہوگا جس سے محبت کرتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ سے کشائش کا انتظار کرو۔

(۹۳) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں پوشیدہ رکھا۔

* اپنی رضا کو اطاعت میں پوشیدہ رکھا، لہذا کسی چھوٹی سی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے کہ اسی میں اللہ کی رضا مضمر ہو اور تجھے علم نہ ہو۔
* اپنی ناراضگی کو اپنی نافرمانی میں مضمر رکھا، لہذا کسی گناہ کو کبھی چھوٹا تصور نہ کرو

ہو سکتا ہے کہ اسی گناہ سے اللہ تجھ سے ناراض ہو جائے اور تو بے خبر رہے۔

* قبولیت کو دعا میں پوشیدہ رکھا، لہذا دعا کو کبھی حقیر نہ سمجھو، ہو سکتا ہے کہ وہ مقبول ہو جائے اور تجھے علم نہ ہو۔

* اپنے اولیاء کو اپنے بندوں میں مخفی رکھا، لہذا اللہ کے کسی بندے کو اپنی بے علمی کی وجہ سے حقیر نہ تصور کرنا، ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ کا ولی ہو۔

(۹۴) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: دعا کی چار شرطیں ہیں۔ نیت کا حاضر ہونا۔ اخلاص باطن۔ خدا کی پہچان۔ سوال کرنے میں انصاف [1]۔

(۹۵) اصبغ بن نباتہ امام علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اے موسیٰؑ! میں تمہیں چار چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ جب تک تمہیں اپنے گناہوں کے بخشے جانے کا یقین نہ ہو اس وقت تک کسی دوسرے کے عیب میں مشغول نہ ہونا، جب تک میرے رزق کے خزانوں کے ختم ہونے کا تمہیں یقین نہ ہو اس وقت تک رزق کے لئے پریشان نہ ہونا، جب تک تمہیں میری سلطنت کے زوال کا یقین نہ ہو اس وقت تک میرے علاوہ کسی سے امید نہ رکھنا۔ جب تک تمہیں شیطان کے مرنے کا یقین نہ ہو جائے اس وقت تک اس کے مکر سے بے خوف نہ ہونا۔

(۹۶) جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امام علیؑ نے ہمیں خطبہ دیا اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

لوگو! تمہارے اس منبر کے سامنے اس وقت نبی کریمؐ کے چار اصحاب موجود ہیں۔ انس بن مالکؓ، اشعث بن قیس کندیؓ، خالد بن یزید بجلیؓ، براء بن عازبؓ۔

ا۔ ممکن ہے کہ انصاف سے مراد یہ ہو کہ اس کا سوال خود اس کے خلاف نہ ہو۔ یا وہ سوال غیر لازم ہو یا غیر جائز ہو۔ واللہ اعلم۔

پھر آپؑ انس بن مالک کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: انسؓ! اگر تو نے غدیر خم پر حضرت محمدؐ سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا اعلان سنا ہے تو اٹھ کر گواہی دے، اگر تو نے جان بوجھ کر گواہی نہ دی تو خدا تجھے برص میں مبتلا کرے گا، جسے تیرا عمامہ نہیں چھپا سکے گا۔

اے اشعث بن قیس کندیؓ! اگر تو نے رسول اللہؐ سے میرے متعلق من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا اعلان سنا ہے تو گواہی دے، اگر تو نے جان بوجھ کر گواہی نہ دی تو خدا تیری موت سے پہلے تجھے اندھا کر دے گا۔

پھر فرمایا: خالد بن یزیدؓ! اگر تو نے رسول اللہؐ سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کا اعلان سنا ہے تو گواہی دے، اگر تو نے جان بوجھ کر گواہی نہ دی تو خدا تجھے جاہلیت کی موت مارے گا۔

بعد ازاں فرمایا: براء بن عازبؓ! تو نے رسول اللہؐ سے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی اگر حدیث سنی ہے تو گواہی دے، ورنہ خدا تجھے وہاں موت دے گا جہاں سے تو نے ہجرت کی تھی۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کو دیکھا کہ اس کے چہرے پر برص کے داغ تھے، جو عمامہ سے نہیں چھپ سکتے تھے۔ میں نے اشعث بن قیس کندیؓ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہو چکا تھا اور کہتا تھا کہ اللہ کا شکر ہے کہ علیؑ نے مجھے دنیا ہی میں اندھا ہونے کی بددعا کی تھی اور میرے لئے آخرت کے عذاب کی بددعا نہ کی جس کی وجہ سے میں داخل عذاب ہوتا۔ خالد بن یزیدؓ کی جب موت ہوئی اور اس کے خاندان والوں نے اس کے گھر میں اس کے لئے لحد تیار کی تو اس وقت کندہ قبیلے کے لوگ گھوڑے اور اونٹ لے کر آ گئے جو اس کے دروازے پر پے کئے گئے (یعنی ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے

اور یہ جاہلیت عرب کی رسم تھی کہ موت کے بعد میت کی قبر کے قریب گھوڑا یا اونٹ لایا جاتا اور اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جاتے تاکہ سوار کا مرکب قیامت میں مردہ رہے) چنانچہ وہ طریقہ جاہلیت کے مطابق دفن ہوا۔ براء بن عازبؓ کو معاویہ نے یمن کا والی بنایا، اس کی وہیں موت واقع ہوئی اور اس نے ہجرت بھی یمن سے کی تھی۔ اس طرح سے امام علیؑ کی بددعا پوری ہوئی کہ خدا تجھے اس جگہ موت دے گا جہاں سے تو نے ہجرت کی تھی۔

(۹۷) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: ایمان کے چار رکن ہیں۔ رضا بقضاء اللّٰہ. توکل علی اللّٰہ. معاملات کو اللہ کے سپرد کرنا۔ امرالٰہی کے سامنے جھکنا۔

(۹۸) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: چار باتیں بہت ہی مشکل ہیں۔ غصے کے وقت معاف کرنا۔ غربت میں سخاوت کرنا۔ خلوت کے لمحات میں پاک دامن رہنا۔ جس سے خوف ہو یا جس سے امید وابستہ ہو اس کے سامنے سچی بات کرنا۔

(۹۹) ابن مسیّبؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امام علیؑ گھر سے نکلے۔ راستے میں جناب سلمانؓ سے ملاقات ہوئی۔ آپؑ نے پوچھا: سلمانؓ! کیسے ہو؟

انہوں نے عرض کی: مولا! چار غموں میں مبتلا ہوں۔ عیال کا غم وہ مجھ سے روٹی مانگتے ہیں اور دیگر ضروریات پوری کرانا چاہتے ہیں۔ اللہ مجھ سے اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے۔ شیطان مجھے برائی کا حکم دیتا ہے۔ ملک الموت میری روح کو طلب کررہا ہے۔

امام علیؑ نے فرمایا: اے اباعبداللہ! ہر خصلت کے بدلے تیرے لئے درجات ہیں۔

(۱۰۰) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی چار علامات ہیں۔

* اس کا کھانا مریضوں کی طرح ہوتا ہے۔
* اس کی نیند ڈوبنے والے کی طرح ہوتی ہے۔
* اس کا گریہ پسر مُردہ کی ماں کی طرح ہوتا ہے۔
* اس کا بیٹھنا گھات لگانے والے کی طرح ہوتا ہے۔

(۱۰۱) امام علیؑ سے علم کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: چار باتیں ہی علم کا نچوڑ ہیں۔ اللہ کی اتنی مقدار میں عبادت کر جتنی مقدار میں تجھے خدا کی ضرورت ہے۔ اس کی نافرمانی اتنی کر جتنا تو آگ پر صبر کر سکے۔ دنیا کے لئے اتنا عمل کر جتنا تجھے دنیا میں رہنا ہے۔ آخرت کے لئے اتنا عمل کر جتنا تجھے وہاں ٹھہرنا ہے۔

(۱۰۲) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: علم چار طرح کے ہیں۔ نفع دینے والا۔ شفاعت کے لائق بنانے والا۔ بلندی دینے والا۔ پست کرنے والا۔

نفع دینے والا علم شریعت کا علم ہے۔ شفاعت کے لائق بنانے والا علم قرآن کا علم ہے۔ بلندی دینے والا علم نحو کا علم ہے۔ پستی کا سبب بننے والا علم، نجوم کا علم ہے۔

(۱۰۳) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزوں کی قدر و منزلت کو چار لوگ ہی سمجھتے ہیں۔ جوانی کی قدر و منزلت کو بوڑھا جانتا ہے۔ سلامتی کی قدر و منزلت کو مصیبت زدہ شخص جانتا ہے۔ صحت کی قدر و منزلت کو بیمار جانتا ہے۔ زندگی کی قدر و قیمت کو مُردہ جانتا ہے۔

(۱۰۴) امیرالمومنین امام علیؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا: جو شخص اپنی غذا تلاش کر رہا ہو اسے کبھی ملامت نہ کرنا، اس لئے کہ جس کے پاس روزی نہیں ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی۔

بیٹا! فقیر کو معاشرے میں حقیر جانا جاتا ہے، کوئی شخص اس کی بات نہیں سنتا اور کوئی شخص اس کے مقام کو نہیں پہچانتا۔ فقیر آدمی اگر سچا ہو بھی تو لوگ اسے

جھوٹا کہتے ہیں۔ فقیر انسان زاہد بھی ہو تو بھی لوگ اسے جاہل کہتے ہیں۔

بیٹا! جو شخص غربت میں مبتلا ہوا وہ چار چیزوں میں مبتلا ہوا: یقین میں کمزوری۔ عقل میں کمی۔ دین میں ریاء و نفاق۔ چہرے میں قلت حیا۔ ہم فقر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۱۰۵) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے امام حسنؑ سے فرمایا: بیٹا! جب تمہیں کوئی سختی درپیش ہو تو اپنے کچھ بھائیوں سے اس کا ذکر کرو کیونکہ اس ذریعے سے چار خصلتوں میں سے تجھے ایک چیز ضرور مل جائے گی۔ یا تو کفایت ملے گی، یعنی بھائی تیرے معاملے کو سلجھا دیں گے۔ یا معونت، یعنی تیری کچھ نہ کچھ امداد کریں گے۔ یا پھر نیک مشورہ دیں گے۔ یا پھر مقبول ہونے والی دعا سے تیری مدد کریں گے۔

(۱۰۶) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: حسنؑ! مجھ سے چار چیزیں یاد رکھو اور دوسری چار چیزیں بھی یاد رکھو۔

امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: بابا جان! کونسی چیزیں؟

تو آپؑ نے فرمایا: سب سے بڑی دولت عقل ہے۔ سب سے بڑی غریبی حماقت ہے۔ سب سے بڑی تنہائی خود پسندی ہے۔ سب سے بڑا حسب حسن خلق ہے۔

امام حسن علیہ السلام نے کہا: باباجان! یہ تو چار چیزیں ہوئیں، دوسری چار چیزیں کونسی ہیں؟

تو آپؑ نے فرمایا: بیٹا! احمق شخص کی دوستی سے بچو وہ تمہیں نفع دینے کی خواہش میں نقصان پہنچائے گا۔ جھوٹے شخص کی دوستی سے بچو وہ بعید کو قریب اور قریب کو بعید کر کے دکھائے گا۔ بخیل شخص کی دوستی سے بچو وہ سخت احتیاج کے موقع پر تمہیں محروم رکھے گا۔ بدکار شخص کی صحبت سے بچو وہ تمہیں ایک لقمہ کے عوض بیچ ڈالے گا۔

(۱۰۷) امام علیؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا: بیٹا! کیا میں تمہیں ایسی چیزوں کی تعلیم نہ دوں، اگر تم نے ان پر عمل کر لیا تو ہر طبیب سے بے نیاز ہو جاؤ گے؟

امام حسنؑ نے عرض کیا: جی ہاں بابا جان۔

آپؑ نے فرمایا: جب بھوک لگی ہو تو دستر خوان پر بیٹھو۔ ابھی تھوڑی سی خواہش باقی ہو کہ دستر خوان سے کھڑے ہو جاؤ۔ خوب چبا کر کھاؤ اور سونے سے پہلے بیت الخلاء کی عادت ڈالو۔ جب تم ان باتوں کی پابندی کرو گے تو ہر طبیب سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔

(۱۰۸) بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص امام علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: امیر المومنین! میں آپ سے چار مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: چالیس مسائل پوچھو۔

اس نے کہا: یہ بتائیں کہ واجب کیا ہے اور اس سے بڑا واجب کیا ہے؟ قریب کیا ہے اور اس سے زیادہ قریب کیا ہے؟ عجیب کیا ہے اور اس سے زیادہ عجیب کیا ہے؟ مشکل کیا ہے اور اس سے زیادہ مشکل کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: واجب اللہ کی اطاعت ہے اور اس سے زیادہ واجب گناہوں کو چھوڑنا ہے۔ قریب قیامت ہے اور اس سے زیادہ قریب موت ہے۔ عجیب دنیا ہے لیکن دنیا کی محبت اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ مشکل قبر ہے لیکن بغیر زاد کے جانا اس سے زیادہ مشکل ہے۔

(۱۰۹) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: انسان کی قدرو قیمت اس کی ہمت کے بقدر ہوتی ہے۔ انسان میں سچائی اس کی مردانگی کے بقدر ہوتی ہے۔ انسان کی شجاعت اس کی عزت کے بقدر ہوتی ہے اور انسان کی پاکدامنی اس کی غیرت کے بقدر ہوتی ہے۔

(۱۱۰) مسجد کوفہ میں ایک شامی نے امام علیؑ سے پوچھا: مجھے بتائیں سونے کے کتنے طریقے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: سونے کے چار طریقے ہیں۔ انبیاء کرامؑ پشت کے بل، روبقبلہ سیدھے سوتے ہیں، ان کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن ان کا دل بیدار رہ کر وحی الٰہی کا منتظر رہتا ہے۔ مومن دائیں کروٹ کے بل بیت اللہ کی طرف منہ کر کے سوتا ہے۔ بادشاہ اور شہزادے بائیں کروٹ کے بل سوتے ہیں تاکہ ان کی غذا آسانی ہضم ہو جائے۔ شیطان اور اس کے بھائی، دیوانے اور بیمار منہ کے بل الٹے سوتے ہیں۔

(۱۱۱) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص مجھے ایک بات کی ضمانت دے میں اس کے لئے چار باتوں کی ضمانت دیتا ہوں۔ جو شخص مجھے صلہ رحم کی ضمانت دے میں اس کی اہل کی محبت، کثرت مال، طول عمر، جنت کے داخلہ کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۱۱۲) شریح قاضی نے کوفہ میں ایک گھر خریدا۔ امام علی علیہ السلام نے بصورت قبالہ ایک مضمون اسے بھیجا جس میں مرقوم تھا: یہ گھر ہے کہ جسے ایک ذلیل بندے نے ایک شخص سے خریدا ہے کہ جو موت کا آستانہ ہے اور اس کے لئے سفر کا نقارہ بج چکا ہے۔ یہ گھر صرف سرزمین فریب اور خطہ اہل فنا ہے۔ اس کے چار حدود درج ذیل ہیں:

ایک حد اسباب آفت کے ساتھ ہے۔ دوسری مصیبت کے ساتھ لازم کی گئی ہے۔ تیسری ہوا و ہوس کے گھر ساتھ جل رہی ہے اور چوتھی حد بھٹکانے والے شیطان کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔

اس گھر میں جھوٹی آرزوؤں سے باز رہو۔ عزت قناعت سے نکل جانا اور ذلت حرص میں گرفتار ہو جانا اس عبارت کی قیمت ہے۔ معاملہ کا گواہ علم ہے اور

عقل کہ اسیر ہوائے نفس نہیں ہے جو دنیا کے علائق اور دلبستگیوں سے آزاد ہے۔

(۱۱۳) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: عالم بن یا متعلم بن یا اس کی بات کو غور سے سننے والا بن یا اس سے محبت کرنے والا بن۔ پانچواں شخص نہ بننا، ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔ مولف کہتا ہے کہ پانچواں شخص یعنی دشمن علماء نہ بن چنانچہ اسی طرح کی دوسری روایت میں آپؑ سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہو سکے تو عالم بن، اگر یہ نہ ہو سکے تو متعلم بن، یہ نہ ہو سکے تو ان سے محبت کر، یہ بھی نہ ہو سکے تو ان سے دشمنی نہ رکھ۔

(۱۱۴) آپؑ سے منقول ہے کہ دل چار ہیں: صَدْر (سینہ)، قَلْب (دل)، فُؤاد، لُبّ (عقل)۔

صَدْر، اسلام کا مقام ہے شرح اللّٰہ صدرہ للاسلام. (سورۂ زمر آیت ۲۲) یعنی کیا اللہ نے جس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کیا۔

قَلْب، ایمان کا مقام ہے کتب فی قلوبھم الایمان. (سورۂ مجادلہ آیت ۲۲) یعنی ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا گیا۔

فُؤاد، معرفت کا مقام ہے ماکذب الفؤاد مارأی. (سورۂ نجم آیت ۱۱) یعنی اس نے جو کچھ دیکھا اس کے دل نے اسے نہیں جھٹلایا۔

لُبّ، ذکر کا مقام ہے ولیذکر اولوالالباب. (سورۂ ابراہیم آیت ۵۲) یعنی تاکہ عقل مند نصیحت حاصل کریں۔

(۱۱۵) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید کو پڑھا ہے اور ہر کتاب سے ایک ایک نکتہ حاصل کیا ہے۔

میں نے تورات سے یہ نکتہ حاصل کیا کہ جو خاموش رہا نجات پائی۔ انجیل سے یہ نکتہ حاصل کیا کہ جس نے قناعت کی سیر ہوا۔ زبور سے یہ نکتہ حاصل کیا کہ

جس نے خواہشات کو چھوڑا آفات سے بچا۔ اور قرآن مجید سے یہ نکتہ حاصل کیا کہ من یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ. یعنی جو اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کیلئے کافی ہے۔

(۱۱۶) جو اشعار آنجنابؑ سے منسوب کئے گئے ہیں ان میں یہ بھی ہیں :

اربعة فی الناس میز تهم احوالهم مکشوفة ظاهرة

فواحد دنیاه مذمومة یتبعها آخرة فاخرة

و واحد دنیاه مسرورہ لیس له من بعد ها آخرة

و واحد قد حاز کلتیهما قد حصل الدنیا مع الآخرة

و واحد قد ضاع مابینهم لا حصل الدنیا ولا الآخرة

یعنی لوگوں کے چار گروہ ممیّز اور الگ الگ ہیں کہ جن میں ہر ایک کے حالات روشن اور آشکار ہیں۔ ایک گروہ وہ ہے جو دنیا کو مذموم قرار دیتا ہے اور آخرت اس کی نظر میں بہت بھلی ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جسے دنیا مسرور کرتی ہے اور آخرت میں اس کے لئے کچھ نہیں۔ تیسرا گروہ وہ ہے جو ہر دو کے ساتھ پنجہ آزمائی کرتا ہے تاکہ دنیا کے ساتھ آخرت حاصل کرے اور چوتھا گروہ وہ ہے جو نہ دنیا حاصل کرپاتا ہے اور نہ ہی آخرت۔

(۱۱۷) یہ اشعار بھی آنجنابؑ سے منسوب ہیں :

حسن الخصال من الصلصال مقصود والمرء بالفعل ممدوح و مردود

وانما یرفع الانسان اربعة الحلم و العلم والاحسان والجود

یعنی خاکی بشر کی خلقت کا مقصد اخلاق و صفاتِ نیک کا ہونا ہے۔ انسان خود اپنے ہاتھوں تعریف یا برائی کا سبب بنتا ہے۔ صرف چار چیزیں ہیں جو انسان کو بلند کرتی ہیں۔ بردباری، علم، احسان اور بخشش۔

(۱۱۸) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا : ریاکار کی چار علامات ہیں۔ تنہا ہو

تو سستی کرے گا اور لوگوں کی موجودگی میں چستی کا ثبوت دے گا، اسکی تعریف کی جائے تو زیادہ عمل کرے گا، اگر تعریف نہ کی جائے تو عمل کم کرے گا۔

(۱۱۹) بیان کیا جاتا ہے کہ آپؑ کے پاس چار راہب آپؑ کے امتحان کی غرض سے آئے اور طے کیا کہ امیرالمومنینؑ سے ایک ہی سوال کریں گے۔ اگر انہوں نے ایک ہی جواب سب کو دیا تو سمجھیں گے کہ علیؑ ناقص العلم ہے۔

چنانچہ ایک راہب آیا اور پوچھا: مال کا جمع کرنا بہتر ہے یا علم کا جمع کرنا؟

آپؑ نے فرمایا: علم کا حاصل کرنا کیونکہ خرچ کرنے سے مال کم ہوتا ہے اور علم بڑھتا ہے۔

دوسرا راہب آیا اس نے بھی یہی سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: علم بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔

تیسرا راہب آیا اس نے بھی وہی سوال دہرایا تو آپؑ نے فرمایا: علم بہتر ہے کیونکہ جس نے علم حاصل کیا اس میں تواضع بڑھی اور جس نے مال جمع کیا اس میں تکبر بڑھا۔

آخر میں چوتھا راہب آیا اور اس نے بھی وہی سوال دہرایا تو آپؑ نے فرمایا: علم بہتر ہے جس نے علم جمع کیا اس کے دوست بڑھتے ہیں اور جس نے مال جمع کیا اس کے دشمن بڑھتے ہیں۔

(۱۲۰) حضرت کمیل بن زیادؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے مولا اور سردار امام علیؑ سے پوچھا: مولا! مجھے نفس کی معرفت کرائیں۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: اے کمیلؓ! تم کس نفس کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: مولا! کیا نفس ایک نہیں ہے؟ آپؑ نے فرمایا: کمیلؓ! نفس چار قسم کے ہیں۔ نامیہ نباتیہ کہ ہدایت اور بدن کی نمو کا موجب ہے۔ حسیۃ الحیوانیہ کہ وسیلہ احساس ہے۔ ناطقہ القدسیہ کہ وہی

روح انسانی ہے۔ ملكية الالهيه کہ اس کے وسیلے سے دیگر عالم ہدایت پاتا ہے اور مایہ سعادت آخرت ہے۔

ان میں سے ہر نفس پانچ استعداد اور دو خاصیتیں رکھتا ہے۔

* نامیہ نباتیہ کی قوتیں : ماسكة، جاذبة، هاضمة، دافعة، مربية. (کہ ان کے ذریعے غذا جسم میں جاتی ہے اور ہضم ہوتی ہے اس میں سے کچھ جذب ہو جاتی ہے اور کچھ خارج ہو جاتی ہے اور یہ کام بدن کی بھلائی کا سبب ہے۔) اس کے دو خواص ہیں کمی اور بیشی۔ یہ نفس جگر سے نشوونما پاتا ہے اور یہ نفس نفوس حیوانی کے زیادہ مشابہ ہے۔

* نفس حسية الحيوانية: اس کے پانچ قویٰ ہیں۔ کان، آنکھ، ناک، زبان اور لمس۔ (یعنی پانچ حواس ظاہر) اسکے دوخواص ہیں رضااور غضب۔ یہ نفس بھی جگر سے نشوونما پاتا ہے، یہ درندوں کے نفوس سے زیادہ مشابہ ہے۔

* نفس ناطقه قدسية: اس کے پانچ قویٰ ہیں۔ فکر، ذکر، علم، حلم، فطانت۔ اس کے دو خواص ہیں پاکیزگی اور حکمت۔ یہ نفس کسی چیز سے نشوونما حاصل نہیں کرتا۔ یہ نفس نفوس ملائکہ سے مشابہت رکھتا ہے۔

* نفس ملكية الٰهية: اس کے پانچ قویٰ ہیں۔ فنا میں ہیشگی، سختی اور تنگی میں خوشی، خواری میں عزت، بے نیازی میں فقر اور مصیبت میں صبر۔ اس نفس ملکوتی کے دو خواص ہیں حلم اور کرم۔ اس کا مبداء اللہ کی طرف سے ہے اور اس کا رجوع بھی اللہ کی طرف ہے۔ اس کا مبداء منجانب اللہ ہونے کا ثبوت فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا. (سورۂ انبیاء آیت ۹۱) یعنی ''ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی۔'' میں ہے۔ اور اس کے رجوع الی اللّٰہ کا ثبوت ارجعی الی ربك راضية مرضية. (سورۂ فجر آیت ۲۸) یعنی ''اپنے رب کے پاس

راضی اور مرضی ہو کر واپس آجاؤ۔" میں ہے۔ اور عقل کو درمیان میں اس لئے واسطہ قرار دیا تاکہ خیر وشر کو معقول قیاس سے حل کیا جا سکے۔

(۱۲۱) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بدن کا تقویٰ چار چیزیں ہیں۔ بغیر جماع کے نہانا، خوشبو سونگھنا، گوشت کھانا، سوتی لباس پہننا۔

چار چیزیں بدن کو لاغر کر دیتی ہیں: بھرے پیٹ پر حمام جانا، خشک کیا ہوا گوشت کھانا، نمکین غذا اور پانی سے ناشتہ کرنا۔

چار چیزیں نگاہ کی قوت کا سبب ہیں: بہتے پانی کو دیکھنا، خوبصورت چہرہ دیکھنا، شرفاء کی محفل میں بیٹھنا، سوتے وقت سرمہ لگانا۔

چار چیزیں نظر کو کمزور کرتی ہیں: بوڑھی عورت سے مقاربت، مصلوب کی طرف دیکھنا، آفتاب کی طرف دیکھنا، بھرے ہوئے پیٹ پر کچھ کھانا۔

چوتھی فصل

شیعہ علماء سے منقول امام صادقؑ کے فرمودات

(۱۲۲) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جسے چار چیزیں عطا ہوئیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہے گا۔ جسے دعا ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہے گا۔ جسے استغفار ملی وہ توبہ سے محروم نہیں رہے گا۔ جسے شکر ملا وہ اضافہء نعمت سے محروم نہیں رہے گا۔ جسے صبر ملا وہ اجر سے محروم نہیں رہے گا۔

(۱۲۳) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں تمام مخلوقات سے زیادہ سننے والی ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حورعین۔ جنت۔ جہنم۔

* جب بھی کوئی بندہ حضور اکرمؐ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود فوراً ان کو پہنچادیا

جاتا ہے اور حضور اکرمؐ اسے سنتے ہیں۔

* جب بھی کوئی بندہ خدا سے دعا مانگ کر کہتا ہے کہ اللہ حور عین سے میری شادی کرانا تو اس وقت وہ کہتی ہیں یااللہ! تیرا فلاں بندہ ہم سے عقد کی خواستگاری رکھتا ہے۔ لہذا ہمارا نکاح اس سے فرما۔
* جب بھی کوئی بندہ اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے یااللہ! تیرا فلاں بندہ مجھ میں داخل ہونے کا خواہشمند ہے۔ لہذا اسے اہل جنت میں سے بنا۔
* جب بھی کوئی بندہ اللہ سے جہنم کے بچنے کی درخواست کرتا ہے تو اس وقت جہنم کہتی ہے یااللہ! تیرا فلاں بندہ تجھ سے دعا کر رہا ہے کہ تو اسے مجھ سے بچا۔ لہذا اسے میرا ایندھن نہ بنانا۔

(۱۲۴) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں وہ اپنی ان خصائل کی وجہ سے لوگوں سے چار مزید باتیں حاصل کرے گا۔ جب گفتگو میں جھوٹ نہ بولے۔ معاشرت میں ان پر ظلم نہ کرے۔ وعدہ کر کے وعدہ خلافی نہ کرے تو لازمی طور پر لوگوں میں اس کی عدالت مشہور ہوگی، اور اس کی مودت ظاہر ہوگی۔ لوگوں پر اس کی غیبت حرام ہوگی۔ اس سے بھائی چارہ فرض ہوگا۔

(۱۲۵) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔ مصیبت کا چھپانا۔ درد کا چھپانا۔ صدقہ کا چھپانا۔ حاجت کا چھپانا۔

(۱۲۶) اہل جنت کی چار نشانیاں ہیں: مسکراتا چہرہ۔ نرم زبان۔ رحم کرنے والا دل۔ عطا کرنے والا ہاتھ۔

(۱۲۷) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں چار مواقع پر جائز نہیں۔ خیانت، مال کا چھپانا، چوری اور سود۔ حج، عمرہ، نکاح، اور صدقہ میں جائز نہیں۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کو اس بات کی پرواہ نہ

ہو کہ وہ لوگوں کے متعلق کیا کہہ رہا ہے اور لوگ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں شیطان اس کے نطفہ میں شرکت کرتا ہے۔ جس کو اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ لوگ اسے بدکار سمجھیں گے شیطان اس کے نطفہ میں شرکت کرتا ہے۔ جو شخص مال حرام جمع کرنے اور زنا کا شوق رکھتا ہے شیطان اس کے نطفہ میں شرکت کرتا ہے۔ اور جو شخص بغیر کسی زیادتی کے اپنے مومن بھائی کی غیبت کرے شیطان اس کے نطفہ میں بھی شرکت کرتا ہے۔

(۱۲۸) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: حرام زادے کی چار نشانیاں ہیں۔ اہلبیت پیغمبرؐ سے دشمنی رکھنا، زنا کا شوق رکھنا کہ اسی سے پیدا ہوا ہے، دین کو حقیر سمجھنا، لوگوں سے برا برتاؤ رکھنا۔

بھائیوں سے خراب برتاؤ صرف وہی رکھے گا جو اپنے باپ کے بستر پر پیدا نہ ہوا ہو یا جس کا نطفہ حالت حیض میں ٹھہرا ہو۔

(۱۲۹) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو میرے خاطر چار چیزوں کا عہد کرے گا میں اس کے لئے بہشت میں چار گھروں کا ضامن ہوں۔ عہد کرے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا اور فقیر ہو جانے سے خوفزدہ نہیں ہوگا۔ اپنے حق کی نسبت لوگوں کے حق کی رعایت کرے گا۔ ہر ایک کو سلام کرے گا۔ اور جھگڑا نہیں کرے گا خواہ حق پر ہو۔

(۱۳۰) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں چار چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتیں۔ زمین بارش سے، آنکھ دیکھنے سے، عورت مرد سے، عالم علم سے۔

(۱۳۱) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ! ہمارے شیعوں کو ان باتوں میں کبھی مبتلا نہیں کریگا۔ حرام زادے نہیں ہونگے۔ ہاتھ پھیلا کر سوال نہیں کریں گے۔ ان سے لواطت نہیں کی جائیگی۔ وہ سبز اور نیلگوں آنکھ والے نہیں ہونگے۔

(۱۳۲) ایک روز امیرالمومنین علیہ السلام غمگین تھے، فرمایا: میں نہیں جانتا کہ یہ حالت کیوں پیدا ہوئی ہے۔ میں نہ مکان کی چوکھٹ پر بیٹھا۔ نہ جانوروں کے گلے کے درمیان سے گزرا۔ نہ کھڑے ہو کر پیجامہ پہنا۔ نہ اپنا ہاتھ اور چہرہ دامن سے پونچھا۔

(۱۳۳) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن میں چار باتیں نہیں ہوں گی۔ پاگل نہیں ہوگا۔ لوگوں کے دروازوں پر بھیک نہیں مانگے گا۔ زنا زادہ نہیں ہوگا۔ اس سے لواطت نہیں کی جائے گی۔

(۱۳۴) اللہ تعالیٰ نے مومن کو ان باتوں سے آزمایا ہے۔ اس کی بات قبول نہیں کی جاتی۔ اس کی بات کی تصدیق نہیں کی جاتی۔ اپنے دشمن سے اپنا حق وصول نہیں کرتا۔ اپنے غصے کو ٹھنڈا نہیں کرپاتا کیونکہ ہر مومن پابند ہوتا ہے۔

(۱۳۵) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے سماعہ مومن ہمیشہ چار باتوں میں مبتلا ہوگا۔ تکلیف دینے والا ہمسایہ۔ گمراہ کرنے والا شیطان۔ عیب کا متلاشی منافق۔ حسد کرنے والا مومن۔ اے سماعہ! یہ آخری ابتلا سب سے بدتر ہے۔ سماعہ نے دریافت کیا کہ کیوں سب سے بدتر ہے؟ فرمایا: کیونکہ جو بات بھی اس کے بارے میں کہی جائے لوگ اسے قبول کرلیں گے۔

(۱۳۶) چار چیزیں چہرے کو روشن کرتی ہیں: اچھے چہرے پر نگاہ کرنا۔ آب جاری دیکھنا۔ سبزہ دیکھنا اور سوتے وقت سرمہ لگانا۔

(۱۳۷) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں بتاؤں کہ (جہنم کی) آگ کن پر حرام ہے؟ عرض کیا گیا ہاں یارسول اللہؐ۔ آپؐ نے فرمایا: جو اشخاص ملائم (طبیعت)، نرم خو، دوست اور آسانی پسند ہوں۔

(۱۳۸) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزوں کی کمی بھی زیادہ ہوتی ہے۔ آگ، خواب، مرض اور دشمنی۔

(۱۳۹) چار اقسام کا علم لوگوں کے لئے فائدہ مند ہے: خدا کی معرفت، اس کی نعمتوں کی معرفت، وظائف الٰہی کا جاننا، ان چیزوں کی واقفیت جن کی وجہ سے دین سے اخراج ہو جاتا ہے۔

(۱۴۰) فضیل بن عیاض نے حضرت امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ میں نے آپؑ سے پوچھا: جہاد فرض ہے یا مستحب ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جہاد چار طرح کا ہوتا ہے۔ دو قسم کے جہاد فرض ہیں اور تیسرا جہاد مستحب ہے۔ مگر وہ فرض کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے اور چوتھا جہاد صرف مستحب ہے۔

* اپنے نفس سے جہاد کرنا اور گناہوں سے باز رہنا جہاد اکبر ہے اور یہ جہاد فرض ہے۔
* اپنے نزدیکی کفار سے جنگ کرنا فرض ہے۔
* وہ جہاد جو سنت ہے مگر فرض کے ساتھ قائم ہو سکتا ہے وہ ہے کہ دشمنوں سے جہاد کرنا اور یہ فریضہ تمام امت پر ہے، اگر لوگ اس جہاد کو چھوڑ دیں گے تو وہ عذاب الٰہی کے مستحق ٹھہریں گے، مگر یہ جہاد اس وقت ہی تحقیق پذیر ہوگا جب امام امت کو جہاد میں لے آئے۔
* صرف مستحب جہاد اس سنت اور نیکی کی روش سے عبارت ہے جس کا کوئی شخص اجراء کرتا ہے اور اس کی ابتداء کرنے یا زندہ کرنے میں کوشش کرتا ہے۔ وہ رنج و زحمت جو وہ اس راہ میں اٹھاتا ہے بہترین عمل ہے۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: جو کوئی نیکی کے طریقے کو جاری کرے گا خداوند عالم ہر اس شخص کا ثواب جو اس نیکی کو انجام دے، اس کے جاری کرنے والے کو عطا کرے گا اور ان نیکی کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔

(۱۴۱) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار اشخاص کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ ظالم حاکم، وہ مرد جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اس سے نفرت کریں، بلاضرورت اپنے آقا سے بھاگنے والا غلام، وہ عورت جو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے۔

(۱۴۲) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب چار گناہ عام ہو جائیں تو چار عذاب ظاہر ہوں گے۔ جب زنا عام ہو جائے تو زلزلے ظاہر ہوں گے۔ جب زکوٰۃ روک لی جائے گی تو جانور مرنے لگیں گے۔ جب حکام غلط فیصلے کرنے لگیں گے تو بارش روک لی جائے گی۔ جب مسلمان ذمیوں کے حقوق کا تحفظ نہ کریں گے تو مشرک مسلمانوں پر غالب آجائیں گے۔

(۱۴۳) محمد بن ابی عمر نے حضرت امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قاضی چار قسم کے ہیں۔ وہ قاضی جس نے حق کا فیصلہ کیا لیکن اسے اس کے صحیح ہونے کا علم نہیں ہے تو یہ قاضی جہنم میں جائے گا۔ وہ قاضی جس نے غلط فیصلہ کیا اور اسے اس فیصلے کے غلط ہونے کا علم نہیں ہے تو یہ قاضی جہنم میں جائے گا۔ وہ قاضی جس نے غلط فیصلہ کیا اور اسے اپنا فیصلہ غلط ہونے کا علم ہے تو یہ قاضی بھی جہنم میں جائے گا۔ وہ قاضی جس نے درست فیصلہ کیا اور اسے اپنے فیصلے کی درستگی کا علم ہے تو یہ قاضی جنت میں جائے گا۔

(۱۴۴) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: صبر، نیکی، حلم، حسن خلق، انبیائے کرامؑ کے اوصاف میں سے ہیں۔

(۱۴۵) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار اشیاء طبیعتوں کی تربیت و تغذیہ کرتی ہیں۔ سورانی انار[۱]، ادھ پکی کھجور، بنفشہ، کاسنی۔

۱۔ عراق کے مخصوص انار ہیں۔

(۱۴۶) ساگ کھا کر آنے والے نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اسے کھاؤ کہ اس میں چار خصوصیات ہیں۔ منہ کی بدبو کو ختم کرتا ہے۔ ریح کو خارج کرتا ہے۔ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور جو اسے پابندی سے کھائے اسے جزام کی بیماری نہیں ہوگی۔

(۱۴۷) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار مقامات پر نماز پوری پڑھنی چاہئے۔ اللہ کے حرم میں۔ رسول کریمؐ کے حرم میں۔ امیرالمومنینؑ کے حرم میں (مراد مسجد کوفہ ہے)۔ امام حسینؑ کے حرم میں۔

(۱۴۸) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار سورتوں میں سجدہ فرض ہے۔ **علق. النجم. الٓمّ سجدہ. حٰمٓ سجدہ.**

(۱۴۹) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ابلیس ملعون نے چار مرتبہ چیخ ماری۔ جب اس پر لعنت کی گئی۔ جب حضرت آدمؑ کو زمین پر بھیجا گیا۔ جب محمد مصطفیٰؐ مبعوث برسالت ہوئے۔ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔

اور خوشی کی وجہ سے ابلیس نے دو مرتبہ خراٹے لئے۔ جب حضرت آدمؑ نے شجر ممنوعہ سے پھل کھایا۔ جب حضرت آدمؑ کو جنت سے نکالا گیا۔

(۱۵۰) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ زمین شور میں بیج ڈالنا۔ چاند کی روشنی میں چراغ جلانا۔ بھرے ہوئے پیٹ پر کھانا۔ نااہل کے ساتھ نیکی کرنا۔

(۱۵۱) مفضل بن عمر نے حضرت امام صادقؑ سے دریافت کیا کہ مسلمانوں کی کتنی عیدیں ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: چار۔

مفضل نے کہا: عیدین اور جمعہ کو تو میں جانتا ہوں چوتھی عید کونسی ہے؟

آپؑ نے فرمایا: چوتھی عید ان تمام عیدوں سے افضل و اکرم ہے وہ ہے عید غدیر۔ جب حضور اکرمؐ نے اٹھارہ ذی الحجہ کو اپنے بھائی کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔

میں نے پوچھا: ہمیں اس دن کیا کرنا چاہیے؟

آپؑ نے فرمایا: اس دن ہر ساعت اللہ کی حمد و شکر کرنا چاہیے اور روزہ رکھنا چاہیے۔ امم سابقہ میں بھی یہی دستور تھا کہ جس دن کسی وصی کا اعلان کیا جاتا تھا تو وہ امت اس دن کو عید کا دن قرار دیتی تھی۔ عید غدیر کے دن کا روزہ ساٹھ مہینوں کے روزوں کے برابر ہے۔

(۱۵۲) جناب ابو عبداللہ نے قرآن مجید کی آیت مجیدہ فخذ اربعة من الطیر.... الخ "تو اچھا تو چار پرندے لے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر، پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ایک ایک پہاڑ پر رکھ دے، پھر ان کو پکار، وہ تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے، خوب جان لے کہ اللہ نہایت بااقتدار اور حکیم ہے۔" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے ہُدہُد، صرد، مور اور کوے کو پکڑ کر انہیں ذبح کیا اور ان کے سروں کو علیحدہ علیحدہ کیا۔ پھر ان کے گوشت کو قیمہ کر کے ایک دوسرے سے ملا دیا۔ پھر اس گوشت کے دس اجزاء بنائے اور اپنے پاس پانی اور دانہ رکھا۔ پھر ایک پرندے کی چونچ ہاتھ میں پکڑ کر کہا: خدا کے حکم سے جلدی آؤ۔ تو اس کے ذرات جہاں بھی تھے وہاں سے اُڑ اُڑ کر جمع ہونے لگے اور اپنی چونچ کے ساتھ پیوست ہونے لگے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دیکھتے دیکھتے وہ دوبارہ مکمل پرندے بن گئے۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب ان کی چونچ کو چھوڑا تو انہوں نے سامنے پڑے ہوئے دانے چگنے شروع کر دیئے اور پانی پینے لگے۔

پھر حضرت ابراہیمؑ سے ان پرندوں نے کہا: اے پیغمبر خدا تم نے ہمیں زندہ کیا، اللہ تمہیں زندہ رکھے۔

آپؑ نے فرمایا: میں نے نہیں بلکہ اللہ نے تمہیں زندہ کیا ہے اور وہی زندگی اور موت پر قادر ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: یہ تو اس کی ظاہری تفسیر ہے اور اس کی باطنی تفسیر یہ ہے کہ چار ایسے اشخاص کو منتخب کرو جو کلام الٰہی کے متحمل ہو سکیں۔ پھر اپنا علم ان کے حوالے کر کے انہیں اپنی جانب سے اہل زمین پر حجت بنا کر روانہ کرو اور جب تم انہیں بلانا چاہو تو اسم اعظم کے ذریعے انہیں صدا کرو تو وہ دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آجائیں گے۔

ابن بابویہ رحمتہ اللہ فرماتے ہیں: میری نظر میں دونوں حکم دیئے گئے تھے۔ (یعنی پرندوں کے سر کاٹنا بھی اور نمائیندوں کا روانہ کرنا بھی) اور حدیث میں ہے کہ وہ پرندے مور، گدھ، مرغ اور بطخ تھے۔ اور محمد بن عبداللہ ابن محمد بن طیفور سے میں نے اس آیت کی تفسیر میں سنا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا: پروردگار! مجھے بتا کہ مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو اپنے ایک بندے کی ملاقات کا حکم دیا۔ جناب ابراہیمؑ نے اس عبد خدا سے ملاقات کی۔ باتوں باتوں میں اس شخص نے کہا کہ اللہ! اپنے ایک بندے کو خلیل بنائے گا اور اس کی علامت یہ ہوگی کہ اس کی درخواست پر مُردوں کو زندہ کرے گا۔

حضرت ابراہیمؑ کے ذہن میں آیا کہ وہ بندہ میں ہی ہوں، اسی لئے آتے ہی اللہ تعالیٰ سے مُردہ زندہ کرنے کی دعا مانگی۔ جب اللہ نے فرمایا: اولم تؤمن. کیا تمہیں یقین نہیں ہے؟

انہوں نے عرض کی: وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي. تاکہ دل کو اطمینان ہو جائے۔ یعنی خلیل ہونے کا اطمینان ہو جائے۔

اور بعض نے کہا: حضرت ابراہیمؑ کی مراد یہ تھی کہ سابقہ پیغمبروں کی مانند

انہیں بھی معجزہ عطا ہو (تاکہ لوگوں کے ایمان لانے کا سبب ہو)۔ لہذا خواہش کی کہ خدا ان کیلئے مردہ کو زندہ کرے۔ لیکن اسکے بدلے میں اللہ نے حضرت ابراہیمؑ سے زندہ کو مارنے کا مطالبہ کیا۔ یعنی بیٹے اسماعیلؑ کو ذبح کرو۔ تاکہ ہم مُردہ کو زندہ کریں اور خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو چار پرندے مور، گدھ، مرغ، بطخ کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ مور دنیاوی زینت کی علامت ہے۔ گدھ لمبی آرزو کی علامت ہے۔ مرغ شہوت کی علامت ہے۔ اور بطخ حرص کی علامت ہے۔

خداوند تعالیٰ نے ان جانوروں کے ذبح کرنے کا حکم دے کے باطنی طور پر حضرت ابراہیمؑ کو یہ حکم دیا کہ اگر مردہ دل کو زندہ کرنا چاہتے ہو تو ان چار چیزوں کو دل سے نکال باہر کرو اور ان چار عادتوں کو ذبح کر ڈالو کیونکہ جب تک دل میں ان چار عادتوں میں سے ایک چیز بھی موجود ہے تو اس دل کو اطمینان نصیب نہیں ہو سکتا۔

اور بعض نے کہا: اس میں راز یہ ہے کہ خداوند عالم نے پوچھا کہ کیا ایمان نہیں لائے؟ حالانکہ جانتا تھا کہ ایمان رکھتے ہیں، تو مطلب یہ ہے کہ ابراہیمؑ کے تقاضہ کا ظاہری پہلو یہ تھا کہ ان کے عقیدہ میں تزلزل تھا۔ لہذا یہ سوال ہوا تاکہ ان کے جواب سے تہمت شک اور ایمان کی کمزوری ان سے دور ہو جائے۔

(۱۵۳) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ عبارات (کہ یہی ظاہر قرآن ہے)، اشارات، لطائف، حقائق (کہ یہ دقیق تر درجات اور باطن قرآن ہیں)۔

عبارات عوام کے لئے ہیں۔ اشارات خواص کے لئے ہیں۔ لطائف قرآن اولیاء کے لئے ہیں اور حقائق انبیاءؑ کے لئے ہیں۔ (لازمی طور پر اس سے مراد علمائے ربانی، انبیاء، پیغمبر اور ائمہ ہیں۔ ورنہ پیغمبر اسلامؐ کے بعد تو نبوت ختم ہو گئی)۔

(۱۵۴) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو وحی

فرمائی کہ میں چار باتوں میں مکمل دانائی تیرے لئے جمع کروں گا۔ ان میں سے ایک کا تعلق صرف مجھ سے ہے اور ایک کا تعلق صرف تجھ سے ہے اور ایک کا تعلق تجھ سے اور مجھ سے برابر ہے اور ایک کا تعلق تجھ سے اور لوگوں سے ہے۔

* جو چیز صرف میرے لئے ہے وہ یہ ہے کہ تو فقط میری عبات کر اور کسی کو میرا شریک نہ بنا۔
* جس چیز کا تعلق تجھ سے ہے وہ یہ ہے کہ میں تیرے عمل کی جزا تجھے اس وقت دوں گا جب تجھے اس کی شدید ضرورت ہو گی۔
* وہ چیز جو تیرے اور میرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دعا مانگنا تیرے ذمہ ہے اور قبول فرمانا میرے ذمے ہے۔
* وہ چیز جس کا تعلق تجھ سے اور باقی مخلوق سے ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کر جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔

(۱۵۵) اہل بہشت کی چار نشانیاں ہیں: ہنس مکھ، نرم زبان، مہربان دل والے اور کھلے ہاتھ والے (یعنی خدا کی راہ میں بے خوف خرچ کرنے والے)۔

(۱۵۶) صفوان جمال نے حضرت امام صادقؑ سے واما الجدار فكان لغلامين يتيمين في المدينة وكان تحته كنزلهما. یعنی دیوار شہر کے دو یتیموں کی تھی، اس میں ان کا خزانہ چھپا ہوا تھا۔ کی تفسیر دریافت کی تو آپؑ نے فرمایا: دیوار کے نیچے سونا چاندی مدفون نہیں تھا بلکہ ایک تختی تھی جس پر چار باتیں درج تھیں۔

* لا اله الا انا فمن ايقن بالموت لم يضحك سنة. میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، جس کو موت کا یقین ہو گا وہ زندگی بھر نہیں ہنسے گا۔
* من ايقن بالحساب لم يفرح قلبه. یعنی جسے حساب کا یقین ہو گا اس کا دل خوش نہیں ہو گا۔

* من ایقن بالقدر لم یخش الا اللہ. یعنی جسے قدر کا یقین ہوگا، اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا۔

* من یری النشأة الاولی کیف ینکر النشأة الاخرة. یعنی جو پہلی تخلیق کو دیکھ رہا ہے وہ دوسری تخلیق کا انکار کیسے کر سکتا ہے۔

(۱۵۷) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار اشخاص جنت میں نہیں جائیں گے۔ کاہن (غیب کی باتیں بتانے والا)۔ منافق۔ شراب کا رسیا۔ چغل خور۔

(۱۵۸) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس دنیا میں چار چیزیں مت تلاش کرو، یہ چیزیں تمہیں نہیں ملیں گی۔ عالمِ باعمل کی تلاش نہ کرو ورنہ بغیر عالم کے رہ جاؤ گے۔ عمل بلا ریا کے تلاش نہ کرو ورنہ بغیر عمل کے رہ جاؤ گے۔ بے شبہ طعام کی تلاش نہ کرو ورنہ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔ بے عیب دوست کی تلاش نہ کرو ورنہ بغیر دوست کے رہ جاؤ گے۔

(۱۵۹) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار اشخاص کی دعا قبول نہیں ہوگی۔ جو شخص گھر میں بیٹھا رہے اور دعا مانگے کہ اللہ مجھے رزق دے تو خدا فرماتا ہے کہ کیا میں نے رزق کے کسب کا حکم نہیں دیا؟

جو شخص اپنی بیوی کے خلاف بددعا کرے تو خدا فرماتا ہے کہ کیا میں نے تجھے طلاق کا حق نہیں دیا؟

جس شخص نے اپنا مال اللوں تللوں میں اڑا دیا ہو اور دعا مانگے کہ اللہ مجھے رزق دے تو خدا فرماتا ہے کیا میں نے اعتدال کا حکم نہیں دیا؟ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: والذین اذآ انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما۔ اور وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل کرتے ہیں بلکہ ان دو حالتوں کے درمیان اعتدال سے کام لیتے ہیں)۔

جس شخص نے بغیر گواہوں اور لکھائی کے کسی کو قرض دیا اور مقروض کے انکاری ہونے پر بد دعا کرے تو خدا کہتا ہے کہ کیا میں نے تجھے قرض لکھنے اور گواہ رکھنے کا حکم نہیں دیا؟

ولید بن صبیح کی روایت کے مطابق اس شخص کی بد دعا بھی منظور نہیں ہوتی جو اپنے ہمسائے کے خلاف کرے۔ اس وقت خدا فرماتا ہے کہ کیا میں نے تجھے اس سے دور رہنے کا اختیار نہیں دیا؟

(۱۶۰) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: چار مقامات پر دعا منظور ہوتی ہے۔ وتر (آخری رکعت نماز شب) میں، فجر کی نماز کے بعد، ظہر کی نماز کے بعد، مغرب کی نماز کے بعد۔

اور روایت میں ہے کہ نماز مغرب کے بعد سجدے میں سر رکھ کر دعا مانگو تاکہ مستجاب ہو۔

(۱۶۱) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اعرابی طور پر دل چار طرح کے ہیں یعنی دل کے چار اعراب ہیں۔ رَفعْ، فَتحْ، خَفْض، وَقْف۔

ذکر الٰہی میں دل رَفعْ کی حالت میں ہوتا ہے۔ مقام رضا میں دل فَتحْ کی حالت میں ہوتا ہے۔ غیر اللہ میں مشغول ہونے کی حالت میں دل خَفْض کی حالت میں ہوتا ہے اور خدا سے غفلت کی شکل میں دل وَقْف کی حالت میں ہوتا ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب عبد اپنے خدا کا ذکر اخلاص و تعظیم سے کرتا ہے تو اس کے آگے سے حجابات اٹھنے شروع ہو جاتے ہیں اور جب دل قضائے الٰہی پر راضی ہو تو کس طرح سے خوشی و شادمانی اور سکون ملتا ہے۔ اور جب بندہ مطالب دنیا کے ذکر میں مشغول ہو تو اس وقت تمہیں دل ویران سا محسوس ہوگا جس میں کوئی مونس و مددگار نہیں ہے۔ اور جب دل یاد خدا سے غفلت کی حالت میں ڈوب جائے تو محسوس

کروگے کہ دل محجوب ہوگیا ہے اور سخت بن چکا ہے۔ نور تعظیم سے علیحدہ ہونے کے بعد تاریکیوں میں کھو چکا ہے۔

رفعؔ کی تین علامتیں ہیں: اللہ پر توکل۔ صدق۔ یقین۔

خفضؔ کی تین علامتیں ہیں: خود پسندی۔ ریاکاری۔ حرص۔

وقفؔ کی تین علامتیں ہیں: اطاعت کی مٹھاس کا زائل ہونا۔ معصیت کی کڑواہٹ کا خوش مزہ لگنا۔ حلال علم کا حرام سے آلودہ ہونا۔ (رفع و خفض و وقف و فتح علم نحو کی اصطلاحات ہیں۔ جو لفظ کے آخر کی مختلف حالات کی نشاندہی کرتی ہیں اور یہ اصطلاحات ائمہؑ کے اقوال میں بالکل نہیں دیکھے گئے۔ خصوصاً اس طول و تفصیل کے ساتھ۔ اور یہاں گمان یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت امام جعفر صادقؑ سے مربوط نہیں ہے۔ مترجم فارسی)

(۱۶۲) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کو حقیقی راحت تو خدا کے سامنے حاضر ہونے میں نصیب ہوگی لیکن اس دنیا میں چار چیزیں اس کے لئے باعث راحت ہیں۔

* خاموشی: جس میں اپنے نفس و قلب پر غور کر کے اپنے اور خدا کے درمیان معاملات پر فکر کرے۔
* خلوت: جس میں ظاہری و باطنی آفات سے محفوظ رہے۔
* بھوک: جس کے ذریعے خواہشات اور شیطانی وسوسوں کو مار سکے۔
* شب بیداری: جس سے اپنے دل کو منور کرے، طبع کو صفائی دے، روح کو پاکیزگی دے۔

(۱۶۳) ایک دفعہ مشہور عباسی حکمران منصور دوانیقی نے حضرت امام صادقؑ کی طرف پیغام بھیجا کہ جیسے اور لوگ ہمارے پاس آتے ہیں ویسے ہی آپؑ ہمارے پاس

کیوں نہیں آتے؟

امام علیہ السلام نے جواب میں کہلا بھیجا: ہمارے پاس کوئی مال دنیا تو ہے نہیں کہ ہم اس کے سلب ہونے کے اندیشے سے تمہارے پاس آئیں اور تمہارے پاس آخرت ہی نہیں ہے جسے لینے کے لئے تمہارے پاس آنے کی ضرورت محسوس ہو۔ تمہیں کوئی ایسی نعمت میسر نہیں ہوئی جس کی تمہیں مبارک باد دینے آئیں۔ اور اس حکومت کو تم اللہ کی ناراضگی نہیں خیال کرتے کہ جس کی تعزیت کے لئے ہم تمہارے پاس آئیں۔

اس کے بعد منصور نے آپؑ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمیں نصیحت کرنے کے لئے تشریف لائیے۔

تو آپؑ نے کہلا بھیجا: جسے دنیا کی ضرورت ہوگی وہ تمہیں نصیحت نہیں کرے گا اور جسے آخرت کی ضرورت ہوگی وہ تمہارے پاس نہیں بیٹھے گا۔

(۱۶۴) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس فانی دنیا سے انسان چار چیزوں کا خواہش مند ہے۔ ثروت، آرام، کم جستجو، عزت۔

* ثروت، قناعت میں رکھی گئی ہے، جو اسے کثرت مال میں تلاش کرے گا اسے نہیں پائے گا۔
* آرام، کو سبکساری میں رکھا گیا ہے، جو اسے بھاری بھر کم سامان میں تلاش کرے گا اسے نہیں پائے گا۔
* کم جستجو کو تھوڑا کام کرنے میں رکھا گیا ہے، جو اسے کثرت عمل میں تلاش کرے گا اسے نہیں پائے گا۔
* عزت، کو خدا کی اطاعت میں رکھا گیا ہے، جو اسے مخلوق کی اطاعت میں تلاش کرے گا اسے نہیں پائے گا۔

(۱۶۵) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو چار چیزوں سے خوفزدہ ہو کر چار چیزوں کا سہارا نہیں لیتا۔

* مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو کسی پریشانی سے ڈر کر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کا سہارا کیوں نہیں لیتا؟ "کہ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور وہی بہترین نگہبان ہے۔" (سورۂ آل عمران آیت ۱۷۳) حالانکہ اللہ نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا ہے فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ. (سورۂ آل عمران آیت ۱۷۴) "سو یہ لوگ اللہ کے انعام اور فضل کے ساتھ واپس آئے کہ کوئی ذرا سی ناگواری پیش نہ آئی۔"

* مجھے اس پر تعجب ہے جو غمزدہ ہے وہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. (سورۂ انبیاء آیت ۸۷) "تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی سب نقائص سے پاک ہے، بیشک میں ہی قصوروار ہوں" کا سہارا کیوں نہیں لیتا؟ حالانکہ اس دعا کے متعلق میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ. (سورۂ انبیاء آیت ۸۸) "سو ہم نے ان کی پکار سن لی اور انہیں غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو ایسی ہی نجات دیا کرتے ہیں۔"

* مجھے اس پر تعجب ہے جس کے خلاف سازش کی جائے وہ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ. (سورۂ غافر آیت ۴۴) "میں اپنا معاملہ تو اللہ کے سپرد کئے ہوئے ہوں، بیشک اللہ بندوں کا خوب نگران ہے" کا سہارا کیوں نہیں لیتا؟ حالانکہ میں نے اس کے متعلق اللہ کا فرمان سنا ہے فَوَقَاهُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَامَكَرُوْا. (سورۂ غافر آیت ۴۵) "پھر اللہ نے اس کو ان لوگوں کی (مضر) تدبیروں سے محفوظ رکھا۔"

* مجھے اس پر تعجب ہے جو دنیا اور دنیا کی زینت کا طلبگار ہے وہ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (سورۂ کہف آیت ۳۹) "اللہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، کسی میں کوئی قوت نہیں، بجز اللہ کے" کا سہارا کیوں نہیں لیتا؟ حالانکہ میں نے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے فَعَسٰى رَبِّىْۤ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ. (سورۂ کہف آیت ۴۰) "تو عجب نہیں میرا پروردگار مجھے تیرے باغ سے بہتر دے دے۔"

(۱۶۶) حضرت امام صادقؑ نے فرمایا: تقویٰ سے بہتر کوئی زادراہ نہیں ہے۔ خاموشی سے زیادہ کوئی چیز حسین نہیں ہے۔ جہالت سے بڑا کوئی دشمن نہیں ہے۔ اور جھوٹے سے بڑھ کر کوئی بیمار نہیں ہے۔

(۱۶۷) سفیان ثوریؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام صادقؑ سے ملاقات کی اور ان سے عرض کی: مجھے کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

تو آپؑ نے فرمایا: سفیان! جھوٹے شخص کو جوانمردی نصیب نہیں ہوتی، جلد خفا ہو جانے والے کا کوئی دوست نہیں ہوتا، حاسد کو راحت نہیں ملتی اور بداخلاق کو سرداری نہیں ملتی۔

میں نے عرض کی: فرزند رسولؐ! کچھ اور نصیحت فرمائیں۔ تو آپؑ نے فرمایا: اللہ پر اعتماد رکھو کہ یہی ایمان ہے۔ اس کی تقسیم پر راضی رہو تو غنی بن جاؤ گے۔ ہمسائے کے حقوق ادا کرو تو مسلم بن جاؤ گے۔ بدکار کے ساتھی نہ بننا ورنہ وہ تمہیں اپنی بدکاری کی تعلیم دے گا۔ اپنے معاملات میں ان لوگوں سے مشورہ کرنا جو خدا سے ڈرنے والے ہوں۔

پانچویں فصل

شیعہ علماء سے منقول ائمہ اطہارؑ کی روایات

(۱٦۸) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس شخص میں چار چیزیں موجود ہوں اس کا اسلام مکمل ہوتا ہے اور اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ وہ شخص اس حال میں اللہ کے سامنے حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے راضی ہوگا۔

جو لوگوں کے حقوق پورے ادا کرے۔ لوگوں سے سچ بولے۔ ہر اس کام سے پرہیز کرے جسے خدا برا قرار دیتا ہے اور جسے مخلوق برا سمجھتی ہے۔ اپنے اہل خانہ سے حسن سلوک سے پیش آئے۔

(۱٦۹) حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص نے یہ چار کام کئے اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ جس نے یتیم کو پناہ دی، کمزور پر رحم کیا، والدین کے ساتھ مہربانی کی، غلاموں کے ساتھ شفقت کی۔

(۱۷۰) چار گناہوں کا بدلہ دوسرے تمام گناہوں سے زیادہ جلدی ملتا ہے۔ نیکی کے مقابلے میں بدی، کمزور پر ظلم، وفادار کے ساتھ خیانت، اور اچھی روش رکھنے والے رشتہ داروں کے ساتھ ظلم۔

(۱۷۱) حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں عمل میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ صحت، دولت، علم، توفیق۔

(۱۷۲) حضرت امام علی رضاؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ سر کے اگلے حصے میں سفید بال باعث برکت ہیں۔ دونوں اطراف کے سفید بال سخاوت کی علامت ہے۔ گیسوؤں میں سفید بالوں کا آنا بہادری کی علامت

ہے۔ سر کے پچھلے حصے میں سفید بال ہونا نحوست ہے۔

(۱۷۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یتیم بچوں کے خزانے کے بارے میں جو دیوار کے نیچے تھا فرمایا: خدا کی قسم یہ سونا چاندی نہیں تھا بلکہ ایک لوح تھی جس پر چار جملے لکھے تھے۔ (۱) میں خدائے واحد ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں اور محمدؐ میرے رسول ہیں۔ (۲) اس پر تعجب ہے جو قضا اور قدر پر یقین رکھتا ہے اور پھر رزق کے حصول میں جلدی کرتا ہے۔ (۳) حیرت ہے اس پر جو اس دنیا کی روش دیکھتا ہے اور پھر بھی آخرت کا منکر ہے۔ (۴) تعجب ہے اس پر جو موت کا یقین رکھتا ہے پھر بھی اس کا دل شاد رہتا ہے۔

(۱۷۴) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: چار نمازوں کے پڑھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے، ان نمازوں کو آدمی جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔ قضا نماز۔ طواف فریضہ کی دو رکعت نماز۔ سورج گرہن کی نماز (نماز آیات)۔ نماز جنازہ۔

(۱۷۵) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت نوحؑ کے بعد صرف چار انبیاءؑ کو اللہ نے دنیاوی سلطنت عطا فرمائی۔ ذوالقرنین ان کا اصل نام عیاش تھا[۱]۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت سلیمانؑ۔ حضرت یوسفؑ۔

حضرت ذوالقرنین نے مشرق سے مغرب تک حکومت فرمائی۔

حضرت داؤدؑ کی حکومت شام سے بلاد اصطخر تک تھی۔

۱۔ شیخ صدوقؒ نے "خصال" میں تحریر فرمایا ہے کہ حدیث میں اسی طرح بیان ہوا ہے کہ لیکن صحیح بات یہ ہے جس پر میرا اعتقاد ہے کہ ذوالقرنین نبی نہیں تھا، وہ خدا کا نیک بندہ تھا، وہ خدا کو دوست رکھتا تھا اور خدا اس کو دوست رکھتا تھا۔ وہ خدا کے کام کرتا تھا اور خدا اس کی مدد کرتا تھا۔ ذوالقرنین خدا کی جانب سے بادشاہ تھا جس طرح طالوت خدا کی جانب سے بادشاہ تھا۔ خدا نے طالوت کو انبیاءؑ کے ضمن میں ذکر کیا حالانکہ وہ نبی نہیں تھا۔ جس طرح فرشتوں کے ضمن میں شیطان کا تذکرہ کیا حالانکہ وہ جن تھا۔

حضرت سلیمانؑ کی حکومت بھی وہی تھی۔

حضرت یوسفؑ کی حکومت مصر اور اس کے اطراف تک تھی۔

(۱۷۶) سورج کے طلوع کے وقت چار فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے: اے نیکوکارو! اپنا کام انجام تک پہنچاؤ اور خوش ہو جاؤ۔ دوسرا کہتا ہے: اے برے لوگو! (برے کاموں سے) دست بردار اور رہا ہو جاؤ۔ تیسرا کہتا ہے: خداوندا تیری راہ میں خرچ کرنے والوں کو اجر عطا فرما اور کنجوسوں کو نقصان پہنچا۔ چوتھا فرشتہ سورج کی گرمی سے زمین کو بچاتا ہے۔ اگر ایسا نہ کرے تو زمین جل اٹھے۔

(۱۷۷) چار انبیاء نے چار جملے فرمائے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے برے ساتھی سے قطع تعلق کیا تو گویا اس نے تورات پر عمل کیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اپنے نفس کو اتباع خواہشات سے روکا تو گویا اس نے زبور پر عمل کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: جو اللہ کی تقسیم پر راضی ہوا تو گویا اس نے انجیل پر عمل کیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی گویا اس نے تمام قرآن مجید پر عمل کیا۔

(۱۷۸) ابوالحسنؑ (شاید مراد امام کاظم علیہ السلام ہیں) نے فرمایا: چار بیماریاں خون کی زیادتی کے سبب ہوتی ہیں۔ خارش، غصہ، اونگھ اور سر چکرانا۔

(۱۷۹) ابوبصیر نے کہا: میں نے باد شمال و جنوب و صبا و دبور کے متعلق حضرت امام صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ باد شمال بہشت سے آتی ہے اور باد جنوب جہنم سے۔ فرمایا: خداوند عالم ہوا کی فوجیں رکھتا ہے کہ جن گنہگاروں کو چاہے ان سے ہلاک کروادے اور ہر ہوا پر فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے تو جب خدا ارادہ

کرتا ہے کہ مخصوص نوع کی ہوا کے ذریعے عذاب دے تو اس نوع کے فرشتے کو حکم دیتا ہے اور وہ مثل شیر غضبناک عذاب پہنچاتا ہے۔ اور ہر ہوا کا ایک مخصوص نام ہے۔ چنانچہ قرآن (سورۂ قمر) میں قوم عاد پر "صرصر" نامی ہوا چلائی گئی تھی اور باد شمال و جنوب و صبا و دبور بھی اسی قبیل کی ہوائیں ہیں۔

چھٹی فصل

علماء و حکماء کے کلام میں

(۱۸۰) حامد نے کہا: ہم نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں طلب کیا لیکن وہ نہ مل سکیں۔ دراصل وہ چار چیزیں دوسری چیزوں میں مضمر تھیں۔

* ہم نے تونگری کو مال میں طلب کیا لیکن اسے قناعت میں پایا۔
* ہم نے عزت کو حسب و (نسب) میں تلاش کیا لیکن اسے تقویٰ میں پایا۔
* ہم نے راحت کو کثرت مال میں تلاش کیا لیکن اسے قلت مال میں پایا۔
* ہم نے نعمت کو لباس و طعام میں تلاش کیا لیکن اسے تندرست جسم میں پایا۔

(۱۸۱) حاتم نے کہا: جو آدمی چار چیزوں کو چار چیزوں تک مؤخر رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ نیند کو قبر تک مؤخر رکھے، فخر کو میزان انصاف تک مؤخر رکھے، راحت کو پل صراط سے گزرنے تک مؤخر رکھے، خواہش کو جنت تک مؤخر رکھے۔

(۱۸۲) ایک عالم نے کہا: چار چیزوں کا چھپانا نیکی کے خزانوں کا باعث ہے۔ احتیاج، صدقہ، درد اور مصیبت۔

(۱۸۳) ایک اور عالم نے کہا: چار چیزیں بدبختی کی نشانی ہیں۔ سخت دلی، خشکی چشم، کنجوسی اور لمبی امیدیں۔

(۱۸۴) ایک دانا کا قول ہے کہ چار چیزیں کرم کی نشانیاں ہیں: بخشش کرنا، لوگوں کو اذیت نہ دینا، احسان کرنے میں جلدی کرنا، سزا میں تاخیر کرنا۔

چار چیزیں چار چیزوں تک پہنچاتی ہیں: عقل ریاست تک پہنچاتی ہے، رائے سیاست تک پہنچاتی ہے، علم حکومت تک پہنچاتا ہے، حلم وقار تک پہنچاتا ہے۔

چار افراد چار چیزوں کے ذریعے پہچانے جاتے ہیں: کاتب کتابت کے ذریعے، عالم جواب کے ذریعے، دانا اپنے افعال کے ذریعے، حلیم برداشت کے ذریعے۔

(۱۸۵) چار چیزیں خوش نصیبی کی دلیل ہیں: علم کی محبت، حسن حلم، جواب کی درستگی، اصابت رائے کی کثرت۔

(۱۸۶) چار باتیں پختہ ذہن کی دلیل ہیں: غصہ کے گھونٹ پی جانا، فرصت کے لمحات کو غنیمت شمار کرنا، مختلف آراء کے ذریعے مدد چاہنا، دشمنوں کو ڈھیل دینا۔

(۱۸۷) چار چیزیں چار اشیاء تک پہنچاتی ہیں: صبر مطلوب تک، محنت مقصود تک، زہد تقویٰ تک، قناعت دولت تک۔

(۱۸۸) چار خصلتیں ایسی ہیں اگر ان پر کاربند ہو جاؤ تو بہت سی پریشانیوں سے بچ جاؤ گے اور وہ خصائل محمودہ یہ ہیں: خُلق، قناعت، راست گوئی، امانت کی ادائیگی۔

(۱۸۹) ایک عارف باللہ کا فرمان ہے کہ چار چیزوں کو چار چیزوں سے صاف کرو: اپنے چہرے کو آنسوؤں سے صاف کرو، اپنی زبان کو ذکر خالق سے صاف کرو، اپنے دل کو خوف خدا سے صاف کرو، گناہوں کو توبہ سے صاف کرو۔

(۱۹۰) ایک عالم نے کہا ہے کہ علم کے ثمر چار ہیں: ایک ثمر اس کے اور اس کے خدا کے درمیان ہے وہ ہے تقویٰ۔ دوسرے ثمر کا تعلق اس کے اور لوگوں کے درمیان ہے وہ ہے شفقت۔ تیسرے ثمر کا تعلق اس کے اور اس کے نفس کے درمیان ہے وہ ہے صبر۔ چوتھے ثمر کا تعلق اسکے اور دنیا کے درمیان ہے وہ ہے زہد۔

(۱۹۱) ایک عالم کا فرمان ہے کہ لوگ چار قسم کے ہیں: وہ شخص جو جانتا ہے لیکن اسے اپنے جاننے کا علم نہیں ہے، یہ بھولنے والا ہے اس کا حافظہ اسے یاد دلا دے گا۔ وہ شخص جو نہیں جانتا اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ نہیں جانتا، یہ راہنمائی کا متلاشی ہے، اس کی راہنمائی کرو۔ وہ شخص جو نہیں جانتا اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا وہ جاہل ہے، اسے چھوڑ دو۔ وہ شخص جو جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے، ایسا شخص عالم ہے، اس کی اتباع کرو۔

(۱۹۲) بقراط کا قول ہے کہ چار اشیاء بہت بری آزمائش ہیں: کثرت اولاد۔ مال کی کمی۔ برا ہمسایہ۔ خائن بیوی۔

(۱۹۳) چار چیزیں عمر کو تباہ کر دیتی ہیں: پیٹ بھرے پر کھانا۔ صبح کو خالی پیٹ پانی پینا۔ حمام میں جماع کرنا اور بوڑھی عورت سے ہمبستری کرنا۔

(۱۹۴) ایک حکیم کا قول ہے: چار چیزیں ضائع ہونے والی ہیں: بیوفا سے محبت۔ ناشکرے پر احسان۔ جو ادب سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسے ادب سکھانا۔ جو شخص راز کی حفاظت نہ کر سکے اسے رازدار بنانا۔

(۱۹۵) جو شخص چار چیزوں کو چار چیزوں کے بغیر تلاش کرتا ہے وہ محال چیز کو طلب کرتا ہے: جو ریا کے عمل سے جزا کا طالب ہو۔ جو سختی کے ذریعے لوگوں کی محبت کا طالب ہو۔ جو وفا کے بغیر بھائیوں کی وفا کا طالب ہو۔ جو راحت بدنی کے ساتھ علم کا طالب ہو۔

(۱۹۶) حکمائے ہند کا مقولہ ہے کہ چار اشخاص چار چیزوں سے سیر نہیں ہو سکتے: عاقل ادب سے۔ عالم کتاب سے۔ خاندانی اپنے اعلیٰ نسب سے۔ جاہل کھیل کود سے۔

(۱۹۷) حکمائے ایران کا قول ہے: چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں۔ آنکھ خوبصورت چہرہ دیکھنے سے۔ کان فصیح گفتگو سننے سے۔ دل نصیحت گو کی باتوں سے اور

مسافر خوشگوار ٹھنڈی ہوا سے۔

(۱۹۸) حکمائے روم کا قول ہے: چار چیزیں چار چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں۔ آنکھ دیکھنے سے۔ کان خبر سننے سے۔ زمین بارش سے اور عورت مرد سے۔

(۱۹۹) حکمائے عرب کا مقولہ ہے کہ چار اشخاص چار چیزوں سے سیر نہیں ہو سکتے: بہادر مقابلہ سے۔ سخی عطا سے۔ پرہیزگار دعا سے۔ محسن ثناء سے۔

(۲۰۰) علماء نے چار آسمانی کتابوں سے چار جملے منتخب کئے ہیں۔ تورات سے: جو قسمت (کے لکھے پر) راضی رہے گا اسے دنیا اور آخرت میں راحت ملے گی۔ زبور سے: جو لوگوں سے دور رہے گا دنیا اور آخرت میں نجات پائے گا۔ انجیل سے: جو آرزوؤں سے پیچھا چھڑا لے دنیا میں عزت دار ہوگا۔ قرآن سے: جو زبان کی پاسداری کرے گا دونوں عالم میں محفوظ رہے گا۔ (البتہ یہ مضمون قرآن میں نہیں ہے۔ بظاہر یہاں مختلف آیات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ مترجم فارسی)

(۲۰۱) ایک حکیم کا قول ہے: چار افراد کے علاوہ کسی سے دوستی مت کرو۔ وہ جس سے تمہیں خیر کی امید ہو۔ وہ جس کے شر سے بچنا چاہتے ہو۔ وہ جس کے علم سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو اور وہ جس کی دعا کی برکت سے استفادہ چاہتے ہو۔

(۲۰۲) حکمائے اسلام کا شعار چار باتیں رہی ہیں: تقویٰ، حیا، شکر، صبر۔

(۲۰۳) حضرت لقمان علیہ السلام نے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: بیٹا! قیامت میں تمہیں چار باتوں کے جوابات دینے ہیں، ابھی سے ان جوابات کی تیاری کرو۔

جوانی کے متعلق سوال ہوگا کہ اسے کن کاموں میں گزارا؟ عمر کے متعلق کہ کہاں صرف کی؟ مال کے متعلق کہ کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا؟ علم کے متعلق کہ اس کے ذریعے کتنے لوگوں کی راہنمائی کی؟

(۲۰۴) نیز فرمایا: بیٹا! میں نے بہت سے انبیاءؑ کی خدمت کی ہے اور ان سے میں

نے یہ چار جملے حاصل کئے ہیں، تم بھی ان پر عمل کرو۔ جب تم نماز میں ہو تو اپنے دل کی حفاظت کرو (اور حضور قلب سے رہو)۔ جب تم دسترخوان پر ہو تو اپنے ہاتھ کی حفاظت کرو (کہ کیا کھا رہے ہو اور کتنا کھا رہے ہو)۔ جب دوسرے کے گھر میں ہو تو اپنی آنکھ کی حفاظت کرو۔ جب تم لوگوں کے درمیان ہو تو اپنی زبان کی حفاظت کرو۔

(۲۰۵) بقراط سے پوچھا گیا کہ انسانیت کیا ہے؟ جواب دیا: بزرگی میں تواضع۔ قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دینا۔ تنگدستی میں سخاوت کرنا اور بغیر مانگے عطا کرنا۔

(۲۰۶) عجیب اتفاق یہ ہے کہ دنیا کے چار مشہور دانا چار امراض کی وجہ سے مرے ہیں: افلاطون دل کی بیماری کی وجہ سے مرا۔ ارسطو جزام سے اور بعض کہتے ہیں سل کی بیماری کی وجہ سے مرا۔ بقراط فالج کی وجہ سے مرا۔ جالینوس تکلیف شکم کی وجہ سے مرا۔ (حالانکہ یہ لوگ ان ہی بیماریوں کے علاج کے ماہر تھے۔) شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

الا یا ایھا المغرور تب من غیر تأخیر فان الموت قدیاتی ولو صیرت قارونا

فکم قدمات ذو طب و قدمات ذو مال یلاقی بطشة الجبار ذاعقل و مجنونا

بسل مات ارسطا لیس افلاطون برسام و بقراط با فلاج و جالینوس مبطونا

یعنی اے مغرور و فریب خوردہ! جلد ہوشیار ہو جا کہ ناگہانی موت آنے والی ہے اگرچہ تو قارون ہو۔ کیسے کیسے طبیب مر گئے اور کیسے کیسے دولتمند ناپید ہو گئے۔ خدائے جبار کی گرفت عاقل اور دیوانہ دونوں پر ہوتی ہے۔ ارسطو سل سے مرا اور افلاطون دل کی بیماری سے۔ بقراط فالج سے مرا اور جالینوس درد شکم سے۔

(۲۰۷) ابو علی ثقفی نے کہا کہ عاقل کے لئے ضروری ہے کہ چار چیزوں کا لازمی خیال رکھے: امانت، سچائی، نیک بھائی اور راز۔

(۲۰۸) ابن جمہور سے پوچھا گیا کہ تم نے اپنی غربت کا دور کس طرح گزارا؟ اس نے

کہا کہ میں نے چار چیزوں پر بھروسہ کیا مجھے میری تکلیف کم محسوس ہوئی۔ اپنے آپ سے کہتا تھا کہ قضاوقدر نے واقع ہونا ہی ہے۔ اپنے دل سے کہتا تھا کہ میں اس میں صبر کے سوا اور کر بھی کیا سکتا ہوں۔ اپنے آپ سے کہتا تھا کہ غربت اس حد تک بڑھ سکتی ہے۔ اپنے آپ کو تسلی دے کر کہتا تھا کہ ممکن ہے کہ جلد ہی آسانی پیدا ہو جائے۔

(۲۰۹) کسی حکیم کا قول ہے کہ : انسان کامل نہیں ہوتا جب تک چار چیزیں اس کی نظر میں برابر نہ ہوں۔ رکھنا یا نہ رکھنا (کہ کوئی شے اس کے پاس ہے یا نہیں ہے)۔ عزت اور ذلت۔

(۲۱۰) محمد بن واسع کا قول ہے : چار چیزیں دل کی موت کا سبب ہیں۔ گناہ کی تکرار۔ عورتوں سے زیادہ گفتگو کرنا۔ احمقوں سے جھگڑنا اور مردوں کی ہم نشینی۔ پوچھا گیا مردے کون ہیں؟ کہا : عیاش دولتمند، ظالم بادشاہان۔

(۲۱۱) بلال بن سعد کہتا تھا کہ اللہ کے بندو! تمہاری تمام تر خطاؤں اور لغزشوں کے باوجود اللہ پھر بھی اپنے لطف سے تمہیں چار چیزیں عطا کرتا ہے : اللہ کا رزق تمہیں مل رہا ہے۔ اللہ کی رحمت تم سے علیحدہ نہیں ہوئی۔ خدائی پردہ پوشی تمہیں چھپائے ہوئے ہے۔ اس کا عذاب تم پر جلد نہیں آیا۔

لوگو! تم آج بول رہے ہو، خدا تمہاری باتیں سن رہا ہے اور جب خدا بولے گا تو تم خاموش ہو گے اس دن تمہیں بولنے کی جرأت نہیں ہو گی۔

ساتویں فصل

کہا گیا ہے کہ جب دانائی آسمان سے زمین کی طرف اترتی ہے تو اس دل میں داخل نہیں ہوتی جس میں چار قسم کے تفکرات ہوں : دنیا کی طرف جھکاؤ۔ کل کی فکر۔ فضول اشیاء کی محبت۔ بھائی سے حسد۔

(۲۱۲) عرب و عجم کے حکماء کا چار کلمات پر مکمل اتفاق ہے: اپنے دل پر ناقابل برداشت بوجھ نہ لادو۔ مال کی وجہ سے دھوکہ نہ کھانا۔ عورت پر بھروسہ نہ کرنا۔ وہ عمل نہ کرنا جس سے تجھے فائدہ نہ پہنچے۔

(۲۱۳) علماء نے بالاتفاق چار اقوال چار کتابوں سے منتخب کئے ہیں۔ تورات سے: قناعت کرنے والا سیر ہوتا ہے۔ زبور سے: خاموش رہنے والا محفوظ رہتا ہے۔ انجیل سے: گوشہ نشین کامیاب ہوتا ہے۔ قرآن سے: جو خدا سے تمسک اختیار کرتا ہے اسے راہ راست کی ہدایت کی جاتی ہے۔

(۲۱۴) بیان کیا جاتا ہے کہ خداوند کریم نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی: دانا و عاقل شخص چار حالتوں سے باہر نہیں ہوتا۔ یا تو اپنے رب سے مصروف مناجات ہو جاتا ہے۔ یا اپنے نفس کے محاسبہ میں مشغول ہوتا ہے۔ یا اپنے ان بھائیوں کے پاس چل کر جاتا ہے جو اس کو اس کی خامیوں سے باخبر رکھتے ہیں۔ یا اپنے نفس کو حلال لذات سے متمتع کرنے میں مشغول ہوتا ہے۔

(۲۱۵) دل چار چیزوں سے منور ہوتا ہے: بھوکا شکم، نیک ساتھی، سابقہ گناہوں کو یاد رکھنا، چھوٹی امید۔

(۲۱۶) سچائی کی چار قسمیں ہیں: واجب، حرام، مکروہ، حسن۔

سچی گواہی دینا واجب ہے۔ وہ سچائی جو حرام ہے، چغل خوری کی سچائی ہے۔ وہ سچائی جو مکروہ ہے، کسی کے سامنے اس کی توصیف کرنا۔ وہ سچائی جو حسن ہے کسی کے پس پشت اس کے اوصاف حمیدہ کا اظہار ہے۔

(۲۱۷) چار اشیاء بری ہیں لیکن چار اشخاص میں بہت زیادہ بری ہیں: بخل بذات خود بری عادت ہے لیکن اہل ثروت میں بہت ہی برا ہے۔ فحش گوئی بری عادت ہے لیکن عورتوں کے لئے بہت زیادہ برا ہے۔ غصہ بری عادت ہے لیکن علماء کے لئے بہت

زیادہ برا ہے۔ جھوٹ بری عادت ہے لیکن قاضیوں کے لئے بہت زیادہ برا ہے۔

(۲۱۸) چار چیزوں کی کمی بھی زیادہ ہے: قرض، آگ، دشمنی اور مرض۔

(۲۱۹) عاقل کو چار باتوں پر عمل کرنا چاہئے: جاہل کی جہالت کا توڑ اپنے حلم کے ذریعے سے کرے۔ اپنے نفس کو باطل سے روکے۔ مال کو جائز مصرف میں خرچ کرے۔ دوست دشمن کی پہچان کرے۔

(۲۲۰) بیت المقدس کے ایک پہاڑ کی چٹان پر چار جملے تحریر تھے: ہر نافرمان اکیلا رہ جائے گا۔ ہر اطاعت گزار کو اچھی رفاقت نصیب ہوگی۔ ہر قناعت پسند کو غلبہ ملے گا۔ ہر لالچی رسوا ہوگا۔

(۲۲۱) بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس زندان کے دروازے پر جہاں آپؑ نے کافی عرصہ قید گزاری تھی چار جملے لکھوائے: یہ شرپسندوں کا گھر ہے۔ یہ زندہ لوگوں کی قبر ہے۔ یہ دشمنوں کو خوش کرنے کا مقام ہے۔ یہ دوستوں کی عبرت گاہ ہے۔

(۲۲۲) جعفر بن یحییٰ کی کتاب میں یہ چار جملے آبِ زر سے لکھے ہوئے تھے: رزق تقسیم کردیا گیا ہے۔ حریص محروم ہے۔ بخیل لائق مذمت ہے۔ حاسد غمگین رہے گا۔

(۲۲۳) بیان کیا گیا ہے کہ حدیث کے حُفّاظ کا ایک گروہ ابراہیم بن ادھم کے پاس احادیث سننے کے لئے گیا تو اس نے کہا: مجھے چار فکریں لاحق ہیں جن کے سبب میں روایت حدیث سے قاصر ہوں۔ انہوں نے پوچھا: وہ کون سی فکریں ہیں؟

* کہا: پہلی فکر اس بات کی ہے کہ روز میثاق اللہ نے فرما دیا تھا کہ یہ جنتی ہیں اور یہ جہنمی ہیں، مجھے علم نہیں کہ میں اس وقت کس گروہ میں تھا۔
* دوسری فکر اس بات کی ہے کہ جب رحم مادر میں میری تصویر کشی کے وقت فرشتے نے خدا سے پوچھا ہوگا کہ اے اللہ اسے نیک بخت لکھوں یا بدبخت

لکھوں تو مجھے علم نہیں ہے کہ خدا نے میرے متعلق اسے کیا کہا تھا۔

* تیسری فکر اس بات کی ہے کہ جب ملک الموت میری روح قبض کرنے آئے گا اور خدا سے پوچھے گا کہ خدایا اس کا خاتمہ کفر پر کروں یا ایمان پر تو خدا جانے اس وقت میرے متعلق اسے کیا حکم ملتا ہے۔

* چوتھی فکر اس بات کی ہے کہ جب بروز قیامت حکم ہوگا وامتازوا الیوم ایھا المجرمون. یعنی مجرمو! آج تم علیحدہ ہو جاؤ۔ مجھے یہی فکر کھائے جارہی ہے کہ اس وقت میں کس گروہ میں شامل ہوں گا۔

(۲۲۴) حدیث قدسی میں ہے : میں نے چار چیزوں کو چار چیزوں میں رکھا، لوگ انہیں اور جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ بھلا وہ انہیں کیسے پا سکیں گے ؟

* میں نے علم کو بھوک اور پردیس میں رکھا، لوگ اسے شکم سیری اور وطن میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ وہ اسے کبھی حاصل نہیں کر سکیں گے۔

* میں نے عزت کو اپنی اطاعت میں رکھا، لوگ سلاطین کی خدمت کر کے اسے تلاش کر رہے ہیں۔ لہذا وہ کبھی عزت کو نہیں پا سکیں گے۔

* میں نے توانگری کو قناعت میں رکھا، لوگ کثرت مال میں اسے تلاش کر رہے ہیں۔ لہذا وہ اسے کبھی نہیں پا سکیں گے۔

* میں نے راحت کو جنت میں رکھا، لوگ اسے دنیا میں ڈھونڈ رہے ہیں۔ وہ اسے کبھی بھی نہیں پا سکیں گے۔

(۲۲۵) آل داؤد کی حکمت میں لکھا ہوا تھا کہ عقلمند چار اوقات میں غفلت نہیں کرتا : خدا سے مناجات کے وقت۔ اپنے نفس کا حساب کرتے ہوئے۔ دوستوں کے ساتھ ہم نشینی کرتے ہوئے جو اس کے عیبوں کا تذکرہ کریں اور وہ وقت کہ جب حلال لذت میں مصروف ہو کہ یہ بھی ان تین اوقات کی امانت ہے۔

آٹھویں فصل

حکمائے فارس کے اقوال زریں

(۲۲۶) چار چیزیں چار چیزوں سے ہی ممکن ہیں : سلطنت عدل سے ممکن ہے۔ دشمن کی ہلاکت محبت سے ہی ممکن ہے۔ محبت میں اضافہ تواضع سے ممکن ہے۔ منزل مقصود تک رسائی صبر سے ہی ممکن ہے۔

(۲۲۷) چار چیزوں سے بچو : جو تمہاری حاجت پوری نہ کرے اس سے حاجت طلب کرنے سے بچو۔ نااہل پر احسان کرنے سے بچو۔ جلد بازی سے بچو۔ فسق و فجور سے بچو۔

(۲۲۸) چار افراد سے مدارات سے پیش آؤ : ظالم بادشاہ، مریض، مست کہ نادانی میں سرگرداں ہو اور نیک اور خوش کردار دوست۔

(۲۲۹) چار چیزیں خوش قسمتی کی علامت ہیں : پاک نسب۔ پاک قلب۔ پاک ہاتھ اور صائب رائے۔

(۲۳۰) چار چیزوں سے کبھی دھوکا نہیں کھانا چاہیئے : بادشاہ کے تقرب سے۔ بچوں کے زہد سے۔ حاسد کی خیر خواہی سے۔ عورتوں کی دوستی سے۔

(۲۳۱) چار باتوں کا جو ارتکاب کرے گا ٹھوکر کھائے گا : جو اپنے آپ کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھے گا۔ جو لوگوں کے عیوب بیان کریگا یا اپنے مخالف پر لگی ہوئی تہمت سن کر لطف اندوز ہوگا۔ جو اپنے مال میں بخل کریگا۔ جو گھٹیا لوگوں سے کوئی توقع رکھے گا۔

(۲۳۲) چار چیزیں خوش نصیبی کی دلیل ہیں : اپنے اقرار و عہد کو نبھانا۔ ہر حالت میں تواضع سے رہنا۔ رزق حلال کے لئے کوشش کرنا۔ شرفاء کا احترام کرنا۔

(۲۳۳) چار چیزیں بدبختی کی دلیل ہیں : جاہلوں کی صحبت۔ فاسق و فاجر لوگوں سے دوستی۔ یاوہ گوئی کو غور سے سننا۔ عورتوں کے کہنے پر عمل کرنا۔

(۲۳۴) چار چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے: معاملات میں جلد بازی سے۔ غیظ و غضب سے۔ بخل و امساک سے۔ خود پسندی و تکبر سے۔

(۲۳۵) چار چیزیں فقر کا باعث ہیں: غیبت، حسد اور بے شرمی، کبر و نخوت اور طمع و شہوت۔

(۲۳۶) چار چیزیں موجب ترقی و اقبال ہیں: دوستوں سے مشورہ کرنا۔ دشمنوں سے مدارات سے پیش آنا۔ ہوا و ہوس کا ترک کرنا۔ تقدیر کے مقابل تحمل سے کام لینا۔

(۲۳۷) چار چیزوں کو بدلا نہیں جاسکتا: قضاء قدر کو بدلا نہیں جاسکتا۔ حق و حقیقت کو جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ بری عادت کو اچھی عادت میں بدلا نہیں جاسکتا۔ تمام خلق کو راضی نہیں کیا جاسکتا۔

(۲۳۸) چار چیزوں کا نتیجہ چار شکلوں میں برآمد ہوتا ہے: غصہ کا نتیجہ پشیمانی کی صورت میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ جھگڑے کا نتیجہ شرمندگی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ برے کام کا نتیجہ عداوت کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ سستی کا نتیجہ محرومی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

(۲۳۹) چار چیزوں کی تکمیل چار چیزوں سے ہوتی ہے: علم کی تکمیل عقل سے ہوتی ہے۔ اطاعت کی تکمیل زہد سے ہوتی ہے۔ عمل کی تکمیل اخلاص سے ہوتی ہے۔ نعمت کی تکمیل شکر سے ہوتی ہے۔

(۲۴۰) چار چیزیں چار چیزوں کا موجب بنتی ہیں: خاموشی راحت کا سبب بنتی ہے۔ فضول گوئی ملامت کا موجب بنتی ہے۔ سخاوت بلندی کا موجب بنتی ہے۔ شکر اضافہ رزق کا موجب ہے۔ چنانچہ خداوند عالم کا ارشاد ہے: "اگر شکر کرو گے تو (نعمتوں کو) زیادہ کردوں گا۔"

(۲۴۱) چار چیزیں آدمی کو کمزور کردیتی ہیں، اور اس کی طاقت کو ختم کردیتی ہیں: دشمنوں کی کثرت۔ قرض کی کثرت۔ گناہوں کی کثرت۔ اولاد کی کثرت۔

(۲۴۲) چار چیزیں چار چیزوں پر منحصر ہیں: تقدیر تدبیر پر منحصر ہے۔ موت آرزو پر منحصر ہے۔ قضاو قدر احتیاط پر منحصر ہے۔ رزق حریص پر ہنستا ہے۔

(۲۴۳) چار چیزیں عمر کو کم کر دیتی ہیں اور یہ من جملہ مہلکات کے ہیں: کثرت جماع۔ گرم پانی میں زیادہ دیر نہانا۔ دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت بکثرت کھانا۔ پیٹ میں غبار کا داخل کرنا اور بوڑھی عورتوں کی ہم نشینی۔

(۲۴۴) چار افراد چار چیزیں نہیں رکھتے: جھوٹا جوانمردی نہیں رکھتا۔ حاسد راحت نہیں رکھتا۔ بخیل سعادت نہیں رکھتا اور بد اخلاق بلند مقام تک نہیں پہنچتا۔

(۲۴۵) چار چیزیں دونوں جہانوں کی خوش نصیبی کا سبب ہیں: اللہ اور رسولؐ کی اطاعت۔ والدین کی اطاعت۔ علماء کی خدمت۔ اللہ کی مخلوق پر شفقت۔

(۲۴۶) اردشیر بابکان کا قول ہے: چار چیزوں کیلئے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ شرف کے لئے ادب کا ہونا ضروری ہے۔ خوشی کے لئے امن کا ہونا ضروری ہے۔ قرابت کے لئے مودت کا ہونا ضروری ہے۔ عقل کے لئے تجربہ کا ہونا ضروری ہے۔

پانچواں باب

(پانچ کے عدد پر مشتمل)

پہلی فصل

شیعہ علماء سے منقول احادیث

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں میزان میں بہت زیادہ وزنی ہیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور یہ کہ کسی مسلمان سے نیک فرزند کی وفات ہو جائے تو وہ خدا کے لئے صبر کرے۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیادیں پانچ ہیں۔ لا الٰہ [illegible] اور ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

(۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پانچ چیزوں پر عمل کرے یا ان میں سے ایک چیز پر بھی عمل کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ جو کسی پیاسے کو پانی پلائے۔ بھوکے شخص کو کھانا کھلائے۔ برہنہ کو کپڑا پہنائے۔ جو پیدل کو سواری مہیا کرے۔ تنگی میں مبتلا غلام کو آزاد کرائے۔

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: توریت کے پانچ جملے آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ پورے مکان میں ایک غصبی اینٹ مکان کی ویرانی کی ضمانت ہے۔ ظلم کر کے غلبہ پانے والا دراصل مغلوب ہے۔ وہ شخص جو گناہ کر کے کامیابی حاصل کرے کامیاب نہیں ہے۔ اللہ کے حق کی کم از کم اتنی قدر تو کرو کہ اس کی

میرے بیٹے نے لکھنا سیکھ لیا ہے اب آپ فرمائیں اسے اب کس کے حوالے کروں؟

آپ نے فرمایا: اسے کام میں ڈالو مگر پانچ اشخاص کے حوالے نہ کرنا۔ کفن فروش کے حوالے نہ کرنا۔ سنار کے حوالے نہ کرنا۔ قصاب کے حوالے نہ کرنا۔ گندم فروش کے حوالے نہ کرنا۔ بردہ فروش کے حوالے نہ کرنا۔

اس لئے کہ کفن فروش میری امت کی موت کی خواہش کرتا ہے حالانکہ پوری روئے زمین سے میری امت کا ایک بچہ مجھے زیادہ پیارا ہے۔ زرگر دھوکہ دہی سے پرہیز نہیں کرتا۔ قصاب کے دل میں رحم دلی ختم ہو جاتی ہے۔ گندم فروش ذخیرہ اندوزی کرتا ہے حالانکہ خدا کے نزدیک ذخیرہ اندوز بن کر حاضر ہونے سے چور بن کر حاضر ہونا زیادہ اچھا ہے۔ بردہ فروش کے متعلق مجھے جبرئیل امینؑ نے کہا کہ آپ کی امت کے بدترین افراد بردہ فروش ہیں۔

(۱۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی ملی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں۔ میرے لئے پوری روئے زمین کو سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنایا گیا ہے۔ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال کیا گیا ہے۔ مجھے جوامع الکلم ملے ہیں۔ مجھے مقام شفاعت ملا ہے۔

(۱۲) عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ اللہ نے مجھے پانچ چیزیں عطا کی ہیں اور علیؑ کو بھی پانچ چیزیں عطا کی ہیں۔

* مجھے جوامع الکلم عطا کئے، علیؑ کو جوامع الکلم عطا کئے۔
* مجھے نبوت عطا کی، علیؑ کو وصایت عطا کی۔
* مجھے کوثر ملی، علیؑ کو سلسبیل ملی۔
* مجھے وحی ملی۔ علیؑ کو الہام ملا۔
* مجھے معراج پر بلایا، علیؑ کے لئے حجابات اٹھا دیئے گئے کہ جو کچھ میں نے

دیکھا وہی علیؑ نے دیکھا۔

(۱۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! پروردگار عالم سے پوری پوری حیا کرو۔

صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟

آپؐ نے فرمایا: اپنی نگاہوں میں ہر وقت موت کو موجود رکھو، اپنے ذہن و دماغ کو برے تصورات سے جدا رکھو، اپنے شکم رزق حرام سے علیحدہ رکھو، قبر اور اس کی وحشت کو یاد رکھو، جو آخرت کی زینت کا طالب ہو اسے چاہئے کہ دنیاوی آرائشوں کو چھوڑ دے۔

(۱۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے پانچ چیزوں سے اخلاص کی ضمانت دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اللہ سے اخلاص، رسولؐ سے اخلاص، دین سے اخلاص، کتاب اللہ سے اخلاص اور مسلمانوں کی جماعت سے اخلاص۔

(۱۵) ابو سعید خدریؓ نے رسول اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ اللہ نے مجھے علیؑ کے متعلق پانچ چیزیں عطا کی ہیں۔ علیؑ ہی میری تجہیز و تکفین و تدفین کرے گا۔ علیؑ ہی میرے قرض ادا کرے گا۔ حشر کے موقف میں علیؑ میرا آسرا ہوگا۔ میرے حوض کوثر سے منافقین کو علیؑ دور کرے گا۔ علیؑ ہمیشہ میرے دین پر ثابت قدم رہے گا۔

(۱۶) جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ اشیاء کے مارنے سے روکا ہے: بندر، صوام[۱]، ہدہد، شہد کی مکھی، چیونٹی۔

پانچ چیزوں کے مارنے کا حکم دیا ہے: کوا، بداتہ[۲]، سانپ، بچھو، باؤلا کتا۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا کہ یہ حکم اجازت کے اظہار کے لئے ہے فرض و

۱۔ نیلے رنگ اور لمبی گردن کا ایک پرندہ ہے جو عموماً کھجور کے درختوں پر رہتا ہے۔

۲۔ ایک مخصوص پرندہ۔

واجب کے منکر نہیں ہیں۔

(۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ اشخاص کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ جو اپنی بیوی کے خلاف بددعا کرے حالانکہ اس کا مہر ادا کر کے اسے طلاق دے سکتا ہے جبکہ اللہ نے اسے طلاق کا اختیار دیا ہے (طلاق میں مرد کا اختیار ضروریات دین میں سے ہے۔ کوئی مسلمان جو معتقد ہو اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ آیات قرآنی احادیث معصومین اور فتوی علمائے اسلام صراحت اور قاطعیت کے ساتھ اس مسئلے کو بیان کرتے ہیں اور اس میں معمولی ترین شبہ بھی نہیں ہے اور اس سے انکار نماز و روزہ سے انکار ہے)۔ جس شخص کا غلام تین مرتبہ بھاگ گیا ہو اور وہ اسے فروخت کرنے کی بجائے اس کے خلاف بددعا کرے۔ جو شخص گرتی ہوئی دیوار دیکھ کر بھی اس کے پاس سے تیزی سے نہ گزرے اور وہ اس کے سر پر آپڑے۔ جس نے بغیر گواہوں کے قرض دے دیا اور مقروض کے مکرنے کے بعد اس کے خلاف بددعا کرے، جو شخص گھر میں ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر اللہ سے رزق کا سوال کرے۔

(۱۸) پانچ باتیں تقاضائے فطرت ہیں: ناخن تراشنا، مونچھیں تراشنا، بغل کے بال صاف کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، ختنہ کرانا۔

(۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! حضرت عبدالمطلبؑ نے پانچ قانون جاری کئے تھے جنہیں اللہ نے اسلام میں بھی باقی رکھا۔

* حضرت عبدالمطلبؑ نے باپ کی بیوی کو بیٹے پر حرام کیا۔ اللہ نے اسی قانون کو جاری رکھتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا: ولاتنکحوا مانکح آباؤکم من النساء (سورۂ نساء آیت ۲۲) یعنی جن عورتوں سے تمہارے باپوں نے نکاح کیا ہے ان عورتوں سے نکاح مت کرو۔

* عبدالمطلبؑ کو ایک خزانہ دستیاب ہوا تو انہوں نے اس میں سے پانچواں

حصہ نکال کر خیرات کر دیا اللہ نے اس قانون کو باقی رکھتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا: واعلموا انما غنمتم من شیء فان للّٰہ خمسہ (سورۃ انفال آیت ۴۱) یعنی جان لو جو تمہیں غنیمت ملے اس میں پانچواں حصہ اللہ کا ہے۔

* زمزم کا کنواں کھود کر اس کا نام سقایۃ الحاج رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نام کو بحال رکھتے ہوئے قرآن مجید میں فرمایا اجعلتم سقایۃ الحاج و عمارۃ المسجدالحرام کمن امن باللّٰہ والیوم الاخر (سورۂ توبہ آیت ۱۹) یعنی کیا تم نے حاجیوں کی سقایت اور مسجد الحرام کی تولیت کو اس جیسا قرار دیا ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لایا۔

* حضرت عبدالمطلبؑ نے قتل کا خون بہا سو اونٹ مقرر فرمایا۔ اللہ نے اسی چیز کو اسلام میں بھی باقی رکھا۔

* طواف بیت اللہ کے لئے قریش کے پاس کوئی تعداد مقرر نہ تھی، حضرت عبدالمطلبؑ نے سات چکر مقرر فرمائے۔ اسلام نے بھی اسی کو بحال رکھا۔

یا علیؑ عبدالمطلبؑ جوئے کے تیروں سے تقسیم نہیں کرتے تھے، اور وہ بتوں کی عبادت نہیں کرتے تھے اور بتوں کے تقرب کے لئے ذبح ہونے والے جانوروں کا گوشت نہیں کھاتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں دین ابراہیمؑ پر ہوں۔

(۲۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعوت پانچ چیزوں میں دی جانی چاہئے: شادی کے وقت، بچے کی پیدائش پر، ختنہ پر، حج سے واپسی پر، مکان خریدنے پر۔

(۲۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! میں نے تیرے لئے اللہ سے پانچ دعائیں کیں اور وہ اللہ نے منظور فرمائیں۔

میں تمام لوگوں سے پہلے جب اپنی قبر سے برآمد ہو کر اپنے سر کو جھاڑتا ہوا

آؤں تو علیؑ میرے ساتھ ہو۔ اللہ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ جب اعمال عباد کا وزن ہو رہا ہو تو میزان پر علیؑ میرے ساتھ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ میرے لواءُ الحمد کے اٹھانے والا علیؑ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ حوضِ کوثر سے میری امت علیؑ کے ہاتھ سے سیراب ہو۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔ علیؑ کو میری امت کے لئے جنت کا رہبر مقرر فرما۔ اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے میرے اوپر احسان رکھا اور میری دعائیں قبول فرمائیں۔

(۲۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روز جمعہ دنوں کا سردار ہے اور یہ دن عیدالفطر اور عید قربان کے دنوں سے افضل ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی دن جناب آدمؑ کی تخلیق فرمائی۔ حضرت آدمؑ اسی دن زمین پر اتارے گئے۔ اسی دن حضرت آدمؑ کی وفات ہوئی۔ اسی دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں مومن کی دعا قبول ہوتی ہے، جب تک حرام چیز کا سوال نہ کرے۔ اسی دن تمام ملائکہ مقربین، زمین و آسمان، ہوا، پہاڑ، بحر و بر قیامت کے قائم ہونے کی وجہ سے خوفزدہ رہتے ہیں (یعنی احتمال قیام قیامت اس روز قوی ہے)۔

(۲۳) رسول اللہؐ نے زید بن ثابت سے فرمایا: شادی کر چکے ہو؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا: شادی کرو تاکہ پاک دامن رہو لیکن شہبرہ، لہبرہ، نہبرہ، ہیدرہ اور لفوت سے شادی مت کرنا۔ زید نے پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ عرب نام نہیں ہیں۔ ''شہبرہ'' نیلی آنکھوں والی، بدزبان اور بے حیا عورت ہے۔ ''لہبرہ'' لمبے قد کی لاغر اندام عورت ہے۔ ''نہبرہ'' چھوٹے قد کی بدشکل عورت ہے۔ ''ہیدرہ'' سالخوردہ بڑھیا ہے۔ ''لفوت'' پہلے شوہر سے بچے رکھنے والی عورت ہے۔

(۲۴) امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اسناد سے روایت فرمائی ہے کہ حضور اکرمؐ

سے پوچھا گیا: اللہ کا بہترین بندہ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس میں یہ پانچ خصوصیات ہوں وہ بہترین بندہ ہے۔ نیکی کرنے پر خوشی محسوس کرے، برائی سرزد ہونے پر (پشیمان ہو اور) استغفار کرے۔ اسے کچھ عطا ہو تو شکر بجالائے، آزمائش میں صبر کرے، غصہ کے وقت معاف کردے۔

(۴۵) جابرؓ بن عبداللہ انصاری سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: ماہ رمضان میں اللہ نے میری امت کو وہ پانچ چیزیں عنایت فرمائی ہیں جو پہلے انبیاءؑ کی امتوں کو نصیب نہیں ہوئیں۔

اس مہینے کی چاند رات کو اللہ میری امت کی طرف نظر شفقت ڈالتا ہے اور اللہ جس پر خصوصی نظر ڈال دے تو اسے عذاب نہیں دیتا۔ روزے کی وجہ سے منہ سے نکلنے والی ناگوار بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ ملائکہ دن رات ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ اللہ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ تو روزہ داروں کے لئے استغفار کر اور اپنے آپ کو ان کے لئے سجا کیونکہ ممکن ہے ان سے دنیا کی تکالیف و مصائب ہٹا کر انہیں جنت کی طرف فوراً بلا لیا جائے۔ جب اس مہینے کی آخری رات آتی ہے تو اللہ سب روزہ داروں کو معاف کردیتا ہے۔

ایک شخص نے پوچھا: حضورؐ! لَيْلَةُ الْقَدْرِ میں؟ تو آپؐ نے فرمایا: کیا نہیں دیکھتے کہ جب مزدور کا کام مکمل ہو جائے تو اسے اجرت مل جاتی ہے؟

(۴۶) ایک شامی شخص سے منقول ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: پانچ افراد اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔ شیطان، قابیل فرزند آدمؑ جس نے اپنے بھائی کو قتل کردیا، فرعون ذی الْاَوْتاد[1]۔ بنی اسرائیل کا وہ شخص جس نے انہیں دین سے ہٹایا۔ میری

---

[1] اوتاد جمع ہے۔ اس کی واحد وتد ہے۔ جس کا معنی میخ ہے۔ فرعون اپنے مخالفین کو میخوں کے ذریعے اذیت دیتا تھا۔ اسی لئے اس کو ذی الْاَوْتاد کہا جاتا ہے۔

امت میں سے وہ شخص جس کی کفر کی حالت باب لُدّ[1] کے پاس کی جائے گی۔

پھر عرصے بعد جب میں نے معاویہ کو باب لُدّ پر بیعت لیتے دیکھا تو مجھے حضور اکرمؐ کا وہ فرمان یاد آگیا، تو میں اسے چھوڑ کر امام علیؑ کے لشکر میں شامل ہو گیا۔

(۲۷) حضرت معاذؓ بن جبل سے مروی ہے کہ میں نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضورؐ مجھے ایسا عمل بتائیں کہ میں جنت کا حقدار بن جاؤں۔

آپؐ نے فرمایا: معاذؓ! تم نے ایک عظیم سوال کیا ہے البتہ جس کے لئے اللہ آسان بنادے تو آسان ہے۔ اللہ کی عبادت کرو اور اس کا کوئی شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، استطاعت ہو تو حج کرو۔

دوسری فصل

سنی علماء کی بیان کردہ روایات

(۲۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پانچ اشخاص کی تحقیر کرے گا وہ پانچ قسم کے نقصان اٹھائے گا۔

* جو علماء کی اہانت کرے، دین میں نقصان اٹھائے گا۔
* جو حکام کی اہانت کرے، دنیا کا نقصان اٹھائے گا۔
* جو ہمسایوں کی اہانت کرے، فوائد کا نقصان اٹھائے گا۔
* جو اقرباء کی اہانت کرے، اپنی جوانمردی کا نقصان کرے گا۔
* جو اپنی بیوی کی اہانت کرے، خوشگوار زندگی میں نقصان پائے گا۔

(۲۹) نیز فرمایا کہ اللہ جب بھی کسی کو یہ پانچ چیزیں دیتا ہے تو اس کے ساتھ مزید

۱۔ شام میں ایک جگہ کا نام ہے اور اسی نام کی ایک جگہ فلسطین میں بھی ہے۔

پانچ چیزیں بھی عطا کرتا ہے: جسے شکر ملا، اسے نعمات کا اضافہ ملا۔ جسے دعا کا سلیقہ ملا، اسے قبولیت ملی۔ جسے استغفار ملا، اسے مغفرت ملی۔ جسے صدقہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی، اسے نعم البدل ملا۔ جسے ایمان ملا، اسے جنت ملی۔

(۳۰) نیز فرمایا کہ پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو غنیمت سمجھو۔ غربت سے پہلے دولت کو غنیمت سمجھو۔ مصروفیت سے پہلے فراغت کو غنیمت سمجھو۔ بیماری سے پہلے تندرستی کو غنیمت سمجھو۔ مرنے سے پہلے زندگی کو غنیمت سمجھو۔

(۳۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے میں ہوتی ہیں۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! کونسی پانچ چیزیں پانچ چیزوں کے بدلے میں ہیں؟

تو آپؐ نے فرمایا: جب بھی کسی قوم نے بدعہدی کی، اللہ نے ان پر ان کے دشمن کو مسلط کیا۔ جب بھی کسی قوم نے خدائی قوانین کے تحت فیصلے کرنا چھوڑا، اللہ نے ان پر فقر مسلط کیا۔ جس قوم میں زنا عام ہوا، اس میں اچانک موت بڑھ جاتی ہے۔ جب کسی قوم میں کم تولنا عام ہوا تو وہاں روئیدگی روک دی گئی اور انہیں قحط میں مبتلا کیا گیا۔ جب بھی کسی قوم نے زکوٰۃ دینی بند کی تو ان سے بارش روک لی گئی۔

(۳۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پانچ کام کرے تو وہ لازماً دوسرے پانچ کام بھی کرے گا اور جو شخص وہ پانچ کام کرے گا جہنم میں جائے گا۔

* جو شخص جوشیدہ آب انگور پیئے تو وہ لازماً شراب بھی پیئے گا اور شرابی جہنم میں جائے گا۔
* جو شخص عورتوں سے نشست و برخاست رکھے گا تو وہ لازمی طور پر زنا بھی

کرے گا اور زانی جہنم میں جائے گا۔

* جو شخص فاخرہ لباس پہنے گا لازمی طور پر تکبر کرے گا اور متکبر جہنم میں جائیگا۔
* جو شخص بساط سلطانی پر بیٹھے گا تو بادشاہ کی خواہشات کو مدنظر رکھ کر گفتگو کرے گا اور خواہشات کا پیروکار جہنم میں جائے گا۔
* جو شخص فقہ کا علم رکھے بغیر خرید و فروخت کرے گا تو وہ لازمی طور پر سود میں پڑ جائے گا اور سود خور کا مقام جہنم ہے۔

(۳۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عالم تمہیں پانچ چیزوں سے نکال کر پانچ چیزوں کی رہنمائی کرے اس عالم کے ساتھ نشست و برخاست رکھو۔

شک سے نکال کر یقین کی منزل میں داخل کرے۔ ریاء سے نکال کر اخلاص کی دعوت دے۔ دنیاوی لالچ سے نکال کر زہد کی طرف بلائے۔ تکبر سے نکال کر عجز و انکساری کی دعوت دے۔ عداوت سے نکال کر محبت کی دعوت دے۔

(۳۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میری امت پر ایک ایسا وقت آئے گا جب وہ پانچ چیزوں سے محبت رکھیں گے اور پانچ چیزوں کو فراموش کردیں گے۔

* دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو فراموش کردیں گے۔
* مال سے محبت کریں گے اور حساب کو فراموش کردیں گے۔
* عورتوں سے محبت کریں گے اور حوروں کو فراموش کردیں گے۔
* عالی شان محلات سے محبت کریں گے قبروں کو فراموش کردیں گے۔
* اپنے نفس سے محبت کریں گے اور اپنے رب کو فراموش کردیں گے۔

یہ لوگ مجھ سے بیزار ہیں اور میں ان سے بیزار ہوں۔

(۳۵) نیز آپؐ نے فرمایا: لوگو! میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جماعت،

(حرف حق کا) سننا، طاعت، ہجرت (جبکہ دینی امور کا بجالانا ناممکن ہو جائے)، جہاد فی سبیل اللہ۔

جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا اس نے اپنی گردن سے اسلام کا جوا اتار پھینکا یہاں تک کہ دوبارہ جماعت میں آجائے اور جس نے جاہلیت کے دور کی دعوت دی تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو دوزخ میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ وہ شخص اگرچہ نمازی اور روزہ دار بھی ہو اور اپنے آپ کو مسلمان بھی تصور کرتا ہو۔ (ظاہراً اسلام کی رعایت کرتا ہو لیکن اس کی روح کفر کی طرف مائل ہو اور باطن اسلام سے منحرف ہو۔ چنانچہ اس دور میں ایسے گروہ ہیں جو خود کو مسلمان گردانتے ہیں حالانکہ ان کی تمام کوششیں آتش پرستی کی رسوم اور اسی طرح کی سرگرمیوں تک ہیں اور اسلام سے انہیں کوئی رغبت نہیں ہے)۔

(۳۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں۔ محمدؐ، احمدؐ، ماحیؐ (آثار شرک کو محو کرنے والا)، حاشرؐ (یعنی تمام شرافتوں اور کمالات کا حامل اور اس کا دین حنیف مکمل ترین دین ہے)، عاقبؐ (شاید اس اعتبار سے کہ آپ تمام انبیاءؑ کے بعد تشریف لائے)۔

تیسری فصل

شیعہ علماء و عامہ سے منقولہ احادیث نبویہؐ

(۳۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ امتیاز علیؑ کے بارے میں مجھے دیئے گئے ہیں جو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سے زیادہ مجھے پسند ہیں۔

کتاب بہ قربت خدا (جو بندوں کے اعمال و خصوصیات کے بارے میں اس

کے اختیار میں ہے) تاکہ خلق کا حساب کرے۔ لواء حمد (قیامت میں) اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ حوض کوثر کا ساقی ہے کہ میری امت کے ہر شخص کو سیراب کرے گا۔ مجھے کفن دے گا اور مجھے خدا کے سپرد کرے گا (یعنی قبر میں رکھے گا)۔ اس کے بارے میں مجھے قطعاً خوف نہیں کہ میرے بعد پاکدامنی چھوڑے گا اور ایمان کے بعد کافر ہو جائے گا۔

(۳۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! پانچ چیزیں دل کو مردہ بنا دیتی ہیں۔ زیادہ کھانا، زیادہ سونا، زیادہ ہنسنا، زیادہ غصہ اور حرام خوری کہ یہ سب ایمان سے دور کر دیتی ہیں۔

(۳۹) یا علی! پانچ چیزیں دل کو سخت بنا دیتی ہیں اور جب دل سخت ہو جائے تو انسان کافر بن جاتا ہے: گناہ پر گناہ کرنا، بھرے ہوئے پیٹ پر کھانا، لوگوں پر ظلم کرنا، نماز میں تاخیر کرنا، بائیں ہاتھ سے کھانا پینا۔

(۴۰) پانچ چیزیں باعث نسیان ہیں: چوہے کا جھوٹا پانی پینا، قبلہ رو ہو کر پیشاب کرنا، ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا یا راکھ پر پیشاب کرنا، جوؤں کو زندہ چھوڑ دینا، اور مال حرام پر زندگی بسر کرنا۔

(۴۱) پانچ چیزیں دل کو روشن کرتی ہیں: سورۂ اخلاص کا بکثرت پڑھنا، کم کھانا، علماء کی ہم نشینی، نماز شب کی ادائیگی، مسجد کی طرف چل کر جانا۔

(۴۲) یا علی! پانچ چیزیں دل کو جلا بخشتی ہیں اور دل کی سختی کو ختم کر دیتی ہیں۔ علماء کی ہم نشینی، یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرنا، آدھی رات کے وقت بکثرت استغفار، زیادہ بیدار رہنا، روزہ۔

(۴۳) یا علی! پانچ چیزیں نگاہ کو تیز کرتی ہیں: خانہ کعبہ کو دیکھنا، قرآن مجید کو دیکھنا، والدین کو دیکھنا، عالم کے چہرے کو دیکھنا، بہتے ہوئے پانی کو دیکھنا۔

(۴۴) یا علی! پانچ چیزیں جلدی بوڑھا کردیتی ہیں: قرض کی زیادتی، زیادہ خوشبو لگانا، خوشبودار بخور کا زیادہ جلانا، بلغم کی زیادتی، جماع کی زیادتی۔

اے علی! نیکی کرو یہاں تک کہ پست لوگوں کے ساتھ بھی، یعنی وہ جو نصیحت قبول نہیں کرتے اور خیر خواہوں کی نصیحت کے باوجود گناہوں سے ہاتھ نہیں اٹھاتے اور جو کچھ ان کے حق میں کہا جائے یا وہ دوسروں کے بارے میں کہیں اس میں انہیں کوئی باک نہیں۔

(۴۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیتا ہے اسے پانچ سزائیں ملتی ہیں۔ دل کی سختی۔ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل سمیت تمام فرشتے اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ تمام انبیاء اس سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اس سے اللہ بیزار ہو جاتا ہے۔ اسے دوزخ میں داخل کرتا ہے۔

(۴۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پانچ چیزوں میں خیانت کرے گا تو اللہ اس سے بیزار ہوگا، اللہ اس شخص کو اپنی رحمت سے دور کردے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

* جو شخص اپنے وضو میں خیانت کرے گا اور رسول اللہؐ کے فرمان کے مطابق وضو نہیں کرے گا۔

* جس شخص نے اپنی نماز میں خیانت کی اور حضور اکرمؐ کے فرمان کے مطابق نماز ادا نہ کی۔

* جس شخص نے اپنے روزے میں خیانت کی اور حضور اکرمؐ کے فرمان کے مطابق روزہ نہ رکھا۔

* جس شخص نے اپنے حج میں خیانت کی اور حضور اکرمؐ کے فرمان کے مطابق حج نہ کیا۔

* جس شخص نے اپنی زکوٰۃ میں خیانت کی اور حضور اکرمؐ کے فرمان کے مطابق زکوٰۃ ادا نہ کی۔

(۴۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پانچ اشخاص پر ملائکہ کی بزم میں فخر و مباہات کرتا ہے۔ مجاہدین، فقراء، نوجوان جو خدا کے لئے اپنی پیشانی خاک آلود کرتے ہیں، وہ غنی جو غریب کو عطیات دے کر احسان نہیں جتلاتا، وہ شخص جو خلوت کے لمحات میں خوف خدا کی وجہ سے روتا ہے۔

(۴۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں پانچ افراد میں بہت اچھی لگتی ہیں۔ علم، عدل، سخاوت، صبر، حیا۔

* علم: علماء میں اچھا لگتا ہے۔
* عدل: سلاطین میں اچھا لگتا ہے۔
* سخاوت: اغنیاء میں اچھی لگتی ہے۔
* صبر: فقراء میں اچھا لگتا ہے۔
* حیا: عورتوں میں اچھی لگتی ہے۔

مزید فرمایا:

* عالم بغیر عمل کے اس گھر کی مانند ہے جس کی چھت نہ ہو۔
* سلطان بغیر عدل کے وہ نہر ہے جس میں پانی نہ ہو۔
* غنی بغیر سخاوت کے وہ درخت ہے جس میں ثمر نہ ہو۔
* فقیر بغیر صبر کے وہ قندیل ہے جس میں روشنی نہ ہو۔
* عورت بغیر حیا کے وہ کھانا ہے جس میں نمک نہ ہو۔

(۴۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں

مشایعت کرنا، دعوت کا قبول کرنا، چھینکنے والے کو یرحمك اللہ کہنا۔

(۵۰) حضرت ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے جو مجھ سے یہ کلمات حاصل کر کے ان پر عمل کرے یا عمل کرنے والے کو اس کی تعلیم دے؟

میں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! میں حاضر ہوں۔

آپؐ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: حرام کردہ اشیاء سے بچ جاؤ تو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تو سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے۔ اپنے ہمسائے کے ساتھ بھلائی کرو تو مومن بن جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ نہ ہنسو زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ یہی حدیث صحیح بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے۔

(۵۱) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں پانچ وجوہ سے بچوں سے محبت کرتا ہوں۔ یہ روتے ہیں، اپنے آپ کو مٹی میں غلطاں کرتے ہیں (عدم تکبر کی نشانی ہے)، لڑنے کے بعد کینہ نہیں رکھتے، کل کے لئے کچھ پس انداز نہیں کرتے، ننھے سے گھروندے بنا کر انہیں توڑ دیتے ہیں (یعنی جو بنایا اس سے محبت نہیں رکھتے)۔

(۵۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسینؑ سے فرمایا: واجبات کو انجام دو تاکہ سب سے زیادہ پرہیزگار بن جاؤ۔ قسمت الٰہی پر راضی رہو تاکہ سب سے زیادہ بے نیاز ہو جاؤ۔ گناہوں سے بچو تاکہ سب سے زیادہ زاہد بن جاؤ۔ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرو تاکہ مومن ہو جاؤ اور ساتھ بیٹھنے والے کے ساتھ اچھی طرح ملو کہ یہ شرطِ اسلام ہے۔

(۵۳) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں پانچ چیزیں بڑی سخت ہیں۔ قرض اگرچہ ایک درہم ہی ہو۔ جدائی اگرچہ ایک مانوس بلی سے ہی کیوں نہ ہو۔

مشایعت کرنا، دعوت کا قبول کرنا، چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا۔

(۵۰) حضرت ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی ہے جو مجھ سے یہ کلمات حاصل کر کے ان پر عمل کرے یا عمل کرنے والے کو اس کی تعلیم دے؟

میں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! میں حاضر ہوں۔

آپؐ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: حرام کردہ اشیاء سے بچ جاؤ تو سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔ اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تو سب سے بڑے غنی بن جاؤ گے۔ اپنے ہمسائے کے ساتھ بھلائی کرو تو مومن بن جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو مسلمان بن جاؤ گے۔ زیادہ نہ ہنسو زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ یہی حدیث صحیح بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے۔

(۵۱) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں پانچ وجوہ سے بچوں سے محبت کرتا ہوں۔ یہ روتے ہیں، اپنے آپ کو مٹی میں غلطاں کرتے ہیں (عدم تکبر کی نشانی ہے)، لڑنے کے بعد کینہ نہیں رکھتے، کل کے لئے کچھ پس انداز نہیں کرتے، ننھے سے گھروندے بنا کر انہیں توڑ دیتے ہیں (یعنی جو بنایا اس سے محبت نہیں رکھتے)۔

(۵۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسینؑ سے فرمایا: واجبات کو انجام دو تاکہ سب سے زیادہ پرہیزگار بن جاؤ۔ قسمت الٰہی پر راضی رہو تاکہ سب سے زیادہ بے نیاز ہو جاؤ۔ گناہوں سے بچو تاکہ سب سے زیادہ زاہد بن جاؤ۔ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرو تاکہ مومن ہو جاؤ اور ساتھ بیٹھنے والے کے ساتھ اچھی طرح ملو کہ یہ شرطِ اسلام ہے۔

(۵۳) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں پانچ چیزیں بڑی سخت ہیں۔ قرض اگرچہ ایک درہم ہی ہو۔ جدائی اگرچہ ایک مانوس بلی سے ہی کیوں نہ ہو۔

سوال کرنا اگرچہ رائی کے برابر ہی ہو۔ سفر اگرچہ ایک میل ہو۔ بیٹی اگرچہ ایک ہو۔

(۵۴) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے بخیل، سب سے بڑے سست، سب سے بڑے چور، سب سے بڑے ظالم، سب سے بڑے عاجز شخص کے متعلق نہ بتادوں؟ صحابہ اکرم نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا: سب سے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو کسی مسلمان کے پاس سے گزرتا ہے اور سلام نہیں کرتا۔

* سب سے بڑا سست وہ شخص ہے جو تندرست اور بافراغت ہے مگر اپنی زبان اور ہونٹوں سے اللہ کا ذکر نہیں کرتا۔
* سب سے بڑا چور وہ شخص ہے جو نماز کے ارکان و واجبات میں چوری کرتا ہے، نماز کو اتنی جلدی ختم کرتا ہے جس طرح سے بوسیدہ کپڑا اتار کر پھینکا جاتا ہے، یہ نماز اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔
* سب سے بڑا ظالم وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور مجھ پر درود نہ بھیجے۔
* سب سے بڑا عاجز وہ شخص ہے جو دعا نہیں مانگتا۔

(۵۵) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے زندگی کو اچھے علم کی طلب میں صرف نہیں کیا تو اس کی زندگی ضائع ہو گئی۔ جس نے علم کو نیک عمل میں صرف نہیں کیا اس کا علم ضائع ہو گیا۔ جس نے عمل کو اخلاص کے ساتھ مضبوط نہیں کیا اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ جس نے استقامت کے ساتھ اخلاص کو قائم نہیں رکھا اس کا اخلاص ضائع ہو گیا۔ اور جس کا خاتمہ بالخیر نہیں ہوا اس کی استقامت ضائع ہو گئی کیونکہ تمام اعمال کا دارومدار انجام پر ہے۔

(۵۶) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو قبر روزانہ پانچ جملوں

سے تمہیں ندا دے کر کہتی ہے کہ اے ابن آدم! اس وقت تو میری پشت پر چل رہا ہے اور میرے پیٹ میں تیرا اصل ٹھکانا ہے۔ آج میری پشت پر خوش ہو رہا ہے اور کل تو میرے پیٹ میں غمگین ہوگا۔ آج میری پشت پر حرام کھا رہا ہے اور کل تجھے میرے پیٹ میں کیڑے کھائیں گے۔ آج میری پشت پر گناہ کر رہا ہے کل تجھے میرے پیٹ میں عذاب دیا جائے گا۔ آج میری پشت پر ہنس رہا ہے کل تو میرے پیٹ میں روئے گا۔

(۵۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا: قبر روزانہ پانچ کلمات کے ساتھ ندا دیتی ہے۔ میں تنہائی کا گھر ہوں، میری طرف اپنا ساتھی لے کر آؤ۔ میں سانپوں کا گھر ہوں، میری طرف تریاق لے کر آؤ۔ میں تاریکی کا گھر ہوں، میری طرف چراغ لے کر آؤ۔ میں مٹی کا گھر ہوں، میری طرف بستر لے کر آؤ۔ میں غربت کا گھر ہوں، میری طرف خزانہ لے کر آؤ۔

(۵۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تک کسی شخص میں پانچ عادات نہ پائی جائیں اس وقت تک اس کا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ اللہ پر توکل کرنا۔ امر الٰہی کے آگے جھک جانا۔ خدا کی بھیجی ہوئی آزمائش پر صبر کرنا۔ اللہ کی قضا پر راضی رہنا۔ اللہ کی مخلوق پر شفقت کرنا۔

جس میں یہ پانچ عادات آجائیں گی اس کا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

(۵۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے جبرئیل امینؑ سے صدقہ کے ثواب کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ صدقہ پانچ قسم کا ہے۔ ایک وہ جس کا ثواب دس گنا ہے، ایک وہ جس کا ثواب ستر گنا ہے، ایک وہ جس کا ثواب سات سو گنا ہے، ایک وہ جس کا ثواب ستر ہزار گنا ہے، ایک وہ جس کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے۔

میں نے جبرئیل امینؑ سے اس کی وضاحت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا: جس کا ثواب دس گنا ہے تو وہ ایسا صدقہ ہے جو تم ایسے شخص کو دو کہ جس کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں درست ہوں۔ جس کا ثواب ستر گنا ہے وہ کسی اپاہج کو صدقہ دینا ہے۔ جس کا ثواب سات سو گنا ہے وہ اپنے والدین کو صدقہ دینا ہے۔ جس کا ثواب ستر ہزار گنا ہے وہ اپنے مردہ عزیزوں کے ایصال ثواب کی نیت سے صدقہ کرنا ہے۔ اور جس کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے وہ طالب علم کو صدقہ دینا ہے۔

(۶۰) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم میں پانچ موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ حلال، حرام، محکم (جو قابل تاویل نہیں ہیں اور ان کی تفسیر روشن ہے)، متشابہ (کہ جن کی تفسیر مشکل ہے)، امثال۔

(۶۱) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی پانچ نشانیاں ہیں۔ تنہائی کے لمحات میں خوف خدا رکھنا، غربت میں صدقہ دینا، مصیبت پر صبر کرنا، خوف خدا کے وقت ثابت قدم رہنا، غصے کے وقت بردباری اختیار کرنا۔

حلال کو حلال جانو اور حرام کو حرام جانو۔ محکم پر عمل کرو۔ متشابہ پر ایمان رکھو (خواہ ان کی حقیقت تک نہ پہنچو)۔ امثال قرآنی سے عبرت حاصل کرو۔

(۶۲) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مال جمع کرنے میں پانچ تکلیفیں ہیں۔ جمع کرنے کی مشقت، مال کی اصلاح کی مصروفیت کی وجہ سے ذکر الٰہی سے محرومی، ہر وقت چور ڈاکو کا دھڑکا، اپنے لئے لفظ بخیل کا احتمال، اس کی وجہ سے نیک بندوں سے جدائی۔

اور مال کی جدائی میں بھی پانچ چیزیں ہیں: ترک طلب کی وجہ سے نفس کی راحت، ذکر الٰہی کے لئے فراغت، چور ڈاکو سے اطمینان، اپنے لئے سخی کے لقب کا اعزاز، نیک بندوں کی ہم نشینی۔

(۶۳) مروی ہے کہ پانچ اشیاء حافظہ کو تیز کرتی ہیں: میٹھی اشیاء کا کھانا، جانور کی گردن کے نزدیک کا گوشت کھانا، مسور کی دال کھانا، ٹھنڈی روٹی کھانا، آیت الکرسی کی تلاوت کرنا۔

(۶۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رزق کے متعلق لوگوں کے پانچ نظریات ہیں۔

* جو سمجھتا ہے کہ رزق کمائی کے ذریعے سے ملتا ہے، اللہ کی طرف سے مقرر نہیں ہے، ایسا شخص کافر ہے۔
* جو سمجھتا ہے کہ رزق کا تعلق محنت اور خدا دونوں سے ہے، ایسا شخص مشرک ہے۔
* جو سمجھتا ہے کہ رزق خدا کی جانب سے ہے اور محنت حصول رزق کا سبب ہے محنت کرنے میں متذبذب ہے کہ آیا اسے رزق ملے گا یا نہیں، ایسا شخص منافق ہے۔
* جو سمجھتا ہے کہ رزق اللہ کی طرف سے ہے اور محنت اس کا سبب ہے، محنت کی وجہ سے خدا کی نافرمانی کرتا ہے، ایسا شخص فاسق ہے۔
* جو سمجھتا ہے کہ رزق منجانب اللہ ہے، محنت اس کا سبب ہے۔ محنت کو حصول رزق کا ذریعہ سمجھ کر پوری جدوجہد کرتا ہے، مگر خدا کے فرائض بھی صحیح سرانجام دیتا ہے، ایسا شخص خالص مومن ہے اور اس کے رزق میں حرام کا کوئی شائبہ نہیں ہے۔

(۶۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم کو تکبر کے لئے پڑھا وہ جاہل بن کر مرے گا۔ جس نے مناظرہ کے لئے پڑھا فاسق بن کر مرے گا۔ جس نے زبانی جمع خرچ کی نیت سے پڑھا منافق بن کر مرے گا۔ جس نے کثرت مال

کی نیت سے پڑھا زندیق بن کر مرے گا۔ جس نے عمل کی غرض سے علم سیکھا عارف بن کر مرے گا۔

(۶۶) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آخرت کے لئے پانچ چیزیں مصیبت کا سبب ہیں۔ نماز کا قضا کرنا، عالم کی موت، سائل کو خالی ہاتھ واپس لوٹانا، والدین کی مخالفت، زکوٰۃ کی عدم ادائیگی۔

(۶۷) پانچ چیزیں دنیا کی مصیبت کا سبب ہیں: دوست کی موت، مال کا ہاتھ سے نکل جانا، دشمنوں کی شماتت، کام نہ کرنا، بری عورت۔

(۶۸) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص فجر کی نماز چھوڑتا ہے تو آسمان سے ایک منادی اسے یاخاسرُ (اے خسارہ اٹھانے والا) کے نام سے پکارتا ہے۔

* جب کوئی شخص ظہر کی نماز چھوڑتا ہے تو منادی اسے یاغادرُ (اے عہد شکن) کے نام سے پکارتا ہے۔
* جب کوئی شخص عصر کی نماز چھوڑتا ہے تو منادی اسے یافاجرُ (اے فجور کرنے والے) کے نام سے پکارتا ہے۔
* جب کوئی شخص مغرب کی نماز چھوڑتا ہے تو منادی اسے یاکافرُ (اے کافر) کے نام سے پکارتا ہے۔
* اور جب کوئی شخص عشاء کی نماز چھوڑتا ہے تو منادی اسے ندا کرتا ہے کہ کیا تیرا رب نہیں ہے؟

(۶۹) نیز فرمایا: قیامت کے روز جب کوئی سایہ نہ ہوگا، اس عالم میں پانچ قسم کے اشخاص کو اللہ تعالیٰ عرش کے سائے میں جگہ دے گا۔ نمازی، زکوٰۃ ادا کرنے والے، روزہ دار، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے، بیت اللہ کا حج کرنے والے۔

چوتھی فصل

کلام امیر المومنین علیہ السلام

(۷۰) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر پانچ باتیں نہ ہوتیں تو تمام لوگ نیک بن جاتے۔ جہالت پر قناعت کرنا، دنیا کی حرص، زائد از ضرورت چیز دینے میں بخل، عمل میں ریاکاری، اپنی رائے اور عقیدہ پر خوش ہونا۔

(۷۱) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تمام دوستوں کو دیکھا ہے لیکن زبان کی حفاظت سے بہتر ساتھی نہیں دیکھا۔ میں نے تمام قسم کے لباس دیکھے ہیں لیکن تقویٰ کے لباس سے بہتر کوئی لباس نہیں دیکھا۔ میں نے تمام قسم کے مال دیکھے ہیں لیکن قناعت سے بہتر کوئی مال نہیں دیکھا۔ میں نے تمام احسان دیکھے لیکن رحم و مہربانی سے بہتر احسان نہیں دیکھا۔ میں نے تمام قسم کے کھانے دیکھے ہیں لیکن صبر سے بہتر کسی کھانے کو لذیذ نہیں پایا۔

(۷۲) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: تورات کے آخر میں پانچ جملے لکھے ہوئے ہیں اور میں ہر صبح ان کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔

* جو عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا، وہ اور شیطان دونوں برابر ہیں۔
* جو بادشاہ اپنی رعایا سے عدل نہیں کرتا، وہ اور فرعون دونوں برابر ہیں۔
* جو غریب کسی دولت مند کی دولت کے لالچ کی وجہ سے اس کی خوشامد کرتا ہے، وہ اور کتا دونوں برابر ہیں۔
* جو دولت مند اپنی دولت سے کنجوسی کے ذریعے فائدہ اٹھاتا ہے، وہ اور مزدور دونوں برابر ہیں۔
* جو عورت بلا ضرورت گھر سے نکلتی ہے، وہ اور لونڈی دونوں برابر ہیں۔

(۷۳) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے پانچ باتیں یاد کرلو۔ اگر تم سواریوں پر بیٹھ کر ایسے جواہر تلاش کروگے تو ان کے حصول سے پہلے سواریوں کو کمزور کردو گے۔

* بندے کو اپنے رب کے علاوہ کسی سے امید وابستہ نہیں کرنا چاہئے۔
* اپنے گناہوں کے علاوہ کسی سے ڈرنا نہیں چاہئے۔
* جاہل جس چیز کو نہیں جانتا اس کے پوچھنے سے اسے شرم نہیں کرنا چاہئے۔
* جب عالم سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جسے وہ نہ جانتا ہو تو واللہ اعلم کہنے سے اسے شرم نہیں کرنی چاہئے۔
* ایمان میں صبر کا وہی مقام ہے جو بدن میں سر کا مقام ہے۔ جس شخص میں صبر نہیں ہے اس میں ایمان نہیں ہے۔

(۷۴) آپؑ سے بندگی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: بندگی پانچ چیزوں کا نام ہے۔ شکم کو خالی رکھنا۔ قرآن مجید کا پڑھنا۔ رات کی عبادت کے لئے کھڑا ہونا۔ صبح کے وقت تضرع و زاری کرنا۔ خوف خدا میں رونا۔

(۷۵) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: مومن پانچ نوروں کے درمیان رہتا ہے۔ اس کا آنا نور ہے۔ اس کا جانا نور ہے۔ اس کا علم نور ہے۔ اس کی گفتگو نور ہے اور قیامت میں اس کا دیکھنا نور ہے۔

(۷۶) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: ہمیں پانچ خصوصیات کے ساتھ مخصوص کیا گیا ہے۔ فصاحت، زیبائی، سخاوت، باطل کے سامنے سربلند رہنا، لوگوں کے دلوں میں محبت۔

(۷۷) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: علم حاصل نہیں ہوتا، مگر پانچ باتوں سے۔ زیادہ پوچھنا، زیادہ محنت، پاکیزہ افعال، خدمت خلق، اللہ سے مدد چاہنا۔

(۷۸) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جہنم میں ایک چکی چل رہی ہے۔ کیا تم لوگ مجھ سے نہ پوچھو گے کہ اس میں کس کو پیسا جارہا ہے؟

لوگوں نے دریافت کیا: اے امیر المومنینؑ! بیان فرمائیں کہ اس میں کون لوگ پیسے جائیں گے؟

آپؑ نے فرمایا: بدکار علما، فاسق غرباء، ظالم و جابر حکمراں، خائن وزراء، اور محلوں کے جھوٹے نقیب۔

آپؑ نے فرمایا: جہنم میں ایک شہر ہے جس کا نام حصینہ ہے، کیا تم لوگ مجھ سے دریافت نہیں کرو گے کہ اس میں کون ہیں؟

لوگوں نے دریافت کیا: اے امیر المومنینؑ! بتایئے؟

آپؑ نے فرمایا: اس میں بیعت توڑنے والے لوگ ہیں۔

(۷۹) حضرت امام صادقؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے بیان کیا ہے کہ امام علیؑ نے اپنے عُمّال کو لکھا: اپنے قلموں کو باریک بناؤ، اور سطریں نزدیک رکھو۔ فضول باتیں لکھنے سے پرہیز کرو۔ معانی و مطالب کو صحیح صحیح بیان کرو۔ زیادہ لکھنے سے گریز کرو اس لئے کہ مسلمان کا بیت المال اس فضول خرچی کا متحمل نہیں ہے۔

(۸۰) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: قاضی کیلئے ان پانچ چیزوں کے ظاہر پر عمل کرنا ضروری ہے۔ نکاح، میراث، حیوانات کا سر کاٹنا، شہادات، حقوق ولایت (شاید نابالغ کے ولی سے مراد ہے کہ اگر یتیم کے امور اس کے ذمہ ہوں تو وہ جانا پہچانا ہوتا ہے)۔

جب گواہ ظاہرہ طور پر قابل وثوق ہوں تو ان کی شہادت قبول کرے اور ان کے باطن کے متعلق سوال نہ کرے۔

(۸۱) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: سابقین پانچ ہیں۔ میں عرب کا

سابق ہوں، مسلم اول ہوں۔ سلمانؑ فارس کا سابق ہے۔ صہیبؑ روم کا سابق ہے۔ بلالؑ حبش کا سابق ہے۔ خبابؑ نبط کا سابق ہے۔ (حدود عراق میں صحرا نشینوں کا ایک مرکز)۔

(۸۲) حضرت امام حسینؑ سے مروی ہے کہ ایک شامی نے امیرالمومنینؑ سے قرآن مجید کی آیت یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبتہ و بنیہ. (سورۂ عبس آیت ۳۶) یعنی جس دن انسان اپنے بھائی اور اپنی ماں اور اپنے باپ اور بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا۔ کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: قابیل اپنے بھائی ہابیل سے بھاگے گا۔ حضرت موسیٰؑ اپنی والدہ سے بھاگیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ سے بھاگیں گے۔ حضرت لوطؑ اپنی بیوی سے بھاگیں گے۔ اور حضرت نوحؑ اپنے بیٹے کنعان سے بھاگیں گے۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ نے فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰؑ اپنی والدہ سے اس لئے بھاگیں گے کہ مبادا وہ ان کا حق ادا نہ کر سکے ہوں۔

حضرت ابراہیمؑ آزر سے جو اُن کا مربی تھا، بھاگیں گے اور یاد رکھنا چاہئے کہ آزر حضرت ابراہیمؑ کا صلبی والد نہیں ہے، آپؑ کا صلبی والد (تارخ) ہے۔ آزر آپؑ کا چچا ہے۔ عربی میں چچا کو بھی لفظ اب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(۸۳) ایک اور شامی نے جامع کوفہ میں آپؑ سے پوچھا: بتائیں عربی زبان بولنے والے پانچ انبیاءؑ کون سے تھے؟

تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ حضرات یہ ہیں: حضرت ہود علیہ السلام۔ حضرت صالح علیہ السلام۔ حضرت شعیب علیہ السلام۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۸۴) امیرالمومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگوں کے معاملات کی پچیس اقسام ہیں: پانچ کا تعلق قضاوقدر سے ہے۔ پانچ کا تعلق محنت و کوشش سے ہے۔ پانچ

کا تعلق عادت سے ہے۔ پانچ کا تعلق جبلت سے ہے۔ پانچ کا تعلق وراثت سے ہے۔

* جن امور کا تعلق قضاوقدر سے ہے: عمر، رزق، موت، اولاد، شاہی۔
* جن امور کا تعلق محنت سے ہے: علم، کتابت، شہسواری، جنت، جہنم۔
* جن امور کا تعلق عادت سے ہے: کھانا، سونا، چلنا، نکاح، قضائے حاجت۔
* جن امور کا تعلق جبلت سے ہے: مردانگی، امانت، سخاوت، سچائی، صلہ رحمی۔
* جن امور کا تعلق وراثت سے ہے: شکل، جسم، ہیئت، ذہن، اخلاق۔

(۸۵) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جس نے اپنے دن کو ان کاموں کے بغیر گزارا اس نے اپنے دن کی نافرمانی کی (یعنی ضائع کیا)۔ کسی حق کو نہ بجالایا، کسی فرض کو سرانجام نہ دیا، کوئی قابل تعریف کام نہ کیا، کسی اچھائی کی بنیاد نہ رکھی، کوئی علم حاصل نہ کیا۔

پانچویں فصل

حضرت امام صادقؑ سے مروی روایات

(۸۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت یٰبنیٓ ادم خذوا زینتکم عند کل مسجد. (سورۂ اعراف آیت ۳۱) یعنی اے اولاد آدم ہر نماز کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو۔ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: اس میں کنگھی کرنا بھی شامل ہے کیونکہ کنگھی کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، بالوں میں حسن پیدا ہوتا ہے، حاجات پوری ہوتی ہیں، مادہ منویہ زیادہ پیدا ہوتا ہے، اور بلغم ختم ہو جاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داڑھی کو نیچے سے چالیس مرتبہ اور اوپر سے سات مرتبہ کنگھی کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ایسا کرنے سے ذہن قوی

اور بلغم دور ہوتا ہے۔

(۸۷) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ چیزیں پانچ لوگوں سے ناممکن ہیں۔ حاسد سے خیر خواہی ناممکن ہے۔ دشمن سے شفقت ناممکن ہے۔ فاسق سے احترام ناممکن ہے۔ عورت سے وفا ناممکن ہے۔ غریب کی ہیبت ناممکن ہے۔

(۸۸) نیز فرمایا کہ پانچ باتیں جیسا کہ میں کہہ رہا ہوں ویسی ہی ہیں: بخیل کو راحت نہیں ملے گی۔ حاسد کو لذت نہیں ملے گی۔ تنگ دل شخص کو وفا نہیں ملے گی۔ جھوٹے کو مردانگی نہیں ملے گی۔ احمق کو سرداری نہیں ملے گی۔

(۸۹) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس دنیا میں سب سے زیادہ رونے والے اشخاص پانچ گزرے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا، حضرت امام علی بن الحسین زین العابدین علیہما السلام۔

* حضرت آدم علیہ السلام جنت کے چھوڑنے کی وجہ سے اتنا روئے کہ رخساروں پر آنسوؤں کی ندیاں بن گئیں۔
* حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام کی جدائی پر اتنا روئے کہ نگاہ ختم ہوئی یہاں تک کہ بیٹے آپ کو کہتے تھے کہ اباجان آپؑ یوسفؑ کو یاد کرتے ہوئے مر جائیں گے۔
* حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے اتنا روئے کہ باقی قیدی تنگ آگئے اور حضرت یوسفؑ سے کہا کہ یوسفؑ تم یا دن میں روؤ یا رات کو روؤ تاکہ ہم آرام کر سکیں۔ حضرت یوسفؑ نے ان کا کہا مان کر رونے کا ایک وقت مقرر کر لیا۔
* حضرت فاطمۃ الزہرا صلوات اللہ علیہا اپنے والد حضرت رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے غم میں اتنا روئیں کہ اہل مدینہ تنگ آگئے اور بی بی سے کہا کہ سیدہؑ آپ کے اس سخت گریہ سے ہم تنگ آچکے ہیں۔ اس کے بعد حضرت سیدہؑ قبور شہداء کی طرف چلی جاتیں اور وہاں سے رو کر واپس آتیں۔

* امام علی بن الحسین زین العابدین علیہ السلام بیس برس یا چالیس برس تک روتے رہے۔ آپؑ کے سامنے جب بھی غذا یا پانی رکھا جاتا تو آپ واقعات کربلا کو یاد کر کے روتے۔ آپ کے غلام نے کہا: فرزند رسولؐ! آپؑ رونا کم کریں، ورنہ مجھے خدشہ ہے کہ آپؑ اس غم کی وجہ سے جاں بحق ہو جائینگے۔ آپؑ نے اس سے فرمایا کہ میں اپنے غم و اندوہ کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں اور لطف خدا سے جن چیزوں کو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ میں جب اولاد فاطمہؑ (جو کربلا میں شہید ہوئے تھے) کو یاد کرتا ہوں تو گریہ آجاتا ہے۔

(۹۰) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے امیرالمومنینؑ کی کتاب میں لکھا دیکھا کہ گناہان کبیرہ پانچ ہیں۔ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی، سود خوری، جہاد سے فرار، کفار کے شہر سے ہجرت کے بعد واپس جاکر اسی جگہ آباد ہونا۔

(۹۱) عبید بن زرارہ نے امام صادقؑ سے گناہان کبیرہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ وہ پانچ ہیں اور ان کے ارتکاب کرنے والے کو قرآن حکیم میں دوزخ کی بشارت دی گئی ہے:

* یتیم کا مال کھانا: قرآن مجید میں ہے ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلماً انما یاکلون فی بطونھم نارا و سیصلون سعیرا۔ (سورۂ نساء آیت ۱۰) یعنی تحقیق جو لوگ ازراہ ظلم یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے ہیں اور وہ عنقریب دوزخ کے شعلوں کو تاپیں گے۔

* سود کھانا: یآیھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ وزروا ما بقی من الربوا ان کنتم مؤمنین. (سورۂ بقرہ آیت ۲۷۸) یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقایا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم ایمان والے ہو۔

* جہاد سے فرار کرنا: یآیھا الذین امنوآ اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولو ھم الادبار.... الخ (سورۂ انفال آیت ۱۵) یعنی اے ایمان والو! جب تمہارا سامنا ہو جائے کافروں کے لشکر کا تو ان سے پشت مت پھیرنا۔ جو کوئی ان سے اپنی پشت اس روز پھیرے گا سوائے اس کے کہ پینترا بدل رہا ہو لڑائی کے لئے یا اپنی جماعت کی طرف پناہ لے رہا ہو، تو وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

* بے خبر پاک عورتوں پر تہمت لگانا: ان الذین یرمون المحصنت الغفلت المؤمنت لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولھم عذاب عظیم. (سورۂ نور آیت ۲۳) یعنی جو لوگ تہمت لگاتے ہیں ان بیبیوں کو جو پاک دامن ہیں، بے خبر ہیں، ایمان والی ہیں، ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔

* جان بوجھ کر مومن کو قتل کرنا: من یقتل مؤمنا متعمدا فجزآؤہ جھنم خالدا فیھا وغضب اللّٰہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابا عظیما. (سورۂ نساء آیت ۹۳) یعنی جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا اور اللہ اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار رکھے گا۔

(۹۲) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دوستی کی پانچ حدود ہیں جس میں یہ حدود کچھ کم ہوں تو اسے مکمل دوست نہ سمجھو اور جس میں کوئی صفت نہ ہو اسے

دوست ہی نہ سمجھو۔

اس کا ظاہر و باطن تمہارے لئے ایک ہو۔ تمہارے دکھ پر مغموم ہو اور تمہاری خوشی پر خوش ہو۔ مال و جاہ کی وجہ سے اس میں تبدیلی واقع نہ ہو۔ حتی المقدور تمہاری مدد کرے۔ تمہیں مصائب میں اکیلا نہ چھوڑے۔

(۹۳) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص میں پانچ چیزیں نہ ہوں اس سے کوئی شخص بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ وفا، حسن تدبیر، حیاء، حسن خلق، پانچویں خصلت جو کہ سب کی جامع ہے وہ ہے حریت۔

(۹۴) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں جس میں بھی ان میں سے کوئی خصلت کم ہو گی وہ ہمیشہ پریشان حال رہے گا۔ تندرستی، امن، وسعت رزق، موافقت کرنے والا ہم نشین۔ راوی نے اس لفظ کی وضاحت دریافت کی تو آپؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد نیک بیوی، نیک اولاد، نیک دوست ہے۔ اور پانچویں خصلت جو ان سب کی جامع ہے وہ ہے آرام و راحت کی زندگی۔

(۹۵) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں میں پانچ چیزیں بہت کم تقسیم کی جاتی ہیں۔ یقین، قناعت، صبر، شکر اور پانچویں خصلت جو ان سب کی جامع ہے وہ عقل ہے۔

(۹۶) امام علیہ السلام سے منقول ہے کہ ابلیس کہتا ہے کہ پانچ اشخاص میرے قابو میں نہیں ہیں، ورنہ دوسرے لوگ تو میری مٹھی میں بند ہیں۔ جو سچی نیت سے اللہ پر بھروسہ کرے اور تمام معاملات کو خدا کے سپرد کردے۔ جو دن رات میں زیادہ تر تسبیح الٰہی کرے۔ جو اپنے مومن بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ جو مصیبت کے وقت جزع فزع نہ کرے۔ جو اللہ کی تقسیم پر راضی رہ کر روزی کا غم نہ کرے۔

(۹۷) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ لوگوں کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ باپ اپنی اولاد کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ اولاد اپنے والدین کو زکوٰہ نہیں دے سکتی۔ شوہر بیوی کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ آقا اپنے غلام کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اس لئے کہ اس پر ان کا نان و نفقہ واجب ہے۔

(۹۸) امام عالی مقامؑ نے فرمایا: جنت کے پانچ میوے اس دنیا میں ہیں۔ ترش و شیریں انار، سیب، بہی، انار، مشانی کھجور[۱]۔

(۹۹) ابواسامہ نے حضرت امام صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: پانچ چیزوں کے علم پر اللہ نے کسی کو مطلع نہیں فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ان اللّٰہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللّٰہ علیم خبیر۔ (سورۂ لقمان آیت ۳۴)۔

یعنی بیشک اللہ ہی کو قیامت کی خبر ہے، وہی مینہ برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ رحم میں کیا ہے، کوئی بھی نہیں جان سکتا کہ وہ کل کیا عمل کرے گا اور نہ کوئی جان سکتا ہے کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ ہی علم والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

(۱۰۰) حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: مسلم کے دین کے کمال کو پانچ چیزوں سے پرکھا جاتا ہے۔ لا یعنی کلام کو ترک کرنا، جھگڑا کم کرنا، بردباری اختیار کرنا، صبر کرنا، حسن خلق۔

(۱۰۱) فضل بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت امام صادق نے فرمایا: جعفرؑ کا (یعنی میرا) شیعہ وہ ہے جو اپنے شکم کو حرام سے باز رکھے۔ اپنے فرج کو فعل حرام سے محفوظ رکھے۔ عمل صالح کے لئے سخت محنت کرے۔ اپنے خالق کے لئے عمل

۱۔ یہ کھجوروں کی ایک اعلیٰ جنس ہے۔

کرے۔ اس کے عذاب سے ڈرے اور اس کے ثواب کی امید رکھے۔ جب تو ایسے لوگوں کو دیکھے تو وہی لوگ جعفرؑ کے شیعہ ہیں۔

(۱۰۲) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: پانچ قسم کے اشخاص کو نیند نہیں آتی۔ کسی کا خون بہانے کا ارادہ رکھنے والا۔ زیادہ دولت والا شخص جس کا کوئی امین نہ ہو۔ دنیاوی اغراض کے لئے لوگوں پر جھوٹ اور بہتان لگانے والا۔ ایسا مقروض جس نے بہت سا قرض دینا ہو لیکن اس کے پاس مال نہ ہو۔ جس محبّ کو محبوب کی جدائی کا اندیشہ ہو۔

(۱۰۳) پانچ افراد خواہ سفر میں ہوں لیکن نماز مکمل پڑھیں گے: گدھا کرایہ پر دینے والا، کرایہ لینے والا، قاصد، چرواہا، کشتی کھینے والا کہ ان لوگوں کا کام ہی سفر میں رہنا ہے۔

(۱۰۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ظہور امام مہدیؑ سے قبل پانچ امور لازمی پورے ہوں گے۔ مرد یمنی کا خروج، آل ابوسفیان میں سے ایک شخص کا خروج، ندائے آسمانی، سرزمین بیداء (مکہ اور مدینہ کے درمیان) کا دھنسنا، ایک پاک نفس مرد کا قتل۔

(۱۰۵) امامؑ نے فرمایا: جن کاموں میں دین نے مشورہ کی اجازت دی ہے اس میں مشورہ دینے والے کے لئے پانچ صفات ضروری ہیں۔ عقل، علم، تجربہ، خیر خواہی اور تقویٰ۔ اگر کوئی یہ صفات نہ رکھتا ہو تو خود ان پانچ صفات کی رعایت کرے پھر یقین رکھے اور خدا پر توکل کرے اور اس سے رہنمائی طلب کرے۔

(۱۰۶) پانچ کام جذام کا باعث ہوتے ہیں: جمعرات اور جمعہ کو نورہ لگانا، آفتاب کی گرمی سے گرم ہو جانے والے پانی سے وضو یا غسل کرنا، حالت جنابت میں کھانا کھانا، حالت حیض میں، ہمبستری کرنا، پیٹ بھرے پر کھانا۔

(۱۰۷) ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دعا کے موقع پر ہاتھوں کے بلند کرنے سے متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: اس کی پانچ حالتیں ہیں۔ شر دشمنی سے خدا کی پناہ چاہتے ہوئے ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہونی چاہئیں۔ روزی طلب کرتے ہوئے ہتھیلیاں آسمان کی جانب ہونی چاہئیں۔ جس وقت خلق سے توجہ ہٹ کر خالق کی طرف مبذول ہو اس وقت انگشت شہادت کو ذلت کے طور پر جھٹکا دیا جائے۔ گریہ اور دعا کے موقع پر ہاتھوں کو سر سے اوپر رکھا جائے اور تضرع و زاری کے وقت ہاتھوں کو چہرے کے مقابل رکھا جائے اور انگشت شہادت کو جھٹکا دیا جائے اور یہ حالت خوف کی دعا ہے۔

چھٹی فصل

باقی ائمہ طاہرینؑ سے مروی روایات

(۱۰۸) ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ نماز کا ادا کرنا، زکوہ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، ہم اہلبیتؑ سے محبت کرنا۔ پہلے چار فرائض میں تو رخصت ہے لیکن ولایت کے فریضے میں کسی کے لئے کوئی رخصت نہیں ہے۔ چنانچہ جس شخص کے پاس مال نہ ہو اس پر زکوۃ فرض نہیں ہے۔ جو شخص استطاعت نہیں رکھتا اس پر حج فرض نہیں ہے۔ بیمار کو نماز بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے اور بیماری کے دنوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے لیکن ہماری ولایت تندرست و بیمار پر فرض ہے۔ دولت مند اور غریب دونوں پر برابر فرض ہے۔

(۱۰۹) ابوبکر حضرمی نے کہا کہ ایک دفعہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ

سے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کیوں فرض قرار دی گئی ہیں؟

میں نے عرض کیا: مولا! میں نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: نمازیں پانچ ہیں۔ ہر نماز سے جنازہ میں ایک تکبیر لی گئی ہے۔

(۱۱۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے آخری وقت ایک میوہ کھانے کی فرمائش کی۔ حضرت شیثؑ میوہ ڈھونڈنے کے لئے گئے۔

حضرت جبرئیلؑ نے حضرت شیثؑ سے پوچھا ھِبَۃُ اللّٰہ؟ کہاں جارہے ہو؟

آپؑ نے کہا: ابا نے میوہ کی فرمائش کی اور میں میوہ ڈھونڈ رہا ہوں۔

جبرئیلؑ نے کہا: آپؑ واپس آجائیں۔ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا ہے۔

جب حضرت شیثؑ واپس آئے تو حضرت آدمؑ کی اس وقت وفات ہو چکی تھی۔ ملائکہ نے انہیں غسل میت دے کر کفن پہنایا۔ جنازہ رکھ دیا گیا۔

جبرئیلؑ نے حضرت شیثؑ سے کہا: آگے بڑھیں اور اپنے والد کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ فرشتے آپؑ کے پیچھے پڑھیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت شیثؑ کو وحی فرمائی کہ اپنے والد کی پانچ تکبیر کے ساتھ نماز جنازہ پڑھیں اور ان کی مغفرت کے لئے دعا مانگیں، بعد ازاں انہیں آرام سے دفن کردیں۔ پھر فرمایا کہ مردوں کے ساتھ ہمیشہ ایسے ہی کیا کرو۔

(۱۱۱) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ واجب القتل مشرک قیدی بنا کر پیش کئے گئے۔ آپؐ نے ایک کے سوا باقی کو قتل کرادیا۔ اس شخص نے حضور اکرمؐ سے سوال کیا کہ آپؐ نے مجھے قتل کیوں نہیں کرایا؟

آپؐ نے فرمایا: مجھے جبرئیلؑ نے اللہ کی طرف سے بتایا ہے کہ تمہارے اندر

پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسولؐ پسند کرتے ہیں۔ اپنے اہلِ پردہ کے لئے سخت غیرت، سخاوت، حسن خلق، راست گوئی، دلیری۔

جب اس شخص نے یہ بات سنی تو مسلمان ہو گیا اور اچھا مسلمان ثابت ہوا۔ ایک غزوہ میں حضور اکرمؐ کے ہمرکاب ہو کر سخت جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔

(۱۱۲) امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے آیہ و لا تنس نصیبك من الدنیا۔ (سورۂ قصص آیت ۷۷) "اور دنیا میں اپنے حصے کو فراموش نہ کرو۔" کے بارے میں حضرت امیرالمومنین کی تفسیر کے حوالے سے فرمایا: یہ صحت مزاج، قدرت، فراغت، جوانی اور نشاط ہیں جنہیں راہ آخرت میں فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

(۱۱۳) اسماعیل بن بزیع حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ پانچ چیزوں کے سوا مال جمع نہیں ہو سکتا: شدید بخل، لمبی امید، غالب آنے والا حرص، قطع رحمی، آخرت پر دنیا کو ترجیح دینا۔

(۱۱۴) ابوصلت عبداللہ بن صالح بن علی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضاؑ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی: جب تو صبح سویرے اٹھے تو جو چیز تیرے سامنے آئے اسے کھا، دوسری چیز کو چھپا، تیسری کو قبول کر، چوتھے کو مایوس نہ کر اور پانچویں سے بھاگ۔

جب صبح ہوئی اور نبی چلے تو سب سے پہلے ان کے سامنے ایک سیاہ پہاڑ آیا۔ اللہ کے نبی نے ٹھہر کر سوچنا شروع کیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تو نے اسے کھانا ہے لیکن میں پہاڑ کو کیسے کھاؤں گا؟ دل میں سوچا کہ اللہ نے مجھے ایسی چیز کا حکم دیا ہوگا جس کے کرنے کی مجھ میں طاقت ہوگی۔ پھر اس پہاڑ کو کھانے کے ارادے سے چل پڑے۔ جوں جوں اس پہاڑ کے نزدیک ہوتے گئے وہ سمٹ کر چھوٹا ہوتا گیا۔ جب اس کے بالکل قریب پہنچے تو وہ صرف ایک لقمے جتنا رہ گیا تھا۔ انہوں نے اسے اٹھا کر

کھالیا اور اسے بہترین مزیدار لقمہ پایا۔

پھر نبی آگے بڑھے، دیکھا کہ سونے کا ایک تھال پڑا ہے۔ تو نبی نے دل میں سوچا کہ اللہ نے مجھے اس کے چھپانے کا حکم دیا ہے۔ ایک جگہ گڑھا کھود کر اس گڑھے میں اسے چھپا کر چل پڑے۔ واپس مڑ کر دیکھا تو تھال پھر باہر پڑا تھا۔ نبی نے دل میں سوچا کہ میں نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے۔

آگے روانہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک پرندہ باز کے خوف سے ان کے پاس آرہا ہے۔ انہوں نے دل میں سوچا کہ مجھے خدا نے کہا ہے کہ تیسرے کو قبول کرنا۔ لہذا انہوں نے اپنی آستین کو کھول کر پرندے کو اس میں جگہ دے دی۔ باز نے ان سے کہا کہ آپؑ نے میرے شکار کو مجھ سے چھپالیا ہے حالانکہ میں کئی دنوں سے اس کے پیچھے لگا ہوا تھا۔

نبی نے دل میں سوچا کہ اللہ نے حکم دیا تھا کہ چوتھے کو مایوس نہ کرنا۔ یہ سوچ کر انہوں نے اپنی ران سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر اس کی طرف پھینک دیا۔

آگے بڑھے تو ایک بدبو دار مردار کو دیکھا کہ جس میں کیڑے پڑے ہوئے تھے۔ نبی نے دل میں سوچا کہ مجھے اللہ نے حکم دیا تھا کہ اس سے آگے بھاگ جانا۔ چنانچہ نبی اس سے بھاگ گئے۔

جب رات ہوئی تو نبی نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے: تو نے میرے احکام پر عمل کیا لیکن اس کا مطلب سمجھے ہو؟

انہوں نے کہا: نہیں۔

فرمان ہوا وہ سیاہ پہاڑ جسے تم نے کھایا تھا وہ انسان کا غصہ ہے کیونکہ انسان کو جب غصہ آتا ہے تو اپنی تمام تر اوقات فراموش کر دیتا ہے اور بڑے سے بڑا اقدام کر بیٹھتا ہے، حالانکہ صبر سے کام لیا جائے تو وہ ایک لقمے سے زیادہ نہیں ہوتا۔

سونے کا طشت جسے تم نے چھپایا تھا وہ انسان کی نیکی ہے۔ انسان اپنی نیکی کو جتنا پوشیدہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اتنا ہی ظاہر کرے گا۔ یہ اس ثواب کے علاوہ ہے جو اللہ اسے آخرت میں عطا کرے گا۔

جس پرندے کو تم نے پناہ دی تھی وہ ایسا شخص ہے جو تمہیں نصیحت کرنے آیا ہو۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ اس کی نصیحت قبول کرو۔

باز وہ حاجتمند ہے جو تیرے پاس اپنی حاجت لے کر آیا اسے مایوس نہ کرو۔

جس بدبودار گوشت کو دیکھا وہ غیبت ہے اس سے بھاگ کر علیحدہ ہو جاؤ۔

(۱۱۵) طاؤس یمانی کہتے ہیں کہ میں نے جناب علی بن الحسین زین العابدین علیہما السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: مومن کی پانچ نشانیاں ہیں۔

میں نے دریافت کیا: مولا! وہ نشانیاں کونسی ہیں؟

تو آپؑ نے فرمایا: تنہائی کے لمحات میں خوف خدا رکھنا، غربت میں صدقہ دینا، مصیبت پر صبر کرنا، غصے کے وقت بردباری اختیار کرنا، خوف کے وقت راستگوئی۔

(۱۱۶) نیز آپؑ نے فرمایا: پانچ باتیں جب مومن میں اکٹھی ہو جائیں تو اللہ اس کو جنت میں بھیجے گا۔ دل میں نور۔ اسلام کی سمجھ۔ دین میں تقویٰ۔ لوگوں سے محبت کا برتاؤ کرنا۔ چہرے کا نور (کہ آثار رشد و صلاح اس سے ظاہر ہوں)۔

(۱۱۷) حسن بن جہم نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سر میں پانچ چیزیں مسنون ہیں اور باقی بدن میں بھی پانچ چیزیں مسنون ہیں۔

سر کی مسنون چیزیں یہ ہیں: مسواک، مونچھیں چھوٹی کرانا، مانگ نکالنا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا۔

باقی جسم کے لئے پانچ اور چیزیں مسنون ہیں: ختنہ کرانا، زیر ناف بال صاف کرنا، بغلوں کی صفائی کرنا، ناخن تراشنا، استنجا کرنا۔

(۱۱۸) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: نماز کا اعادہ پانچ امور کی وجہ سے کیا جائے گا۔ طہارت کی وجہ سے، وقت کی وجہ سے، قبلہ کی وجہ سے، رکوع کی وجہ سے، سجدہ کی وجہ سے۔ پھر آپؑ نے فرمایا کہ قرأت سنت ہے اور تشہد سنت ہے اور سنت کبھی فرض کو نہیں توڑ سکتی۔ یعنی یہ پانچ امور نماز کے اصل واجبات ہیں ان میں سے ایک میں بھی خلل واقع ہو تو نماز باطل ہے اور وہ عام واجبات جو سنت و روشِ پیغمبرؐ سے ثابت ہیں کہ واجب غیر رکنی ہیں اگر سہواً ضائع ہو جائیں تو نماز میں کوئی نقصان نہیں۔

(۱۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ افراد سے بہر صورت اجتناب کیا جائے۔ جذامی، مبروص، پاگل، حرامزادہ، صحرا نشین بدو۔

(۱۲۰) حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: سفید مرغ انبیاء کی پانچ صفات کا حامل ہے۔ وقت شناسی، غیرت، سخاوت (کہ اپنی غذا مرغیوں کو کھلا دیتا ہے)، شجاعت اور کثرت جماع (کہ بقائے نسل کا سبب ہے)۔

(۱۲۱) ابوحمزہ ثمالی نے امام علی بن الحسین زین العابدین علیہما السلام سے پوچھا: مولا! آپؑ نے فرمایا تھا کہ انسان کو چاہئے کہ پانچ قسم کی تمجید کرے۔ وہ تمجیدی جملے کون سے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: جب تم سبحان اللّٰہ وبحمدہ (یعنی خدا ہر عیب سے بری ہے اور تمام خوبیاں اسی کی ہیں) کہو گے تو تم نے اللہ کو مشرکین کے نظریات سے بلند مانا اور جب تم لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریك لہ کہوگے تو یہ کلمہ اخلاص ہے اور جو بندہ بھی یہ تمجید کرے گا تو اللہ اس کو دوزخ سے آزاد کرے گا، سوائے متکبرین اور جبارین کے اور جس نے لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ کہا تو اس نے اپنے تمام امور کو اللہ کے سپرد کردیا مگر سرکش کہ گناہ میں آلودہ رہے اور ہوا و ہوس کی حکمرانی کے تحت

دنیا کو آخرت پر ترجیح دے اور جس نے الحمدللہ کہا تو اس نے اللہ کی ہر نعمت کا شکر ادا کیا۔

(۱۲۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اولوالعزم پانچ انبیاءؑ ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(۱۲۳) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: اچھی گفتگو سے مال میں اضافہ، رزق میں ترقی، خاندان میں محبت، عمر کی درازی، اور جنت میں داخل ہونے کا استحقاق ملتا ہے۔

(۱۲۴) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: مومن پانچ چیزوں سے خالی نہیں ہوتا۔ مسواک، کنگھی، مصلیٰ، چونتیس دانوں کی تسبیح، عقیق کی انگشتری۔

(۱۲۵) امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: مومن کی پانچ علامتیں ہیں۔ اکیاون رکعت نماز ادا کرنا[۱]۔ امام حسینؑ کے چہلم کی زیارت۔ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔ خاک پر سجدہ کرنا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو نماز میں بلند آواز سے پڑھنا۔

(۱۲۶) ایک شخص امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: مولا! میں انتہائی گناہگار شخص ہوں مجھے نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: پانچ باتوں پر عمل کرو۔ پھر جیسے تمہارا دل چاہے گناہ کرتے پھرو۔ اللہ کا رزق کھانا چھوڑ دو، پھر جیسے دل چاہے گناہ کرتے پھرو۔ ایسی جگہ تلاش کرو جہاں تمہیں خداوند نہ دیکھ سکے، وہاں دل کھول کر گناہ کرو۔ اللہ کی حدود سلطنت

۱۔ تفصیل یہ ہے کہ فرض رکعتیں سترہ ہیں نیز صبح کی دو سنتیں، ظہر کی آٹھ، عصر کی آٹھ، مغرب کی چار اور عشاء کی دو رکعتیں۔ جو بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں وہ ایک رکعت شمار ہوتی ہے۔ اور نماز شب کی گیارہ رکعات۔

سے نکل جاؤ، پھر جیسے چاہو گناہ کرو۔ جب ملک الموت تمہاری روح قبض کرنے آئے تو اسے اپنے سے دور کردو، پھر جیسے چاہو گناہ کرو۔ جب دوزخ کا داروغہ مالک تمہیں دوزخ میں بھیجے تو دوزخ میں نہ جاؤ، پھر بڑی خوشی سے گناہ کرو۔

(۱۲۷) حضرت امام حسین علیہ السلام نے جابر بن یزید جعفی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اگر دنیا والے تمہارے ساتھ پانچ قسم کے سلوک کریں تو اسے اپنے حق میں غنیمت تصور کرو۔ جب تم کسی محفل میں جاؤ تو کوئی تمہیں نہ پہچانے۔ اگر تم ان سے غائب رہو تو انہیں تمہاری تلاش نہ ہو۔ اگر تم کوئی بات کرو تو تمہاری بات قبول نہ کی جائے۔ اگر تم وہاں موجود ہو تو تم سے مشورہ نہ لیا جائے۔ اگر تم کہیں رشتہ کا پیغام دو تو وہاں تمہارا نکاح نہ کرایا جائے۔

میں تمہیں پانچ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں: اگر تم پر لوگ ظلم کریں تو تم کسی پر ظلم نہ کرو۔ اگر لوگ تم سے خیانت کریں تو تم ان سے خیانت نہ کرو۔ اگر تمہاری تکذیب ہو تو ناراض نہ ہونا۔ اگر تمہاری تعریف کی جائے تو خوش نہ ہونا۔ اگر تمہاری مذمت کی جائے تو گھبرانہ جانا، اس وقت اپنا محاسبہ کر کے دیکھنا، اگر تمہارے اندر کچھ خامیاں ہیں تو ان کی اصلاح کرنا، کیونکہ لوگوں کی نگاہوں میں گرنے سے اللہ کی نگاہ سے گرنا زیادہ سخت ہے۔ اگر تمہارے اندر خامی نہیں ہوگی تو اس مذمت کی وجہ سے مفت میں ثواب حاصل کرلوگے۔

(۱۸۲) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد علیہ السلام نے مجھے وصیت کی تھی کہ پانچ اشخاص کو دوست نہ بنانا اور انہیں اپنا ہم سفر بھی نہ بنانا۔

فاسق کو دوست نہ بنانا، وہ تمہیں ایک لقمہ یا اس سے بھی کم کے عوض میں فروخت کر ڈالے گا۔

میں نے دریافت کیا کہ لقمہ سے کم کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تمہیں

ایک لقمے کے لالچ میں فروخت کر دے گا مگر وہ اس لقمے سے بھی محروم رہے گا۔

بخیل کو دوست نہ بنانا، وہ سخت ضرورت کے وقت بھی تمہیں اپنے مال سے محروم رکھے گا۔

جھوٹے شخص کو دوست نہ بنانا کیونکہ وہ سراب کی طرح ہے، قریب کو بعید اور بعید کو قریب بتائے گا۔

احمق کو دوست نہ بنانا، وہ اگر تمہیں فائدہ بھی پہنچانا چاہے تو اپنی حماقت کی وجہ سے تمہیں نقصان پہنچائے گا۔

قاطع رحم کو دوست نہ بنانا کیونکہ میں نے کتاب اللہ میں اسے تین مقامات پر ملعون پایا ہے۔

ساتویں فصل

کلام شب معراج (احادیث قدسی)

(۱۲۹) خداوند عالم نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰؐ سے فرمایا: یا احمدؐ! جانتے ہو کہ بندہ کب عابد بنتا ہے؟

آپؐ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! نہیں۔

ارشاد ربانی ہوا: جب اس میں پانچ خصلتیں جمع ہو جائیں تب عابد بنتا ہے۔

تقویٰ، جو اسے حرام افعال سے باز رکھے۔ خاموشی، جو اسے لایعنی باتوں سے روکے۔ خوف، جو روزانہ اس کے مزید رونے کا سبب بنے۔ حیا، جو خلوت میں اسے برائی سے روکے اور دنیا سے بغض رکھنا اور نیک لوگوں سے محبت کرنا۔

(۱۳۰) جس میں پانچ خصلتیں ہوں گی وہ اسے نقصان پہنچائیں گی: عہد شکنی،

بغاوت، مکر، دھوکا، ظلم۔

* عہد شکنی کے متعلق قرآن کریم میں ہے فمن نکث فانماینکث علی نفسه (سورۂ فتح آیت ۱۰) یعنی جو وعدہ شکنی کرے گا وہ اپنی جان کے خلاف ہی وعدہ شکنی کرے گا۔
* بغاوت کے متعلق قرآن کریم میں ہے یآیھا الناس انما بغیکم علی انفسکم. (سورۂ یونس آیت ۲۳) یعنی اے لوگو! تمہاری بغاوت تمہارے اپنی جانوں کے ہی خلاف ہے۔
* مکر کے متعلق قرآن کریم میں ہے ولا یحیق المکر السیئ الا باھله. (سورۂ فاطر آیت ۴۳) یعنی بری تدبیر اپنے بنانے والے کے سوا اور کسی کا احاطہ نہیں کرتی۔
* دھوکہ کے متعلق قرآن کریم میں ہے یخادعون اللّٰہ والذین امنوا وما یخدعون الآ انفسھم. (سورۂ بقرہ آیت ۹) یعنی وہ اللہ اور مومنین کو دھوکہ دے رہے ہیں، درحقیقت وہ خود ہی کو دھوکہ دے رہے ہیں۔
* ظلم کے متعلق قرآن کریم میں ہے وما ظلمھم اللّٰہ ولکن کانوآ انفسھم یظلمون. (سورۂ آل عمران آیت ۱۱۷) یعنی اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ اپنی جانوں پر خود ہی ظلم کرتے تھے۔

(۱۳۱) کتاب ابتلاء الاخیار میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شیطان کو دیکھا کہ وہ پانچ لدے ہوئے سرخ بالوں والے اونٹوں کو ہانک رہا تھا۔ آپؑ نے سامان کے متعلق اس سے پوچھا تو اس نے کہا: تجارت کا مال ہے۔ اسکے گاہک ڈھونڈ رہا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: کس چیز کی تجارت؟

اس نے کہا: اس اونٹ پر ظلم کو لادا ہوا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا: اسے

کون خریدے گا؟ شیطان نے کہا: اس کے خریدار بادشاہ ہیں۔

دوسرے اونٹ پر تکبر کو لادا ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا: اسے کون خریدے گا؟ ابلیس نے کہا: دہقان اسے خریدیں گے۔

تیسرے اونٹ پر حسد کو لادا ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا: اسے کون خریدے گا؟ ابلیس نے کہا: علماء خریدیں گے۔

چوتھے اونٹ پر خیانت کو لادا گیا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا: اسے کون خریدے گا؟ ابلیس نے کہا: تاجر اسے خریدیں گے۔

پانچویں اونٹ پر مکر کو لادا گیا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا: اسے کون خریدے گا؟ ابلیس نے کہا: اسے عورتیں خریدیں گی۔

آٹھویں فصل

کلام علماء و زھاد و حکماء

(۱۳۲) بعض علماء نے کہا ہے کہ متقی کی پانچ علامتیں ہیں: صرف ان لوگوں کو دوست بناتا ہے جو دیندار، باعفت اور رزق حرام سے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ جب اسے زیادہ متاع دنیا حاصل ہو تو اسے اپنے لئے وبال تصور کرتا ہے۔ جب اسے دین کی ایک چھوٹی سی چیز بھی مل جائے تو اسے غنیمت جانتا ہے۔ حرام کے اشتباہ کے خوف سے اپنے شکم کو حلال سے بھی پوری طرح نہیں بھرتا ہے۔ ہمیشہ یہی سمجھتا ہے کہ باقی لوگ نجات پاگئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔

(۱۳۳) بعض علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پانچ چیزوں سے مخصوص کر کے انہیں چن لیا: اپنی قدرت کاملہ سے انہیں اچھی صورت دی۔ انہیں

تمام ناموں کی تعلیم دی۔ فرشتوں کو ان کے سجدے کا حکم دیا۔ انہیں جنت میں رہائش دی۔ انہیں تمام انسانوں کا باپ بنایا۔

(۱۳۴) حضرت نوح علیہ السلام کو پانچ چیزوں سے مخصوص کر کے ان کا انتخاب کیا: اللہ نے انہیں دوسرا ابوالبشر بنایا کیونکہ طوفان میں تمام لوگ ہلاک ہو گئے اور طوفان کے بعد انسانوں کی تمام نسل ان کی اولاد سے چلی۔ انہیں لمبی عمر عطا ہوئی اور وہ شخص خوش نصیب ہے جو لمبی عمر پائے اور اس عمر کو اطاعت میں صرف کرے۔ مومنین کے بارے میں ان کی دعا کو اور کفار کے بارے میں اللہ نے ان کی بددعا کو قبول فرمایا۔ انہیں کشتی پر سوار کیا۔ ان کے ذریعے سے پچھلی شریعتوں میں نسخ واقع ہوا۔

(۱۳۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی پانچ چیزوں سے مخصوص کر کے ان کا انتخاب فرمایا: انہیں ابوالانبیاءؑ بنایا گیا کیونکہ ایک روایت کے مطابق حضور اکرمؐ تک اللہ نے ان کی پشت سے ایک ہزار افراد کو نبی بنایا۔ اللہ نے انہیں خلیل بنایا۔ نار نمرود سے انہیں نجات دی۔ لوگوں کا انہیں امام بنایا (کہ ان کی سنت ابد تک مورد عمل و احترام ہے)۔ چند کلمات سے ان کا امتحان لیا گیا جن میں وہ کامیاب ہوئے۔ (جیسے آتش نمرود اور حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کا حکم وغیرہ)۔

(۱۳۶) ایک دانا کا قول ہے کہ پانچ چیزیں پانچ اشخاص میں بہت ہی بری ہیں: بوڑھے میں عشق بازی بری ہے۔ بادشاہ میں غصہ برا ہے۔ خاندانی افراد میں جھوٹ برا ہے۔ دولت مندوں میں بخل برا ہے۔ علماء میں حرص برا ہے۔

(۱۳۷) ایک عالم کا قول ہے کہ تفکر کی پانچ قسمیں ہیں: آیات الٰہی میں غور و فکر، اس سے عقیدۂ توحید مضبوط ہوتا ہے اور خدا کی ذات پر یقین پیدا ہوتا ہے۔ نعمات الٰہی میں غور و فکر، اس سے شکر و محبت خدا پیدا ہوتی ہے۔ وعید الٰہی[۱] میں غور و فکر،

۱۔ وعید یعنی اللہ نے برے افعال پر جو عذاب کی دھمکی دی ہے۔

اس سے دل میں خوف خدا پیدا ہوتا ہے۔

وعدہ الٰہی[1] میں غور و فکر، اس سے دل میں رغبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اپنے نفس کی کوتاہیوں میں غور و فکر، اس سے دل میں حیا کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(۱۳۸) ایک دانا کا قول ہے کہ جسے علم کی ضرورت ہے اسے پانچ کام کرنے چاہئیں: ظاہر و باطن میں خدا کا خوف۔ آیت الکرسی کا ورد۔ ہمیشہ باوضو رہنا۔ نماز شب اگرچہ دو رکعتیں ہی کیوں نہ ہوں پڑھنا۔ زندہ رہنے کے لئے کھانا نہ کہ کھانے کے لئے زندہ رہنا۔

(۱۳۹) سفیان ثوری کا قول ہے کہ جس کے پاس مال ہو اس میں پانچ خصائل موجود ہوتے ہیں: لمبی آرزوئیں، حرص غالب، شدید بخل، تقویٰ کی کمی، آخرت کا بھلا دینا۔

(۱۴۰) حاتم اصم (کہ زاہدوں میں سے تھا) نے کہا کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے، مگر پانچ چیزوں میں جلدی کرنی چاہئے کیونکہ ان میں جلدی کرنا حضور اکرمؐ کی سنت ہے: جب مہمان آئے تو اسے جلدی کھانا کھلانا چاہئے۔ جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا چاہئے۔ جب بیٹی جوان ہو جائے تو اس کی جلد شادی کردینی چاہئے۔ قرض جلدی ادا کرنا چاہئے۔ جب گناہ سرزد ہو جائے تو جلدی توبہ کرنی چاہئے۔

(۱۴۱) محمد دوری نے کہا کہ ابلیس پانچ وجوہات کی بنا پر بدنصیب ہوا: اپنے گناہ کا اقرار نہیں کیا۔ اس پر نادم نہیں ہوا۔ توبہ کا ارادہ نہیں کیا۔ اپنے آپ کو ملامت نہیں کی۔ رب العالمین کی رحمت سے مایوس ہو گیا۔

حضرت آدم علیہ السلام پانچ وجوہات کے سبب خوش نصیب بنے: اپنے ترک اولیٰ کا اقرار کیا۔ اس پر اظہار ندامت کیا۔ اپنے نفس کو قصوروار ٹھہرایا۔ جلدی

۱۔ وعدہ یعنی اطاعت پر اللہ نے جس جزا کا اعلان کیا ہے۔

سے بارگاہ احدیت میں توبہ کی۔ رب العالمین کی رحمت سے ناامید نہیں ہوئے۔

(۱۴۲) ابوزید کا قول ہے کہ انسان کی بیداری کی پانچ علامتیں ہیں: جب اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے تو اپنے آپ کو قصوروار ٹھہراتا ہے۔ جب اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اپنے گناہوں پر استغفار بجالاتا ہے۔ جب دنیا پر نظر ڈالتا ہے تو اس کا نگاہ عبرت سے مشاہدہ کرتا ہے۔ جب آخرت پر نظر ڈالتا ہے تو بشارت طلب ہوتا ہے۔ جب اپنے مولا پر نظر ڈالتا ہے (عبادت کرتے ہوئے) تو فخر کرتا ہے۔

(۱۴۳) شفیق بن ابراہیم بلخیؒ کہتے ہیں کہ تمہیں پانچ باتوں پر عمل کرنا چاہئے: تمہیں اپنی احتیاج کے بقدر اللہ کی عبادت کرنی چاہئے۔ دنیاوی مال و متاع اتنا ہی جمع کرو جتنا تم نے اس دنیا میں رہنا ہے۔ خدا کی اتنی نافرمانی کرو جتنا تم اس کا عذاب برداشت کرسکتے ہو۔ اُخروی زاد راہ اتنا اکٹھا کرو جتنا تمہیں قبر میں رہنا ہے۔ جنت کے لئے اتنے عمل کر کے جاؤ جتنا تمہیں وہاں رہنا ہے۔

(۱۴۴) شفیق بلخیؒ کہتے ہیں کہ فقراء نے پانچ چیزوں کو اختیار کیا: راحت نفس، فراغت قلب، عبادت رب، تخفیف حساب، بلندی درجات۔

امراء نے بھی پانچ چیزوں کو اختیار کیا: نفس کو تھکانا، قلب کو دنیا میں مشغول رکھنا، دنیا کی اطاعت و عبودیت، حساب کی سختی، پست درجہ۔

(۱۴۵) شفیق بلخیؒ کہتے ہیں کہ میں نے پانچ چیزوں کے متعلق سات سو علماء سے سوال کیا۔ ان سب نے ان پانچ سوالوں کا ایک ہی جواب دیا۔

میں نے علماء سے سوال کیا: عقل مند کون ہے؟

تو سات سو علماء نے جواب دیا: عقل مند وہ ہے جو دنیا سے پیار نہ کرے۔

پھر میں نے سوال کیا: محتاط کون ہے؟

علماء نے جواب دیا: جو دنیا کے دھوکے میں نہ آئے۔

سے بارگاہ احدیت میں توبہ کی۔ رب العالمین کی رحمت سے ناامید نہیں ہوئے۔

(۱۴۲) ابوزید کا قول ہے کہ انسان کی بیداری کی پانچ علامتیں ہیں: جب اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے تو اپنے آپ کو قصوروار ٹھہراتا ہے۔ جب اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اپنے گناہوں پر استغفار بجالاتا ہے۔ جب دنیا پر نظر ڈالتا ہے تو اس کا نگاہ عبرت سے مشاہدہ کرتا ہے۔ جب آخرت پر نظر ڈالتا ہے تو بشارت طلب ہوتا ہے۔ جب اپنے مولا پر نظر ڈالتا ہے (عبادت کرتے ہوئے) تو فخر کرتا ہے۔

(۱۴۳) شفیق بن ابراہیم بلخیؒ کہتے ہیں کہ تمہیں پانچ باتوں پر عمل کرنا چاہئے: تمہیں اپنی احتیاج کے بقدر اللہ کی عبادت کرنی چاہئے۔ دنیاوی مال و متاع اتنا ہی جمع کرو جتنا تم نے اس دنیا میں رہنا ہے۔ خدا کی اتنی نافرمانی کرو جتنا تم اس کا عذاب برداشت کرسکتے ہو۔ اُخروی زاد راہ اتنا اکٹھا کرو جتنا تمہیں قبر میں رہنا ہے۔ جنت کے لئے اتنے عمل کر کے جاؤ جتنا تمہیں وہاں رہنا ہے۔

(۱۴۴) شفیق بلخیؒ کہتے ہیں کہ فقراء نے پانچ چیزوں کو اختیار کیا: راحت نفس، فراغت قلب، عبادت رب، تخفیف حساب، بلندی درجات۔

امراء نے بھی پانچ چیزوں کو اختیار کیا: نفس کو تھکانا، قلب کو دنیا میں مشغول رکھنا، دنیا کی اطاعت و عبودیت، حساب کی سختی، پست درجہ۔

(۱۴۵) شفیق بلخیؒ کہتے ہیں کہ میں نے پانچ چیزوں کے متعلق سات سو علماء سے سوال کیا۔ ان سب نے ان پانچ سوالوں کا ایک ہی جواب دیا۔

میں نے علماء سے سوال کیا: عقل مند کون ہے؟

تو سات سو علماء نے جواب دیا: عقل مند وہ ہے جو دنیا سے پیار نہ کرے۔

پھر میں نے سوال کیا: محتاط کون ہے؟

علماء نے جواب دیا: جو دنیا کے دھوکے میں نہ آئے۔

پھر میں نے سوال کیا : غنی کون ہے ؟

علماء نے جواب دیا : جو اللہ کی تقسیم پر راضی ہو۔

پھر میں نے سوال کیا : فقیر کون ہے ؟

علماء نے جواب دیا : جس کے دل میں دنیا کے اضافے کی خواہش ہو۔

پھر میں نے سوال کیا : بخیل کون ہے ؟

تمام علماء نے ایک ہی جواب دیا : جو اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کا حق ادا نہ کرے۔

(۱۴۶) ایک عارف کا فرمان ہے کہ پانچ چیزوں کے علاوہ باقی چیزیں زائد ہیں : روٹی جس سے شکم پر ہو سکے، پانی جس سے سیراب ہو سکے، کپڑا جس سے جسم ڈھانپا جاسکے، گھر جس میں رہائش رکھ سکے، علم جس سے عمل ممکن ہو سکے۔

(۱۴۷) ذوالنون مصری کا بیان ہے کہ اہل جنت کی پانچ نشانیاں ہیں : اچھا چہرہ، اچھا خلق، صلہ رحمی، صاف ستھری زبان، حرام سے پرہیز۔

اہل دوزخ کی بھی پانچ نشانیاں ہیں : بداخلاقی، سخت دل، گناہوں کا ارتکاب، تند و تیز زبان، خراب چہرہ۔

(۱۴۸) انطاکیؒ کہتے ہیں کہ پانچ کام دل کی دوا ہیں : صالحین کی صحبت، تلاوت قرآن، دل کو خواہشات دنیا سے خالی رکھنا، نماز شب، عالمِ صحت میں خدا سے لو لگانا۔

(۱۴۹) ایک حکیم کا قول ہے : جس میں خوف خدا نہ ہوگا، زبان کی لغزش سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ جو خدا کے حضور پیش ہونے سے نہیں ڈرے گا، وہ حرام اور شبہات سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ جو خلق سے ناامید نہ ہوگا، وہ طمع سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ جو اپنے عمل کا سختی سے پابند نہیں ہوگا، وہ ریا سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ جو اپنے دل کے اخلاص کیلئے اللہ سے مدد نہیں مانگے گا، وہ حسد سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

(۱۵۰) اہل دانش نے بڑے غور سے اشیاء کا مشاہدہ کیا تو انہیں دنیا کی پانچ مصیبتیں بہت بڑی نظر آئیں: سفر میں بیماری، بڑھاپے میں غربت، جوانی کی موت، بینا رہنے کے بعد نابینا ہونا، شہرت کے بعد گمنامی۔

(۱۵۱) حکمائے ہند، روم اور فارس کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام بیماریاں پانچ اشیاء سے پیدا ہوتی ہیں: زیادہ کھانا، زیادہ مباشرت کرنا، دن میں زیادہ سونا، رات کو کم سونا، آدھی رات کو پانی پینا۔

(۱۵۲) صاحب کتاب "تہافت الفلاسفہ" لکھتے ہیں: معاد کے بارے میں پانچ اقوال سے بہتر ممکن نہیں جن میں کسی نہ کسی کو لوگ اختیار کرتے ہیں۔

* معاد جسمانی: یہ گروہ جو مسلمانوں کی اکثریت پر مشتمل ہے روح کو بدن کے بغیر نہیں قرار دیتے اور کہتے ہیں کہ قیامت میں تنہا یہی بدن ہے جو زندہ کیا جائے گا (اس عقیدہ کی مسلمانوں سے اکثریت کی طرف نسبت محل اشکال ہے۔ مترجم فارسی)
* معاد روحانی: یہ عقیدہ الٰہیاتی فلسفیوں کا ہے کہ انسان کو روح "نفس ناطقہ" جانتے ہیں اور بدن کو اس کا مرکب سمجھتے ہیں کہ زندگی کے لئے اس دنیا میں روح اس کی محتاج ہے۔
* معاد روحانی و جسمانی: یہ علمائے اسلام کے اس گروہ کی رائے ہے جو روح مجرد کے قائل ہیں۔ (یعنی روح کسی وجہ سے جسمانی اور مادی جنبہ نہیں رکھتی)۔ غزالی، راغب اور تمام دیگر نیز صوفیوں میں سے بہت سے یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔
* معاد کا مطلقاً انکار خواہ جسمانی ہو یا روحانی: یہ نظریہ طبعیین کے ایک مختصر گروہ کا ہے کہ جو عقیدہ کی رو سے بھی قابل اعتبار نہیں اور فلسفہ کی رو سے بھی۔

* توقف : جالینوس سے حکایت کی جاتی ہے کہ اس نے بستر مرگ پر کہا : میں عاقبت کو نہیں سمجھا کہ روح کا یہی مزاج ہے کہ موت کے ساتھ نابود ہو جاتی ہے اور اس کا واپس آنا محال ہے، یا موجود ہے کہ موت کے بعد اور بدن کے ختم ہونے کے بعد باقی رہتی ہے اور اس صورت میں معاد کا امکان ہے۔

نویں فصل

(۱۵۳) کہا جاتا ہے کہ نوشیروان بادشاہ کے خزانے میں زبرجد کی ایک تختی ملی تھی، جس میں پانچ سطریں تحریر تھیں :

* جس کے اولاد نہیں ہے، اس کی آنکھ کی ٹھنڈک نہیں ہے۔
* جس کا بھائی نہیں ہے، اس کا مددگار نہیں ہے۔
* جس کی بیوی نہیں ہے، اس کی زندگی میں لطف نہیں ہے۔
* جس کے پاس مال نہیں ہے، اس کے پاس مقام و منصب نہیں ہے۔
* جس کے پاس یہ چاروں چیزیں نہ ہوں تو اس میں غصہ نہیں ہوگا۔

(۱۵۴) کسریٰ کا قول ہے کہ جو شخص ان پانچ آفات سے بچ گیا تو اس کی تدبیر کبھی بیکار ثابت نہیں ہوگی : حرص، امید، خود پسندی، خواہشات کی پیروی، سستی۔ کیونکہ حرص، حیا کو سلب کردیتی ہے۔ لمبی امیدیں، موت کو فراموش کردیتی ہیں۔ خود پسندی، بغض و عداوت کو کھینچ لاتی ہے۔ خواہشات کی پیروی، رسوائی کا سبب بنتی ہے۔ سستی، ندامت کا سبب بنتی ہے۔

(۱۵۵) یحییٰ بن معاذ کا قول ہے : جو شخص زیادہ کھائے گا اس کا گوشت بڑھے گا، اور جس کا گوشت بڑھے گا اس کی خواہشات بڑھیں گی، اور جس کی خواہشات بڑھیں گی اس کے گناہ بڑھیں گے، اور جس کے گناہ بڑھیں گے اس کا دل سخت ہو جائے گا،

اور جس کا دل سخت ہو جائے گا وہ دنیا کی زیب و زینت اور آفت میں ڈوب جائے گا۔

(۱۵۶) حسن بصری کا قول ہے کہ پانچ جملے توریت میں لکھے ہیں۔ بے نیازی قناعت میں ہے۔ سلامتی گوشہ نشینی میں ہے۔ آزادی دنیا ترک کرنے میں ہے۔ فائدہ لمبی مدت میں ہے (یعنی آخرت کے افعال کا نتیجہ وہاں ملے گا)۔ اور صبر اس چھوٹی گردش (یعنی دنیا میں) ہے۔

(۱۵۷) عقل مندوں کا قول ہے: قناعت میں جسم کی راحت ہے۔ کثرت تجربات میں عقل کا اضافہ ہے۔ چغل خور سے قریب و دور سب نفرت کرتے ہیں۔ جو عورتوں سے مشورہ کرے گا اس کی رائے فاسد ہو جائے گی۔ جس نے بردباری اختیار کی وہ سردار بنا۔

(۱۵۸) کتاب الریاض الزاہرہ والانوار الباہرہ میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام ہبۃ اللہ کو پانچ چیزوں کی وصیت فرمائی اور حکم دیا کہ تم یہی وصیت اپنی اولاد کو بھی کرنا:

* دنیا پر کبھی بھروسہ نہ کرنا حالانکہ میں نے جنت جو ہمیشہ رہنے والی ہے، پر اطمینان کیا تھا، اللہ نے اس اطمینان کو ناپسند کیا اور مجھے وہاں سے باہر نکال دیا۔
* اپنی بیویوں کی خواہشات پر عمل نہ کرنا کیونکہ میں نے اپنی بیوی کا کہنا مان کر شجر کا ثمر کھا لیا تھا جس کے سبب مجھے ندامت اٹھانا پڑی۔
* ہر کام شروع کرنے سے پہلے اس کے انجام پر نظر رکھو اس لئے کہ اگر میں بھی شجر ممنوعہ کے نزدیک جانے سے پہلے اس کے انجام پر نظر رکھتا تو مجھے یہ مصیبتیں نہ جھیلنا پڑتیں۔
* جب تمہارا دل کسی کام کے کرنے کے لئے زیادہ مچل رہا ہو تو اس کام سے پرہیز کرو کیونکہ جنت میں میرا دل بھی شجر ممنوعہ کے نزدیک جانے سے

پہلے اسی طرح سے مچلا تھا، جس کے سبب مجھے پشیمانی اٹھانا پڑی۔

* اپنے کام کی ابتداء سے پہلے کسی مخلص سے مشورہ ضرور کرنا کیونکہ اگر میں اس وقت ملائکہ سے مشورہ کر لیتا تو یہ نقصان ہرگز نہ اٹھاتا۔

(۱۵۹) جاننا چاہئے کہ صدقہ دینے والوں کو پانچ کرامتیں نصیب ہوتی ہیں: حاجات کا بر آنا۔ سختیوں سے چھٹکارا۔ رزق میں اضافہ۔ بری موت سے بچاؤ۔ خطاؤں کا مٹایا جانا، طول عمر اور رزق کی زیادتی۔

فضیلت صدقات کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ آپؐ نے ابلیس ملعون سے فرمایا: اے ملعون! تو صدقے سے کیوں روکتا ہے؟

اس نے جواب دیا: جب کوئی صدقہ دیتا ہے تو مجھے ایسی تکلیف ہوتی ہے جیسے کہ میرے سر کو آری سے چیرا جا رہا ہے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا: اے ملعون! آخر تجھے اتنی تکلیف کیوں ہوتی ہے؟

اس نے کہا: کیونکہ صدقہ سے پانچ چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ مال میں اضافہ ہوتا ہے۔ بیمار کے لئے باعث شفا بنتا ہے۔ اس سے بلائیں دور ہوتی ہیں۔ صدقات دینے والے افراد بجلی کی طرح پل صراط سے گزریں گے اور بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔

حضور اکرمؐ نے اس سے فرمایا: خدا تیرے عذاب میں اضافہ کرے۔

(۱۶۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ جب اپنے مالک کے ہاتھ سے نکلتا ہے تو اس وقت پانچ جملے کہتا ہے۔ میں فانی مال تھا تو نے مجھے بقا دے دی۔ میں دشمن تھا اب تو نے مجھے دوست بنا لیا۔ آج سے پہلے تو میری حفاظت کرتا تھا اب میں تیری حفاظت کروں گا۔ میں حقیر تھا تو نے مجھے عظیم بنا دیا۔ پہلے میں تیرے ہاتھ میں تھا اب میں خدا کے ہاتھ میں ہوں۔

(۱۶۱) معلوم ہونا چاہئے کہ صدقہ کی پانچ قسمیں ہیں: مال کا صدقہ، جاہ و منصب کا صدقہ، عقل کا صدقہ، زبان کا صدقہ، علم کا صدقہ۔

جاہ و منصب کا صدقہ: یہ صدقہ نیک سفارش ہے۔

رسول مقبولؐ نے فرمایا: بہترین صدقہ زبان کا صدقہ ہے۔

پوچھا گیا: یارسول اللہؐ! زبان کا صدقہ کیا ہے؟

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: سفارش کر کے بے گناہ قیدی کو رہائی دلانا، اس زبان کے ذریعے سے لوگوں کے خون کی حفاظت کرنا، اس کے ذریعے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانا، اس سے تکلیف کو دور کرنا، اپنے منصب کی وجہ سے کسی ایمانی بھائی کو فائدہ پہنچانا منصب کی بقاء کا سبب ہے۔

عقل کا صدقہ: کسی کو نیک مشورہ دینا یہ عقل کا صدقہ ہے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا: اپنے بھائی کو عمدہ رائے دے کر اور طالب ہدایت کو راہنمائی فراہم کر کے اپنی عقل کا صدقہ دو۔

زبان کا صدقہ: فتنہ کی آگ کو ٹھنڈا کرنا اور باہمی صلح کرانا زبان کا صدقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے **لاخیر فی کثیر من نجوا هم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس**. (سورۂ نساء آیت ۱۱۴) ان کی زیادہ سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں، سوائے اس کے جس نے صدقہ کا حکم دیا یا لوگوں میں اصلاح کا حکم دیا۔

علم کا صدقہ: مستحق اور اہل لوگوں کو علم سکھانا علم کا صدقہ ہے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا: علم حاصل کر کے لوگوں کو تعلیم دینا صدقہ جاریہ ہے۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: بے علم افراد کو تعلیم دینا علم کی زکوٰۃ ہے۔

(۱۶۲) ہر شریعت میں ان پانچ اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ قصاص کے ذریعے جان کا تحفظ، مرتد کے قتل کرنے سے دین کا تحفظ، چور کے ہاتھ قلم کرنے سے مال

کا تحفظ، شراب نوشی پر حد جاری کرنے سے عقل کا تحفظ، زانی پر حد شرعی جاری کرنے سے نسب کا تحفظ۔

(۱۶۳) مذہب امامیہ کے اصل پانچ ہیں: توحید، عدل، نبوت، امامت، قیامت۔

(۱۶۴) قواعد دین پانچ ہیں: معبود کی معرفت، موجود چیز پر قناعت، حدود پر رک جانا، وعدہ وفائی، گم شدہ چیز پر صبر کرنا۔ (مال ہو یا جان یا اور کوئی چیز)۔

(۱۶۵) ایک شاعر نے یہ اچھا شعر کہا ہے:

لیْ خمسۃٌ أطفی بھا حرالوبـاءِ الحاطمۃ

المُصْطفیَ والمُرتضیٰ وابناھُماً والفاطمۃً

یعنی میں پانچ شفیع رکھتا ہوں کہ ان کے وسیلے سے دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ بجھ جائے گی۔ مصطفیٰؐ، مرتضیٰؑ، ان کے دونوں بیٹے اور فاطمہؑ۔

(۱۶۶) ایک شاعر نے کہا:

لو فکر الناس فیما فی نفوسھم

ما استشعر الکبر شبان ولا شیب

ما فی ابن آدم مثل الرأس مکرمۃ

وھو بخمس من الاقذار معزوب

انف یسیل و اذن ریحھا سھك

والعین مرمضۃ والثغر ملعوب

یا بن التراب وما عدل التراب غداً

فاقصر فانك ماکول و مشروب

یعنی اگر لوگ اپنے وجود میں فکر کریں تو کوئی بوڑھا اور جوان دھوکہ نہ کھائے۔ انسان کے اعضاء میں سب سے زیادہ باکرامت کوئی حصہ نہیں لیکن اس میں

پانچ نفرت انگیز چیزیں ہیں۔ ناک میں بلغم، کان میں گندی بو، آنکھ میں میل، منہ میں رطوبت۔ اے خاک کے پتلے کل خاک کی کیا قیمت ہوگی (امیدیں) کم کرو کہ (عنقریب) ریزہ ریزہ ہوا چاہتا ہے۔

(۱۶۷) شافعی نے کہا: (ان میں سے بعض اشعار حضرت امیرالمومنینؑ سے نسبت رکھتے ہیں)۔

تغرب عن الاوطان فی الطلب العلی وسافر ففی الاسفار خمس فوائد

تفرج هم واكتساب معيشة و علم و آداب و صحبة ماجد

فان قيل فی الاسفار ذل و غربة و كثرة هم و ارتكاب الشدائد

فموت الفتی خير له من حياته بدار هو ان بين واش و حاسد

یعنی عزت اوربلندی حاصل کرنے کیلئے وطن سے دوری اختیار کر اور سفر کر کہ پانچ غنیمتیں ہاتھ آئیں۔ کشادگی اور تحصیل رزق۔ علم و ادب اور بلند مقام اور قدر و منزلت والے رفقاء۔ (کوتاہ فکر لوگ) کہتے ہیں سفر ذلت اور غربت کا باعث ہوتا ہے نیز غموں کی آماجگاہ اور تکلیفوں کا بڑھانے والا۔ پس جوان کی موت اس کی زندگی سے بہتر ہے کہ وطن میں فتنہ اٹھانے والے اور حاسد افراد کے درمیان ذلت اٹھائے۔

(۱۶۸) مروی ہے کہ جس کو جنت کی ضرورت ہو وہ ان پانچ باتوں پر عمل پیرا ہو جائے۔ خوف خدا کرتے ہوئے نافرمانی سے بچ جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے واما من خاف مقام ربه ونهی النفس عن الهوی فان الجنة هی المأوی. (سورۂ نازعات آیت ۴۰) یعنی بہر نوع جو اپنے رب کے مقام سے ڈرا اور نفس کو خواہشات سے باز رکھا، پس جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

مال دنیا میں سے قوت لایموت اور معمولی چادر پر راضی ہو جائے اور دنیا کی آرائشوں کو ترک کردے کیونکہ عارفین کا فرمان ہے کہ دنیاوی آرائشوں کو ترک کرنا

جنت کی قیمت ہے۔

اطاعت و عبادات پر حریص بن جائے اور ہر اس عمل کو شوق سے سرانجام دے جس میں خدا کی خوشنودی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وتلك الجنة التی اورثتموها بما کنتم تعملون. (سورۂ زخرف آیت ۷۲) یعنی یہ وہ جنت ہے جو تمہارے ان (اچھے) کاموں کے سبب تمہیں سونپی گئی ہے جو تم کرتے تھے۔

اہل علم و عمل کی صحبت اختیار کرے اور فقراء سے محبت کرے کیونکہ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ انسان اسی کے ساتھ محشور ہوگا جس سے محبت کرتا تھا۔

متواتر خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ سے جنت کا سوال کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اللہ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت اللہ سے کہتی ہے کہ اے رب العالمین اس کو میرا سکونتی بنادے اور مجھے اس تک پہنچادے۔

(۱۶۹) مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی: یارسول اللہؐ! ایسا عمل بتائیں جسکی بدولت میں جنت میں چلا جاؤں۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا: فریضہ نمازیں ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، جنابت کا غسل کرو، علیؑ کی ولا رکھو، علیؑ کی اولاد کی ولا رکھو۔

اگر تم نے ان باتوں پر عمل کیا تو جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ مجھے اس ذات برتر کی قسم جس نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر تو ہزار سال نمازیں پڑھے، ہزار سال روزے رکھے، ہزار مرتبہ حج کرے، ہزار مرتبہ جہاد کرے، ہزار غلاموں کو آزاد کرے، چاروں آسمانی کتابوں کی تلاوت کرے، تمام انبیاء کرامؑ سے شرف صحابیت حاصل کرے، اور جملہ انبیاءؑ کے پیچھے نمازیں پڑھے، ہر نبی کے ہمرکاب ہو کر ہزار مرتبہ جہاد کرے، اور ہر نبی کے ساتھ ہزار مرتبہ حج و عمرہ ادا کرے، اس کے باوجود اگر تیرے دل میں علیؑ اور اس کی معصوم اولاد کی ولا نہیں ہے

تو جہاں اور لوگ دوزخ میں جا رہے ہوں گے تو بھی انہیں کے ساتھ دوزخ میں جائے گا اور جو یہاں موجود ہیں ان کا فرض ہے کہ غائب کو یہ پیغام سنادیں۔

یاد رکھو! میں علیؑ کے متعلق وہی کہتا ہوں جو مجھے جبرئیلؑ کہتا ہے اور جبرئیلؑ وہی کہتا ہے جس کا اللہ حکم دیتا ہے۔ جبرئیلؑ نے اس دنیا میں سوائے علیؑ کے اور کسی کو بھائی نہیں بنایا۔ اب جس کی مرضی ہو علیؑ سے محبت رکھے اور جس کی مرضی ہو علیؑ سے دشمنی رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمے یہ قرار دیا ہے کہ علیؑ کے دشمن کو دوزخ سے نہیں نکالے گا اور علیؑ کے دوست کو جنت سے نہیں نکالے گا۔

03333589401

چھٹا باب

(چھ کے عدد پر نصیحتیں)

پہلی فصل

شیعہ علماء سے منقول احادیث

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ مسلمین! زنا سے بچو، زنا میں چھ برائیاں ہیں، تین دنیا میں ملیں گی اور تین آخرت میں ملیں گی۔

دنیاوی نقصانات یہ ہیں: چہرے کی شادابی اور حسن کو ختم کر دیتا ہے۔ فقر کا موجب ہے۔ عمر کو کم کر دیتا ہے۔

آخرت کے نقصانات یہ ہیں: رب تعالٰی کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اس کا حساب برے طریقے سے لیا جائے گا۔ اسے ہمیشہ جہنم میں رکھا جائے گا۔

پھر آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: لبئس ما قدمت لهم انفسهم ان سخط الله عليهم وفي العذاب هم خالدون۔ (سورۂ مائدہ آیت ۸۰) یعنی ان کے دلوں نے ان کے لئے جو باتیں بنادی ہیں وہ ضرور بری ہیں۔ ان پر اللہ ناراض ہو گیا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں صدقہ دینا ضروری ہے۔ کہ اسکے چھ فوائد ہیں۔ تین فوائد کا تعلق دنیا سے اور تین کا آخرت سے ہے۔

دنیاوی فوائد یہ ہیں: عمر لمبی ہوتی ہے۔ رزق وسیع ہوتا ہے۔ شہر آباد رہتے ہیں۔

اخروی فوائد یہ ہیں: خطاؤں کی پردہ پوشی کی جائے گی۔ قیامت کے دن صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔ صدقہ دینے والے انسان اور جہنم کے درمیان پردہ بن جائے گا۔

(۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میری چھ باتوں پر عمل کرو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ گفتگو کے دوران جھوٹ نہ بولو۔ وعدہ خلافی نہ کرو۔ امانت میں خیانت نہ کرو۔ (نامحرموں سے) نگاہوں کو جھکالو۔ شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ اپنے ہاتھ اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

(۴) ابوامامہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے۔ لہذا اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ ادا کرو۔ ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ اپنے اموال کی زکوٰۃ خوش ہو کر ادا کرو اور اپنے صاحبان امر کی اطاعت کرو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۵) امام علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو جنت کے دروازے پر سونے سے لکھا ہوا دیکھا۔

لا الہ الا اللّٰہ محمدٌ حبیب اللّٰہ، علیٌ ولی اللّٰہ، فاطمةٌ امة اللّٰہ، الحسنٌ والحسینٌ صفوۃ اللّٰہ، علی مبغضہم لعنة اللّٰہ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمدؐ اللہ کے حبیب ہیں، علیؑ اللہ کے ولی ہیں، فاطمہؑ اللہ کی کنیز ہیں، حسنؑ اور حسینؑ اللہ کے چنے ہوئے ہیں، ان کے دشمن پر اللہ کی لعنت ہے۔

(۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چھ کام جوانمردی کے ہیں۔ تین کا تعلق حضر سے ہے اور تین کا تعلق سفر سے ہے۔

حضر کے تین کام یہ ہیں: کتاب اللہ کی تلاوت۔ خدا کی مسجدوں کو آباد رکھنا۔ اور دینی بھائیوں کو اپنا بھائی قرار دینا۔

جن تین کاموں کا تعلق سفر سے ہے وہ یہ ہیں: اپنے ہمسفر دوستوں کو اپنے زاد میں شریک کرنا۔ خوش اخلاقی۔ ایسا مذاق جس میں گناہ کی آمیزش نہ ہو۔

(۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے چھ چیزوں کو میرے لئے اور میرے اولیاء اور ان کے پیروکاروں کے لئے ناپسند ٹھہرایا ہے۔ نماز میں خواہ مخواہ ہاتھ پاؤں ہلاتے رہنا۔ روزے میں مباشرت کرنا۔ صدقہ کے بعد احسان جتلانا۔ حالت جنابت میں مسجد میں جانا۔ گھروں میں تاک جھانک کرنا۔ قبرستان میں ہنسنا۔

(۸) مروی ہے کہ حضور اکرمؐ روزانہ چھ چیزوں سے پناہ مانگتے تھے: شک، شرک، ناجائز حمیت، غضب، سرکشی، حسد۔

(۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنی سند سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: چھ چیزوں کی وجہ سے خدا کی نافرمانی کی ابتداء ہوئی۔ محبت دنیا، محبت امارت و ریاست، محبت طعام، محبت نساء، نیند کی محبت، راحت کی محبت۔

(۱۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سوار پر سواری کے چھ حق ہیں۔ جب سواری سے اترے تو سب سے پہلے جانور کے چارے کی فکر کرے۔ جب پانی کے قریب سے گزرے تو اسے پانی پلائے۔ جانور کے چہرے پر چابک وغیرہ نہ مارے کیونکہ جانور اپنے منہ سے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ سوائے جہاد فی سبیل اللہ کے اس کی پشت پر کھڑا نہ ہو۔ جانور کی طاقت سے زیادہ اس پر باربرداری نہ کرے۔ جانور کی طاقت سے زیادہ اسے چلنے پر مجبور نہ کرے۔

(۱۱) امام علیؑ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک

مرتبہ ایک جگہ سے گزر رہے تھے کہ بہت سے لوگوں کو ایک جگہ کھڑا ہوا دیکھا۔
آپؐ نے ان کے قریب جاکر فرمایا تم لوگ کس وجہ سے اکٹھے کھڑے ہوئے ہو۔

انہوں نے کہا: حضورؐ! یہ دیوانہ ہے، جن زدہ ہے۔

آپؐ نے فرمایا: یہ شخص پاگل نہیں ہے یہ تو بیمار ہے۔ پھر فرمایا کہ کیا میں تمہیں مکمل طور پر پاگل شخص کے متعلق نہ بتاؤں؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہؐ۔

آپؐ نے فرمایا: مکمل احمق وہ ہے جو متکبرانہ چال چلے اور اپنے دائیں بائیں پہلو پر نظر ڈالے۔ اپنے شانوں کے ذریعے اپنے پہلوؤں کو حرکت دے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اس سے جنت کی خواہش رکھے۔ جسکی برائی سے لوگ محفوظ نہ ہوں، اسکی بھلائی کی امید نہ کی جاتی ہو۔ ایسا شخص مکمل احمق ہے اور یہ بیچارہ تو بیمار ہے۔

(۱۲) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: تمام انبیاءؑ نے چھ اشخاص پر لعنت کی ہے۔ کتاب الٰہی میں تحریف کرنے والا۔ تقدیر الٰہی کی تکذیب کرنے والا۔ میرے طریقے کو چھوڑنے والا۔ میری اولاد کی حرمت پامال کرنے والا۔ ذلیل لوگوں کو عزت دلانے اور صاحبان عزت کو ذلیل کرنے کے لئے جبری طور پر تسلط جمانے والا۔ بیت المال میں خیانت کر کے اپنی مرضی سے استعمال کرنے والا۔

(۱۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پرہیزگار عالم کو حضرت عیسیٰؑ کے اجر جتنا اجر دیا جائے گا، سخی دولت مند کو حضرت ابراہیمؑ کے اجر جتنا اجر دیا جائے گا۔ صبر کرنے والے غریب کو حضرت ایوبؑ کے اجر جتنا اجر دیا جائے گا۔ عادل حاکم کو حضرت سلیمانؑ ابن داؤدؑ کے اجر جتنا اجر دیا جائے گا۔ توبہ کرنے والے کو حضرت یحییٰؑ بن زکریاؑ کے اجر جتنا اجر دیا جائے گا۔ محروم اور باکردار عورت کو حضرت مریمؑ

کے اجر جتنا اجر دیا جائے گا۔

(۱۴) منافق جب وعدہ کرتا ہے تو اسے توڑ دیتا ہے۔ برے کردار کا مالک ہوتا ہے، اس کی گفتگو جھوٹ پر مبنی ہوتی ہے۔ امانت میں خیانت کرتا ہے۔ اگر فریاد سنتا ہے تو بے پرواہی کرتا ہے اور اگر غربت گھیر لے تو سست و کاہل ہو جاتا ہے۔

دوسری فصل

سنی علماء سے منقول احادیث

(۱۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چھ افراد چھ گناہوں کی وجہ سے جہنم میں جائیں گے۔ بادشاہ، ظلم کی وجہ سے۔ عرب، عصبیت کی وجہ سے۔ دہقان، جھوٹ کی وجہ سے۔ تاجر، خیانت کی وجہ سے۔ دیہاتی، جہالت کی وجہ سے۔ علماء، حسد کی وجہ سے۔

(۱۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ جب تو اس سے ملاقات کرے تو اس پر سلام کر۔ جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر۔ جب تجھ سے خیر خواہی کا طالب ہو تو اس کی خیر خواہی کر۔ جب وہ چھینکنے کے بعد الحمدللہ کہے تو اسے یرحمك الله کہہ۔ جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کر۔ جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کی مشایعت کر۔

(۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چھ چیزیں چھ مقامات پر پردیسی ہیں۔ وہ مسجد جس میں اہل محلہ نماز نہ پڑھیں۔ وہ قرآن جس کی تلاوت نہ کی جائے۔ فاسق کے سینے میں قرآن۔ وہ مسلمان عورت جو فاسق ظالم بداخلاق سے بیاہی گئی ہو۔ وہ مسلمان مرد جس کی بیوی بداخلاق اور بدکردار ہو۔ وہ عالم جس کے علاقے

والے اس کی بات نہ سنیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف بروز قیامت نظر کرم نہیں فرمائے گا۔

(۱۸) ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض پرداز ہوا: یارسول اللہؐ! مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جس پر عمل پیرا ہونے سے اللہ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ میرے مال میں نشوونما ہو۔ میرا بدن صحت مند رہے۔ میری عمر لمبی ہو جائے اور بروز قیامت آپؐ کے ساتھ محشور ہو سکوں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: چھ چیزوں کا خیال رکھنا ہوگا۔ اگر تو اللہ کا محبوب بننا چاہتا ہے تو اپنے اندر اللہ کا تقویٰ پیدا کر۔ اگر تو چاہتا ہے کہ لوگ تجھ سے محبت کریں تو جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اپنے آپ کو اس سے علیحدہ کرلے۔ اگر چاہتا ہے کہ تیرا مال نشوونما پائے تو زیادہ سے زیادہ صدقہ دے۔ اگر تو جسمانی تندرستی چاہتا ہے تو بکثرت روزے رکھ۔ اگر طولانی زندگی چاہتا ہے تو صلہ رحمی کر۔ اگر بروز قیامت میرے ساتھ محشور ہونا چاہتا ہے تو اللہ کے حضور زیادہ سے زیادہ سجدے کر۔

(۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو خلق فرمایا تو جنت نے تین مرتبہ کہا طوبی للمتقین۔ یعنی متقین کے لئے خوشخبری ہے۔ ملائکہ اور حاملین عرش نے یہ کلام سن کر تین مرتبہ طوبی للمتقین کہا۔ یعنی مومنین کے لئے خوشخبری ہے۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: جس میں چھ باتیں موجود ہوں وہ ان (متقین) میں سے ہے۔ جو سچ بولے، وعدہ پورا کرے، امانت ادا کرے، والدین سے نیکی کرے، رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے، گناہوں سے استغفار کرے۔

(۲۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شہید کی چھ خصوصیات ہیں۔ زمین پر گرتے ہی اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے۔ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ روز محشر کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے گا۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا، جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ حوران جنت سے اس کا نکاح کیا جائے گا اور اپنے خاندان کے ستر افراد کے لئے اسے شفاعت کا حق دیا جائے گا۔

تیسری فصل

چند احادیث قدسیہ

(۲۱) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندو! چھ چیزیں تمہاری طرف سے ہیں اور چھ چیزیں میری طرف سے ہیں۔

توبہ کرنا تمہارا کام ہے اور معاف فرمانا میرا کام ہے۔
اطاعت تمہاری ہوگی، جنت ہماری طرف سے ہوگی۔
شکر تمہاری طرف سے ہوگا، رزق ہماری طرف سے ہوگا۔
رضا تمہاری جانب سے ہوگی، قضا میری جانب سے ہوگی۔
صبر تمہاری طرف سے ہوگا، آزمائش میری طرف سے ہوگی۔
دعا تمہاری طرف سے ہوگی اور قبولیت میری طرف سے ہوگی۔

(۲۲) خداوند قدوس نے حضور اکرمؐ سے فرمایا: لوگ چھ وجہ سے فخر کرتے ہیں۔ خوبصورت چہرے کی وجہ سے، فصاحت کی وجہ سے، مال کی وجہ سے، حسب و نسب کی وجہ سے، قوت کی وجہ سے، حکومت کی وجہ سے، اے محمدؐ!

* جو شخص اپنے چہرے کی زیبائی کی وجہ سے فخر کرتا ہے تو اس کے چہرے کو آگ جلائے گی اور وہ جہنم میں قید رہے گا۔

* جو مال اور اولاد پر فخر کرتا ہے اسے قرآن کی یہ آیت سنائیں: **یوم لا ینفع مال ولا بنون**. (سورۂ شعراء آیت ۸۸) یعنی اس دن مال اور اولاد فائدہ نہیں دیں گے۔

* جو قوت و طاقت پر فخر کرتا ہے اسے قرآن کی یہ آیت سنائیں **علیها ملائکة غلاظ شداد لا یعصون اللّٰه ما امرهم ویفعلون مایؤمرون.** (سورۂ تحریم آیت ٦) یعنی اس دوزخ پر سخت طاقتور فرشتے مقرر ہوں گے جو اللہ کے فرمان کی نافرمانی نہیں کرتے اور انہیں جو حکم دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔

* جو شخص اپنے حسب و نسب پر فخر کرتا ہے اسے یہ آیت سنائیں: **فلآ انساب بینهم یومئذ ولا یتسائلون.** (سورۂ مومنون آیت ۱۰۱) یعنی جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے درمیان نسب کے رشتے باقی نہیں رہیں گے اور نہ ہی ایک دوسرے سے سوال کریں گے۔

* جو اپنی حکومت کی وجہ سے فخر کرتا ہے اسے یہ آیت سنائیں: **لمن الملك الیوم للّٰه الواحد القهار.** (سورۂ غافر آیت ١٦) یعنی آج کس کی حکومت ہے؟ خدائے قہار و واحد کی۔

چوتھی فصل

حضور اکرمؐ کی امام علیؑ کو وصیتیں

(نقل از کتاب روضۃ المذنبین)

(۲۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلیؑ! تم چھ لاکھ بکریاں پسند کرتے ہو یا چھ لاکھ دینار پسند کرتے ہو یا چھ لاکھ (حکمت آمیز) باتیں پسند کرتے ہو؟

امام علیؑ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! میں چھ لاکھ باتیں پسند کرتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: یاعلیؑ! میں چھ لاکھ باتوں کا نچوڑ چھ باتوں میں پیش کرتا ہوں۔

یاعلیؑ! جب لوگوں کو دیکھو کہ وہ نوافل میں مصروف ہیں تو تم فرائض کی تکمیل میں مصروف ہو جاؤ۔

یاعلیؑ! جب لوگوں کو دیکھو کہ وہ دنیاوی کاموں میں مصروف ہیں تو تم اُخروی کاموں میں مشغول ہو جاؤ۔

یاعلیؑ! جب لوگوں کو دیکھو کہ دوسروں کے عیب نکالنے میں مصروف ہیں تو تم اپنے نفس کی اصلاح میں لگ جاؤ۔

یاعلیؑ! جب لوگوں کو دیکھو کہ وہ دنیاوی زیب و زینت کے حصول میں مصروف ہیں تو تم آخرت کی زینت کے لئے مصروف ہو جاؤ۔

یاعلیؑ! جب لوگوں کو کثرت عمل میں مصروف پاؤ تو تم اخلاص عمل کا نمونہ بن جاؤ۔

ع از علیؑ آموز اخلاص عمل

یاعلیؑ! جب لوگوں کو مخلوق کی قربت کے حصول میں بے چین پاؤ تو تم خدا کے تقرب کے حصول میں مشغول ہو جاؤ۔

یا علیؑ! ایک زمانہ آنے والا ہے کہ جو کوئی حق کا اقرار کرے گا نجات پائے گا۔ دریافت کیا گیا کہ یارسول اللہؐ! اس روز عمل کہاں ہوگا؟ فرمایا: عمل نہیں ہوگا۔

(۲۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علیؑ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! میں تمہیں چند باتوں کی وصیت کرتا ہوں انہیں یاد رکھنا۔ پھر دعا کر کے فرمایا: اے اللہ! علیؑ کی اس سلسلے میں مدد کرنا۔

پہلی بات ہے سچ بولنا: یاعلیؑ! تمہارے منہ سے کبھی جھوٹ نہیں نکلنا چاہئے۔

دوسری بات ہے تقویٰ: یا علیؑ! کبھی خیانت کی جسارت نہ کرنا۔

تیسری بات ہے خوف خدا: گویا کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔

چوتھی بات یہ ہے: خوف خدا میں زیادہ رونا اس کے بدلے میں اللہ تمہارے لئے جنت میں ایک ہزار گھر بنائے گا۔

پانچویں بات یہ ہے: دین کے لئے اپنی جان و مال قربان کر دینا۔

چھٹی بات یہ ہے: نماز، روزہ، صدقہ میں میرے طریقے پر عمل پیرا رہنا۔

نماز پچاس رکعتیں ہیں۔ ہر ماہ کے پہلے عشرے کے جمعرات، دوسرے عشرے کے بدھ اور آخری عشرے کے جمعرات کے دن روزہ رکھنا۔

صدقہ: اپنی پوری کوشش و توانائی کے بقدر صدقہ کرو یہاں تک کہ دل میں آئے کہ میں نے اسراف کیا ہے حالانکہ تم نے اسراف نہیں کیا۔

پھر تین مرتبہ فرمایا: نمازِ شب کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ تین مرتبہ فرمایا: نمازِ ظہر کو ہاتھ سے نہ جانے دینا۔

ہر حال میں قرآن مجید کی تلاوت کرو، نماز میں رَفعْ یَدَیْن کرو، ہر وضو کے وقت مسواک کرنا، محاسن اخلاق پر عمل پیرا رہنا، برے اعمال سے پرہیز کرنا۔ اگر ان باتوں پر عمل نہ کیا تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہیں کرو گے۔

03333589401

پانچویں فصل

شیعہ علماء و عامہ سے منقول احادیث

(۲۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا دن کسی حق کے فیصلے کے بغیر، فرض کی ادائیگی کے بغیر، علم کے حصول کے بغیر، نیکی کی بنیاد رکھے بغیر، اچھائی حاصل کرنے کے بغیر، بزرگی کی بنیاد رکھے بغیر ڈوب گیا، تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور خدا کی طرف سے سزا کا حقدار بنا۔

(۲۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدمؑ! تو ہر روز اپنا رزق کھاتا ہے پھر بھی تو غمگین ہوتا ہے۔ تیری زندگی سے روزانہ ایک دن کم ہو رہا ہے پھر بھی تو خوش ہوتا ہے۔ تیری ضرورت کے مطابق میں نے تجھے دیا لیکن تو اتنا رزق چاہتا ہے جس سے تو سرکش ہو جائے۔ کم رزق پر تو قناعت نہیں کرتا۔ زیادہ رزق سے تو سیر نہیں ہوتا۔

چھٹی فصل

کلام امیرالمومنین علیہ السلام

(۲۷) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جس میں چھ خصلتیں ہوں تو جنت کے تمام دروازے اس پر کھل جائیں گے اور جہنم کے تمام دروازے اس پر بند ہو جائیں گے۔

جس نے اللہ کی معرفت حاصل کر کے اسکی اطاعت کی۔ جس نے شیطان کو پہچان کر اسکی نافرمانی کی۔ حق کو پہچان کر اسکی پیروی کی۔ باطل کو پہچان کر اس سے جدا ہوگیا۔ دنیا کو پہچان کر اس سے علیحدہ ہوگیا۔ آخرت کو پہچان کر اسکا خواہشمند بنا۔

(۲۸) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جسم کی چھ حالتیں ہیں۔ تندرستی، بیماری، موت، حیات، نیند، بیداری۔

اور اسی طرح سے روح کی بھی چھ حالتیں ہیں: روح کی حیات علم ہے، روح کی موت اس کی جہالت ہے، روح کی بیماری شک ہے، روح کی صحت یقین ہے، روح کی نیند غفلت ہے، روح کی بیداری اس کی نگہبانی ہے۔

(۲۹) حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: مسجد کوفہ میں ایک شامی نے امیرالمومنینؑ سے کچھ مسائل دریافت کئے۔ ان مسائل میں یہ مسئلہ بھی پوچھا کہ ان چھ انبیاءؑ کے نام بتائیں جن کے دو دو نام ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: حضرت یوشعؑ بن نون ہی حضرت ذوالکفلؑ ہیں۔ حضرت یعقوبؑ ہی اسرائیلؑ ہیں۔ حضرت خضرؑ کا دوسرا نام خلیقا ہے۔ حضرت یونسؑ کا دوسرا نام ذوالنونؑ ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا دوسرا نام مسیحؑ ہے۔ حضرت محمدؐ کا دوسرا نام احمدؐ ہے۔ ان سب پر درود ہو۔

(۳۰) ایک اور شامی نے مسجد کوفہ میں امیرالمومنینؑ سے دریافت کیا کہ آپؑ ان چھ چیزوں کے نام بتائیں جو نہ صلب پدر میں رہیں اور نہ ہی ماں کے پیٹ میں ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: وہ ہیں حضرت آدمؑ۔ حضرت حواؑ۔ حضرت اسماعیلؑ کی بجائے ذبح ہونے والا دنبہ۔ حضرت موسیٰؑ کا عصا۔ حضرت صالحؑ کی ناقہ۔ جس چمگادڑ کو حضرت عیسیٰؑ نے بنایا اور اس نے اللہ کے حکم سے پرواز کی تھی۔

(۳۱) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ چھ قسم کے لوگوں کو چھ وجوہات کی بناء پر عذاب دے گا۔ عرب کو عصبیت کی وجہ سے۔ دہقانوں کو تکبر کی وجہ سے۔ حکام کو ظلم کی وجہ سے۔ فقہاء کو حسد کی وجہ سے۔ تجار کو خیانت کی وجہ سے۔ دیہاتیوں کو جہالت کی وجہ سے۔

(۳۲) حضرت امام صادقؑ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت امیرالمومنینؑ

سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مردار کی رقم، کتے کی رقم، شراب کی رقم، زنا کی رقم، فیصلہ میں رشوت کی رقم، اور کاہن کی اجرت حرام ہے۔

(۴۳) اصبغ بن نباتہ حضرت امیرالمومنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: چھ قسم کے لوگوں کو سلام نہیں کرنا چاہئے اور چھ قسم کے لوگوں کی نماز کی امامت نہیں کرنی چاہئے اور اس امت میں چھ کام قوم لوط کے ہیں۔

جن کو سلام نہیں کرنا چاہئے وہ یہ ہیں: یہود۔ نصاریٰ۔ چوپڑ اور شطرنج کھیلنے والے۔ شراب نوش، بربط اور طنبورہ بجانے والے۔ ایک دوسرے کی ماں کو گالیاں دے کر خوش ہونے والے۔ باطل کے حامی شعراء۔

جن چھ افراد کو نماز کی امامت نہیں کرنی چاہئے وہ یہ ہیں: حرامزادہ۔ مرتد۔ ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ بلاد کفار میں رہائش اختیار کرنے والا۔ شرابی، جس پر حد شرعی جاری ہوئی ہو۔ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

اس امت میں قوم لوط کے چھ اعمال ہیں: غلیل بازی۔ محفل میں پادنا۔ ابروؤں کے بال تراشنا۔ قبایا قمیض کو زمین پر گھسیٹ کر چلنا۔ رہزنی۔ لواطت۔

(۴۴) امام علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت سعدؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور بہت سے دوسرے صحابہ کرام حضور اکرمؐ کو تلاش کرتے ہوئے حضرت ام سلمہؓ کے دروازے پر آئے۔ میں اس وقت دروازے پر کھڑا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھ سے حضور اکرمؐ کے متعلق پوچھا۔

میں نے کہا: حضور اکرمؐ ابھی باہر آنے ہی والے ہیں۔

تھوڑی دیر بعد حضور اکرمؐ گھر سے باہر تشریف لائے اور میری پشت پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے فرزند ابوطالبؑ! تم میرے بعد چھ باتوں کے ذریعے قریش سے

احتجاج کرو گے اور یہ صفات قریش میں سے کسی کو حاصل نہیں ہیں۔

تم اول المسلمین ہو۔ تم ہی سب سے زیادہ معرفت خدا رکھنے والے ہو۔ تم ہی سب سے زیادہ عہد الٰہی کو نبھانے والے ہو۔ تم ہی سب سے زیادہ رعایا پر شفقت کرنے والے ہو۔ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے تم ہو۔ خدا کے نزدیک سب سے افضل تم ہی ہو۔

(۳۵) نوف کی روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت امیرالمومنینؑ کے پاس گزاری۔ آپؑ ساری رات نماز پڑھتے رہے اور تھوڑی دیر بعد باہر جاکر آسمان کی طرف نگاہ کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔ رات کے کچھ حصہ کے گزرنے کے بعد میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: خبردار! ظالم حکمرانوں کا عُشر وصول کرنے والا نہ بننا۔ شاعر نہ بننا۔ پولیس والا نہ بننا۔ محلّہ کا سرکاری مخبر نہ بننا۔ طنبورہ نواز نہ بننا۔ طبلہ بجانے والا نہ بننا۔ اس لئے کہ ایک رات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گھر سے باہر تشریف لائے تھے، آسمان کو دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں ان مذکورہ افراد کے علاوہ کسی اور کی دعا رد نہیں ہوتی۔

(۳۶) امیرالمومنین علیہ السلام کا فرمان ہے کہ انسان کا کمال چھ باتوں سے ہے۔ دو چھوٹی سی چیزیں، دو بڑی سی چیزیں، دو بقایا چیزیں۔

دو چھوٹی چیزیں اس کا قلب و زبان ہیں۔ اس لئے کہ جب انسان جنگ کرتا ہے تو دل کے ذریعے سے جنگ کرتا ہے اور جب بولتا ہے تو زبان کے ذریعے سے بولتا ہے۔ دو بڑی چیزیں وہ اس کا عقل اور ایمان ہیں۔ دو بقایا چیزیں اس کا مال اور خوبصورتی ہیں۔

(۳۷) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے کریم کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: کریم وہ ہے جب تم اسے بلاؤ تو لبیک کہے۔ جب اس کی اطاعت کرو تو اس کا

بدلہ دے۔ جب تم اس کی نافرمانی کرو تو بھی تم پر احسان کرے۔ اگر تم اس کی طرف پشت کرو تو تمہیں پکارے۔ اگر اس کے پاس جاؤ تو تمہیں اپنا مقرب بنائے۔ اگر اس پر توکل کرو تو تمہاری مدد کرے۔

(۳۸) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: چھ چیزیں اچھی ہیں لیکن چھ افراد میں بہت ہی اچھی لگتی ہیں۔

عدل، بذات خود اچھی چیز ہے لیکن بادشاہوں میں بہت اچھا ہے۔ صبر، بذات خود اچھی چیز ہے لیکن فقراء میں بہت ہی اچھا ہے۔ تقویٰ، بذات خود اچھی چیز ہے لیکن علماء میں بہت زیادہ اچھا ہے۔ توبہ، بذات خود اچھی چیز ہے لیکن جوانوں میں بہت ہی اچھی ہے۔ حیاء، بذات خود اچھی چیز ہے لیکن عورتوں میں بہت اچھی ہے۔ سخاوت، بذات خود اچھی چیز ہے لیکن اغنیاء میں بہت اچھی ہے۔

حاکم بغیر عدل کے وہ بادل ہے جس میں بارش نہ ہو۔ فقیر بغیر صبر کے وہ چراغ ہے جس میں روشنی نہ ہو۔ عالم بغیر تقویٰ کے وہ درخت ہے جس میں ثمر نہ ہو۔ غنی بغیر سخاوت کے وہ زمین ہے جس میں پیداوار نہ ہوتی ہو۔ نوجوان بغیر توبہ کے وہ نہر ہے جس میں پانی نہ ہو۔ عورت بغیر حیاء کے وہ طعام ہے جس میں نمک نہ ہو۔

امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص میں چھ اوصاف ہوں اس کی دوستی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جو تمہیں کوئی بات سنائے تو جھوٹ ہو۔ اگر تم اسے کوئی بات سناؤ تو تمہیں جھٹلائے۔ اگر تم اس کے پاس امانت رکھو تو وہ خیانت کرے۔ اگر وہ تمہارے پاس امانت رکھے تو تم پر خیانت کا الزام لگائے۔ اگر تم اس پر احسان کرو تو تمہاری ناشکری کرے۔ اگر وہ تم پر کوئی احسان کرے تو بعد میں احسان جتلائے۔

ساتویں فصل

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول احادیث

(۳۹) زکریا بن مالک جعفی نے صادق علیہ السلام سے واعلموآ انما غنمتم من شیٍٔ فان للّٰہ خمسه وللرسول ولذی القربی والیتامٰی والمساکین وابن السبیل۔ (سورۂ انفال آیت ۴۱) ''یعنی جان لو تمہیں غنیمت حاصل ہو تو اس میں پانچواں حصہ اللہ کا ہے اور رسولؐ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کا ہے۔'' کی آیت مبارکہ کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا: رسول مقبولؐ کے خمس کا حصہ (آپؐ کے بعد) آپؐ کے اقرباء کا ہے اور ذِوی الْقُربٰی کا خمس بھی اقرباء رسولؐ کا ہے اور یَتَامٰی کا حصہ بھی اہلبیتؑ کے یتیموں کا ہے یہ چار حصے اہلبیتؑ کے ہیں۔ (یعنی سہم خدا، سہم پیغمبرؐ، سہم ذوی القربیٰ، سہم یتامیٰ) مساکین اور مسافر کے متعلق جیسا کہ تجھے علم ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے اور صدقہ ہمارے لئے حلال نہیں ہے، لہٰذا وہ حصہ مساکین امت اور مسافرین امت کو ملے گا۔ (حدیث کے آخری حصے سے مراد ہے کہ چونکہ صدقہ ہم پر حرام ہے اس لئے ہمارے مسافر اور غرباء خمس کے ان سہموں کے مستحق ہیں)۔

حارث بن مغیرہ نے امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن میں چھ اوصاف نہیں ہوتے۔ دھوکہ، تلخی، جھوٹ، عناد، حسد، سرکشی۔

(۴۰) چھ افراد کو سلام نہ کیا جائے: یہودی، نصرانی، جو شخص پاخانہ کر رہا ہو، جو شراب کے دسترخوان پر ہو، جو شریف عورتوں پر بہتان طرازی کرے، ان لوگوں پر جو ایک دوسرے کو ماں کی گالیاں دے کر خوش ہوتے ہیں۔

(۴۱) حضرت امام صادق علیہ السلام نے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے

(۴۶) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سہل و سادہ آئین نماز و زکوۃ و روزہ و رمضان و حج و اطاعت امام اور مومنین کے حق کی پاسداری ہے کہ اگر کوئی حق مومن ادا نہ کرے تو خداوند عالم روز قیامت پانچ سو سال اسے کھڑا رکھے گا یہاں تک کہ خون اور پسینہ اس کے جسم سے جاری ہو جائے۔ پھر کوئی خدا کی جانب سے آواز دے گا کہ یہ وہ ظالم ہے جس نے خدا کا حق ادا نہیں کیا تھا۔ چالیس سال اس کو سرزنش کی جائے گی اور پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔

(۴۷) چھ گروہ بزرگی اور بڑائی کے حامل نہیں: اہل سندھ، زنجباری، ترک، کرد، خوزستانی، رے کے اصل شہری۔ (یہ حدیث خاص زمانہ اور خاص وضع سے مخصوص ہے اور اس زمانہ اور وضع کے بغیر عمومیت نہیں رکھتی۔ چنانچہ اگر کوئی اہل شہر رے کی تعریف یا مذمت کرے تو اس وقت کی شرائط کو مدنظر رکھے نہ یہ کہ ماضی یا مستقبل کی خبر دے رہا ہو)۔

(۴۸) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مرنے کے بعد ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر چھ چیزوں کا نفع مرنے کے بعد بھی مومن کو پہنچتا رہتا ہے۔

نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا مانگے۔ اس کا قرآن جس کی تلاوت کی جائے۔ کنواں جسے زندگی میں کھود کر مر گیا، اس کے بعد مخلوق اس سے فائدہ اٹھائے۔ درخت جسے کاشت کر جائے۔ صدقہ جاریہ۔ کوئی اچھا طریقہ رائج کر کے جائے اور اس کے بعد لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

(۴۹) زنا کے چھ برے نتائج ہوتے ہیں: تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔ دنیا میں یہ کہ چہرے کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔ فقر اور تنگدستی گھیر لیتے ہیں اور عمر کم ہو جاتی ہے۔ آخرت میں یہ کہ خدا کے غضب کا نشانہ بنتا ہے۔ حساب میں سختی ہوتی ہے اور ہمیشہ کے عذاب کا مستحق بنتا ہے۔

(۵۰) چھ افراد سے غم دور نہیں ہوتا: کینہ پرور، حاسد، جو شخص امارت دیکھنے کے بعد تازہ غربت کا شکار ہوا ہو، وہ غنی جو ہر وقت فقر سے ڈرتا رہے، ایسے رتبہ کا طالب جس کی اہلیت اس میں نہ ہو، اہل ادب کا ہم نشین جو خود باادب نہ ہو۔

(۵۱) امام علی بن الحسین زین العابدین علیہما السلام نے فرمایا: ہمارے زمانے کے لوگوں کے چھ طبقے ہیں۔ شیر، بھیڑیا، لومڑی، کتا، سور اور بکری۔

* دنیا کے سلاطین شیر کی طرح ہیں، ان میں سے ہر ایک فاتح بننا چاہتا ہے، کوئی بھی مفتوح نہیں بننا چاہتا۔
* تاجر جو سودا خریدتے وقت سودے کی مذمت کرتے ہیں اور فروخت کرتے وقت سودے کی تعریف کرتے ہیں۔ ایسے تاجر بھیڑیے کی طرح ہیں۔
* وہ افراد جو دین کو کمائی کا ذریعہ بنا کر کھا رہے ہیں، زبان سے وہ باتیں کرتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں، ایسے افراد لومڑی کی مانند ہیں۔
* مُخَنَّث اور ان جیسے افراد جنہیں جب بھی برائی کی دعوت دی جائے تو برائی کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں، یہ لوگ سور کی مانند ہیں۔
* وہ لوگ جو اپنی زبان کی وجہ سے لوگوں کو ستاتے ہیں اور لوگ ان کی زبان درازی سے محفوظ رہنے کے لئے ان کی عزت کرتے ہیں، ایسے لوگ کتے کی طرح ہیں۔
* مومن بے چارہ بکری کی طرح ہے جس کے بال اتارے جاتے ہیں، جس کی کھال کھینچی جارہی ہے، جس کی ہڈیاں توڑی جارہی ہیں، بھلا ایک بے چاری بکری، شیر اور بھیڑیے اور لومڑی اور کتے اور سور کے درمیان کیا کر سکتی ہے۔

آٹھویں فصل

کلام حکماء

(۵۲) افلاطون کا قول ہے: عالم ایک کُرّہ ہے، زمین مرکز ہے[1]، افلاک کمانیں ہیں، حوادث تیر ہیں، انسان نشانہ ہیں، اور تیر چلانے والا اللہ ہے۔ اب انسان اس سے بچ کر کہاں جائے؟

امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے جب افلاطون کا یہ قول سنا تو فرمایا: ففروا الی اللّٰہ. یعنی اللہ کی طرف بھاگو۔

(۵۳) ایک دانا کا قول ہے: چھ چیزیں جہالت کا ثبوت ہیں۔ بلا سبب غصے ہونا، بے فائدہ بات کرنا، بے جا عطیہ دینا، ہر شخص کے پاس راز کا افشاں کرنا، ہر شخص پر اعتماد کرنا، دوست دشمن کی پہچان نہ رکھنا۔

(۵۴) حضرت لقمان حکیمؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا! میں تمہیں چھ باتوں کی وصیت کرتا ہوں اور ان باتوں میں اولین و آخرین کا علم مضمر ہے۔

اپنے دل کو دنیا میں اتنا ہی مشغول رکھ جتنی دیر تجھے دنیا میں رہنا ہے۔ آخرت کے لئے اتنا ہی عمل کر جتنی دیر تجھے خدا کی ضرورت ہے۔ اپنے رب کی اطاعت اتنی کر جتنی تجھے خدا کی ضرورت ہے۔ دوزخ سے بچنے کیلئے اپنی پوری جدوجہد صرف کر۔ گناہوں کی اتنی جسارت کر جتنا دوزخ میں تو صبر کر سکتا ہے۔ جب اپنے مولا کی نافرمانی کرنے کا شوق ہو تو ایسی جگہ تلاش کر جہاں تجھے خدا نہ دیکھ سکے۔

(۵۵) تمام اہل دانش کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام بیماریاں چھ چیزوں سے پیدا ہوتی ہیں: رات کو نہ سونا، دن میں زیادہ سونا، بھرے ہوئے پیٹ پر کھانا، پیشاب روکنا،

---

[1] علوم کی ترقی کے بعد یہ نظریہ غلط ثابت ہو چکا ہے۔

کثرت جماع، آدھی رات کو پانی پینا۔

(۵۶) بزرجمہر کا قول ہے: چھ چیزیں دنیا جہان کی شاہی کی طرح عظیم ہیں (یعنی جو کوئی ان کا حامل ہے گویا پوری دنیا اس کی ہے)۔ خوشگوار غذا، نیک اولاد، فرماں بردار بیوی، محکم کلام، کمالِ عقل، تندرستی۔

(۵۷) ایک مؤرخ نے لکھا ہے: ایک مرتبہ کسریٰ کسی بات پر بزرجمہر پر ناراض ہوگیا۔ اسے پابجولان کر کے تاریک قید خانہ میں ڈال دیا۔ کچھ دنوں بعد اپنے ایک وزیر کو بھیجا کہ جاکر اس کی حالت دیکھو۔ جب وزیر قید خانہ میں گیا تو بزرجمہر کو دیکھا کہ وہ بے حد مطمئن نظر آرہا تھا۔

وزیر نے حیران ہوکر پوچھا: اس حالت میں تو اتنا مطمئن کیوں نظر آرہا ہے؟

بزرجمہر نے کہا: اصل بات یہ ہے کہ میں نے چھ اجزاء جمع کر کے ان کا معجون تیار کیا ہے جس کی بدولت میں مطمئن ہوں۔

وزیر نے کہا: وہ نسخہ ہمیں بھی بتاؤ، شاید یہ کبھی ہمارے کام بھی آجائے۔

بزرجمہر نے کہا: اس معجون کا پہلا جز اللہ پر بھروسہ ہے۔ دوسرا جز اس بات کا ایمان ہے کہ تقدیر کے لکھے کو نہیں ٹالا جاسکتا۔ تیسرا جز یہ کہ امتحان دینے والے کو صبر سے کام لینا چاہئے۔ چوتھا جز اگر میں صبر نہیں کروں گا تو میرا چارۂ کار کونسا ہے۔ پانچواں جز یہ خیال کہ آزمائش اس سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ چھٹا جز یہ امید کہ اس تکلیف کے بعد راحت بھی ممکن ہے۔

بعدازاں وہ وزیر کسریٰ کے پاس گیا اور اسے یہ ساری باتیں سنائیں۔ کسریٰ نے خوش ہوکر اسے رہا کردیا اور دوبارہ اپنے مقربین میں شامل کرلیا۔

(۵۸) ایک دانا کا قول ہے: جو شخص دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گا اللہ اسے چھ سزائیں دے گا۔ تین سزائیں دنیا میں اور تین سزائیں آخرت میں ملیں گی۔

جو سزائیں دنیاوی ہیں وہ یہ ہیں: طویل آرزوئیں جن کی کوئی حد مقرر نہیں ہوگی۔ شدید حرص جس میں قناعت حاصل نہ ہوگی۔ عبادت کی مٹھاس کو اس سے سلب کرلیا جائے گا۔

جو سزائیں اُخروی ہیں وہ یہ ہیں: روز محشر کی سختی۔ سخت حساب۔ طویل حسرت۔

(۵۹) ارسطو کا قول ہے: بادشاہ کی ہم نشینی کے وقت احتیاط سے کام لو۔ دوست کی صحبت میں تواضع سے کام لو۔ دشمن کی ملاقات کے وقت بدگمانی سے کام لو۔ عوام کی ملاقات کے وقت مسکراتے چہرے سے کام لو۔ اپنے نفس کی اصلاح کے لئے ترک خواہشات سے کام لو۔ اپنے رب کی رضا کے حصول کے لئے تقویٰ سے کام لو۔

(۶۰) ایک دانا کا قول ہے: چھ چیزوں کو صرف بلند ہمت شخص ہی برداشت کرسکتا ہے۔ عالمِ تندرستی میں فخر سے پرہیز۔ سخت مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ خواہشات کے طوفان میں نفس کو عقل کے قبضے میں دے دینا۔ دوست دشمن سے راز کا مخفی رکھنا۔ بھوک پر صبر کرنا۔ برے ہمسائے کو برداشت کرنا۔

(۶۱) ایک دانا کا قول ہے: دنیا کی آبادی و ترقی چھ اسباب کی وجہ سے ہے۔

* باآسانی نکاح کرنا اور نکاح کی خواہش کرنا: اس لئے کہ اگر انسانوں میں یہ صفت نہ ہوتی تو نسل ختم ہو جاتی۔
* اولاد پر شفقت: اگر یہ جذبہ نہ ہوتا تو تربیت نہ ہونے کے سبب بچے ہلاک ہو جاتے۔
* لمبی امیدیں: اگر انسان میں لمبی امیدیں نہ ہوتیں تو لوگ اپنے کاروبار چھوڑ دیتے اور دنیا کی ترقی نہ ہو سکتی۔
* اپنی موت کے وقت سے ناواقفیت: اگر انسان کو اپنی موت کے وقت کا علم ہوتا تو وہ مرنے کے غم میں ہروقت پریشان رہتا اور دنیا کے کاروبار معطل ہو جاتے۔
* امیر غریب کا فرق: اگر دنیا میں یہ فرق نہ ہوتا تو کوئی کسی کا کام ہی نہ کرتا

اور اس طرح سے نظام عالم فاسد ہوتا۔

* عادل حکمران کا وجود: اگر دنیا میں عادل حاکم نہ ہو تو لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کردیں گے۔

نویں فصل

زاہدوں اور عابدوں کے اقوال زریں

(۶۲) ایک عابد کا قول ہے: اللہ نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں مخفی رکھا ہے۔ اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں مخفی رکھا۔ اپنے غضب کو اپنی معصیت میں مخفی رکھا۔ اسم اعظم کو قرآن مجید میں مخفی رکھا۔ اولیاء کو مخلوق میں مخفی رکھا۔ لیلۃ القدر کو ماہ رمضان میں مخفی رکھا۔ صلوٰۃ وسطیٰ کو نماز پنجگانہ میں مخفی رکھا۔

(۶۳) ایک عابد کا قول ہے: مومن کو ہمیشہ چھ قسم کے خوف لاحق رہتے ہیں۔ اللہ کی طرف سے اس بات کا خوف کہ وہ اسے اچانک ہی نہ پکڑے۔ کراماً کاتبین کی طرف سے ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے کہ وہ اس کے رسوا کنندہ افعال لکھ رہے ہیں۔ شیطان سے ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے کہ کہیں وہ حالت غفلت میں نہ آجائے۔ موت کی طرف سے خوف کہ اسے ناگہانی آپکڑے۔ دنیا کی طرف سے ہمیشہ متفکر رہتا ہے کہیں وہ اس کی رنگینیوں میں کھو کر اپنا مقصد تخلیق نہ چھوڑ دے۔ اہل و عیال کی وجہ سے خوفزدہ رہتا ہے کہ ان کی وجہ سے فرائض الٰہی میں کہیں کوتاہی نہ ہو جائے۔

(۶۴) ذوالنون مصری سے نقل ہے کہ میں نے بیت المقدس میں ایک پتھر پر لکھا دیکھا: ہر ڈرنے والا بچا رہتا ہے۔ ہر امیدوار طلب میں لگا رہتا ہے۔ ہر گنہگار بزدل ہوتا ہے۔ ہر فرمانبردار مطمئن ہوتا ہے۔ ہر قانع عزت والا ہوتا ہے۔ ہر لالچی ذلیل

ہوتا ہے۔ جب میں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ یہ کلمات تمام حکمتوں کی بنیاد ہیں۔

(۶۵) یحییٰ بن معاذ کا قول ہے کہ علم، عمل کا راہنما ہے۔ فہم، علم کا ظرف ہے۔ عقل، نیکی کی میر کارواں ہے۔ خواہش نفس، گناہوں کی سواری ہے۔ لمبی امیدیں، متکبرین کا زاد راہ ہے۔ دنیا آخرت کا بازار ہے۔

(۶۶) احنف بن قیس کا قول ہے: حاسد کو راحت نہیں ملتی۔ جھوٹے کو مردانگی نہیں ملتی۔ بخیل کو دوست نہیں ملتا۔ بادشاہوں میں وفا نہیں ملتی۔ بداخلاق کو سرداری نہیں ملتی۔ اللہ کی قضا کو ٹالنے والا نہیں ملتا۔

(۶۷) انہی احنف بن قیس سے کسی نے پوچھا: بندہ کے لئے اللہ کی طرف سے بہترین تحفہ کونسا ہے؟ فرمایا: فطری عقل (کہ سرشت میں ہو نہ کہ اکتسابی کہ تجربہ سے حاصل ہو)۔ سائل نے پوچھا اگر نہ ہو تو؟ فرمایا: نیک ادب۔ سائل نے پوچھا اگر ادب نہ ہو تو؟ فرمایا: موافقت کرنے والا دوست۔ سائل نے پوچھا اگر میسر نہ ہو تو؟ فرمایا: مضبوط دل (خدا پر یقین رکھنے والا)۔ سائل نے پوچھا اگر نہ ہو تو؟ فرمایا: خاموشی۔ سائل نے پوچھا اگر یہ بھی نہ ہو تو؟ اس وقت احنف فرمایا: جلدی موت اس کے لئے بہترین تحفہ ہے۔

(۶۸) ایک عابد سے پوچھا گیا کہ وہ کونسا طریقہ ہے جس کے ذریعے یہ پتا چل سکے کہ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول ہوئی ہے یا نہیں؟

عابد نے جواب دیا: ہمیں قطعی علم تو نہیں ہے البتہ کچھ علامتیں ایسی ہیں۔ جن کے ذریعے سے توبہ کی قبولیت کا علم ہو سکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو گناہ سے معصوم نہ سمجھے۔ اپنے دل سے خوشی کو غائب اور افسوس کو موجود سمجھے۔ نیک لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھے۔ اہل فسق و شریر لوگوں کی محفل سے پرہیز کرے۔ دنیا کی چھوٹی سی نعمت کو بڑا اور آخرت کے بڑے عمل کو چھوٹا تصور

کرے۔ جس چیز کی اللہ نے ضمانت دی ہے اس سے بے فکر ہو کر اپنے دل کو ان اشیاء میں مشغول رکھے کہ جن کی ضمانت نہیں دی گئی ہے[1]۔ ہمیشہ اپنے زبان کی حفاظت کرے۔ ہمیشہ عظمت الٰہی میں غور و تدبر کرے۔ ہمیشہ گناہوں کی وجہ سے مغموم اور نادم رہے۔

(۶۹) ابو سلمان دارانی کا قول ہے: جس نے سیر ہو کر کھایا اسے چھ نقصانات کا سامنا کرنا ہے۔ عبادت کی حلاوت سے محرومی۔ حکمت کی یاد اس کے لئے ناممکن بن جاتی ہے۔ بھوکوں پر شفقت سے محروم ہو جاتا ہے کیونکہ آدمی جب سیر ہو کر کھاتا ہے تو اسے سارا جہان اپنی طرح نظر آتا ہے۔ عبادت اس کے لئے بوجھ بن جاتی ہے۔ خواہشات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ دیگر یہ کہ مومن مساجد کے گرد چکر لگاتے ہیں اور پیٹ بھر کر کھانے والا بیت الخلاء کے چکر لگاتا ہے۔

(۷۰) ایک عابد کا قول ہے: نفس کی چھ قسمیں ہیں۔

لَوّامَہ: یہ مکر، قہر، خود پسندی سے عبارت ہے۔

مُلہِمَہ: یہ سخاوت، قناعت، علم، تواضع، توبہ، صبر و تحمل سے عبارت ہے۔

مُطمَئِنَّہ: یہ توکل، فروتنی، عبادت، شکر و رضا سے عبارت ہے۔

اَمّارَہ: یہ بخل، حرص، تکبر، جہالت، حسد، شہوت اور غضب سے عبادت ہے۔

راضِیَہ: یہ کرامت، اخلاص، تقویٰ، ریاضت ذکر و فکر سے عبارت ہے۔

مَرضِیَّہ: یہ تقرب الٰہی سے عبارت ہے۔

(۷۱) علامہ دوانی نے اپنے ایک خط میں ایک دوست کو لکھا: تمہیں لازم ہے کہ چھ اشیاء کو مخفی رکھو یہ صالحین کا عمل ہے اور متقین کا جوہر ہے۔

---

[1] اللہ کی طرف سے ہر جاندار کے لئے رزق کی ضمانت دی گئی ہے لیکن کسی کے جنتی ہونے کی ضمانت نہیں دی گئی۔

اپنے فاقہ کو مخفی رکھو، یہاں تک کہ لوگ تمہیں غنی سمجھیں۔ اپنے صدقہ کو مخفی رکھو، یہاں تک کہ لوگ تمہیں بخیل سمجھیں۔ اپنے غصے کو مخفی رکھو، یہاں تک کہ لوگ تمہیں خوش سمجھیں۔ دشمنی کو مخفی رکھو، یہاں تک کہ لوگ تمہیں اس کا دوست سمجھیں۔ اپنے نوافل کو مخفی رکھو، یہاں تک کہ لوگ تمہیں کوتاہی کرنے والا سمجھیں۔ اپنے درد کو مخفی رکھو، یہاں تک کہ لوگ تمہیں تندرست سمجھیں۔

(۷۲) شفیق بلخی نے فرمایا: چھ اسباب کی وجہ سے مخلوق میں فساد داخل ہوا۔ آخرت کے عمل کے لئے ارادہ کی کمزوری۔ لوگوں کا اپنے اجسام کو خواہشات کے زندان کا قیدی بنا دینا۔ موت کے نزدیک ہونے کے باوجود لمبی آرزوئیں۔ اتباع خواہشات کرنا اور سنت رسولؐ کو ترک کرنا۔ مخلوق کی رضا کو خالق کی رضا پر ترجیح دینا۔ بزرگوں کی لغزش کو دین سمجھنا اور اپنے لئے قابل فخر تصور کرنا۔

(۷۳) سہل بن عبداللہ کا قول ہے: جب تک کسی شخص میں چھ صفات نہ ہوں اس وقت تک وہ حق کا مرید نہیں ہوسکتا۔ مخالفت نفس، دنیاوی مال میں اضافہ کی مخالفت، پابندی سے ذکر خدا کرنا، حلاوت ایمان، نیک اعمال بجالانے کا شوق، گناہوں سے پرہیز۔

(۷۴) ایک عارف کا قول ہے: انسان مسافر ہے اور اس کی چھ منزلیں ہیں جن میں سے تین منزلیں طے کرچکا ہے اور تین طے کرنی باقی ہیں۔ جو منازل طے ہوچکی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

* پردۂ نابودی سے اصلاب آباء میں منتقل ہونا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:
فلینظر الانسان مم خلق، خلق من مآء دافق،یخرج من بین الصلب والترآئب. (سورۂ طارق آیات ۵ تا ۷) یعنی آدمی کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس سے بنا ہے، اسے ایک اچھلتے ہوئے پانی سے بنایا گیا، جو پیٹھ اور چھاتی کے

درمیان سے نکلتا ہے۔

* ماں کا رحم جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: هوالذی یصور کم فی الارحام کیف یشآء. (سورۂ آل عمران آیت ۶) یعنی وہی تو ہے جو رحموں میں جیسے چاہتا ہے تمہاری تصویر کشی کرتا ہے۔

* رحم سے منتقل ہو کر فضائے دنیا میں داخل ہونا جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے۔ حمله وفصاله ثلاثون شهرا. (سورۂ احقاف آیت ۱۵) یعنی اس کے حمل اور دودھ پلائی، تیس ماہ ہے۔

اور جو تین منزلیں طے کرنی باقی ہیں وہ یہ ہیں:

* قبر: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ قبر آخرت کی پہلی اور دنیا کی آخری منزل ہے۔

* محشر کی فضا: جیسا کہ قرآن مجید میں فرمان ہوا۔ وعرضوا علی ربك صفا. (سورۂ کہف آیت ۴۸) یعنی انہیں صفیں بنا کر تیرے رب کے آگے پیش کیا گیا۔

* جنت یا جہنم: اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے فریق فی الجنة وفریق فی السعیر. (سورۂ شوریٰ آیت ۷) یعنی ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق جلتی ہوئی آگ کے شعلوں میں ہوگا۔

ہم زندہ لوگ اس وقت چوتھی منزل کے قریب ہیں۔ جب ہماری زندگی ختم ہوگی تو یہ منزل شروع ہو جائے گی۔ ہماری زندگی کے ایام بمنزلہ فرسخ کے ہیں اور ہماری زندگی کی ساعتیں بمنزلہ میل کے ہیں اور ہماری سانسیں بمنزلہ قدم بڑھانے کے ہیں۔ کچھ ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے کئی فرسخ طے کرنے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے فقط چند قدم اٹھانے ہیں۔

(۷۵) مومن کی چھ صفات کی وجہ سے مخالفت کی جاتی ہے: پرہیزگاری، خواہشوں

سے بھرا ہوتا، عزت، ذلت، بے نیازی اور محتاجی۔

پرہیزگاری عوام کی نسبت سے ہے (کہ کسی سے کسی چیز کا طلبگار نہیں ہوتا)۔ خدا کے سامنے خواہشوں سے بھرا ہوا ہے۔ اپنے تئیں عزت والا ہے (کہ خود کو خوار نہیں کرتا)۔ خدا کے حضور خود کو ذلیل سمجھتا ہے۔ لوگوں سے بے نیاز ہوتا ہے اور خدا کا محتاج رہتا ہے۔

(۷۶) ابراہیم بن ادہم نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس چند بزرگ مہمان بن کر آئے میں نے انہیں ابدال سمجھا اور ان سے درخواست کی کہ مجھے ایسی عمدہ نصیحت فرمائیں کہ جس کی وجہ سے میرے اندر بھی ان ہی کی طرح کا خوف خدا پیدا ہو جائے۔

ان بزرگوں نے فرمایا: ہم تجھے چھ چیزوں کی نصیحت کرتے ہیں۔ جو شخص زیادہ بولتا ہو اس سے رقت قلب کی امید نہیں کرنی چاہیے۔ جو شخص زیادہ سوتا ہو اس سے عبادت شب کی امید نہیں کرنی چاہیے۔ جو لوگوں سے زیادہ تعلقات رکھے اس سے حلاوت عبادت کی امید نہیں کرنی چاہیے۔ جو ظالموں سے مراسم رکھے اس سے دینی استقامت کی امید نہیں کرنی چاہیے۔ جس شخص کی عادت ہی غیبت کرنا اور جھوٹ بولنا ہو اس سے حالت ایمان پر مرنے کی امید نہیں کرنی چاہیے۔ جو شخص لوگوں کے خوش کرنے کے درپے ہو اس سے اللہ کی رضا کی امید نہیں کرنی چاہیے۔

ابراہیم بن ادھم کہتے ہیں کہ میں نے جب نصیحتوں پر غور کیا تو ان میں مجھے اولین و آخرین کا علم نظر آیا۔

(۷۷) ایک عارف کا قول ہے کہ دل کی سختی کے اسباب چھ ہیں: توبہ کی امید پر گناہ کرنا۔ علم حاصل کر کے عمل نہ کرنا۔ عمل میں اخلاص کا فقدان۔ کھا کر شکر نہ کرنا۔ اللہ کی تقسیم پر راضی نہ ہونا۔ اپنے ہاتھوں سے مردوں کو دفن کرنا اور پھر بھی عبرت حاصل نہ کرنا۔

دسویں فصل

ائمہ اطہارؑ سے منقول احادیث

(۷۸) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جب نمرود ملعون کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو منجنیق میں بٹھایا گیا تو اس وقت جبرئیلؑ ناراض ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا: تم ناراض کیوں ہو؟

عرض کی رب العالمین: تیری اس پوری سرزمین پر ابراہیمؑ کے علاوہ تیری عبادت کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ مگر تو نے اس پر بھی اس کے دشمن کو مسلط فرمادیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جبرئیلؑ جلدی وہ کرتا ہے جسے مجرم کے نکل جانے کا خطرہ ہو۔ مجھے جلد بازی کی اس لئے ضرورت نہیں ہے کہ میری مخلوق مجھ سے بھاگ کر کہاں جاسکتی ہے۔

حضرت جبرئیلؑ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سن کر بہت خوش ہوئے۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور عرض کی: کیا آپؑ کو کوئی حاجت ہے؟

حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: ہاں، لیکن تمہاری طرف میری کوئی حاجت نہیں ہے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی طرف ایک انگشتری بھیجی جس پر یہ سطریں تحریر تھیں: **لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ، لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، فوضت امری الی اللّٰہ** (میں نے اپنا کام خدا کے حوالے کردیا) **اسندت ظھری الی اللّٰہ** (میں نے خدا پر بھروسہ کیا) **حسبی اللّٰہ** (اللہ میرے لئے کافی ہے)۔

اس کے ساتھ ہی حضرت خلیلؑ کو حکم ملا کہ یہ انگوٹھی پہن لو۔ میں تمہارے لئے آگ کو ٹھنڈک اور سلامتی قرار دوں گا۔

(۷۹) یعقوب جعفری نے امام کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: چھ قسم کی عورتوں سے عزل کرنے میں کوئی جرم نہیں ہے[۱]۔

جس عورت کو یقین ہو کہ وہ بچہ نہیں جنے گی۔ بوڑھی عورت۔ تیز زبان۔ بے حیاء۔ جو عورت اپنے بچے کو دودھ نہ پلائے۔ لونڈی۔

(۸۰) حضرت محمد حنفیہ نے فرمایا: خدا نے ہمیں ایسی چھ فضیلتوں سے مخصوص کیا ہے کہ ایسی فضیلتیں نہ تو اولین میں کسی کو نصیب ہوئیں اور نہ ہی آخرین میں سے کسی کو ملیں گی۔

ہمارے اندر محمد مصطفیٰ سیدالمرسلینؐ ہیں۔ ہمارے اندر سید الاولیاء علیؑ ہیں۔ ہمارے اندر سیدالشہداء امیر حمزہؓ ہیں۔ ہمارے اندر حضرت جعفر طیارؓ ہیں۔ ہمارے اندر حسنینؑ کریمین ہیں۔ مہدی آخرالزماں (عجل اللہ فرجہ) جن کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے بھی ہم میں سے ہیں۔

(۸۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے موسیٰؑ میں نے چھ چیزوں کو چھ چیزوں میں رکھا لیکن لوگ دوسری جگہوں پر انہیں تلاش کرتے پھر رہے ہیں۔ اسی لئے وہ انہیں حاصل کرنے میں ناکام ہو گئے۔

میں نے راحت کو جنت میں رکھا، لوگ دنیا میں تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے علم کو بھوک میں رکھا، لوگ اسے سیری میں تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے عزت کو نماز شب میں رکھا، لوگ اسے سلاطین کے درباروں میں تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے بلندی کو تواضع میں رکھا، لوگ اسے تکبر میں تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے دعا کی قبولیت کو رزق حلال میں رکھا، لوگ اسے قیل و قال میں تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے تونگری کو قناعت میں رکھا، لوگ اسے کثرت مال و متاع میں تلاش کر رہے

۱۔ عزل کے معنی ہے مادۂ منویہ کو فرج کے باہر گرا دینا۔

ہیں۔ اسی وجہ سے انہیں یہ نعمتیں نہیں ملیں۔

(۸۲) اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے داؤدؑ! جو مجھے پہچان لے گا میرا ذکر کرے گا، جو میرا ذکر کرے گا وہ میرے تقرب میں آنے کا ارادہ کرے گا، جو میرے تقرب میں آنا چاہے گا وہ مجھے تلاش کرے گا، جو مجھے تلاش کرے گا وہ مجھے پالے گا، جو مجھے پالے گا میں اس کی حفاظت کروں گا، جس کی میں حفاظت کروں گا وہ مجھے چھوڑ کر دوسرے کو ترجیح نہیں دے گا۔

(۸۳) حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا: چھ افراد کی جنت کا میں ضامن ہوں۔

جو صدقہ دینے کی نیت سے نکلا اور مر گیا، اس کیلئے جنت ہے۔ جو کسی مریض کی عیادت کیلئے نکلا اور مر گیا، اس کیلئے جنت ہے۔ جو جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے نکلا اور مر گیا، اس کیلئے جنت ہے۔ جو حج کے مقصد کیلئے نکلا اور مر گیا، اس کیلئے جنت ہے۔ جو نماز جمعہ کیلئے نکلا اور مر گیا، اس کیلئے جنت ہے۔ جو کسی مسلمان کے جنازے کیلئے نکلا اور مر گیا، اس کیلئے جنت ہے۔

(۸۴) حضرت امیرالمومنینؑ کے سامنے ایک شخص نے اَسْتَغْفِرُاللّٰہ کہا۔ آپؑ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے، جانتا ہے کہ اِسْتِغْفَار کیا ہے؟ اِسْتِغْفَار عِلِّیُّوْن کا درجہ ہے[۱]۔

اِسْتِغْفَار چھ مطالب پر مشتمل ہے۔ گزشتہ پر پشیمانی۔ آئندہ کیلئے گناہ چھوڑنے کا عزم مصمم۔ مخلوق کے حقوق کی ادائیگی، یہاں تک کہ جب تو خدا کے حضور پیش ہو تو تجھ سے اپنے حق کا مطالبہ کرنے والا کوئی نہ ہو۔ جو فرائض اب تک ضائع کئے ہیں ان کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو جانا۔ جو گوشت حرام خوری کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اسے غم و صدمہ کی وجہ سے پگھلا دے، یہاں تک کہ تیری جلد ہڈیوں سے جا لگے اور اس کے بعد تازہ گوشت پیدا ہو۔ اپنے جسم کو اطاعت کے درد کا ایسا ذائقہ چکھاؤ جس

۱۔ علیون سے مراد ساتواں آسمان ہے یا ان ملائکہ کے دیوان کا نام ہے جن کے پاس نیک لوگوں کے نامہ اعمال جمع ہوتے ہیں۔ یا اس سے مراد اعلیٰ ترین رتبہ ہے۔

طرح سے معصیت کی حلاوت اسے چکھاتے تھے، اس کے بعد استغفر اللہ کہو۔

(۸۵) جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی تخلیق کی تو اس کے بعد ان کے پاس چھ نفر آئے۔ تین آپؑ کے دائیں جانب اور تین بائیں جانب بیٹھ گئے۔ ان میں سے تین سفید تھے اور تین سیاہ تھے۔ حضرت آدمؑ نے سفید فاموں میں سے ایک سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں عقل ہوں۔ آپؑ نے پوچھا: تیری جگہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: دماغ میں۔

آپؑ نے دوسرے سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں شفقت ہوں۔ آپؑ نے پوچھا: تیری جگہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: دل میں۔

آپؑ نے تیسرے سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں حیا ہوں۔ آپؑ نے پوچھا: تیری جگہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں آنکھ میں رہتی ہوں۔

پھر حضرت آدمؑ بائیں پہلو والے سیاہ اجسام سے مخاطب ہوئے۔ پہلے سے نام و رہائش پوچھی تو اس نے کہا: میں تکبر ہوں اور دماغ میں رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو دماغ میں کیسے رہ سکتا ہے وہاں تو عقل ہوتی ہے؟ تکبر نے کہا: جب میں آؤں گا تو وہ چلی جائے گی۔

اس کے بعد آپؑ نے دوسرے سے اس کا نام و رہائش دریافت کی تو اس نے کہا: میں حسد ہوں اور دل میں رہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: تو دل میں کیسے رہتا ہے وہاں تو شفقت ٹھہرتی ہے؟ حسد نے جواب دیا کہ جب میں آؤں گا تو شفقت چلی جائے گی۔

آپؑ نے آخر میں تیسرے سے اس کا نام و رہائش پوچھی تو اس نے بتایا: میں طمع ہوں اور آنکھ میں رہتی ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: مگر آنکھوں میں تو حیا رہتی ہے؟ طمع نے کہا: جب میں آؤں گی تو حیا چلی جائے گی۔

ساتواں باب

(سات کے عدد پر نصیحتیں)

پہلی فصل

پیغمبر اکرمؐ کی احادیث مبارکہ

(۱) براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا۔ جنازے کی مشایعت، مریض کی عیادت، چھینکنے والے کو یَرْحَمُكَ اللّٰه کہنا، مظلوم کی مدد کرنا، سلام کو رائج کرنا، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنا، قسم کو پورا کرنا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات باتوں سے روکا: سونے کی انگوٹھی پہننا، سونے یا چاندی کے برتنوں میں پینا، اور فرمایا: جو دنیا میں ان برتنوں میں پیئے گا آخرت میں ان برتنوں میں نہ پی سکے گا، میثرہ پر سوار ہونا (میثرہ بہت نرم گدہ ہوتا ہے جسے مرکب پر رکھا جاتا ہے۔ شائد منع کرنے کی وجہ یہ ہو کہ یہ غالبًا ریشم سے بنا ہوتا ہے)، قسی کا لباس پہننا (جو اون اور حریر سے مخلوط ہوتا ہے)، حریر پہننا، دیبا پہننا، استبرق پہننا (کہ حریر کی ایک موٹی قسم ہے)۔

(۲) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سات مقامات پر نماز پڑھنے سے منع کیا: کوڑا گھر، مذبح خانہ، قبرستان، راستے کے درمیان، حمام کے اندر، اونٹوں کے باڑے میں، بیت اللہ کی چھت پر۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو۔

(۳) حضور اکرمؐ نے امام علیؑ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! بکرے میں سات چیزیں حرام ہیں۔ خون، آلہ تناسل، مثانہ، حرام مغز، غدہ، تلی، پتہ۔

(۴) ایک دوسرے مقام پر امام علیؑ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے مجھے تمہارے حق میں سات چیزیں عطا فرمائی ہیں: بروز محشر سب سے پہلے تمہاری قبر شق ہوگی۔ سب سے پہلے پل صراط پر میرے ساتھ تم کھڑے ہوگے۔ میرے ساتھ ہی تمہیں جنت کا لباس پہنایا جائے گا اور جب مجھے زندہ کیا جائے گا تو اس کے ساتھ ہی تمہیں زندہ کیا جائے گا۔ تم ہی میری تجہیز و تکفین کرو گے۔ تم ہی میرے قرض ادا کرو گے۔ میرے ساتھ مقام اعلیٰ عِلّیّین میں تم ہی رہائش رکھو گے۔ تم ہی میرے ساتھ سر بمہر مسک کے ذائقہ والی شراب طہور پیو گے۔

(۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات اشخاص کو اللہ قیامت کے دن اپنے سایہء رحمت میں جگہ دے گا۔ عادل حکمران۔ ایسا جوان جس کی عبادت میں نشوونما ہوئی ہو۔ ایسا شخص جو مسجد سے نکلے تو واپس آنے تک اس کا دل مسجد سے معلق رہے۔ ایسے دو مرد جو اطاعت الٰہی کے لئے جمع ہوں اور جدا ہوں۔ وہ شخص جس نے تنہائی میں خدا کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے۔ وہ شخص جسے صاحبِ حسب و جمال عورت نے گناہ کی دعوت دی اور اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ وہ شخص جس نے صدقہ اتنا چھپا کر دیا کہ بائیں ہاتھ کو علم نہیں ہونے دیا کہ اس نے کتنا صدقہ دیا۔

(۶) امام علی علیہ السلام نے حضور اکرم صلوٰۃ اللہ علیہ سے روایت فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: لوگو! منقیٰ استعمال کرو۔ اس سے صفراء دور ہوتا ہے۔ بلغم ختم ہوتا

ہے۔ پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ تھکان دور ہوتی ہے۔ اس سے حسن اخلاق پیدا ہوتا ہے۔ سانسوں میں خوشبو پیدا ہوتی ہے اور غم دور ہوتا ہے۔

(۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے نصیحت کی کہ اپنے سے پست پر نگاہ ڈالو اپنے سے بلند پر نگاہ نہ ڈالو۔ مجھے مساکین کی الفت اور ان کے ساتھ بیٹھنے کی نصیحت فرمائی۔ نیز مجھے حق گوئی کی اگرچہ تلخ بھی ہو نصیحت فرمائی۔ مجھے صلہ و رحم کی تاکید فرمائی اگرچہ لوگ مجھ سے روگردانی کریں۔ نیز نصیحت فرمائی کہ اللہ کے لئے کسی ملامت کنندہ کی ملامت کو خاطر میں نہ لاؤ۔ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم. زیادہ پڑھنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ یہ جملہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔

(۸) رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امام علیؑ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! سات چیزیں جس میں پائی جائیں وہ کامل الایمان ہے اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھلے ہوں گے۔ جس نے بہ تمام و کمال وضو کیا۔ عمدہ طریقے سے نماز پڑھی۔ اپنے مال کی زکوٰۃ دی۔ اپنے غصے کو قابو میں رکھا۔ اپنی زبان کو پابند رکھا۔ گناہوں سے استغفار کی۔ اپنے نبیؐ کی اہلبیتؑ کی خیر خواہی کی۔

(۹) امام علی علیہ السلام نے حضور اکرم صلوٰۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس مومن نے ماہ رمضان کے مکمل روزے رکھے، اللہ اس کیلئے سات چیزیں واجب قرار دیتا ہے۔ اس کے بدن سے حرام پگھل جاتا ہے۔ اسے اپنی رحمت کے قریب کرتا ہے۔ حضرت آدمؑ کی طرح اس کی خطائیں معاف کی جاتی ہیں۔ اس کیلئے سکرات موت کے لمحات آسان کئے جاتے ہیں۔ محشر کی بھوک اور پیاس سے محفوظ رہے گا۔ اللہ اسے جنت کا رزق عطا فرمائے گا۔ اللہ اسے دوزخ سے نجات دیگا۔

(۱۰) حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں نے سات اشخاص پر لعنت کی

ہے اور مجھ سے پہلے تمام مستجاب الدُّعاء انبیاءؑ نے بھی ان پر لعنت کی ہے۔ پوچھا گیا، یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ فرمایا: کتاب خدا میں اضافہ کرنے والا۔ تقدیر الٰہی کو جھٹلانے والا۔ میری سنت کی مخالفت کرنے والا۔ میرے اہلبیتؑ کی حرمت کو پامال کرنے والا۔ جبر و قہر کے ذریعے اقتدار میں آکر شرفاء کو رسوا اور ذلیل لوگوں کو بلند کرنے والا۔ مسلمانوں کے بیت المال کو اپنے ذاتی مصرف میں لانے والا۔ حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دینے والا۔

(۱۱) حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ یہودیوں کا ایک گروہ حضور اکرمؐ کے پاس آیا اور انھوں نے آپؐ سے بہت سی باتیں پوچھیں۔ ان باتوں میں سے ایک سوال یہ بھی تھا کہ اللہ نے باقی انبیاءؑ کے علاوہ آپؐ کو کونسی سات چیزیں عنایت فرمائی ہیں اور آپؐ کی امت کو وہ کونسی سات چیزیں عنایت فرمائی ہیں جو باقی امتوں کو نصیب نہ تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ سبحانہٗ نے مجھے سورۂ فاتحہ، اذان، مسجد میں جماعت، نماز جمعہ، نماز جنازہ، تین نمازوں میں قرأت بالجہر، مرض و سفر میں میری امت کو رخصت، گناہ کبیرہ کے مرتکب افراد کے لئے حق شفاعت عطا کیا ہے۔

یہ سن کر یہودیوں نے کہا: اے محمدؐ! آپ نے سچ کہا ہے۔ پھر پوچھا سورہ فاتحہ پڑھنے والے کی جزا کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا۔ اس کی ایک آیت کی تلاوت کا اجر تمام آسمانی کتابوں کی تلاوت کے اجر کے برابر ہے۔

اذان دینے کا اجر یہ ہے کہ مؤذن بروز حشر انبیاءؑ، صدیقین و شہداء و صالحین کے ساتھ محشور ہوں گے۔

میری امت کی صفیں فضیلت میں آسمانی ملائکہ کی صفوں کے برابر ہیں۔ ایک رکعت باجماعت کا ثواب چوبیس رکعت کے برابر ہے اور ایک رکعت اللہ کو چوبیس

سالہ عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ قیامت کے روز جبکہ اولین و آخرین حاضر ہوں گے تو جو بھی مومن جماعت کی طرف چلا ہے اللہ اس کے لئے محشر کی ہولناکیوں میں تخفیف کرے گا۔ جماعت میں شمولیت کی وجہ سے اسے جنت میں بھیجا جائے گا۔

نماز میں باآواز بلند قرأت کرنے سے دوزخ کے شعلے اتنی ہی دور ہوں گے جہاں تک اس کی آواز جا رہی ہو گی۔ ایسا شخص خوش ہو کر پل صراط سے گزر کر جنت میں داخل ہو گا۔

چھٹی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے لئے قیامت کے شدائد میں تخفیف فرمائے گا جیسا کہ اللہ نے قرآن مجید میں ذکر کیا ہے۔

منافق، والدین کا نافرمان اور بدنصیب کے علاوہ جو بھی مومن جنازہ میں شرکت کرے گا اللہ اس کے لئے جنت واجب کر دے گا۔

اہل شرک و ظلم کے سوا باقی گناہان کبیرہ کے مرتکب افراد کے لئے مجھے حق شفاعت دیا گیا ہے۔

یہودی نے کہا: آپؐ سچ کہتے ہیں۔ پھر کلمہ شہادتین پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور عرض کیا: یارسول اللہؐ! مجھے ذات حق کی قسم جس نے آپؐ کو نبوت کے عہدے سے سرفراز کیا ہے، میں ہمیشہ تورات میں آپؐ کا نام اور آپؐ کے اوصاف پڑھتا تھا لیکن حسد کی وجہ سے میں آپؐ کے نام مبارک کو کھرچ ڈالتا تھا لیکن دوسرے دن آپؐ کا نام اس مقام پر دوبارہ لکھا ہوتا تھا اور میں نے تورات ہی میں پڑھا تھا کہ ان سات مسائل کا جواب آپؐ کے علاوہ اور کوئی نہیں دے گا اور یہ بھی پڑھا تھا کہ جب آپؐ جواب دے رہے ہوں گے تو اس وقت جبرئیلؑ آپؐ کے دائیں اور میکائیلؑ آپؐ کے بائیں اور آپؐ کا وصی آپؐ کے آگے بیٹھا ہو گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو سچ کہتا ہے۔ جبرئیلؑ اس

وقت میری دائیں جانب اور میکائیلؑ میری بائیں جانب اور میرا وصی علی بن ابی طالبؑ میرے آگے بیٹھا ہوا ہے۔

(۱۲) امام علیؑ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: اللہ جس قوم پر ناراض ہوتا ہے اور ابھی ان پر مکمل عذاب نہ بھیجا ہو تو اس قوم میں سات علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اشیاء کی قیمتیں چڑھ جاتی ہیں۔ عمریں کم ہو جاتی ہیں۔ تجارت میں نفع نہیں ہوتا۔ پھلوں میں برکت نہیں ہوتی۔ بارش روک لی جاتی ہے۔ دریاؤں کا بہنا رک جاتا ہے۔ بدترین لوگ ان کے حاکم بن جاتے ہیں۔

(۱۳) میری اور میرے خاندان کی محبت سات پُر وحشت مقامات پر فائدہ مند ثابت ہوتی ہے: موت کے وقت، قبر میں، دوبارہ زندہ ہوتے وقت، نامہ اعمال کے ملنے کے وقت، حساب کے وقت، اعمال کے وزن ہوتے وقت اور پلِ صراط کو عبور کرتے وقت۔

(۱۴) حضور اکرمؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: میں پیغمبری کی وجہ سے تم سے برتر ہوں کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا اور تم سات وجوہات سے دوسروں سے برتر ہو کہ قریش میں کوئی ایک بھی ان میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

تمہارا ایمان سب سے پہلے تھا۔ پیمان میں تم سب سے زیادہ وفادار رہے۔ خدا کے کاموں میں تم زیادہ بہتر رہے۔ تقسیم کے وقت سب سے زیادہ عادل رہے۔ رعیت کے درمیان زیادہ بخشش کرنے والے۔ قضاوت میں سب سے دانا اور خدا کے نزدیک زیادہ صاحب قدر و منزلت۔

(۱۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن اللہ کی عبادت کا دن ہے۔ ہفتے کا دن آل محمدؐ کا دن ہے۔ اتوار آل محمدؐ کے شیعوں کا دن ہے۔ سوموار بنی امیہ کا دن ہے۔ منگل نرمی و راحت کا دن ہے۔ بدھ بنی عباس اور ان کی فتح کا

دن ہے۔ جمعرات میری تمام امت کے لئے مبارک دن ہے۔ خصوصا اس کی صبح۔

(۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص سال کے ان سات ایام کے روزے رکھے اللہ اس کیلئے جنت کو واجب قرار دے گا۔ اگرچہ وہ شخص گناہان کبیرہ کا ارتکاب بھی کرچکا ہو۔ ان ایام کے روزوں کی وجہ سے اسکے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ جب وہ قیامت میں اللہ کے حضور پیش ہوگا تو اللہ اس سے راضی ہوگا۔

* دسویں محرم الحرام کو جو شخص غم واندوہ کی وجہ سے روزہ رکھے تو وہ روزہ اس کے ساٹھ سالہ گناہوں کا کفارہ ہوگا[۱]۔

* سترہ ربیع الاول کا روزہ کیونکہ یہ دن میری ولادت کا دن ہے، اس دن کا روزہ ساٹھ سالہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

* ستائیس رجب کا روزہ کیونکہ یہ دن میری بعثت کا دن ہے، اس دن کا روزہ ساٹھ سالہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

* پچیس ذیقعد کا روزہ کیونکہ اس دن خداوند تعالیٰ نے کعبہ کے نیچے سے زمین کا بچھانا شروع کیا تھا۔ اس دن کا روزہ چھ ماہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

* تین ذی الحجہ کا روزہ کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت داوؑد کی توبہ قبول کی تھی۔ اس دن کا روزہ دس سالہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

* نو ذی الحجہ کا روزہ کیونکہ یہ دن روز عرفہ ہے اس دن کا روزہ ساٹھ سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

* اٹھارہ ذی الحجہ کا روزہ کیونکہ یہ دن اعلان غدیر کا دن ہے۔ جس نے اس دن کا روزہ رکھا تو گویا اس نے پوری زندگی روزے سے گزاری۔

۱۔ روزِ عاشورہ غم والم کا دن ہے اس دن میں پورے دن کا روزہ نہیں رکھا جاتا بلکہ صبح سے عصر تک کھائے پیئے بغیر فاقہ کیا جاتا ہے۔ ممکن ہے اس حدیث سے یہی فاقہ مراد ہو۔ واللہ اعلم۔

دوسری فصل

سنی علماء سے منقول احادیث

(۱۷) شہیدان راہِ خدا کے علاوہ سات مزید گروہ بھی شہید ہیں: درد دل کے مریض، جلنے والے، چھت کے گرنے سے دب کر مر جانے والے، غرق ہونے والے، سینہ کے امراض میں مرنے والے، وبا میں مرنے والے اور عورت جو بچے کی پیدائش کے وقت مر جائے۔

(۱۸) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات گھروں پر رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔ وہ گھر جس میں مطلقہ عورت ہو۔ وہ گھر جس میں شوہر کی نافرمان عورت ہو۔ وہ گھر جس میں امانت میں خیانت کی گئی ہو۔ وہ گھر جس کے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کی جاتی ہو۔ وہ گھر جس میں مرنے والے کی وصیت پر عمل نہیں کیا گیا ہو۔ وہ گھر جہاں شراب ہو۔ وہ گھر جہاں شوہر کے مال کی چور عورت ہو۔

(۱۹) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پانچ نمازیں پڑھے اور سات گناہان کبیرہ سے بچے، اسے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کی: یارسول اللہؐ! سات گناہان کبیرہ کون سے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ والدین کی نافرمانی۔ عفیفہ عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ ناحق قتل کرنا۔ جہاد سے بھاگنا۔ یتیم کا مال کھانا۔ زنا کرنا۔

(۲۰) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات اشخاص کی طرف خداوند کریم نگاہ شفقت نہیں کرے گا اور انہیں جہنم بھیجنے کا حکم دے گا۔ مشت زنی کرنے والا۔ جس سے لواطت کی جائے۔ جانوروں کے ساتھ وطی کرنے والا۔ جس

نے کسی لڑکے سے لواطت کی۔ جس نے اپنی بہو سے زنا کیا۔ جس نے ہمسائے کی بیوی سے زنا کیا۔ جس نے ہمسایہ کو اذیت پہنچائی۔

(۲۱) عطی خراسانی نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سات افراد پر تین تین بار لعنت کی ہے اور وہ بد نصیب ملعون یہ ہیں۔ وہ جس نے قوم لوط کا عمل کیا۔ وہ شخص جس نے جانور سے وطی کی۔ وہ شخص جس نے زمین کے نشانات میں تبدیلی کر کے قبضہ کیا۔ وہ شخص جس نے والدین کو گالیاں دیں۔ وہ شخص جس نے اپنی بیوی اور ساس دونوں سے جنسی تعلقات قائم کئے۔ وہ شخص جس نے اپنی نسبت باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کی۔ وہ شخص جس نے غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کیا۔

(۲۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات باقیاتِ صالحات ہیں جن کا ثواب انسان کی موت کے بعد بھی اسے ملتا رہتا ہے۔ جس نے درخت لگایا۔ جس نے کنواں کھودا۔ جس نے نہر جاری کی۔ جس نے مسجد بنائی۔ جس نے قرآن مجید لکھا۔ جس نے کسی کو اپنا علم منتقل کیا۔ جو نیک اولاد چھوڑ کر مرا جو اس کی وفات کے بعد اس کے لئے استغفار کرے۔

(۲۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات مقامات پر گفتگو کرنی مکروہ ہے۔ ان مقامات پر جو ذکر اللہ کے علاوہ کوئی اور گفتگو کرے گا تو اللہ اس کی چالیس دن تک دعا قبول نہیں کرے گا۔ مشایعت جنازہ کے وقت۔ قبرستان میں۔ مریض کے پاس۔ علمی مسجد میں۔ مساجد میں۔ جماع کے وقت۔ مصیبت کے وقت۔ (کیونکہ یہ نصیحت اور عبرت پکڑنے کا وقت ہوتا ہے)۔

(۲۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! جبرئیل امینؑ چاہتے ہیں کہ بنی آدم میں یہ سات باتیں ہونی چاہئیں۔ نماز باجماعت۔ علماء کی مجلس میں بیٹھنا۔

دو افراد کے درمیان صلح کرانا۔ یتیم پر نوازش کرنا۔ مریض کی عیادت۔ جنازے کی مشایعت۔ حج میں پانی پلانا۔ یا علیؑ! ان اعمال کے حریص ہو۔

(۲۵) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! اللہ نے تیرے شیعوں کو سات چیزیں عطا کی ہیں۔ موت کے وقت آسانی۔ وحشت کے وقت مانوسیت۔ محشر میں امن۔ میزان میں نیکیوں کے پلڑے کا بھاری ہونا۔ پل صراط سے بسلامت عبور۔ تاریکی (قبر) میں نور۔ دوسری امتوں سے چالیس برس پہلے جنت میں داخل ہونا۔

(۲۶) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے ہمارے گھرانے کو سات چیزیں عطا کی ہیں۔ ہمارے علاوہ یہ تمام صفات کسی جگہ جمع نہیں ہوں گی۔ خوبصورتی۔ فصاحت۔ سخاوت۔ شجاعت۔ علم۔ حلم۔ بیویوں کے دلوں میں محبت۔

(۲۷) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گرم کھانا کھائیگا اسے سات آفات گھیر لیں گی۔ غلبہ نسیان۔ منہ سے پانی کا جاری ہونا۔ طاقت کا زائل ہونا۔ قوت سامعت میں کمی۔ ضعف چشم۔ چہرے کی زردی۔ طعام سے برکت کا اٹھ جانا۔

(۲۸) حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات چیزیں ایسی ہیں کہ میری امت میں سے جو ان پر عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے انبیاءؑ و صدیقین، شہداء و صالحین کے ساتھ محشور فرمائے گا۔

لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہؐ! وہ کونسے اعمال ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: جس نے کسی کو حج کروایا۔ مظلوم کی مدد کی۔ یتیم کی پرورش کی۔ بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھایا۔ بھوکے کو کھانا کھلایا۔ پیاسے کو سیراب کیا۔ یا سخت گرم دن کا روزہ رکھا۔

(۲۹) حضوراکرمؐ نے لوگوں سے فرمایا: لوگو! جانتے ہو تائب کون ہے؟

لوگوں نے کہا: نہیں۔

* آپؐ نے فرمایا: جس نے توبہ کی لیکن حقداروں کو راضی نہیں کیا، وہ تائب نہیں ہے۔
* جس نے توبہ کی لیکن عبادت میں اضافہ نہیں کیا وہ تائب نہیں ہے۔
* جس نے توبہ کی لیکن اپنے لباس کو تبدیل نہ کیا وہ تائب نہیں ہے۔
* جس نے توبہ کی لیکن اپنے اطوار اور نیت کو نہ بدلا وہ تائب نہیں ہے۔
* جس نے توبہ کی لیکن اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھا وہ تائب نہیں ہے۔
* جس نے توبہ کی لیکن اپنے ہاتھ کو کشادہ نہ کیا وہ تائب نہیں ہے۔
* جس نے توبہ کی لیکن اپنی امیدوں کو کم نہ کیا وہ تائب نہیں ہے۔
* جس نے توبہ کی لیکن جو کچھ اپنی خوراک کے توشہ میں زیادہ تھا وہ دوسرے کو نہ دیا تو وہ تائب نہیں ہے۔
* جس نے ان تمام شرائط کو ادا کیا وہ صحیح توبہ کرنے والا ہے۔

(۳۰) خداوند عالم کی جانب سے وحی ہوئی: اے احمدؐ! جانتے ہو کہ کس وقت بندہ عابد ہوتا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمان باری ہوا: جب اس میں پانچ خصلتیں جمع ہو جائیں: گناہ سے روکنے والا تقویٰ۔ بیہودہ گفتگو سے پرہیز۔ خوف جو ہر روز گریہ میں اضافہ کرے۔ حیاء جو تنہائی میں مجھ سے شرم کا باعث ہو۔ ضروری غذا پر قناعت۔ دنیا سے دشمنی۔ میرے دشمنوں سے دوری اور نیکوکاروں سے دوستی۔

(۳۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیند کی سات قسمیں ہیں۔ خواب غفلت۔ مجلس ذکر میں سونا خواب شقاوت۔ وقت صبح سونا خواب عقوبت۔ کسی نماز کے وقت سونا خواب لعنت۔ نماز فجر کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے سونا خواب راحت۔ دوپہر کے وقت سونا خواب رخصت۔ نماز عشاء کے بعد سونا خواب حسرت۔ شب جمعہ سونا۔

(۳۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بہ رضا و رغبت اور محض رضائے الٰہی کے لئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اسے:

* پہلے آسمان میں سخی کہا جاتا ہے۔
* دوسرے آسمان میں جوّاد کہا جاتا ہے۔
* تیسرے آسمان میں مُطِیع کہا جاتا ہے۔
* چوتھے آسمان میں بـآرّ (نیکوکار) کہا جاتا ہے۔
* پانچویں آسمان میں مُعْطِی (عطا کرنے والا) کہا جاتا ہے۔
* چھٹے آسمان میں مُبَارَکٌ مَحفُوظ عَلَیْہ (بابرکت اسکا مال محفوظ ہے) کہا جاتا ہے۔
* ساتویں آسمان میں اسے مَغْفُوْر (بخشا ہوا) کہا جاتا ہے۔

جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اسے:

* پہلے آسمان میں بخیل کہا جاتا ہے۔
* دوسرے آسمان میں لَئِیْم (کمینہ) کہا جاتا ہے۔
* تیسرے آسمان میں مُمْسِك (روک لینے والا) کہا جاتا ہے۔
* چوتھے آسمان میں مَمْقُوْت (مبغوض) کہا جاتا ہے۔
* پانچویں آسمان میں عابس (ترش رو) کہا جاتا ہے۔
* چھٹے آسمان میں منزُوعُ الْبَرکت غیر مَحْفُوْظ (یعنی اس کے مال سے برکت چھین لی گئی ہے اور اس کا مال بحر و بر میں محفوظ نہیں ہے) کہا جاتا ہے۔
* ساتویں آسمان میں مَرْدُوْدُ الصَّلٰوۃ (یعنی اس کی نماز قبول نہیں ہے اور اس کے منہ پر ماری جاتی ہے) کہا جاتا ہے۔

(۳۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا بے گھر شخص کا گھر ہے۔ بے مال شخص کے لئے مال ہے۔ اسے جمع وہی کرتا ہے جسے عقل نہیں ہے۔ اس کی

چہ وہی بات کرتا ہے جسے فہم نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ وہی چھپاتا ہے جسے علم نہیں ہے۔ اس لئے کہ حسد وہی کرتا ہے جسے بتا نہیں ہے۔ اس کے لئے جستجو وہی کرتا ہے جسے یقین نہیں ہے۔

(۴۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرئیل امینؑ نے مجھے عورتوں کے متعلق اتنی زیادہ تاکید کی یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ ان کی طلاق کو حرام قرار دیں گے۔

* غلاموں کے لئے مجھے اتنی زیادہ تاکید کی کہ یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ ان کی آزادی کا ایک وقت مقرر کر دیں گے۔

* مجھے ہمسایہ کے حقوق کے متعلق اتنی زیادہ تاکید کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔

* مسواک کے متعلق اتنی زیادہ تاکید کی کہ مجھے فرض کا گمان ہونے لگا۔

* نماز جماعت کے متعلق مجھے اتنی تاکید کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اللہ کو بغیر جماعت کے نماز قبول ہی نہیں ہے۔

* ذکر الٰہی کے لئے انہوں نے مجھے اتنی زیادہ تاکید کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ اس کے علاوہ کوئی بات ہی نہیں کرنی چاہیے۔

* عبادت شب کے لئے مجھے اتنی زیادہ تاکید کی کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ رات کی نیند ہی ناجائز ہے۔

تیسری فصل

کلام امیرالمومنین علیہ السلام

(۳۵) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: پورے سال تک ہر بیماری کے دفعیہ کے لئے یہ سات آیات نوروز کے دن آب گلاب، زعفران اور مشک کے ساتھ چینی کی پلیٹ پر لکھ لیں اور اسے دھو کر پی لیں۔ سلام قولا من رب الرحیم، سلام علی نوحؑ فی العالمین، سلام علی ابراھیمؑ، سلام علی موسیٰؑ و ھارونؑ، سلام علی الیاسین، سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین، سلام ھی حتی مطلع الفجر۔

(۳۶) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: مومن وہ ہے جس کی کمائی کا ذریعہ نیک ہو، خلق اچھا ہو، باطن صحیح ہو، زائد مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے، زائد گفتگو کو روکے، اس کے شر سے لوگ محفوظ ہوں اور حق کا فیصلہ اگرچہ اس کے اپنے خلاف بھی کیوں نہ ہو تو کر دے۔

(۳۷) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: سات حالتوں میں قرآن نہ پڑھا جائے۔ رکوع میں، سجدے میں، بیت الخلاء میں، حمام میں، حالت جنابت میں، حالت حیض میں، حالت نفاس میں۔

(۳۸) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا:

* اگر تجھے کسی ساتھی کی ضرورت ہے تو اللہ تجھے کافی ہے۔
* اگر دنیا کی ضرورت ہے تو تجھے عبرت کافی ہے۔
* اگر ہم سفر کی ضرورت ہے تو تجھے کراما کاتبین کافی ہیں۔
* اگر کسی حرفت کی ضرورت ہے تو عبادت تجھے کافی ہے۔

* اگر کسی مونس کی ضرورت ہے تو قرآن تجھے کافی ہے۔
* اگر نصیحت کی ضرورت ہے تو موت تجھے کافی ہے۔
* اگر میری بتائی ہوئی چیزیں تیری کفایت نہ کریں تو تجھے جہنم کافی ہے۔

(۳۹) امام علیؑ سے پوچھا گیا کہ آسمان سے زیادہ وزنی، زمین سے زیادہ چوڑی، سمندر سے زیادہ مالدار، پتھر سے زیادہ سخت، آگ سے زیادہ گرم، زَمْھَرِیْر سے زیادہ ٹھنڈی اور زہر سے زیادہ کڑوی چیزیں کونسی ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: بے گناہ پر بہتان آسمان سے زیادہ وزنی ہے۔ حق زمین سے زیادہ چوڑا ہے۔ قناعت پسند کا دل سمندر سے زیادہ مالدار ہے۔ منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ ظالم حکمران آگ سے زیادہ گرم ہے۔ بخیل سے حاجت براری زَمْھَرِیْر سے زیادہ ٹھنڈی ہے۔ صبر، زہر سے زیادہ کڑوا ہے۔

(۴۰) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: سات وجوہات کی بنا پر علم مال سے افضل ہے۔

* علم انبیاءؑ کی میراث ہے اور مال فراعنہ کی میراث ہے۔
* علم خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا جبکہ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔
* علم صاحب علم کی حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کیلئے حفاظت کی ضرورت ہے۔
* علم کفن میں بھی داخل ہوتا ہے جبکہ مال کفن میں داخل نہیں ہوتا۔
* امور دین کی ادائیگی کے لئے علم کی ضرورت ہے مال کی نہیں۔
* مال مومن وکافر دونوں کو ملتا ہے جبکہ علم صرف اور صرف مومن کو ملتا ہے۔

(علم سے یہاں مراد علوم و معارفِ دینی ہیں کہ سرمایہ سعادتِ دو جہاں ہیں اور تمام دیگر علوم ان کے مقابلے میں کوئی اہمیت نہیں رکھتے کیونکہ ان علوم کے حاملین کی حد معاشِ دنیا کا حصول ہے اور واضح رہے کہ علمِ دین بھی بغیر

عمل کے سراب سے زیادہ نہیں اور حقیقت سے خالی ہے۔ اس مناسبت سے مذکورہ علم مومنین سے مخصوص ہے)۔

* علم اپنے ساتھی کو پل صراط سے گزرنے کی قوت دیتا ہے جبکہ مال وہاں سے گزرنے سے مانع ہے۔

چوتھی فصل

امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمودات

(۴۱) معلی بن خنیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: ایک مومن کے دوسرے مومن پر کتنے حقوق ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: سات حقوق فرض قرار دیئے گئے ہیں، اگر ان میں سے ایک حق پر عمل نہ کیا تو اللہ کی ولایت سے نکل جائے گا اور اللہ کی اطاعت کو چھوڑ بیٹھے گا۔

میں نے عرض کی: قربان جاؤں! مجھے بتائیں کہ وہ کونسے حقوق ہیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: معلیٰ ڈرتا ہوں کہیں ان پر عمل نہ کر سکو اور انہیں ضائع کردو۔

میں نے کہا: لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ. ان حقوق کی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست کروں گا۔

* آپؑ نے فرمایا: سب سے آسان اور سب سے پہلا حق یہ ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو اس کے لئے پسند کرو اور جو چیز تم ناپسند کرتے ہو اس کے لئے بھی ناپسند کرو۔

* اس کی حاجت کے لئے تمہیں کوشش کرنی چاہئے۔ اس کی خوشنودی تلاش کرنی چاہئے اور اس کی بات کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔
* اپنی جان و مال، ہاتھ پاؤں، زبان سے اسے فائدہ پہنچانا چاہیئے۔
* تمہیں اسکی آنکھ، اسکا راہنما، اسکا آئینہ اور اسکا لباس (عیب پوش) ہونا چاہئے۔
* جب وہ بھوکا ہو تو تم سیر ہو کر نہ کھاؤ، جب وہ ننگا ہو تو تم کپڑے نہ پہنو، جب وہ پیاسا ہو تو تمہیں سیراب نہیں ہونا چاہئے۔
* تمہارے پاس اگر کوئی خادم ہو اور اس کے پاس کوئی خادم نہ ہو تو اپنے خادم کو اس کے لباس دھونے، اس کا کھانا پکانے، اس کا بستر بچھانے کے لئے اس کے گھر بھیجو۔
* اس کی قسم کو پورا کرو، اس کی دعوت قبول کرو، مرض میں اس کی عیادت کرو، اس کے جنازے کی مشایعت کرو، اس کے کہے بغیر اس کی حاجات پوری کرو۔ اگر تم نے تمام باتوں پر عمل کرلیا تو تم نے مومن کے سب حقوق ادا کر لئے۔

(۴۲) مسعدہ بن صدقہ ربعی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی طرف سے مومن پر مومن کے سات حقوق فرض کئے گئے ہیں اور ان کے متعلق خداوند کریم سوال کرے گا۔

اپنی نظر میں اس کا احترام کرنا۔ اپنے سینے میں اس سے محبت کرنا۔ اپنے مال میں اس کی مواسات کرنا۔ جو اپنے لئے پسند ہو اس کے لئے بھی وہی کچھ پسند کرنا۔ اس کی غیبت کو حرام سمجھنا۔ بیماری میں اس کی عیادت کرنا۔ اس کی موت پر اس کے جنازے کی مشایعت کرنا اور اس کی موت کے بعد اس کے متعلق اچھائی کے سوا اور کچھ نہ کہنا۔

(۴۳) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومنین کے سات درجات ہیں اور ان درجوں میں بلندی ملتی رہتی ہے۔ کچھ مومن مخلوق پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔ نجباء۔ مُمتحنہ (جنہیں آزمائشوں سے گزارا جاچکا ہے)۔ صاحبان شجاعت۔ عبرت حاصل کرنے والے۔ اہل تقویٰ۔ اہل مغفرت۔

(۴۴) اہل سندھ و خوزستان و زنجبار و کردستان و بربرستان اور اصل ساکنان رے اور زنا زادگان کے دلوں میں شیرینی ایمان داخل نہیں ہوسکتی۔ (یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)۔

(۴۵) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سات قسم کے علماء دوزخ کے سات طبقات میں جائیں گے۔

* جو عالم اپنے علم کو اپنے پاس جمع کر کے رکھے اور علم پھیلانے کو پسند نہ کرے، یہ دوزخ کے پہلے طبقے میں ہوگا۔
* جو عالم وعظ کرتے وقت تکبر کرے اور اگر خود اسے نصیحت کی جائے تو اسے سخت برا سمجھے، ایسا عالم جہنم کے دوسرے طبقے میں ہوگا۔
* جو اپنا علم دولت مندوں تک پہنچانا چاہے لیکن غرباء و مساکین کو اپنے علم سے محروم رکھے، ایسا شخص دوزخ کے تیسرے طبقے میں ہوگا۔
* جو جباروں اور سلاطین کی طرح سرکشی کرے یعنی جب اس کی کسی بات کی تردید کی جائے تو جباروں اور سلاطین کی طرح آگ بگولہ ہو جائے، ایسا شخص دوزخ کے چوتھے طبقے میں ہوگا۔
* جو یہود و نصاریٰ کی بیان کردہ روایات و حکایات اس لئے جمع کرے کہ اسے بڑا عالم و فاضل سمجھا جائے، ایسا شخص دوزخ کے پانچویں طبقے میں ہوگا۔
* جس نے اپنے آپ کو فتویٰ دینے کے لئے وقف کردیا اور دعویٰ کرتا ہے کہ

آؤ مجھ سے پوچھ لو اور شاید ایک حرف بھی صحیح نہیں جانتا اور خدا عالم نما کو دوست نہیں رکھتا۔ ایسا شخص دوزخ کے چھٹے طبقے میں ہوگا۔

* جو اپنے علم کو مردانگی اور عقل قرار دے، ایسا شخص دوزخ کے ساتویں طبقے میں ہوگا۔

(۴۶) عمار بن ابی الاحوص کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ مولا ہمارے نزدیک کچھ لوگ ایسے ہیں جو یاامیر المومنینؑ کا نعرہ لگاتے ہیں اور امیر المومنینؑ کو دوسرے تمام لوگوں سے افضل مانتے ہیں لیکن وہ لوگ آپؑ کی وہ تعریف و توصیف نہیں کرتے جو تعریف و توصیف ہم کرتے ہیں۔ کیا ہم ان سے باہمی تعلقات رکھیں؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہاں! ان سے تعلقات رکھو۔ (سب ایک ہی رتبے پر نہیں ہوتے)۔

کیا یہ درست نہیں ہے کہ اللہ کے پاس وہ علم ہے جو رسول اللہؐ کے پاس نہیں تھا؟ اور رسول اللہؐ کی وہ خصوصیات تھیں جو ہماری نہیں ہیں؟ اور ہمارے پاس وہ چیز ہے جو تمہارے پاس نہیں ہے؟ اور تمہارے پاس وہ حقائق ایمانی ہیں جو دوسروں کے پاس نہیں ہے[1]؟

اللہ تعالٰی نے دین اسلام کے سات حصے بنائے ہیں: (۱)صبر۔ (۲)صدق۔ (۳)یقین۔ (۴)امید۔ (۵)وفا۔ (۶)علم۔ (۷)حلم۔

پھر اللہ نے ان سات حصوں کو لوگوں میں تقسیم کیا۔ جس شخص کو یہ

۱۔ مقصد یہ ہے کہ جب اللہ نے اپنے حبیبؐ کو نہیں چھوڑا اور رسول اللہؐ نے اپنی خصوصیت کی وجہ سے ہم کو نہیں چھوڑا اور ہم نے علم امامت رکھنے کے باوجود تم کو نہیں چھوڑا تو تم بھی اپنے کمزور ایمان بھائیوں کو مت چھوڑنا۔

ساتوں حصے ملے وہ کامل الایمان ہے۔ دوسرے لوگوں میں سے کسی کو ایک حصہ، کسی کو دو حصے، کسی کو تین حصے، کسی کو چار حصے، کسی کو پانچ حصے، کسی کو چھ حصے ملے۔

اب جس کو ایمان کے دو حصے ملے ہیں وہ ایک حصے والے کو دو حصے لینے پر مجبور نہ کرے۔ تین حصے رکھنے والے مومن کو چاہئے کہ وہ دو حصے رکھنے والے مومن کو اپنے ساتھ شامل ہونے کے لئے مجبور نہ کرے۔ جسے اسلام کے چار حصے ملے ہیں اسے چاہئے کہ تین حصے والے کو زبردستی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہ کرے۔ جسے پانچ حصے ملے ہیں اسے چاہئے کہ چار حصے والے کو زبردستی اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہ کرے اور جسے چھ حصے ملے اسے چاہئے کہ پانچ حصے والے کو زبردستی اپنے ساتھ نہ ملائے۔

اگر تم ایسا کروگے تو وہ تم سے متنفر ہو جائیں گے۔ تمہیں چاہئے کہ ان کے ساتھ نرمی کرو اور ان کے لئے ولایت میں داخل ہونے کے راستوں کو آسان بناؤ اور یہی بات میں ایک مثال کے ذریعے تمہیں سمجھانا چاہتا ہوں۔

ایک مسلمان کا ہمسایہ ایک کافر تھا۔ وہ کافر اس مسلمان ہمسائے سے اچھا برتاؤ کرتا تھا۔ اس کے برتاؤ کو دیکھ کر مومن کا دل چاہتا تھا کہ کسی طرح یہ شخص مشرف بہ اسلام ہو جائے۔ چنانچہ وہ اس کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے اسلام کو اس کی نگاہوں میں محبوب بناتا رہا۔ آخر کار وہ کافر مسلمان ہو گیا۔ رات کے پچھلے پہر مسلم ہمسائے نے اپنے نو مسلم ہمسائے کے دروازے پر جا کر کہا کہ اٹھو، آؤ مسجد چلیں اور جا کر نماز شب ادا کریں۔ وہ اٹھا نماز شب پڑھی، نماز فجر پڑھ کر اٹھنے لگا کہ ہمسائے نے کہا دیکھو مسجد میں بیٹھ کر تلاوت قرآن کرو اور ظہر کے وقت تک اسے مسجد سے اٹھنے نہ دیا۔ ظہر کے وقت اس سے کہا کہ اب کہاں جاؤ گے ظہر کا وقت ہے نماز پڑھو۔ اس کے بعد پھر اسے نماز عصر کے لئے بٹھائے رکھا۔ عصر کے بعد وہ اٹھنے

لگا تو اس نے کہا جناب اب کہاں جائیں گے، تھوڑی دیر بعد تو مغرب کا وقت ہے۔ علیٰ ہذا القیاس نماز عشاء کی ادائیگی تک اسے مسجد میں پابند کیا۔

جب دوسری صبح ہونے لگی تو دوبارہ نو مسلم ہمسائے کے دروازے پر پہنچا اور آواز دی کہ باہر آؤ نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اس ہمسائے نے جو کل کا ہی تھکا ہوا تھا کہا کہ آپ خود جا کر نمازیں پڑھیں مجھ سے ایسا سخت دین برداشت نہیں ہوتا۔

تم پر بھی لازم ہے کہ اپنے بھائیوں سے ایسا سلوک نہ کرو کہ وہ ہماری ولایت کو ہی چھوڑ دیں۔ کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ بنو امیہ کی حکومت تلوار، ظلم و جبر کی حکومت تھی اور ہماری امامت نرمی، تالیف قلب، وقار، تقیہ، حسن معاشرت، تقویٰ اور محنت سے عبارت ہے۔ اسی وجہ سے لوگ ہمارے دین و مذہب کی طرف مائل ہوئے اور جس ولایت کو تم تسلیم کرتے ہو وہ بھی اسے تسلیم کرنے لگے۔

(۴۷) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: سورۂ اخلاص اور سورۂ الکافرون کو سات مقامات پر ضرور پڑھنا چاہئے۔ نماز فجر کی سنتی رکعتوں میں۔ نماز ظہر کی دو رکعتوں میں۔ نماز مغرب کے بعد سنتی نمازوں میں۔ نماز شب کی پہلی دو رکعتوں میں۔ نماز احرام کی دو رکعتوں میں۔ نماز فجر میں کہ اگر نافلہ نہ پڑھی ہو تو۔ نماز طواف کی رکعتوں میں۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ نے فرمایا: ان سات مقامات پر ان دو سورتوں کا پڑھنا اضافہ ثواب کا موجب ہے۔ ان مخصوص سورتوں کا پڑھنے کا حکم محمول علی الاستحباب ہے۔ فرض نہیں ہے۔

(۴۸) ایک روایت کے بموجب نماز میں یہ سات چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں: نکسیر، اونگھ، وسوسہ، جمائی لینا، خارش کرنا، کسی چیز کی طرف ملتفت ہونا، کسی چیز سے کھیلتے رہنا، اور ایک روایت کے بموجب سہو و شک بھی شامل ہے۔

خاتمہ

(۴۹) امام علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام نے فرمایا: سات افراد اپنے آپ سے مذاق کررہے ہیں۔

* جو شخص زبان سے استغفار کرے لیکن اس کا دل گناہ پر ندامت ہی نہیں کرتا تو وہ اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔
* جو اللہ سے توفیق کا سوال کرے اور خود محنت نہ کرے تو وہ اپنے آپ سے مذاق کررہا ہے۔
* جو اللہ سے جنت کا سوال کرے اور شدائد پر صبر نہ کرے وہ اپنے آپ سے مذاق کررہا ہے۔
* جو اللہ سے دوزخ سے بچنے کی دعا مانگے اور خواہشات دنیا کو نہ چھوڑے وہ اپنے آپ سے مذاق کررہا ہے۔
* جو موت کو یاد کرے اور اس کے لئے تیاری نہ کرے، ایسا شخص اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔
* جو اللہ کا ذکر کرے اور اس کے پاس حاضر ہونے کا شوق نہ رکھے، ایسا شخص اپنے آپ سے مذاق کر رہا ہے۔
* جو شخص گناہوں پر اصرار کرے اور اللہ سے مغفرت کی دعا کرے اور توبہ بھی نہ کرے تو ایسا شخص اپنے آپ سے مذاق کررہا ہے۔

(۵۰) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: جس میں سات اوصاف آگئے تو اس کے ایمان کی تکمیل ہوگئی اور اس کیلئے جنت کے ساتوں دروازے کھول دیئے گئے۔

جس نے وضو کو بہ تمام و کمال سرانجام دیا۔ عمدہ طریقے سے نماز ادا کی۔

اپنے مال کی زکوٰۃ دی۔ اپنے غصے پر قابو رکھا۔ زبان کو قابو میں رکھا۔ اپنے دین کی سمجھ حاصل کی۔ اپنے نبیؐ کے اہلبیتؑ کی خیر خواہی کی۔

(۵۱) نیز فرمایا: معاملہ نفس کے اصول سات ہیں۔ جہد[1]۔ خوفِ (خدا)۔ تکلیف و ریاضت کا برداشت کرنا۔ صدق کی تلاش۔ اخلاص۔ نفس کو پسندیدہ چیزوں سے محروم رکھنا۔ فقر میں اسے پابند کرنا۔

(۵۲) معاملہ خلق کے اصول سات ہیں: حلم۔ درگزر۔ تواضع۔ سخاوت۔ شفقت۔ خیر خواہی۔ عدل و انصاف۔

(۵۳) معاملات دنیا کے اصول سات ہیں: کم تر حصہ پر راضی ہونا۔ موجود چیز کے لئے ایثار پیشہ ہونا۔ جو چیز گم ہو گئی اس کی طلب کو چھوڑ دینا۔ کثرت مال سے نفرت۔ زہد سے الفت۔ آفات دنیا کی پہچان۔ طلب ریاست و طلب دنیا کو چھوڑ دینا۔ جو شخص ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرے گا وہ خاصان خدا، مقربین بارگاہ احدیت اور اولیاء خدا میں سے ہوگا۔

(۵۴) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: بخیل شخص کو سات میں سے ایک چیز کا ضرور سامنا کرنا پڑے گا۔ مال چھوڑ کر مر جائے گا اور اس کے وارث اس مال کو اللہ کی نافرمانی میں خرچ کریں گے۔ اللہ اس پر کسی ظالم کو مسلط کرے گا جو اسے رسوا کر کے اس کے مال پر قبضہ کر لے گا۔ یا اس پر کوئی خواہش ایسی سوار ہوگی جس کی وجہ سے اس کا مال چلا جائے گا۔ ریاکاری کے لئے بلند و بالا محل تعمیر کرائے گا جس میں اس کی دولت ختم ہوگی۔ یا دنیاوی مصائب میں سے کوئی مصیبت اس پر وارد ہوگی، یعنی یا تو اس کا مال ڈوب جائے گا یا جل جائے گا یا چوری ہو جائے گا۔ کوئی دائمی بیماری اسے لاحق ہوگی اور اس کا ترکہ دواؤں میں خرچ ہو جائے گا۔ کسی مقام پر اپنے

۱۔ نفس سے ایسے امور کرائے جائیں جو اسے شاق گزریں۔

مال کو دفن کرے گا پھر اس جگہ کو بھول جائے گا اور مال سے محروم ہو جائے گا۔

(۵۵) ایک دانا کا قول ہے کہ مجھے سات افراد پر تعجب ہے: جو اللہ کی معرفت رکھے لیکن اس کی اطاعت نہ کرے۔ جو ثواب کی امید رکھے لیکن ثواب والے عمل نہ کرے۔ جسے علم کی عظمت کا علم ہو لیکن خود جہالت پر قناعت کرے۔ جسے اللہ کے عذاب کا علم ہو لیکن اس سے نہ بچے۔ جس کی کوشش کا محور آبادی دنیا ہے گو جانتا ہے کہ دنیا فانی ہے۔ جو آخرت سے غافل ہے اور اپنے آخرت کے ٹھکانے کو بد عملی کی وجہ سے خراب کر رہا ہے۔ حالانکہ اسے یقین ہے کہ اسے آخرت کا سفر کرنا ہے۔ جو اپنی آرزو کے میدان میں دوڑ رہا ہے حالانکہ اسے یہ علم نہیں ہے کہ موت اس کو کب گرادے گی۔

(۵۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: حامل و حافظ قرآن سات مواقع پر پہچانا جاتا ہے۔

* جب دنیا رات کو سو رہی ہو تو وہ عبادت کر رہا ہو۔
* جب دنیا والے دن کو کھا رہے ہوں تو وہ روزہ سے ہو۔
* جب لوگ ہنس رہے ہوں تو وہ خوف خدا کی وجہ سے رو رہا ہو۔
* جب لوگ بغیر کسی تمیز و فرق کے زندگی بسر کر رہے ہوں تو وہ تقویٰ کی پابندی کر رہا ہو۔
* جب لوگ تکبر کر رہے ہوں تو وہ تواضع کر رہا ہو۔
* جب لوگ خوش ہو رہے ہوں تو وہ محزون ہو۔
* جب لوگ بے ہودہ باتیں کر رہے ہوں تو وہ خاموش ہو۔

(۵۷) ایک عارف کا قول ہے کہ سات چیزیں صدقہ کو زینت بخشتی ہیں، اور اسے بلند کرتی ہیں: مال حلال میں سے ہو، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: انفقوا من

طیبات ما کسبتم. (سورۂ بقرہ آیت ۲۶۷) یعنی اپنی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو، مال قلیل میں سے ہو، صدقہ موت سے پہلے ہو، عمدہ ہو، مخفی ہو، جس کو صدقہ دیا جائے اس پر احسان نہ جتلایا گیا ہو، جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی. (سورۂ بقرہ آیت ۲۶۴)۔ یعنی اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر باطل نہ کرو۔ نیز حدود سے تجاوز نہ کیا جائے۔

(۵۸) ایک روایت میں ہے کہ پل صراط سے گزرنے والے لوگ سات قسم کی رفتار سے پل صراط کو عبور کریں گے۔

* پہلی قسم کے لوگ آنکھ جھپکنے کی طرح پل صراط کو عبور کریں گے۔
* دوسری قسم کے لوگ بجلی کی چمک کی طرح پل صراط کو عبور کریں گے۔
* تیسری قسم کے لوگ آندھی کی طرح پل صراط کو عبور کریں گے۔
* چوتھی قسم کے لوگ تیز رفتار پرندے کی طرح پل صراط کو عبور کریں گے۔
* پانچویں قسم کے لوگ تیز رفتار گھوڑے کی طرح پل صراط سے گزریں گے۔
* چھٹی قسم کے لوگ پیدل چلنے کی رفتار سے پل صراط سے گزریں گے۔
* ساتویں قسم کے لوگ ان سب سے زیادہ تیز رفتار سے گزریں گے۔

پہلی قسم صدقات دینے والوں اور قیام شب کرنے والے لوگوں پر مشتمل ہے۔ ان کی قیادت علماء کریں گے۔

دوسری قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جو استقامت سے اپنے فرائض ادا کرتے رہے اور کسی افراط و تفریط سے کام نہ لیا اور فرائض کو ان کے اوقات میں ادا کیا۔

تیسری قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جنہوں نے زکوۃ ادا کی اور علماء کی صحبت میں بیٹھے اور علماء سے محبت رکھی۔

چوتھی قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جنہوں نے صلہ رحمی کی اور اس صلہ رحمی

کا بدلہ اللہ کی رضا میں تلاش کیا۔

پانچویں قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جنہوں نے اپنی نگاہوں کو حرام چیزوں سے محفوظ رکھا اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کی اور اپنی ازواج کو ناجائز کاموں سے محفوظ رکھا۔

چھٹی قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے سود خوری سے پرہیز کیا اور ناپ تول کے وقت خیانت سے پرہیز کیا۔

ساتویں قسم ان لوگوں کی ہے جنہوں نے اپنے والدین، ازواج اور ہمسایوں اور بھائیوں سے بھلائی کی۔ مساجد سے اپنا تعلق رکھا۔ امربالمعروف و نہی عن المنکر کیا اور خدائی حدود کی پابندی کی۔ اللہ کے لئے کسی ملامت کنندہ کی ملامت کی پرواہ نہ کی۔ کتاب اللہ اور سنت رسولؐ پر عمل کیا۔

(۵۹) مندرجہ ذیل مضمون کے اشعار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منسوب ہیں: ہر قمری ماہ کے سات دن نحس ہیں ان (کی نحوست سے) بچنا چاہئے۔ تیسرا، پانچواں، تیرہواں، سولہواں، اکیسواں، چوبیسواں اور پچیسواں (ان ایام کی نحوست صدقہ دینے سے دور ہو جاتی ہے)۔

(۶۰) کسی اور نے بھی ہر ماہ میں سات دنوں کی نحوست کو نظم کیا ہے۔ ہر ماہ میں ان سات دنوں سے بچو۔ شادی اور سفر نہ کرو اور (نیا) لباس نہ پہنو۔ تیسرا، پانچواں، تیرہواں، سولہواں، اکیسواں، چوبیسواں اور پچیسواں۔

ایک شخص نے سعد اور نحس دنوں کو شعر میں اس طرح بیان کیا ہے:

محبك یرعی هواك فهل
تعود لیال یظل الامل

اس شعر کے حروف ۲۹ ہیں۔ اول روز سے شمار کریں تو جو نقطہ دار دن ہیں

نالاں ہوں۔ وہ جسے قضائے حاجت کی ضرورت ہو اور وہ نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔
زنبین اور نشہ کرنے والا۔ ان آٹھ افراد کی نماز قبول نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض
کی کہ حضورؐ زنبین کون ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ پاخانہ اٹھانے والا۔

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے جو آٹھ
کام انجام دے گا وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ محشور ہوگا۔ پوچھا
گیا: یارسول اللہؐ! وہ کام کیا ہیں؟ فرمایا: کسی کو حج کا زاد راہ فراہم کرنا۔ جوانی میں
شادی کر لینا۔ مظلوم کی فریاد رسی۔ یتیم کی پرورش۔ گمراہ کو ہدایت کرنا۔ بھوکے کو
کھانا کھلانا۔ پیاسے کو سیراب کرنا اور گرمی کے سخت دنوں میں روزہ رکھنا۔

(۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ جس بندے سے محبت
کرتا ہے تو اسے آٹھ باتوں کا الہام کرتا ہے۔ عرض کیا گیا: وہ صفات کیا ہیں؟ فرمایا:
نامحرم سے آنکھیں بند کرنا۔ اللہ کا خوف۔ حیاء۔ نیک افراد کے اخلاق سے متصف
ہونا۔ صبر۔ امانت کی ادائیگی۔ سچ بولنا۔ سخاوت۔

(۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب معراج جنت و جہنم کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔
میں نے جنت اور اس کی مختلف نعمتیں نیز جہنم اور اس کے عذاب کا مشاہدہ کیا۔ جب
میں وہاں سے واپس آیا تو حضرت جبرئیلؑ نے پوچھا کہ حضورؐ کیا آپ نے جنت کے
دروازوں اور دوزخ کے دروازوں پر لکھی ہوئی عبارات پڑھیں؟

میں نے نفی میں جواب دیا۔ جبرئیلؑ نے کہا حضور جنت کے آٹھ دروازے
ہیں اور ہر دروازے پر چار جملے درج ہیں اور ہر جملہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

میں نے کہا: جبرئیلؑ میرے ساتھ واپس چلو تاکہ ان کلمات کو چل کر
پڑھیں۔ جبرئیل میرے ساتھ واپس آئے۔

پہلے دروازے پر لکھا تھا: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.
ہر چیز کی ایک خوبی ہوتی ہے، دنیاوی زندگی کی خوبی چار باتوں میں ہے، قناعت، کینہ کو چھوڑنا، حسد کو چھوڑنا، نیک لوگوں کی صحبت۔

دوسرے دروازے پر لکھا تھا: لااله الاالله محمدرسول الله علی ولی الله.
ہر چیز کی ایک خوبی ہوتی ہے اور آخرت کی زندگی کی خوبی چار باتوں میں ہے، یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنا، بیواؤں پر مہربانی کرنا، مسلمانوں کی حاجت بر آری کے لئے دوڑ دھوپ کرنا، فقراء و مساکین کو تلاش کر کے ان کی مدد کرنا۔

تیسرے دروازے پر لکھا تھا: لااله الاالله محمد رسول الله علی ولی الله.
ہر چیز کی ایک خوبی ہوتی ہے اور دنیاوی صحت کی خوبی چار چیزوں میں ہے، کم کھانا، کم بولنا، کم سونا، کم خواہشات۔

چوتھے دروازے پر لکھا تھا: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.
جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ والدین سے نیکی کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

پانچویں دروازے پر لکھا تھا: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله.
جو ذلیل نہیں ہونا چاہتا وہ کسی کو ذلیل نہ کرے، جو گالیاں نہیں سننا چاہتا وہ کسی کو گالی نہ دے اور جو چاہتا ہے کہ اس پر ظلم نہ ہو، اسے چاہئے کہ کسی پر ظلم نہ کرے، اور جو عروۃ الوثقی سے تمسک رکھنا چاہتا ہے اسے لا اله الا الله محمد رسول الله پڑھنا چاہئے۔

چھٹے دروازے پر لکھا تھا: لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله. جو اپنی قبر کو وسیع دیکھنا چاہتا ہے اسے مساجد میں جانا چاہئے، جو چاہتا ہے کہ زمین کے اندر اسے کیڑے نہ کھائیں اسے مساجد میں جھاڑو دینی چاہئے، جو چاہتا ہے کہ اس کی

لحد تاریک نہ ہو اسے چاہئے کہ مساجد میں چراغ جلائے، جو چاہتا ہے کہ زمین کے اندر وہ تروتازہ رہے اسے چاہئے کہ مسجد کی چٹائیاں خرید کردے۔

ساتویں دروازے پر لکھا تھا: لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ.

دل کی سفیدی چار باتوں میں ہے، مریض کی عیادت، جنازے کی مشایعت، مرنے والوں کے لئے کفن خرید کر انہیں پہنانا، قرض کی ادائیگی۔

آٹھویں دروازے پر لکھا تھا: لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ.

جو اِن آٹھوں دروازوں سے گزرنا چاہتا ہے چار باتوں پر عمل کرے۔ صدقہ، سخاوت، حسن اخلاق، اللہ کے بندوں کو تکلیف نہ دینا۔

اس کے بعد ہم جہنم کے دروازوں پر پہنچے۔

پہلے دروازے پر تین جملے لکھا تھے: جھوٹوں پر اللہ نے لعنت کی، بخیلوں پر اللہ نے لعنت کی، ظالموں پر اللہ نے لعنت کی۔

دوسرے دروازے پر لکھا تھا: جس نے اللہ سے امید وابستہ کی خوش نصیب بنا، جس نے اللہ کا خوف رکھا امن پایا، ہلاک ہونے والا اور دھوکا کھانے والا وہ ہے جس نے غیر اللہ سے امید رکھی اور غیر اللہ کا خوف رکھا۔

تیسرے دروازے پر لکھا تھا: جو شخص قیامت میں عریاں نہیں ہونا چاہتا وہ ننگے بدن کو کپڑا پہنائے۔ جو قیامت کے دن پیاسا نہیں ہونا چاہتا وہ پیاسوں کو سیراب کرے۔ جو قیامت میں بھوکا نہیں رہنا چاہتا وہ بھوکوں کو کھانا کھلائے۔

چوتھے دروازے پر لکھا تھا: اللہ اسے ذلیل کرے جس نے اسلام کی توہین کی، اللہ اسے ذلیل کرے جس نے نبی پاکؐ کی اہلبیتؑ کی توہین کی، اللہ اسے ذلیل کرے جس نے مخلوق پر ظلم کرنے والے ظالموں کی مدد کی۔

پانچویں دروازے پر لکھا تھا: خواہشات کی پیروی نہ کرو کیونکہ خواہشات

ایمان کی مخالف ہیں، بے فائدہ گفتگو نہ کرو ورنہ اپنے رب کی نگاہ سے گر جاؤ گے، ظالموں کے مددگار نہ ہو کیونکہ جنت ظالموں کے لئے نہیں ہے۔

چھٹے دروازے پر لکھا تھا: میں رب کی رضا ڈھونڈنے والوں پر حرام ہوں، میں صدقہ دینے والوں پر حرام ہوں، میں روزہ داروں پر حرام ہوں۔

ساتویں دروازے پر لکھا تھا: محاسبہ ہونے سے پہلے خود ہی اپنا محاسبہ کرلو، ملامت ہونے سے پہلے خود ہی اپنے نفس کی ملامت کرلو، خدا کے حضور پیش ہونے سے پہلے اور دعا کرنے کی قوت سلب ہونے سے پہلے اس کو پکار لو۔

(۷) رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا عابد وہ ہے جو فرائض ادا کرے۔ سب سے بڑا زاہد وہ ہے جو حرام سے اجتناب کرے۔ سب سے بڑا پرہیزگار وہ ہے جو اپنے فائدے اور نقصان کے وقت حق بات کہے۔ سب سے بڑا محتاط وہ ہے جو اگرچہ حق پر ہو تو بھی جھگڑے سے پرہیز کرے۔ سب سے زیادہ محنت کرنے والا وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے۔ سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ سب سے زیادہ قدرو منزلت والا وہ ہے جو بے فائدہ گفتگو چھوڑ دے اور سب لوگوں سے زیادہ خوش نصیب وہ ہے جو شرفاء کا ہم نشین ہو۔

(۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص آٹھ قسم کے لوگوں سے نشست و برخاست رکھے گا اس کے وجود میں آٹھ چیزیں بڑھیں گی۔

جو شخص دولتمندوں کے ساتھ بیٹھے گا خدا اس میں دنیا کی محبت و رغبت بڑھا دیگا۔ جو شخص فقراء کے ساتھ بیٹھے گا تقسیم الٰہی پر اسکا شکر بڑھے گا۔ جو شخص بادشاہوں کے ساتھ بیٹھے گا، اس میں سنگدلی اور تکبر بڑھے گا۔ جو شخص عورتوں کے ساتھ بیٹھے گا، خدا اسکی جہالت اور شہوت بڑھا دیگا۔ جو شخص بچوں کے ساتھ بیٹھے گا، اس میں گناہوں کی جرأت اور توبہ کرنے میں تاخیر بڑھے گی۔ جو شخص صالحین کے ساتھ بیٹھے

گا، اس میں اطاعت کی رغبت بڑھے گی۔ جو شخص علماء کے ساتھ بیٹھے گا، اس میں علم بڑھے گا۔ جو شخص زُھّاد کے ساتھ بیٹھے گا، اس میں آخرت کی رغبت بڑھے گی۔

وہ ہم نشینی جو تیری خواہش کے خلاف ہو اور جہاں تیری ہر بات کی مخالفت کی جائے اس سے پرہیز کر۔ شاعر نے کیا عمدہ کہا ہے:

و اذا صاحبت فاصحب ماجداً ذا حیاء و وفاء وکرم

قوله للشئ لا ان قلت لا و اذا قلت نعم قال نعم

یعنی بزرگوں کی ہم نشینی کے لئے خوش خوئی اختیار کرو کہ حیاء و وفا و کرم تمہارے وجود میں یکجا ہو جائیں۔

اگر تم "نہیں" کہو گے تو (جواباً) نہیں کہا جائے گا اور اگر تم "ہاں" کہو گے تو جواباً "ہاں" سنو گے۔

دوسری فصل

امام علی علیہ السلام کے فرمودات

(۹) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ایک دروازے سے انبیاء کرامؑ اور صدیقین گزریں گے۔ ایک دروازے سے شہداء و صالحین گزریں گے اور پانچ دروازوں سے ہمارے شیعہ اور محبّ گزریں گے۔ میں اس دوران صراط پر کھڑا ہو کر دعا کرتا رہوں گا کہ اے اللہ! میرے شیعوں، محبوں اور مددگاروں کو آگ سے بچالے۔

اس وقت عرش کے درمیان سے ایک آواز آئے گی کہ میں نے تیری دعا قبول کی اور شیعوں کے حق میں تیری شفاعت قبول کی۔ پھر میرے ہر ایک شیعہ،

محب، میرے مددگار اور قول و فعل کے ذریعے میرے دشمنوں سے جنگ کرنے والوں کو اس کے اقرباء اور ہمسایوں میں سے ستر ہزار افراد کی شفاعت کا حق دیا جائے گا اور ایک دروازے سے لا الہ الا اللّٰہ کہنے والے دوسرے ایسے مسلمان گزریں گے۔ جن کے دل میں اہلبیتؑ کی رائی کے برابر دشمنی نہ ہوگی۔

(۱۰) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اس نماز میں کوئی بھلائی نہیں جس میں خشوع نہیں۔ اس روزے کا کوئی فائدہ نہیں جس میں لغو سے بچنا نہیں ہے۔ اس قرأت کا کوئی فائدہ نہیں جس میں تدبر نہیں۔ اس علم کا کوئی فائدہ نہیں جس میں تقویٰ نہیں۔ اس مال کا کوئی فائدہ نہیں جس میں سخاوت نہیں۔ اس تنہائی کا کوئی فائدہ نہیں جس میں یادِ خدا نہیں۔ اس نعمت کا کوئی فائدہ نہیں جس میں بقا نہیں۔ اس دعا میں کوئی فائدہ نہیں جس میں اخلاص و تعظیم نہیں۔

(۱۱) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: آٹھ افراد کی اگر توہین ہو تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کریں۔ ایسے دستر خوان پر بیٹھنے والا جس کی اسے دعوت نہ دی گئی ہو۔ گھر کے مالک پر حکم چلانے والا۔ دشمنوں سے بھلائی طلب کرنے والا۔ کمینوں سے احسان طلب کرنے والا۔ ایسے دو اشخاص کی گفتگو میں مداخلت کرنے والا جنہوں نے اسے گفتگو میں شامل نہ کیا ہو۔ بادشاہ کو حقیر سمجھنے والا۔ جس مجلس کا اہل نہ ہو اس میں بیٹھنے والا۔ ایسے شخص کو اپنی بات سنانے والا جو اسکی بات نہ سننا چاہتا ہو۔

(۱۲) روایت ہے کہ ایک دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں امام علی علیہ السلام حاضر ہوئے۔ حضور اکرمؐ نے ان سے دریافت فرمایا: یا علیؑ! کیسے ہو؟

عرض کی: آٹھ مطالبوں میں پھنسا ہوا ہوں۔ اللہ مجھ سے واجبات کا مطالبہ کرتا ہے۔ آپؐ اپنی سنت کا مطالبہ کرتے ہیں۔ دو فرشتے راست گوئی کا مطالبہ کرتے

ہیں۔ ملک الموت روح کا مطالبہ کرتا ہے۔ اہل و عیال غذا کا مطالبہ کرتے ہیں۔ شیطان ملعون معصیت کا مطالبہ کرتا ہے۔ نفس خواہشات کا مطالبہ کرتا ہے۔ دنیا رغبت کا مطالبہ کرتی ہے۔

(۱۳) اصبغ بن نباتہ نے امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی کہ جو شخص مساجد میں آمدو رفت رکھے گا آٹھ چیزوں میں سے ایک کو ضرور پالے گا۔ ایسا بھائی جس سے استفادہ کیا جاسکے۔ نادر علم۔ آیت محکمہ (کہ قرآن کی معرفت بڑھے)۔ رحمت منتظرہ۔ ایسا کلمہ جو اسے ہلاکت سے بچائے۔ ایسا کلمہ جو اس کی رہنمائی کرے۔ اللہ کے خوف سے گناہ چھوڑنا اور حیا۔

تیسری فصل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمودات

(۱۴) ابویحییٰ واسطی کا بیان ہے کہ کسی نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ہم ان تمام لوگوں کو انسان کہہ سکتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: آٹھ قسم کے علاوہ باقی سب انسان ہیں۔

مسواک نہ کرنے والا۔ تنگ مقام پر کھل کر بیٹھنے والا۔ لایعنی کاموں میں داخل ہونے والا۔ جس چیز کا علم نہیں اس میں جھگڑنے والا۔ بغیر کسی بیماری کے اپنے آپ کو بیمار سمجھنے والا۔ بغیر کسی مصیبت کے زیب و زینت چھوڑنے والا۔ اپنے دوستوں سے حق کے متفق علیہ مسئلے کی مخالفت کرنے والا۔ اپنے آباء و اجداد پر فخر کرنے والا۔ حالانکہ اس میں ان کی خوبو تک نہ ہو ایسے لوگ اس آیت الٰہی کے مصداق ہیں: **ان هم الا کالانعام بل هم اضل سبیلا**. (سورہٴ فرقان آیت ۴۴) یعنی

یہ لوگ نہیں ہیں مگر جانوروں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

(۱۵) محمد بن مسلم نے امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: مولا! اس کی آخر وجہ کیا ہے کہ ہم اپنے مخالف کو کافر اور دوزخی کہتے ہیں، لیکن ہم اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے جنت کی گواہی نہیں دیتے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ تمہاری کمزوری کی وجہ سے ہے۔ اگر تمہارے اندر گناہان کبیرہ نہ ہوں تو تم جنتی ہو۔

راوی نے عرض کی: میں قربان جاؤں! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ عفیفہ عورتوں پر الزام لگانا۔ والدین کی نافرمانی۔ ہجرت کرنے کے بعد دوبارہ دارالکفر میں جاکر آباد ہو جانا۔ میدان جہاد سے بھاگنا۔ ظلم سے یتیم کا مال کھانا۔ واضح احکامات کے باوجود سود کھانا۔ مومن کو ناحق قتل کرنا۔

میں نے پوچھا: زنا اور چوری؟ آپؑ نے فرمایا: وہ ان گناہوں میں نہیں۔

شیخ صدوق رحمہ اللہ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں کے متعلق روایت مختلف نہیں ہیں۔ اگرچہ کسی روایت میں پانچ کا ذکر ہے، کسی میں چھ کا، کسی میں سات کا ذکر ہے، کسی میں آٹھ کا اور کسی میں زیادہ کا ذکر ہے۔ وجہ یہ ہے کہ گناہ اکبر تو شرک ہے۔ اس کے بعد تمام گناہ ایک دوسرے کی اضافت سے بڑے اور چھوٹے ہیں۔

(۱۶) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنی مساجد کو خرید و فروخت، پاگلوں، بچوں، گمشدہ چیزوں کا اعلان، احکام، اجرائے حدود، اور بلند آواز سے محفوظ رکھو۔

(۱۷) امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مومن کے لئے شائستہ ہے کہ وہ آٹھ خصائل کا حامل ہو۔ پریشانی میں ثابت قدم رہے۔ مصیبت میں صابر رہے۔ نعمتوں کے ملنے پر شاکر رہے۔ خدا کے رزق پر قانع رہے۔ دشمنوں پر ستم نہ کرے۔

دوستوں پر بوجھ نہ ڈالے۔ اس کا بدن اس سے تکلیف میں رہے اور لوگ اس کے وجود سے آسائش میں رہیں۔

علم مومن کا دوست ہوتا ہے۔ حلم اس کا مددگار اور وزیر ہوتا ہے۔ صبر اس کی بادشاہی اور امیر لشکر ہے۔ رفق و مدارات اس کا بھائی اور نرمی ملائمت اس کا باپ ہے۔

(۱۸) امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک شاگرد سے دریافت فرمایا: تم نے آج تک مجھ سے کیا حاصل کیا؟

شاگرد نے کہا: میں نے آپؑ سے آج تک آٹھ مسائل حاصل کئے ہیں۔

آپؑ نے فرمایا: مجھے بتاؤ تم نے کونسے مسائل حاصل کئے ہیں؟

شاگرد نے عرض کیا: پہلا مسئلہ یہ حاصل کیا کہ موت کے وقت ہر چاہنے والا اپنے محبوب سے جدا ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے اپنی جدوجہد کو ایسے دوست کی طرف مبذول کیا جو مجھ سے علیحدہ نہیں ہوگا بلکہ میری تنہائی میں میرا مونس ہوگا اور وہ ہے نیک عمل اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ومن یعمل خیراً یجز بہ. (سورۂ نساء آیت ۱۲۳) یعنی جو اچھائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

امامؑ نے یہ سن کر فرمایا: واللہ! بہت خوب۔

شاگرد نے عرض کیا: دوسرا مسئلہ یہ حاصل کیا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سے کچھ حسب پر فخر کرتے ہیں اور کچھ کو مال و اولاد پر فخر کرتے دیکھا۔ میں اس فخر کو فخر تسلیم ہی نہیں کرتا۔ میں نے آیت کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم (سورۂ حجرات آیت ۱۳) یعنی بیشک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے پس میں نے عظیم فخر کو پالیا۔ چنانچہ میں نے ساری جدوجہد اس بات کے لئے صرف کردی کہ میں اللہ کے نزدیک باعزت بن جاؤں۔

آپؑ نے یہ سن کر فرمایا: واللہ بہت خوب۔

شاگرد نے عرض کیا: تیسرا مسئلہ یہ حاصل کیا کہ میں نے لوگوں کے لہولعب کا مشاہدہ کیا اور میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا کہ و اما من خاف مقام ربه ونهي النفس عن الهوىٰ فان الجنة هي الماوىٰ. (سورۂ نازعات آیت ۴۰) یعنی وہ بہر حال جس نے اپنے رب کے مقام کا خوف کیا اور نفس کو خواہش سے باز رکھا، تحقیق جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔ تو اس آیت مجیدہ کے سننے کے بعد میں نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا، یہاں تک کہ رضائے الٰہی میں میرا نفس پہنچ گیا۔

آپؑ نے یہ سن کر فرمایا: بہت خوب۔

شاگرد نے عرض کیا: چوتھا مسئلہ یہ حاصل کیا کہ میں نے دنیا میں یہ دیکھا کہ جس کسی کے پاس کوئی عمدہ چیز آجائے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور ادھر میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا کہ من ذالذی یقرض اللّٰه قرضا حسنا فیضاعفه له وله اجر کریم. (سورۂ بقرہ آیت ۲۴۵) یعنی کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے، اللہ اس کے لئے اس کو دگنا کردے گا اور اس کے لئے اچھا اجر ہوگا۔ مجھے یہ بات پسند آئی کہ مال بھی محفوظ رہے اور دگنا بھی ہو جائے اور اس پر عظیم اجر بھی ملے۔ تو اس کے بعد سے میں نے یہ عادت اپنالی کہ جو کچھ میرے پاس آیا اسے اللہ کے خزانے میں جمع کرادیا تاکہ بوقت ضرورت وہ میرے کام آسکے۔

آپؑ نے یہ سن کر فرمایا: واللہ بہت خوب۔

شاگرد نے عرض کیا: پانچواں مسئلہ یہ حاصل کیا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ رزق کی وجہ سے ایک دوسرے سے حسد کر رہے ہیں اور ادھر میں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا کہ نحن قسمنا بینهم معیشتهم فی الحیاة الدنیا. (سورۂ زخرف آیت ۳۲) یعنی ہم نے ان کی معیشت کو زندگانی دنیا میں ان کے درمیان تقسیم کردیا۔ تو

اس آیت مجیدہ کے سننے کے بعد میں نے لوگوں سے حسد کرنا چھوڑ دیا اور گم شدہ چیز کا افسوس کرنا چھوڑ دیا۔

امامؑ نے یہ سن کر فرمایا: واللہ بہت خوب۔

شاگرد نے عرض کیا: چھٹا مسئلہ یہ حاصل کیا کہ میں نے اس دنیا میں دیکھا کہ لوگ ایک دوسرے کی دشمنی کر رہے ہیں اور بعض مرتبہ دشمنی کا مسئلہ نسلوں تک بھی جاری رہتا ہے اور ادھر میں نے اللہ کریم کا یہ فرمان سنا کہ ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا. (سورۂ فاطر آیت ۶) یعنی یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن بنا کر رکھو۔ اس فرمان کے سننے کے بعد میں نے تمام لوگوں سے دشمنی چھوڑ دی اور شیطان ہی کو اپنا دشمن سمجھا۔

امامؑ نے یہ سن کر فرمایا: واللہ بہت خوب۔

شاگرد نے عرض کیا: ساتواں مسئلہ یہ حاصل کیا کہ میں نے لوگوں کو رزق کے لئے سخت جدوجہد کرتے ہوئے دیکھا اور ادھر میں نے اللہ کا یہ فرمان سنا کہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مآ ارید منھم من رزق ومآ ارید ان یطعمون ان اللہ ھو الرزاق ذوالقوۃ المتین. (سورۂ ذاریات آیت ۵۶) یعنی میں نے جن وانس کو نہیں بنایا، مگر اس کیلئے کہ وہ میری عبادت کریں، میں ان سے رزق نہیں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں، تحقیق اللہ ہی صاحب قوت اور رزاق ہے۔ میں نے جان لیا کہ اللہ کا وعدہ برحق ہے اور اس کا فرمان صحیح ہے۔ اسکے بعد مجھے تسکین قلب حاصل ہوگئی اور میں مفت کی جدوجہد سے باز آکر اسکی فرمانبرداری کرنے میں لگ گیا۔

امامؑ نے یہ سن کر فرمایا: واللہ! بہت خوب۔

شاگرد نے عرض کیا: آٹھواں مسئلہ یہ حاصل کیا کہ میں نے لوگوں کا مشاہدہ کیا ہے کہ کوئی شخص اپنی صحت پر بھروسہ کر رہا ہے اور کوئی کثرت مال پر

بھروسہ کر رہا ہے اور کوئی اپنے جیسے بندوں پر بھروسہ کر رہا ہے۔ ادھر میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ. (سورۂ طلاق آیت ۳) کہ جو اللہ پر توکل کرے تو اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اس فرمان کے بعد میں نے تمام چیزوں پر سے اپنا تکیہ اٹھالیا اور خداوند کریم پر بھروسہ کیا۔

امامؑ نے اس شاگرد کو آفرین کہی اور فرمایا: قسم بخدا!! تورات، زبور، انجیل قرآن مجید اور دیگر آسمانی صحف کا ماحصل بھی یہی ہے۔

چوتھی فصل

کلام زُهَّاد

(۱۹) ایک زاہد نے ایک قاضی سے کہا کہ میں دلی طور پر چاہتا تھا کہ تم قاضی نہ ہو، بہر حال اب اگر تم نے یہ عہدہ قبول کر بھی لیا ہے تو میں تمہیں آٹھ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ تمہارے لئے ضروری ہے کہ کسی ملامت کنندہ کی ملامت کو خاطر میں نہ لاؤ۔ کسی صفت و ثناء کے طالب بھی نہ ہو۔ معزولی کا ڈر نہ رکھو۔ علم رکھنے کے باوجود مشورہ لینے سے محروم نہ رہو۔ جب تمہیں حق کا یقین ہو جائے تو فیصلہ کرنے میں توقف نہ کرو۔ غصہ کی حالت میں فیصلہ کبھی نہ کرنا۔ خواہشات نفس کی پیروی نہ کرنا۔ جب تک دوسرے فریق کی بات نہ سن لو، یکطرفہ فیصلہ نہ کرنا۔

(۲۰) آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں کے لئے باعث زینت ہیں: پاکدامنی، زینت فقر ہے۔ شکر، زینت ثروت ہے۔ صبر، آزمائش کی زینت ہے۔ تواضع، حسب کی زینت ہے۔ حلم، عالم کی زینت ہے۔ گریہ، خوف کی زینت ہے۔ خشوع و خضوع، نماز کی زینت ہے۔ علی علیہ السلام کا ذکر مجلس کی زینت ہے۔

(۲۱) جو شخص آٹھ چیزیں چھوڑدے اسے آٹھ چیزیں عطا ہوں گی: جو فضول گفتگو چھوڑدے اسے حکمت ملے گی۔ جو فضول نگاہ چھوڑدے اسے خشوع قلب ملے گا۔ جو زیادہ کھانا چھوڑدے اسے عبادت کی لذت ملے گی۔ جو دنیا کی محبت چھوڑ دے اسے آخرت کی الفت ملے گی۔ جو لوگوں کے عیوب سے توجہ ہٹالے اسے اپنے عیوب دیکھنے کی نظر ملے گی۔ جو کیفیت الٰہی میں غور کرنا چھوڑدے اسے نفاق سے نجات ملے گی۔ جو لوگوں سے دشمنی کرنا چھوڑدے اسے محبت ملے گی۔ جو حسد چھوڑدے اسے راحت ملے گی۔

(۲۲) شیخ بہائی کا قول ہے: اگرچہ خدا کی نعمتیں شمار سے زیادہ ہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا۔ (سورۂ ابراہیم آیت ۳۴) یعنی اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کرسکتے۔ تاہم تمام نعمتیں آٹھ قسم کی ہیں، خواہ دنیاوی ہوں یا اخروی اور ہر ایک یا طبیعی ہے یا کسبی اور ہر ایک یا روحانی ہے جیسے کہ اخلاقِ فاضلہ یا مادی ہے جیسے اعضاء اور خوبصورت چہرہ۔ (یہ آٹھ قسم کی) نعمتیں اخروی، طبیعی، روحانی مثلاً بغیر توبہ کے گناہوں کی بخشش یا مادی ہیں جیسے جنت میں شہد اور دودھ کی نہریں جبکہ اخروی، کسبی، روحانی نعمتیں مثلاً توبہ کے ذریعے گناہوں کی بخشش ہیں اور مادی جیسے جسمانی لذتیں جو عبادات کے نتیجے میں عطا کی جاتی ہیں۔

(۲۳) کلبی کی روایت ہے کہ جب حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ اس زمین پر اترے تو اس وقت برہنہ تھے۔ خداوند تعالیٰ نے جنت سے آٹھ جانور نازل کئے۔ ایک بکری کا جوڑا، بھیڑ کا ایک جوڑا، گائے کا ایک جوڑا اور ایک جوڑا اونٹ کا۔

حضرت آدمؑ کو حکم ملا کہ بھیڑ کی اون لے لیں۔ حضرت آدمؑ نے بھیڑ کی اون حاصل کی اور حضرت حواؑ نے اسے کاتا اور اس کا کپڑا تیار کیا، ایک جُبّہ حضرت آدمؑ کے حوالے کیا اور اپنے لئے ایک لمبی قمیض تیار کی اور اوڑھنی تیار کر کے پہنی۔

حضرت جبرئیل نے جنت سے کچھ بیج لئے اور حضرت آدمؑ کو کاشت کاری کی تعلیم فرمائی اور کہا کہ آج کے بعد اپنے پسینے کی کمائی کھاؤ گے اور یہ زراعت کا پیشہ اپنی اولاد کو بھی سکھانا تاکہ وہ بھی لوگوں کی محتاجی اور لالچ سے محفوظ رہیں۔

پانچویں فصل

زبان کی حفاظت

(۲۴) برادر عزیز! حق سبحانہ نے تمہیں زبان اس لئے عنایت فرمائی ہے کہ اس کے ذریعے بکثرت ذکر خدا کر سکو، تلاوت قرآن کر سکو، لوگوں کی ہدایت کرو اور اپنے دین و دنیا کی حاجات کے لئے مافی الضمیر کا اظہار کر سکو۔ اگر اصل مقصود کے علاوہ تم نے اس سے کام لیا تو سخت نقصان کیا۔ اسی مقصد تخلیق کے لئے اپنی زبان کو آٹھ چیزوں سے بچاؤ۔

جھوٹ : ہنسی مذاق میں بھی اس سے پرہیز کرو کیونکہ اگر مذاق میں جھوٹ کی عادت پڑگئی تو آہستہ آہستہ مزاج میں سرائیت کر جائے گی جبکہ جھوٹ گناہان کبیرہ کے سب سے بڑے گناہوں میں سے ہے۔

وعدہ خلافی : تم کو پہلے تو کسی سے وعدہ کرنا ہی نہیں چاہئے۔ یہ تمہارا لوگوں پر احسان ہوگا۔ اگر مجبوراً وعدہ کرنا بھی پڑے تو عاجزی یا سخت ضرورت کے علاوہ کبھی وعدہ خلافی نہ کرو کیونکہ وعدہ خلافی نفاق کی علامت ہے اور بدترین عادت ہے۔

غیبت : کسی شخص کی غیبت سے اپنی زبان کو آلودہ نہ کرو کیونکہ غیبت مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے برابر ہے اور ایک حدیث کے مطابق

اس کا جرم تیس مرتبہ زنا کے جرم کے برابر ہے۔

مناقشہ و جدال : کیونکہ اس میں مخاطب کو دلی رنج اور ایذا دینا ہی مقصود ہوتا ہے اور اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسانے ہوتے ہیں اور اس فعل بد کے ذریعے اپنے نفس کی تعظیم و تجلیل مقصود ہوتی ہے اور یہ چیز عداوت کو جنم دیتی ہے۔

خود ستائی : یہ انتہائی بری عادت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا : فلا تزکوا انفسکم ھو اعلم بمن اتقی۔ (سورۂ نجم آیت ۳۲) یعنی اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہ کرو، وہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو بہتر جانتا ہے، ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ صدق قبیح کونسا ہے؟ اس نے کہا انسان کی خود ستائی صدقِ قبیح ہے۔

لعنت : کسی مومن و مسلم پر اگر وہ لعنت کا حقدار نہیں ہے تو ہرگز لعنت نہ کرو۔ (ایک حدیث کے مطابق اگر فریق ثانی لعنت کا حقدار نہیں ہوتا تو وہی لعنت بھیجنے والے کے منہ پر ماردی جاتی ہے)۔

بددعا : حتی المقدور بددعا سے پرہیز لازم ہے۔ اپنے ظالم کا معاملہ خدا کے سپرد کردو وہ بہتر منصف ہے۔ حدیث میں آیا ہے : کبھی مظلوم بددعا کرتا ہے کہ خدا ظالم سے انتقام لے، تو اگر اس کی بددعا ظالم کے ستم سے زیادہ ہوتی ہے تو اسی تناسب سے خود مظلوم سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔

مذاق و بیہودہ گوئی : اپنی زبان کو مذاق کا ہرگز عادی نہ بناؤ کیونکہ اس سے انسان کی آبرو ختم ہو جاتی ہے اور لوگوں سے رعب ختم ہو جاتا ہے نیز دشمنی کا سبب ہے اور عداوت کا پودا دلوں میں جڑ پکڑ لیتا ہے۔ اگر لوگ تم

سے مذاق بھی کریں تو بھی انہیں جواب نہ دو، یہاں تک کہ بات کا سلسلہ بدل جائے۔ ان لوگوں میں ہو جاؤ جو لغویات سے بزرگی (اور تحمل) کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔ تم زبان کی لائی ہوئی مصیبتوں سے جبھی نجات پا سکو گے جب بلا ضرورت بولنے سے پرہیز کرو گے کیونکہ اکثر یہی زبان دنیا و آخرت کی رسوائی کا سبب ہوتی ہے۔

تتمہ

(۲۵) ایک زاہد کا قول ہے کہ میں نے صرف آٹھ باتیں طلب کیں ان کے ذریعے سے مجھے دنیا و آخرت کی سعادت نصیب ہو گئی۔

میں نے قدر و منزلت کو تلاش کیا وہ مجھے علم کے بغیر کسی چیز سے حاصل نہ ہو سکی۔ لہذا تمہیں علم حاصل کرنا چاہیے تاکہ دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کر سکو۔

میں نے عزت کو تلاش کیا تو اسے تقویٰ کے بغیر کسی چیز میں نہ پایا۔ تمہیں تقویٰ اختیار کرنا چاہیے تاکہ باعزت بن سکو۔

میں نے دولت کو تلاش کیا، اسے قناعت کے علاوہ کسی اور چیز میں نہ پایا۔ تمہیں قناعت سے کام لینا چاہیے تاکہ غنی بن سکو۔

میں نے راحت کو تلاش کیا تو یہ نعمت مجھے لوگوں کے اختلاط چھوڑنے سے ملی۔ لہذا تمہیں چاہیے کہ لوگوں کے اختلاط سے اپنے آپ کو بچاؤ تاکہ دونوں جہانوں کی راحت کے حقدار بن سکو۔

میں نے سلامتی کو تلاش کیا تو اسے اطاعت الٰہی کے بغیر کہیں نہ پایا۔ تم بھی اللہ کی اطاعت کرو تاکہ سلامتی حاصل ہو سکے۔

میں نے خضوع کی تلاش کی، اسے حق کو تسلیم کرنے کے علاوہ کسی چیز میں نہ پایا۔ تم بھی حق کو تسلیم کرو تاکہ تکبر سے محفوظ رہ سکو۔

میں نے خوشگوار زندگی کی تلاش کی اسے ترک خواہشات کے سوا کسی اور چیز میں نہ پایا۔ لہذا تم بھی خواہشات ترک کردو تاکہ خوشگوار زندگی بسر کر سکو۔

میں نے مدح و ثناء کی تلاش کی اسے سخاوت کے علاوہ اور کسی چیز میں نہ پایا۔ تم بھی سخی ہو تاکہ لوگ تمہاری مدح و ثناء کر سکیں۔

انہی آٹھ خصلتوں کی وجہ سے مجھے دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں مل گئیں۔

(۲۶) ایک دانا سے سوال کیا گیا کہ نعمت کیا ہے؟ اس نے کہا آٹھ چیزیں: امن، صحت سلامتی، جوانی، حسن، اخلاق، عزت، حسب دلخواہ رفیق، نیک بیوی۔

(۲۷) ایک اور حکیم سے پوچھا گیا: وہ کیا اشیاء ہیں کہ جن کی تکرار سے اکتاہٹ نہیں ہوتی؟ جواب دیا: آٹھ چیزیں ہیں۔ ٹھنڈی روٹی، بکری کا گوشت، ٹھنڈا پانی، نرم لباس، نرم بستر، خوشبو، دوستوں سے ملاقات اور باصدق و صفا بھائیوں سے گفتگو۔

(۲۸) قیصر روم نے ایک قسیس (عیسائی پادری) سے پوچھا: بلند ترین حکمت کیا ہے؟

اس عالم نے کہا: اپنی قدر و منزلت سے آگاہی۔

قیصر: کامل ترین عقل کیا ہے؟

عالم: اپنے علم کی حد پر رک جانا۔

قیصر: بہترین حلم کیا ہے؟

عالم: گالیاں سن کر برداشت کرنا۔

قیصر: عظیم مردانگی کیا ہے؟

عالم: اپنی آبرو کی حفاظت۔

قیصر : کامل ترین مال کونسا ہے؟

عالم : جس سے حقوق ادا کیے گئے ہیں۔

قیصر : بہترین سخاوت کونسی ہے؟

عالم : سوال سے پہلے عطا کرنا۔

قیصر : سب سے زیادہ نفع بخش چیزیں کونسی ہیں؟

عالم : اللہ کا تقویٰ اور اس کے لئے اخلاصِ عمل۔

قیصر : سب سے بہتر بادشاہ کونسا ہے؟

عالم : جو قدرت رکھتے ہوئے بردباری اختیار کرے اور غصے کے وقت جہالت سے دور رہے اور جو یہ سمجھ لے کہ اس کی حکومت صرف عدل کے ذریعے سے ہی قائم رہ سکتی ہے۔

نواں باب

(نو کے عدد پہ نصیحتیں)

پہلی فصل

شیعہ علماء سے منقول احادیث

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: نو چیزیں نو اشیاء کے لئے آفت ہیں۔

جھوٹ، گفتگو کی آفت ہے۔ نسیان، علم کی آفت ہے۔ نادانی، حلم کی آفت ہے۔ سستی عبادت کی آفت ہے۔ خودپسندی، حسن ادب کی آفت ہے۔ سرکشی، شجاعت کی آفت ہے۔ احسان جتلانا، سخاوت کی آفت ہے۔ تکبر، خوبصورتی کی آفت ہے۔ فخر، حسب کی آفت ہے۔

(۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت میں لوگ کس طرح محشور ہوں گے تو آپؐ نے فرمایا: معاذؓ! تم نے امر عظیم کے متعلق مجھ سے پوچھا ہے۔

اس کے بعد آپؐ کے دیدۂ مبارک سے آنسو رواں ہوئے اور فرمایا: میری امت کے بدکار لوگ قیامت کے دن نو مختلف صورتوں میں مبعوث کئے جائیں گے۔ کچھ بندروں کی صورت میں ہوں گے۔ کچھ خنزیر کی شکل میں اٹھیں گے۔ کچھ اس

طرح سے مبعوث ہوں گے کہ ان کی گردنیں نیچے اور ان کی ٹانگیں اوپر ہوں گی۔ انہیں گھسیٹا جارہا ہوگا۔ کچھ اندھے بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ کچھ بہرے اور گونگے ہوں گے۔ کچھ کے ہاتھ اور پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔ کچھ کو آگ کی شاخوں پر پھانسی دی جارہی ہوگی۔ کچھ لوگوں کے جسموں سے مردار کی سی تعفونت اٹھ رہی ہوگی۔ کچھ جہنم کی قمیضیں پہنا کر مبعوث کئے جائیں گے جو پگھلے ہوئے تارکول کی طرح ان کے جسم سے چمٹی ہوئی ہوں گی۔

بندر کی شکل میں مبعوث ہونے والے نکتہ چین لوگ ہیں جو ہر بات میں برائی کا پہلو نکال لیتے ہیں۔ خنزیر کی شکل میں مبعوث ہونے والے حرام خور لوگ ہیں۔ جو الٹے چل رہے ہوں گے یہ سود خور ہوں گے۔ جو اندھے اٹھائے جائیں گے یہ غلط فیصلے کرنے والے ہوں گے۔ گونگے اور بہرے ہو کر مبعوث ہونے والے اپنے اعمال پر ناز کرنے والے ہوں گے۔ جن کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو ہمسایوں کو آزار دیتے تھے۔ جنہیں پھانسی دی جارہی ہوگی یہ (دنیاوی) مراکز قدرت سے اپنی احتیاجات کے طالب ہوں گے۔ جن کے جسموں سے مردار کی طرح بدبو کے بھبھوکے اٹھ رہے ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی خواہشات و لذات کی پیروی کرتے تھے اور اپنے مال میں سے اللہ کا حق ادا نہیں کرتے تھے اور جنہیں دوزخ کی قمیضیں پہنائی جائیں گی یہ فخر و تکبر کرنے والے لوگ ہوں گے۔

(۳) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر فتح کرلیا تو اپنی کمان طلب فرمائی اس کے دستہ پر ٹیک لگائی اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فتح و نصرت کا تذکرہ کیا کہ خدا نے انہیں عطا کی پھر فرمایا: نو چیزوں سے بچو۔ زنا کی اجرت۔ حیوان سے جفتی کرنا۔ سونے کی انگوٹھی پہننا۔ کتے کی قیمت لینا۔ سرخ حریر کا گدا (جو عام طور پر گھوڑے کے اوپر ڈالا جاتا ہے اور) شام میں مخصوص لباسوں پر بنا جاتا ہے۔ درندوں کا

گوشت۔ سونے کی سونے سے یا چاندی کی چاندی سے خرید و فروخت کہ کسی ایک طرف زیادہ ہو۔ اور ستاروں کا مطالعہ (کاموں کے سعد و نحس کے تعین کے لئے اور اسی طرح)

(۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کو نو چیزیں معاف کردی گئی ہیں۔ خطا، نسیان، جس پر انہیں مجبور کیا جائے، جس کام کی طاقت نہ ہو، حالت اضطرار میں جو کام واقع ہو، حسد، بدفالی، تفکر، مخلوق کے لئے دل میں وسوسہ بشرطیکہ زبان پر نہ لائے۔

(۵) حضرت ابو عبداللہ جعفر صادقؑ نے اپنے اسناد سے امیرالمومنینؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ آپؐ کے پاس بنو عبدالقیس کا ایک وفد آیا اور انہوں نے حضور اکرمؐ کے سامنے کھجور کا تھال پیش کیا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ ہدیہ ہے یا صدقہ ہے؟ انہوں نے عرض کی یہ ہدیہ ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا یہ کونسی کھجور ہے؟ انہوں نے کہا یہ برنی کھجور ہے [1]۔ آپؐ نے فرمایا: جبرئیلؑ اس وقت میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں، مجھے بتا رہے ہیں کہ اس کھجور کی نو خصوصیات ہیں: منہ کی بو کو خوشگوار بناتی ہے۔ چہرے کو خوبصورتی دیتی ہے۔ معدے کو تقویت دیتی ہے۔ غذا ہضم کرتی ہے۔ سننے اور دیکھنے کی قوت میں اضافہ کرتی ہے۔ کمر کو مضبوط بناتی ہے۔ شیطان کو دھوکا دیتی ہے۔ اللہ کے قریب اور شیطان سے دور کرتی ہے۔

(۶) ام ہانی دختر حضرت ابو طالب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ نے مجھے نو خصوصیات عنایت فرمائیں۔ اسلام کو میرے ذریعے سے ظاہر کیا۔ مجھ پر قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ کعبہ میرے ذریعے آزاد

---

[1] کھجوروں کی ایک قسم کا نام ہے۔

کرایا۔ مجھے اپنی تمام مخلوقات پر فضیلت عطا کی۔ مجھے نسل آدمؑ کا سردار اور آخرت میں محشر کی زینت قرار دیا۔ تمام انبیاءؑ کے لئے اس وقت تک جنت کو حرام قرار دیا جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں۔ تمام انبیاء کرامؑ کی امتوں کے لئے اس وقت تک جنت کو حرام قرار دیا جب تک میری امت جنت میں داخل نہ ہو جائے۔ میرے بعد میری خلافت کو تاروز قیامت میرے اہلبیتؑ میں رکھا۔ جو میرے فرمان کا انکار کرتا ہے تو اس نے اللہ کا انکار کیا۔

(۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپؐ نے امام علیؑ کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے ابوالحسنؑ! کیا نہیں چاہتے ہو کہ میں تمہیں خوشخبری دوں؟ امام علیؑ نے عرض کیا: کیا (خوشخبری) ہے اے اللہ کے رسولؐ۔ آپؐ نے فرمایا: یہ جبرئیلؑ موجود ہیں، خداوند عالم کی جانب سے پیغام لائے ہیں کہ اس نے تمہارے شیعوں اور دوستوں کو نو امتیاز دیئے ہیں۔ موت کے وقت آسانی۔ قبر میں دل کی تسلی۔ قبر میں روشنی۔ (قیامت میں) خوف سے امن۔ میزان میں عدل (فضل و کرم خداوند تعالیٰ مراد ہے)۔ پل صراط سے (بآسانی) گزر۔ تمام لوگوں سے پہلے بہشت میں داخلہ۔ اور آخرت میں ان کا نور ان کے ساتھ ہوگا اور ان کے دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا۔

(۸) حضرت زید بن ارقمؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا: مجھے تمہارے حق میں نو خصلتیں ملی ہیں۔ تین کا تعلق دنیا سے ہے، تین کا تعلق آخرت سے ہے، دو تمہارے لئے ہیں اور ایک بات کا مجھے تمہارے متعلق خدشہ ہے۔

تین دنیاوی خصائل: تم میرے وصی ہو، میرے جانشین ہو، میرے قرض ادا کرنے والے ہو۔

تین اخروی خصائل : اللہ مجھے لواء الحمد کا مالک بنائے گا اور میں وہ تمہارے حوالے کروں گا۔ حضرت آدمؑ اور ان کی اولاد میرے پرچم کے نیچے ہوگی اور جنت کی چابیاں اٹھانے میں تم میری مدد کرو گے۔ میں اپنی شفاعت کا مختار تمہیں قرار دوں گا جسے تم پسند کرو گے اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

دو خصائل جو تمہارے لئے ہیں : تم میرے بعد دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہوگے۔ تم میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے۔

جس چیز کا مجھے خدشہ ہے : مجھے ڈر ہے کہ میرے بعد قریش تمہاری بیعت توڑ دیں گے اور تم سے مکرو فریب سے پیش آئیں گے۔

(۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اللہ نے ہر نسل کا ایک سردار بنایا ہے۔ گدھ کو پرندوں کا سردار بنایا، گائے چوپایوں کی سردار ہے، شیر درندوں کا سردار ہے، اسرافیل ملائکہ کا سردار ہے، حضرت آدم علیہ السلام انسانوں کے سردار ہیں، جمعہ دنوں کا سردار ہے، ماہ رمضان مہینوں کا سردار ہے، میں انبیاءؑ کا سردار ہوں، علیؑ اولیاءؑ کے سردار ہیں۔

(۱۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے رب نے مجھے نو باتوں کی وصیت فرمائی ہے اور میں بھی اپنی امت کو انہیں چیزوں کی وصیت کرتا ہوں۔

ظاہر و باطن میں اخلاص، رضا و غضب میں عدل، غنا اور فقر میں میانہ روی، ظالم کو معاف کرنا، جس نے محروم رکھا اسے عطا کرنا، جس نے قطع رحم کیا اس سے صلہ رحمی کرنا، خاموشی میں تفکر، بولنے میں ذکر، نگاہ میں عبرت پذیری۔

(۱۱) ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا : آؤ! اس پیغمبر سے ملنے چلیں۔ اس نے کہا : پیغمبر مت کہو، سنے گا تو اپنے کو اونچا سمجھے گا۔ پھر وہ دونوں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا : نو واضح آیات کونسی ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: لا تشرك بالله. (سورۂ لقمان آیت ۱۳) خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔

لا تسرفوا. (سورۂ اعراف آیت ۳۱) اسراف مت کرو۔

لا تقربوا الزنا. (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۳۲) زنا مت کرو۔

ولا تقتلوا النفس اللتی حرم الله الا بالحق. (سورۂ انعام آیت ۱۵۱) اور کسی نفس کو جسے اللہ نے حرام قرار دے دیا ہے مت قتل کرو سوائے حق کے۔

ولایفلح الساحرون. (سورۂ یونس آیت ۷۷) اور جادوگر فلاح نہیں پاتے۔

ان الذین یرمون المحصنٰت الغفلت المومنٰت لعنوا فی الدنیا والاخرة ولهم عذاب عظیم. (سورۂ نور آیت ۲۳) بالتحقیق جو لوگ پاک دامن، بے خبر، ایماندار عورتوں پر عیب لگاتے ہیں ان پر دنیا میں بھی لعنت کی گئی ہے اور آخرت میں بھی اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔

ومن یولهم یومئذ دبره الا متحرقاً لقتال او متحیزا الٰی فئة فقد بآء بغضب من الله وماوٰه جهنم. (سورۂ انفال آیت ۱٦) اور اس دن جو پیٹھ دکھائے گا سوائے اس کے کہ لڑائی کے لئے کترا کے جاتا ہو یا دوسرے گروہ کے پاس جگہ پکڑنا مقصود ہو وہ یقیناً غضب خدا میں گرفتار ہوگا اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور اے اسرائیلیو! خصوصی طور پر تمہارے لئے وقلنا لهم لا تعدوا یوم السبت. (سورۂ نساء آیت ۱۵۴) ان سے کہا گیا کہ ہفتہ کے دن تجاوز نہ کریں۔

یہودیوں نے آپؑ کے ہاتھ پاؤں کا بوسہ دیا اور کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: پھر تم کیوں میری پیروی نہیں کرتے (اور مسلمان نہیں ہو جاتے)۔ انہوں نے جواب دیا: حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ ان کی نسل میں ہمیشہ پیغمبری رہے اور ہمیں خوف ہے کہ اگر ہم اسلام لے

آ ئے تو بنی اسرائیل کے ہاتھوں قتل ہو جائیں گے۔

ان نو روشن آیتوں کی تفسیر میں کسی نے کہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نو معجزات مراد تھے (اسی بنا پر رسول اللہؐ نے ان کی خواہش کو پورا نہیں کیا بلکہ دین مبین کی حکمت آمیز باتیں ان کے سامنے بیان کیں)۔

کسی اور نے کہا ہے کہ انہوں نے انہی احکام کی خواہش کی تھی (یعنی دین اسلام کا بنیادی لائحہ عمل دریافت کیا تھا)۔ چنانچہ جواب بھی حکایت کرنے والے سے انہی معنی میں ہے جو ختم ہوا ہے آخری قسم پر جو یہود سے مخصوص ہے۔ مگر یہ کہ انہوں نے کہا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی۔ اس سے ان کا مقصود یہ تھا کہ پیغمبری تاقیامت نسل حضرت داؤد علیہ السلام میں رہے گی (اور ہمارے لئے پیغمبری ہماری ہی نسل سے ہوگی) مگر یہ بدگمانی عقلمندی نہیں ہے اور ان کا حضرت رسول اللہؐ کی نبوت کا اقرار کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

(۱۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: گناہان کبیرہ نو ہیں۔

چار کا تعلق زبان سے ہے: شرک، جھوٹی گواہی، عفیفہ عورت پر الزام تراشی، جادو۔

دو کا تعلق شکم سے ہے: سود خوری، ظلم سے یتیموں کا مال کھانا۔

ایک کا تعلق ہاتھ سے ہے: ناحق کسی کو قتل کرنا۔

ایک کا تعلق قدموں سے ہے: جہاد سے بھاگنا۔

ایک کا تعلق سارے بدن سے ہے: والدین کی نافرمانی کرنا۔

اگر ہلاکت سے بچنا چاہتے ہو تو ان نو گناہوں سے پرہیز کرو۔

دوسری فصل

امیر المومنین علیہ السلام کے فرمودات

(۱۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم پروردگار نے مجھے وہ نو چیزیں عطا کی ہیں کہ مجھ سے پہلے سوائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی کو عطا نہیں فرمائیں۔

اللہ نے میرے لئے علم کے راستوں کو کھول دیا۔ مجھے عِلَل و اسباب کا علم دیا۔ بادلوں کو میرے امر کے تابع فرمایا۔ مجھے عِلمُ الْمنایا وَالبلایا کی تعلیم دی[۱]۔ مجھے بہترین فیصلہ کرنے کی قوت دی۔ میں نے ملکوت آسمانی و زمینی کا مشاہدہ کیا جس کی وجہ سے میں نے علم مَاکَانَ وَمَا یَکُوْن حاصل کیا[۲]۔ میری ولایت کے ذریعے اس امت پر اتمام نعمت ہوا۔ میری ولایت کے ذریعے اس امت کا دین مکمل ہوا۔ میری ولایت کے ذریعے اللہ نے دین کو پسند فرمایا کیونکہ میری ولایت کے اعلان کے موقع پر غدیر خم میں اللہ نے اپنے حبیبؐ سے فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی میں نے آج تمہارے دین کو مکمل کیا اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا، یہ سب میرے اللہ کا احسان ہے اور اسی کے لئے حمد ہے۔

(۲۰) عامر شعبی بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنینؑ نے ایسے نو کلمات فرمائے ہیں

۱۔ منایا۔ منیّـة کی جمع ہے۔ یعنی موت۔ بلایا۔ بلیّہ کی جمع ہے۔ اس کے معنی آزمائش اور حوادث ہیں۔ یعنی اللہ نے مجھے لوگوں کی عمر اور ان کی موت کی کیفیت اور آنے والے حوادث سے مطلع فرمایا۔

۲۔ یعنی جو گزر چکا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے۔

جن کی وجہ سے بلاغت کے چشمے پھوٹ پڑے۔ جواہر حکمت آشکار ہوئے اور تمام مخلوق ان کے مقابلے میں ایک کلمہ آج تک پیش نہ کر سکی۔ ان نو کلمات میں سے تین کا تعلق مناجات سے اور تین کا تعلق حکمت سے اور تین کا تعلق آداب سے ہے۔

مناجات کے تین کلمات: اِلٰهِیْ کَفَابِیْ عِزًّا اَنْ اَکُوْنَ لَکَ عَبْدًا. کَفَابِیْ فَخْرًا اَنْ تَکُوْنَ لِیْ رَبًّا. اَنْتَ کَمَا اُحِبُّ فَاجْعَلْنِیْ کَمَا تُحِبُّ. یعنی میری عزت کے لئے یہی کافی ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ میرے فخر کے لئے یہی کافی ہے کہ تو میرا رب ہے۔ جیسے میں چاہتا ہوں تو ویسا ہی ہے اور جیسا تو چاہتا ہے مجھے ویسا بنا۔

حکمت کے تین کلمات: ہر شخص کی قیمت وہ ہنر ہے جو اس شخص میں ہے۔ وہ شخص کبھی ہلاک نہیں ہوا جس نے اپنی قدر کو پہچانا۔ انسان اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

آداب کے تین کلمات: جس پر چاہو احسان کرو، اس کے حاکم بن جاؤ گے۔ جس کے سامنے تمہارا جی چاہے ہاتھ پھیلاؤ، اس کے قیدی بن جاؤ گے اور جس سے چاہو استغنا سے پیش آؤ، اس کے ہم پایہ بن جاؤ گے۔

تیسری فصل

شیعہ علماء سے منقول روایات

(۲۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو چیزوں پر زکوٰۃ فرض قرار دی، اس کے علاوہ چیزوں پر معاف فرمائی۔ گندم۔ جو۔ کھجور۔ منقّٰی۔ سونا۔ چاندی۔ گائے۔ بکری اور اونٹ۔

سائل نے کہا: مولا! کیا جوار پر زکوٰۃ نہیں ہے؟

اس پر امامؑ ناراض ہو گئے اور فرمایا: رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں تل، جوار اور چاول اور دوسری سب اجناس تھیں۔ (اور اس کے باوجود ان پر زکوٰۃ مقرر نہیں کی گئی)۔

سائل نے کہا: لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرمؐ کے دور مبارک میں یہ اشیاء نہیں ہوتی تھیں، لہذا حضور اکرمؐ نے فقط نو چیزوں پر زکوٰۃ فرض قرار دی۔

امامؑ نے ناراض ہو کر فرمایا: لوگ جھوٹ کہتے ہیں۔ معافی اسی چیز کی ہوتی ہے جو موجود ہو۔ واللہ! ہمیں نو چیزوں کے علاوہ کسی چیز پر زکوٰۃ کے وجوب کی خبر نہیں ہے۔ جس کی مرضی ہو تسلیم کرے اور جو چاہے انکار کرے۔

(۲۲) ہارون بن حمزہ نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے ان نو نشانیوں کے متعلق سوال کیا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی تھیں۔ آپؑ نے فرمایا وہ نشانیاں یہ ہیں: ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک، خون، طوفان، سمندر سے گزرنا، پتھر سے بارہ چشموں کا پھوٹنا، عصا، یدبیضاء۔ (کہ اس میں سے نور خارج ہوتا تھا۔ یہ آنجنابؑ کے نو معجزات تھے۔ کبھی ٹڈیاں زیادہ ہوتی تھیں کبھی ان کا پانی خون بن جاتا تھا اور اسی طرح دیگر چیزیں)۔

(۲۳) یونس بن ظبیان کی روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کے نزدیک حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا کے نو نام ہیں: فاطمہ، صدیقہ، مبارکہ، طاہرہ، زکیہ، رضیہ، مرضیہ، محدثہ، زہرا۔

پھر مجھ سے فرمایا یونس! جانتے ہو سیدہ کا نام فاطمہؑ کیوں ہے؟ میں نے عرض کی کہ آپؑ ہی بیان فرمائیں۔ تو آپؑ نے فرمایا: ان کا نام فاطمہؑ اس لئے ہے کہ اللہ نے انہیں شر سے محفوظ رکھا ہے۔ (فطم کے معنی ہیں بچہ شیر سے واپس لینا) اگر کائنات میں امام علیؑ نہ ہوتے تو حضرت زہراؑ کا تاقیامت روئے زمین پر کوئی کفو ہی نہ ہوتا۔

(۲۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: دنیا بمنزلہ ایک صورت کے ہے۔ اس کا سر تکبر ہے۔ اس کی آنکھ حرص ہے۔ اس کا کان طمع ہے۔ اس کی زبان ریا ہے۔ اس کا ہاتھ خواہش ہے۔ اس کا قدم خود پسندی ہے۔ اس کا دل غفلت ہے۔ اس کا وجود فنا ہے اور اس کا حاصل زوال ہے۔ جس نے دنیا سے محبت کی دنیا نے اسے تکبر دیا۔ جس نے دنیا کو حسین سمجھا دنیا نے اسے حرص دیا۔ جو دنیا کے پیچھے گیا، لالچ میں گرفتار ہوا۔ جس نے اسے جمع کیا، اس نے دکھادے اور ریا کا لباس پہن لیا۔ جس نے اس کا قصد کیا، وہ خود پسند ہوگیا۔ جو اس سے مطمئن ہوگیا، وہ غفلت میں پڑ گیا۔ دنیا کا مال و دولت جس کی نظروں میں اہم ہوگیا، وہ اس پر فریفتہ ہوگیا۔ حالانکہ یہ ہیشگی نہیں رکھتا۔ جس نے دنیا اکٹھی کی اور بخل کیا یہ اسے اپنے ٹھکانے یعنی دوزخ میں لے گئی۔

(۲۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: نو چیزوں سے مومن کے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے۔ خوشی اسے باطل میں داخل نہ کرے۔ غضب اسے حق سے نہ نکالے۔ طاقت اسے ناجائز قبضہ پر متمکن نہ کرے۔ بیہودہ کلام سے بچے۔ زائد مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ اپنی معیشت کی صحیح منصوبہ بندی کرے۔ دشمنوں کے ساتھ مدارات سے پیش آئے۔ حسن اخلاق کا مالک ہو۔ سخاوت کرے۔

(۲۶) اہلسنت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے تورات میں آیا ہے کہ تمام گناہوں کی بنیاد تین بری عادتیں ہیں۔ تکبر، لالچ اور حسد۔ ان برائیوں سے چھ ناپسندیدہ صورتیں پیدا ہوتی ہیں کہ سب مل کر نو برائیوں کا مجموعہ ہو جاتا ہے، پیٹ بھر کر کھانا، زیادہ سونا، مال کی محبت، ستائش اور چاپلوسی سے دلچسپی اور حکومت کا عشق۔

(۲۷) امام علی علیہ السلام نے فرمایا: فائدہ مند رونا تین قسم کا ہے۔ خوف خدا میں

رونا۔ اپنے گناہوں پر رونا۔ خدا سے جدائی کے خوف سے رونا۔

پہلی قسم کا رونا گناہوں کا کفارہ ہے۔

دوسری قسم کا رونا عیوب کی طہارت ہے۔

تیسری قسم کا رونا رضائے محبوب سے تعلق برقرار رکھتا ہے۔

گناہوں کے کفارے کا ثمر عذابوں سے نجات ہے۔ برائیوں سے پاک ہونے کا ثمر ہمیشہ کی نعمت ہے۔ رضائے محبوب سے وابستہ ہونے کا ثمر دیدار حق اور اس کے لطف و کرم میں اضافہ ہے۔

خاتمہ

(۲۸) ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ جو شخص ہمیشہ نماز پنجگانہ کو اپنے وقت پر ادا کرے اللہ اس کو نو کرامات سے مکرم فرمائے گا۔ اللہ اس سے محبت کرے گا۔ اس کا بدن صحت مند رہے گا۔ ملائکہ اس کی حفاظت کریں گے۔ اس کے گھر برکت کا نزول ہوگا۔ اس کے چہرے پر صالحین کی علامات ظاہر ہوں گی۔ اس کا دل نرم ہوگا۔ پل صراط سے بجلی کی چمک کی طرح سے گزرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات دے گا۔ اسے اپنے اولیاء کے ساتھ جگہ دے گا جن پر کوئی خوف و حزن نہیں ہوگا۔

(۲۹) داناؤں کا قول ہے: جس میں عقل نہیں، اس میں دین نہیں ہے۔ جس میں دین نہیں ہے، اس میں عمل نہیں ہے۔ جس میں علم نہیں ہے، اس کی فکر صحیح نہیں ہے۔ جس میں قناعت نہیں ہے، اس میں راحت نہیں ہے۔ جس کا باطن خراب ہو، اسے توفیق نہیں۔ جو محکم کام کرے گا، سلامتی پائے گا۔ جس پر سستی کا غلبہ ہو جائے، ندامت اس کا احاطہ کر لیتی ہے۔ جو گناہوں سے نہیں بچتا وہ خدا سے نہیں

ڈرتا۔ جو اپنی خواہشات کی نافرمانی نہیں کرتا، وہ اپنی عقل کا کہا نہیں مانتا۔ جو پست عادت سے نفرت نہ کرے، وہ فضائل سے محبت نہیں کرتا۔

(۳۰) فرمایا! چغل خور سے نفرت کرنی چاہئے اور اسے سچا نہیں سمجھنا چاہئے۔ چغل خور ہمیشہ گھر جلا دینے والی نو قسم کی برائیوں میں مبتلا رہتا ہے۔ جھوٹ، غیبت، عہد شکنی، خیانت، کینہ، حسد، نفاق، لوگوں میں فساد برپا کرنا۔ دھوکہ دہی۔

چغل خور وہ ہوتا ہے کہ خدا نے لوگوں کے درمیان جن دوستانہ روابط کو رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں تہس نہس کردیتا ہے جبکہ خداوند عالم نے روابط کو قطع کرنے والوں اور زمین میں فساد کرنے والوں پر قرآن مجید میں لعنت کی ہے اور فرمایا ہے: انما السبیل علی الذین یظلمون الناس ویبغون فی الارض بغیر الحق. (سورۂ شوریٰ آیت ۴۲) یعنی سوائے اس کے نہیں ہے کہ ایسی راہ تو ان پر (کھلی) ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق بغاوت کرتے ہیں اور چغل خور اسی گروہ سے ہیں۔

خداوند کریم نے فرمایا: ویل لکل همزة لمزة. یعنی ہلاکت ہے ہر چغل خور طعنہ دینے والے کے لئے۔ اس آیت میں همزہ سے مراد چغل خور ہے۔ اور اس آیت کی تفسیر میں حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں ۔کے بارے میں فرمانِ خداوندی ہے: فخانتا هما فلم یغنیا عنهما من الله شیئاً و قیل ادخلا النار مع الداخلین. (سورۂ تحریم آیت ۱۰) یعنی انہوں نے دونوں پیغمبروں سے خیانت کی تو ان کا رسولوں کی بیویاں ہونا ان کو خدا کے عذاب سے نہ بچا سکا اور ان سے کہا گیا کہ آگ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

تمام مفسرین کا کہنا ہے کہ حضرت لوطؑ کی بیوی لوگوں کو مہمانوں کی آمد سے باخبر کرتی تھی اور حضرت نوحؑ کی بیوی ان کو دیوانہ مشہور کرتی تھی۔

ولید بن مغیرہ کی مذمت میں فرمایا: مشآء بنمیم۔ چغلی لیکر جانے والا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لایدخل الجنة نمّام یعنی جنت میں چغل خور داخل نہیں ہوگا۔

ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحابؓ سے فرمایا: کیا میں تمہیں بدترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟

صحابہ کرامؓ نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہؐ۔

آپؐ نے فرمایا: سب سے برے لوگ وہ ہیں جو چغل خوری کر کے دوستوں میں فساد پھیلاتے ہیں اور بے گناہوں میں عیب تلاش کرتے ہیں۔

(۳۱) جب کسریٰ کا وزیر بزرجمہر فوت ہوا تو اس کے سرہانے نو کلمات لکھے ہوئے تھے:

* جب اللہ نے مخلوقات کے رزق کو اپنے ذمہ لیا ہے، تو غم و فکر کیوں ہے؟
* جب رزق تقسیم ہو چکا ہے، تو حرص کی ضرورت کیا ہے؟
* جب دنیا ایک حسین دھوکا ہے، تو اس کی طرف جھکاؤ کی ضرورت کیا ہے؟
* جب جنت حق ہے، تو ترکِ عمل کیوں ہے؟
* جب قبر حق ہے، تو بلند و بالا عمارتیں کیوں ہیں؟
* جب جہنم حق ہے، تو زیادہ ہنسنا کیوں ہے؟
* جب حساب حق ہے، تو مال کی جمع آوری کیوں ہے؟
* جب قیامت کا دن حق ہے، تو قلت جزع کیوں ہے؟
* جب ابلیس تیرا دشمن ہے، تو اپنے دشمن کی پیروی کیوں ہے؟

دسواں باب

(دس کے عدد پر نصیحتیں)

پہلی فصل

شیعہ و سنی علماء سے منقول احادیث

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کو فراموش نہ کرو اس لئے کہ صدقہ میں دس خوبیاں ہیں۔ پانچ کا تعلق دنیا سے اور پانچ کا تعلق آخرت سے ہے۔

دنیاوی خوبیاں یہ ہیں: مال کی طہارت۔ تمہارے بدن کی طہارت۔ تمہارے بیماروں کی دوا۔ دلوں میں خوشی کا داخل ہونا۔ مال و رزق میں اضافہ۔

اخروی خوبیاں یہ ہیں: بروز قیامت سایہ نصیب ہوگا۔ حساب میں آسانی ہوگی۔ نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ پل صراط سے بآسانی گزر ہوگا۔ جنت میں بلند مقام نصیب ہوگا۔

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ دیا کرو کہ دس فوائد رکھتا ہے۔ اس کا دینے والا اس کے اور قرآن پڑھنے کے وسیلے سے صالحین کے درجہ میں پہنچ جاتا ہے۔ صلہ رحم کا موجب ہے۔ مریض کی عیادت ہوتی ہے۔ دولتمندوں سے دوری کا سبب ہے۔ امیدوں کی کمی کا باعث ہے۔ (حادثاتی) موت سے بچاؤ کا سبب ہے۔ (فضول) گفتگو میں کمی کر دیتا ہے۔ تواضع و انکساری بڑھا دیتا ہے۔ ضرورت مندوں سے رابطہ کا ذریعہ ہے اور یتیم اور قیدی تک مراعات پہنچتی ہیں۔

(۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت میں دس کام ظاہر ہو جائیں گے تو اللہ ان کو دس قسم کی سزائیں دے گا۔

* جب دعا مانگنا کم کریں گے تو مصائب نازل ہوں گے۔
* جب صدقت دینا چھوڑ دیں گے تو بیماریاں بڑھیں گی۔
* جب زکوٰۃ بند کریں گے تو مویشی ہلاک ہوں گے۔
* جب بادشاہ ظلم کریں گے تو بارش روک لی جائے گی۔
* جب زنا عام ہو جائے گا تو ناگہانی اموات زیادہ ہوں گی۔
* جب دکھاوا اور ریاکاری زیادہ ہو جائیں گے تو زلزلے زیادہ آئیں گے۔
* جب حکم خدا کے خلاف فیصلے کریں گے تو ان پر دشمنوں کا غلبہ ہو جائے گا۔
* جب عہد شکنی کریں گے تو اللہ انہیں قتل کے ذریعے آزمائے گا۔
* جب ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر قحط مسلط کیا جائے گا۔

پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی: **ظهر الفساد فی البر والبحر بما كسبت ايدی الناس ليذيقهم بعض الذی عملوا لعلهم يرجعون.** (سورۃ روم آیت ۴۱)

یعنی خود لوگوں ہی کے اپنے ہاتھوں کی کارستانیوں کی بدولت خشک و تر میں فساد پھیل گیا تاکہ یہ لوگ جو کچھ کر چکے ہیں خدا ان کو ان میں سے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھا دے گا تاکہ یہ لوک باز آئیں۔

(۴) قتادہؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: لوگو! اللہ کا خوف کرو اور صلہ رحمی کرو۔ یہ دونوں کام دنیاوی برکت اور اخروی مغفرت کا باعث ہیں۔ یاد رکھو! صلہ رحمی کے دس فوائد ہیں۔ اللہ کی رضا۔ دلوں کی خوشی۔ ملائکہ کی خوشی۔ لوگوں کی تعریف کا حقدار بننا۔ شیطان کی رسوائی۔ زیادتی عمر۔ اضافہ رزق۔ فوت شدگان کی خوشی۔ کمال مردانگی۔ ثواب کا اضافہ۔

(۵) کتاب لباب الالباب میں درج ہے کہ ایک شخص حضور اکرمؐ کے پاس آیا اور عرض کی : یارسول اللہؐ! کیا آپؐ مجھے موت کی تمنا کرنے کی اجازت دیتے ہیں ؟

حضور اکرمؐ نے فرمایا : موت ایک لازمی امر ہے جس سے کوئی مفر نہیں ہے۔ موت ایک لمبے سفر کا نام ہے اور جو اس کی تمنا کرے تو اس کو لازم ہے کہ وہ دس ہدیے لے کر جائے۔

اس شخص نے پوچھا : یارسول اللہؐ! وہ کون سے ہدیے ہیں ؟

حضور اکرمؐ نے فرمایا : عزرائیلؑ کا ہدیہ۔ قبر کا ہدیہ۔ منکر نکیر کا ہدیہ۔ میزان کا ہدیہ۔ صراط کا ہدیہ۔ مالک[1] کا ہدیہ۔ رضوان[2] کا ہدیہ۔ نبیؐ کا ہدیہ۔ جبرئیلؑ کا ہدیہ۔ اللہ کا ہدیہ۔

خوب یاد رکھو عزرائیلؑ کا ہدیہ چار اشیاء ہیں : جن لوگوں کے تم سے مطالبے ہیں انہیں راضی کرنا۔ قضا نمازوں کی بجا آوری۔ خدا کے حضور جانے کا شوق۔ اور موت کی تمنا۔

قبر کا ہدیہ بھی چار چیزیں ہیں : چغل خوری ترک کرنا، پیشاب کے بعد استبراء کرنا، تلاوت قرآن اور نماز شب۔

ہدیہ نکیرین، چار چیزیں ہیں : راست گوئی۔ غیبت نہ کرنا۔ حق بات کہنا۔ اور ہر ایک سے تواضع سے پیش آنا۔

ہدیہ میزان، چار چیزیں ہیں : غصہ پینا۔ راست بازوں کا تقویٰ۔ نماز باجماعت کے لئے چل کر جانا۔ اور لوگوں کو نیکیوں کی طرف دعوت دینا۔

ہدیہ صراط، چار چیزیں ہیں : اخلاص عمل۔ حسن اخلاق۔ اللہ کا بکثرت ذکر۔

۱۔ دوزخ کے داروغہ کا نام ہے۔

۲۔ جنت کے داروغہ کا نام ہے۔

اور تکالیف سہنا۔

ہدیہ مالک، چار چیزیں ہیں: خوف خدا میں رونا۔ مخفی طور پر صدقہ دینا۔ نافرمانی کا ترک کرنا۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک۔

ہدیہ رضوان، چار چیزیں ہیں: ناپسندیدہ معاملات کو برداشت کرنا۔ نعمات الٰہی کا شکر۔ اطاعت الٰہی میں مال خرچ کرنا۔ وقف کے مال کی نگہبانی کرنا۔

ہدیہ نبیؐ، چار چیزیں ہیں: نبیؐ کی محبت۔ نبیؐ کی سنت پر عمل کرنا۔ نبیؐ کے اہلبیتؑ سے محبت۔ زبان کو برائیوں سے روکنا۔

ہدیہ جبرئیلؑ، چار چیزیں ہیں: کم کھانا۔ کم سونا۔ کم بولنا۔ اللہ کا شکر کرنا۔

ہدیہ خدا، چار چیزیں ہیں: امربالمعروف. نہی عن المنکر. مخلوق کی خیر خواہی۔ ہر ایک پر شفقت۔

(۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ میری امت کے دس افراد پر ناراض ہوگا اور انہیں دوزخ بھیجا جائے گا۔ دریافت کیا گیا: وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: بوڑھا زانی۔ گمراہ امام۔ شراب کا رسیا۔ والدین کا نافرمان۔ عفیفہ عورت پر الزام لگانے والا۔ چغل خور۔ جھوٹی گواہی دینے والا۔ زکوٰۃ نہ دینے والا۔ ظلم کرنے والا۔ بے نمازی۔

خبردار! بے نمازی کو قیامت میں دگنا عذاب دیا جائے گا۔ بے نمازی کو میدان حشر میں اس طرح سے لایا جائے گا کہ اسکے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے ہونگے اور فرشتے آگ کے گرز لے کر اسکے کولھوں اور چہرے پر مار رہے ہونگے۔

بے نمازی سے جنت کہے گی کہ تو میرا نہیں، تو میری رہائش کے قابل نہیں ہے اور دوزخ کہے گی میرے قریب آجا، میں تجھے سخت عذاب دوں گی، دوزخ چیخ مارے گی، پھر اسے سر کے بل دوزخ میں قارون کے پاس ڈال دیا جائے گا۔

(۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی عبادت عقل کے بغیر نہیں ہوسکتی اور انسان کی عقل اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک اس میں دس باتیں نہ آجائیں۔

اس سے اچھائی کی امید رکھی جاتی ہو۔ لوگ اسکے شر سے محفوظ رہیں۔ اپنی زیادہ نیکی کو بھی کم سمجھے۔ لوگوں کی چھوٹی نیکی کو بھی بڑا سمجھے۔ حاجت کی تلاش سے تھکے نہیں۔ پوری زندگی میں علم کی طلب سے تنگ دل نہ ہو۔ اسے دولت سے زیادہ فقر عزیز ہو۔ دنیاداروں کی دی ہوئی عزت سے، ذلت عزیز ہو۔ دنیا سے اپنی دو وقت کی روٹی حاصل کرے۔ جب بھی کسی کو دیکھے تو یہ سمجھے کہ وہ مجھ سے بہتر ہے۔

دوسری فصل

سنی علماء سے منقول احادیث

(۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگو! تمہیں مسواک کرنا چاہئے، اس میں دس فائدے ہیں۔ منہ کو پاک صاف کرتا ہے۔ رب راضی ہوتا ہے۔ شیطان ناراض ہوتا ہے۔ کراماً کاتبین محبت کرتے ہیں۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ بلغم ختم ہوتا ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ صفرا کم ہوتا ہے۔ آنکھ کو قوت ملتی ہے۔ دانتوں کا پیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔

(۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس امت کے دس افراد اللہ کے منکر ہیں حالانکہ وہ اپنے آپ کو مسلم سمجھے ہوئے ہیں۔ ناحق قتل کرنے والا۔ دیوث۔ زکوٰۃ نہ دینے والا۔ شرابی۔ جو حج کی استطاعت رکھتے ہوئے حج نہ کرے۔ فساد برپا کرنے والا۔ کفار کے ہاتھ اسلحہ بیچنے والا۔ عورت کے ساتھ وطی فی الدبر کرنے

والا۔ جانور سے بد فعلی کرنے والا۔ اپنی محرم سے نکاح کرنے والا۔

(۱۰) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندہ اس وقت تک آسمان اور زمین میں مومن نہیں کہلا سکتا جب تک زیادہ سخاوت نہ کرے اور سخاوت اس وقت تک نہیں کرے گا جب تک مسلم نہ بنے گا اور مسلم اس وقت تک نہیں بن سکے گا جب تک لوگ اس کے ہاتھ اور زبان سے سلامتی محسوس نہ کریں اور لوگ اس وقت تک اس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے جب تک وہ عالم نہیں ہوگا اور اس وقت تک عالم نہیں بن سکتا جب تک اپنے علم پر عمل نہ کرے۔ اس وقت تک عالم باعمل نہیں بن سکتا جب تک زاہد نہ بنے اور زاہد اس وقت تک نہیں بن سکتا جب تک متقی نہ بنے اور اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا جب تک متواضع نہ بنے اور اس وقت تک متواضع نہیں بن سکتا جب تک اپنے آپ کو نہ پہچانے اور اپنے آپ کو اس وقت تک نہیں پہچان سکتا جب تک عاقل نہ ہو۔

(۱۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عافیت دس طرح کی ہے، پانچ قسم کی عافیت کا تعلق دنیا سے ہے اور پانچ کا تعلق آخرت سے ہے۔

دنیاوی عافیت یہ ہے: علم۔ عبادت۔ رزق حلال۔ تکلیف پر صبر۔ نعمت کا شکر۔

اخروی عافیت یہ ہے: ملک الموت نرمی سے روح قبض کرے۔ قبر میں اسے نکیرین خوف زدہ نہ کریں۔ آخرت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے۔ اس کی برائیاں مٹا دی جائیں اور نیکیاں قبول کرلی جائیں۔ آنکھ جھپکنے کی دیر میں پل صراط کو عبور کر کے جنت میں داخل ہو جائے۔

(۱۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمہیں دس چیزوں کی تعلیم دی ہے، ان پر عمل کرو اور یہ کام تقاضائے فطرت ہیں ان میں پانچ سر سے اور پانچ بدن سے متعلق ہیں۔ جو سر سے متعلق ہیں وہ

یہ ہیں: مسواک کرنا۔ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ مونچھیں منڈوانا۔ ڈاڑھی رکھنا۔

جو بدن سے متعلق ہیں وہ یہ ہیں: ختنہ کرانا۔ زیرناف بال صاف کرنا۔ استنجا کرنا۔ ناخن تراشنا۔ بغلوں کے بال صاف کرنا۔

(۱۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (امور غیر شرعی پر) زیادہ ہنسنے والے کو دس سزائیں ملیں گی۔ اس کا دل مُردہ ہو جائے گا۔ اس کی آبرو ختم ہو جائے گی۔ دشمن اور شیطان اس پر شماتت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ قیامت کے دن اس کا حساب سخت ہوگا۔ زمین اور آسمان والے اس سے بغض رکھیں گے۔ نبیؐ اس سے منہ موڑ لے گا۔ اس پر فرشتے لعنت کریں گے۔ تمام یاد کردہ باتیں بھول جائے گا۔ قیامت کے دن رسوا ہوگا۔

(۱۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دس گروہ بغیر توبہ کے جنت میں نہیں جائیں گے۔ امراء کا خوشامدی جو ان کے آگے چلے۔ نبش قبر کرنے والا۔ چغل خور۔ طنبورہ نواز۔ طبلہ نواز۔ جو گناہ معاف نہ کرے اور مجبوری کو قبول نہ کرے۔ دیوث کہ ناموس کی غیرت نہ رکھتا ہو۔ زنازادہ۔ راستے پر بیٹھ کر لوگوں کی غیبت کرنے والا۔ والدین کا نافرمان۔

(۱۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس افراد کی نماز قبول نہیں۔ وہ جو فرادیٰ نماز میں قرأت نہ کرے۔ زکوٰۃ نہ دینے والا نمازی۔ امام جماعت کہ جس سے مقتدی ناراض ہوں۔ بھاگ جانے والا غلام۔ شرابی۔ عورت کہ شوہر کے غصے کے ساتھ رات سے صبح کردے۔ آزاد عورت جو بغیر سر ڈھانکے نماز پڑھے۔ ظالم سردار۔ سود کھانے والا۔ ایسا شخص جس کی نماز اسے ذلیل اور ناپسندیدہ کاموں سے نہ روکے کہ ایسی نماز سوائے خدا سے دوری کے اور کوئی نتیجہ نہیں رکھتی۔

(۱۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد میں داخل ہونے کے

دس آداب ہیں۔ جوتے یا موزے اتارے۔ داخل ہوتے وقت پہلے دایاں قدم رکھے۔ داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَآ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. (خداوندا اپنے فضل اور رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے کہ تو بہت بخشنے والا ہے)۔ اہل مسجد پر سلام کرے۔ اگر مسجد میں کوئی نہ ہو تو یہ پڑھے: اَلسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ نمازی کے آگے سے نہ گزرے۔ بلا وضو مسجد میں داخل نہ ہو۔ مسجد میں دنیاوی کاروبار نہ کرے۔ دنیاوی گفتگو نہ کرے۔ کم از کم مسجد میں دو رکعت نماز پڑھ کر باہر نکلے اور باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

(۱۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز دین کا ستون ہے اور اس کے دس فوائد ہیں۔ چہرے کا نور۔ دل کا نور۔ بدن کی راحت۔ قبر میں مانوسیت۔ رحمت کا مقام۔ آسمان کے لئے چراغ (وہ جگہ جہاں نماز پڑھی جائے اہل آسمان کی نظروں میں ستارہ کی مانند درخشاں ہوتی ہے)۔ میزان میں وزن۔ اللہ کی رضا۔ جنت کی قیمت۔ دوزخ سے حجاب۔

جس نے نماز قائم کی اس نے اپنے دین کو قائم رکھا اور جس نے نماز کو چھوڑا اس کا دین گر گیا۔

(۱۸) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے میرے والد سے فرمایا: چچا جان! میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ایسا عمل بتاؤں جس کے اثر سے دس فوائد حاصل ہوں یعنی آپ کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بنے۔ خواہ گناہ پہلے کے ہوں یا بعد کے، قدیم ہوں یا جدید، جان بوجھ کر انجام دیئے گئے ہوں یا بھولے سے، صغیرہ ہوں یا

کبیرہ، ظاہر ہوں یا چھپے ہوئے۔

پس چار رکعت نماز ادا کیجئے، ہر رکعت میں حمد کے بعد کوئی سورۃ پڑھئے، قرأت کے بعد پندرہ (۱۵) مرتبہ کہئے : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اسے رکوع میں دس (۱۰) مرتبہ دہرائیے، کھڑے ہو کر دس (۱۰) مرتبہ دہرائیے اور ہر سجدہ میں اور سجدہ کے بعد بھی دس دس (۱۰) مرتبہ، کہ سب مل کر پچھتر (۷۵) مرتبہ ہو جائے گا۔ (ہر رکعت میں یہ عمل انجام دیا جائے تو تسبیحات کا مجموعہ تین سو (۳۰۰) ہو جاتا ہے)۔

اگر ممکن ہو تو ہر روز یہ نماز پڑھیں، ورنہ مہینے میں ایک مرتبہ، ورنہ سال میں ایک مرتبہ، ورنہ عمر میں ایک مرتبہ۔

مؤلف فرماتے ہیں : یہی نمازِ جعفر طیارؑ کہلاتی ہے کہ ائمہؑ سے اس کا بہت زیادہ ثواب نقل ہوا ہے اور اس کو نماز "حبوہ" بھی کہتے ہیں۔

(۱۹) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ اہل جنت کو جنت روانہ کرنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجے گا، اس کے پاس تحفہ اور لباس ہوگا۔ جب وہ لوگ داخل ہونا چاہیں گے تو فرشتہ کہے گا کہ ٹھہر جاؤ میرے پاس تمہارے لئے رب العالمین کا ہدیہ ہے وہ لیتے جاؤ۔ جنتی پوچھیں گے کہ کونسا ہدیہ ہے؟ وہ کہے گا کہ میرے پاس دس انگوٹھیاں ہیں، یہ پہن لو۔

* پہلی انگوٹھی پر تحریر ہوگا : طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ. (سورۂ زمر آیت ۷۳) تم پاک ہوئے ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔
* دوسری انگوٹھی پر تحریر ہوگا : اُدْخُلُوْهَا بِسَلاَمٍ اٰمِنِيْنَ. (سورۂ حجر آیت ۴۶) یعنی سلامتی اور امن کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ۔
* تیسری انگوٹھی پر تحریر ہوگا : میں نے تم سے غم واندوہ کو دور کر دیا۔

* چوتھی انگوٹھی پر تحریر ہوگا: ہم نے تمہیں زیور اور لباس پہنائے۔
* پانچویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: ہم نے حور عین سے تمہاری شادی کی۔
* چھٹی انگوٹھی پر تحریر ہوگا: میں نے آج تمہیں تمہارے صبر کا بدلہ دیا ہے۔
* ساتویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: میں نے تمہیں جوان بنایا ہے اب کبھی بوڑھے نہیں ہوگے۔
* آٹھویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: تمہیں انبیاءؑ و صدیقینؑ و شہداء و صالحین کی رفاقت دی گئی ہے۔
* نویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: میں نے تمہیں امن دیا ہے اب کبھی تمہیں خوف لاحق نہیں ہوگا۔
* دسویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: اب تم رحمٰن و رحیم عرش کریم کے مالک کی ہمسائیگی میں ہو۔

پھر فرشتہ کہے گا: آیئے! وہ وہاں پہنچیں گے اور کہیں گے خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے دلوں سے غم و اندوہ ختم کر دیا کہ ہمارا حاکم خدا زندہ اور سراہنے والا ہے۔ خدا کا شکر کہ اس نے اپنے وعدہ کی وفا کی اور اس سرزمین کو ہماری میراث کر دیا کہ ہم بہشت کے جس گوشے میں چاہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ عمل کرنے والوں کے لئے کیا اچھا بدلہ ہے۔

اور جب اللہ اہل نار کو دوزخ بھیجنے کا ارادہ فرمائے گا تو ان کے پاس ایک فرشتے کو بھیجے گا اور اس کے پاس دس انگوٹھیاں ہوں گی جو انہیں پہنائی جائیں گی۔

* پہلی انگوٹھی پر تحریر ہوگا: دوزخ جاؤ وہاں تمہیں موت نصیب نہیں ہوگی اور وہاں سے نکلنا بھی تمہیں نصیب نہیں ہوگا۔
* دوسری انگوٹھی پر تحریر ہوگا: تمہیں عذاب کے حوالے کیا جارہا ہے، تمہیں

کوئی راحت نہیں ملے گی۔

* تیسری انگوٹھی پر تحریر ہوگا: میری رحمت سے ناامید ہو جاؤ۔
* چوتھی انگوٹھی پر تحریر ہوگا: ہمیشہ کے لئے غم واندوہ میں چلے جاؤ۔
* پانچویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: تمہارا اوڑھنا بچھونا، کھانا پینا، آگ کا ہوگا۔
* چھٹی انگوٹھی پر تحریر ہوگا: ہمیشہ آگ میں میرے عذاب میں پڑے رہو۔
* ساتویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: یہ تمہارے برے کاموں کا بدلہ ہے۔
* آٹھویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: گناہان کبیرہ کے بعد توبہ اور ندامت نہ کرنے والو! تم پر میری لعنت ہو۔
* نویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: تم نے ابلیس کی پیروی کی، دنیا کو ترجیح دی، آخرت کو چھوڑا، یہ تمہاری جزا ہے۔
* دسویں انگوٹھی پر تحریر ہوگا: اپنے آپ کو ملامت کرو تمہیں اچھائی کا حکم دیا گیا تم نے عمل نہ کیا، تمہیں برائی سے روکا گیا تم نہ رکے، اب خدا ناشناسی کا عذاب چکھو۔

(۲۰) مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابلیس ملعون سے دریافت فرمایا: اے بدبخت ازلی! مجھے یہ بتا کہ میری امت میں تیرے کتنے دوست ہیں؟

اس ملعون نے جواب دیا: دس قسم کے افراد میرے دوست ہیں۔ ظالم حکمران۔ متکبر دولتمند۔ حرام کھانے والے جنہیں یہ فکر نہیں کہ کہاں سے آرہا ہے اور کہاں خرچ ہورہا ہے۔ ظالم حکمرانوں کے مددگار علماء۔ خیانت کار تاجر۔ ذخیرہ اندوز۔ زانی۔ سود خور۔ بخیل اور وہ شخص جسے یہ فکر نہیں کہ مال کہاں سے اکٹھا کر رہا ہے۔

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: میری امت میں

تیرے کتنے دشمن ہیں؟

اس ملعون نے جواب دیا: پندرہ افراد سے مجھے دشمنی ہے۔ سب سے پہلے تو مجھے آپ سے دشمنی ہے پھر عالم باعمل سے پھر قاریان قرآن سے جو آیات قرآنی پر عمل کرتے ہیں نیز پانچ وقت اذان دینے والا۔ فقراء، مساکین، یتامی، سے محبت کرنے والا۔ انسان دوست رحمدل شخص۔ حق کے لئے تواضع کرنے والا۔ وہ جوان جو اطاعت الٰہی میں پروان چڑھا، جب دنیا سوتی ہے تو وہ نمازیں پڑھتا ہے۔ جو اپنے نفس کو حرام سے بچائے۔ جو لوگوں کی خیر خواہی کرے ایک اور حدیث میں اضافہ ہے کہ بھائیوں کے لئے دعا کرتا ہے اور دل میں ان کے لئے کوئی کینہ نہیں رکھتا۔ جو ہمیشہ باوضو رہے۔ سخاوت کرنے والا۔ حسن اخلاق کا مالک۔ عفیفہ پردہ دار عورتیں۔ موت کی تیاری کرنے والا۔

تیسری فصل

شیعہ علماء سے منقول احادیث

(۲۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عقل سے بہتر کسی چیز سے خدا کی عبادت نہیں کی جاتی۔ مومن جب تک دس صفات کا حامل نہ ہو عقلمند نہیں کہا جائے گا۔ لوگ اس سے بھلائی کی امید رکھیں۔ اس کے شر سے امان میں رہیں۔ دوسروں کے اچھے کاموں کو زیادہ سمجھے خواہ کم ہوں اور اپنے نیک کاموں کو کم سمجھے خواہ زیادہ ہوں۔ تمام عمر تحصیل علم میں کبھی نہ تھکے۔ نہ مراجعین کی حاجات کی انجام دہی میں رنجیدہ ہو۔ گمنامی کو شہرت اور احترامِ ظاہری پر فوقیت دے۔ فقر اس کی نظر میں دولتمندی سے زیادہ محبوب ہو۔ دنیا سے صرف ایک کھانے پر اکتفا کرے۔ اور

آخری بات یہ کہ سب سے اہم ہے ... یہ ہے ... کی سنت کے ... وہ مجھ سے کچھ
اور زیادہ پرہیزگار ہے کیونکہ لوگ دونوں طرح کے ہوں گے یا اس سے کچھ زیادہ۔
مراد والے سے زیادہ تواضع کرے تاکہ اس سے ملحق ہو جائے اور اس کی نسبت بھی
اس کا حق اچھا نہ ہو سکے۔ ممکن ہے کہ اس کا باطن مجھ سے بہتر ہو یا انحراف سے
بچا ہو اور اس کی عاقبت بخیر ہو۔ اگر کوئی ان چھوٹوں کی رعایت کرے تو بزرگی اور
عظمت پائے گا اور اپنے زمانے کے لوگوں میں ہر عزیز ہو جائے گا۔

(۲۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس گروہوں کا داخلہ جنت
میں منع ہے۔ شراب خور۔ ماں باپ پر تحکم کرنے والا۔ سیہ تیرہ۔ دیوث۔ مامور شدہ
سپاہی۔ مخنث۔ قبر کھودنے والے۔ محصول لینے والا۔ قاطع رحم۔ قدری (لوگوں کے
کاموں کی نسبت خدا کی تقدیر کا منکر)۔

مرحوم شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے فرمایا: سیہ تیرہ وہ ہے جس کے سر اور
ڈاڑھی کا کوئی بال سفید نہ ہوا ہو۔ (حدیث کے اس لفظ کے لئے تاویل ضروری ہے اور
مبانی اسلام سے اس کا ظاہر یہ ہے کہ تقویٰ کو فضائل کی بنیاد قرار دینا سازگار نہیں
ہے) شاید مراد دل کی سیاہی ہو جو کثرت گناہ کا سبب ہے۔

(۲۳) ابو طفیل نے حذیفہ بن اسید سے روایت کی ہے کہ ہم ایک مرتبہ آپس میں
بیٹھے ہوئے قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے
اور فرمایا: جب تک دس علامات ظاہر نہ ہوں گی اس وقت تک قیامت قائم نہیں
ہوگی۔ دجال۔ دھواں۔ مغرب سے سورج کا طلوع ہونا۔ دابۃ الارض کا آنا۔ یاجوج و
ماجوج کا ظہور۔ تین مقامات پر زمین کا دھنسنا اور یہ دھنسنے کا عمل مشرق، مغرب اور جزیرۃ
العرب میں ہوگا۔ عدن کی ایک طرف سے آگ کا نکلنا جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانکے
گی جہاں لوگ ٹھہریں گے وہ ٹھہرے گی اور جب لوگ چلیں گے تو وہ بھی چلے گی۔

(۲۴) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس علامتیں ہیں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی۔ آل ابو سفیان میں سے ایک مرد کا خروج۔ دھوئیں کا (آسمان میں) ظاہر ہونا۔ دابۃ الارض (ایک جاندار جو زمین سے نکلے گا اور لوگوں سے گفتگو کرے گا جیسا کہ قرآن مجید میں تذکرہ ہے۔ اس جاندار کی خصوصیت میں کافی روایات نقل ہوئی ہیں)۔ خروج امام قائم۔ آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا۔ حضرت عیسیٰ کا نزول۔ مشرق و مغرب اور جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنسنا اور آگ کا عدن کے نواح میں ظاہر ہونا اور لوگوں کو محشر کی جانب دھکیلے گی۔

(۲۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! سورہ یسین پڑھو۔ اس سورۃ میں دس برکتیں ہیں۔ بھوکا پڑھے گا تو سیر ہوگا۔ پیاسا پڑھے گا تو سیراب ہوگا۔ ننگا پڑھے گا تو لباس ملے گا۔ کنوارا پڑھے گا تو شادی ہوگی۔ خوفزدہ پڑھے گا تو امن ملے گا۔ بیمار پڑھے گا تو صحت ملے گی۔ قیدی پڑھے گا تو آزادی ملے گی۔ مسافر پڑھے گا تو سفر آسان ہوگا۔ مردہ پر پڑھا جائے تو عذاب میں تخفیف ہوگی۔ کسی گم شدہ کے لئے پڑھا جائے تو گم شدہ چیز مل جائے گی۔ (اس طرح کی احادیث سے اس صورت میں کہ سند کی رو سے درست ہوں پہلی شرط فائدہ اٹھانے والے کا ایمان و اعتقاد ہے جو تمام امور معنوی کی بنیاد اور ستون ہے ورنہ اس طرح اثر ظاہر نہیں ہوگا جس طرح طبی دوائیں طبی اثر رکھتی ہیں)۔

(۲۶) حضرت معاذ نے قیامت کے خوف اور وحشت کے متعلق رسول اللہؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: تم نے بہت بڑی بات دریافت کی ہے۔ پھر آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور فرمایا: میری امت کے لوگ دس مختلف صورتوں میں صحن محشر میں وارد ہوں گے۔ بندروں کی صورت میں، سوروں کی صورت میں، سر نیچے اور پاؤں اوپر کہ ان کے چہرے زمین پر کھینچے جا رہے ہوں گے، اندھے، گونگے اور

بہرے۔ بعض کی زبانیں ان کے منہ سے نکلی ہوں گی اور ان کے سینوں پر پڑی ہوں گی پیپ ان سے جاری ہوگی جس سے اہل محشر پریشان ہوں گے، بعض کے ہاتھ پیر کٹے ہوں گے، بعض آتشیں سولیوں پر لٹکے ہوں گے، بعض مردار سے زیادہ بدبودار ہوں گے، بعض پگھلے ہوئے تارکول کے لباس پہنے ہوں گے جو ان کے جسموں پر چپکے ہوئے ہوں گے۔

چغل خور بندروں کی صورت میں ہوں گے۔ مال حرام کھانے والے سوروں کی شکل میں ہوں گے۔ جن کے سر نیچے ہوں گے وہ سود کھاتے ہوں گے۔ اندھے غلط فیصلے کرنے والے ہوں گے۔ گونگے اور بہرے خودپسند لوگ ہوں گے۔ جن کی زبانیں نکلی ہوں گی وہ غیبت کرنے والے ہوں گے۔ ہمسایوں کو آزار دینے والوں کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔ پھانسیوں پر وہ لوگ لٹکے ہوں گے جو لوگوں کو ظالم طاقتوروں کے خونی چنگل میں پھنساتے ہوں گے۔ بدبودار وہ ہوں گے جو نفس کی لگام کو شہوت و کامرانی کے سپرد کردیتے ہوں گے اور حقوق الٰہی کی ادائیگی کی پرواہ نہ کرتے ہوں گے۔ اور آخری لوگ متکبر اور مفتخر ہوں گے کہ جو بندگان خدا پر بزرگی جتاتے ہوں گے۔

(۲۷) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علیؑ سے فرمایا: اس امت کے دس گروہ خدائے عظیم پر ایمان نہیں رکھتے اور کافروں سے ملحق ہیں۔ چغل خور، جادوگر، دیوث، وہ جو غیر طبیعی طریقے سے عورت سے جماع کرے، وہ جو کسی جوان سے بدفعلی کرے، وہ جو اپنی محرم کے ساتھ زنا کرے، فساد برپا کرنے والا، وہ جو دشمن کے ہاتھ حالت جنگ میں اسلحہ فروخت کرے، وہ جو زکوٰۃ ادا نہ کرے، وہ جو استطاعت کے باوجود حج پر نہ جائے۔

(۲۸) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علیؑ! اپنے شیعوں اور

مددگاروں کو دس باتوں کی خوشخبری سناؤ۔ وہ حلال زادے ہوں گے۔ اللہ پر حسن ایمان ہوگا۔ اللہ کی محبوبیت کے حامل ہوں گے۔ قبر میں وسعت ہوگی۔ صراط پر ان کے آگے نور ہوگا۔ ان کی نظریں بھوکی نہیں ہوں گی اور دل کے تونگر ہوں گے۔ اللہ ان کے دشمنوں سے دشمنی رکھے گا۔ جذام سے امن میں رہیں گے۔ ان کے گناہ اور غلطیاں ختم کردی جائیں گی۔ وہ میرے ساتھ جنت میں ہوں گے اور میں ان کے ساتھ ہوں گا۔

(۲۹) امام علیؑ نے فرمایا: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ایسی دس فضیلتیں ملی ہیں کہ مجھے ایک فضیلت پوری روئے زمین سے زیادہ محبوب ہے۔

حضور اکرمؐ نے میرے حق میں فرمایا: تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ مقام موقف پر تمام مخلوق کی بہ نسبت تو میرے زیادہ قریب ہوگا۔ تو میرا وزیر ہے۔ تو میرا وصی ہے۔ تو ہی میرے اہل و مال میں میرا جانشین ہے۔ دنیا اور آخرت میں میرے عَلَم کا اٹھانے والا تو ہے۔ تیرا دوست میرا دوست ہے۔ تیرا دشمن میرا دشمن ہے۔ تیرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ میں حکمت کا گھر ہوں اور تو دروازہ ہے۔

(۳۰) نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں نسیان کا باعث ہیں۔ پشت گردن سے قصاص لینا، ایسا کھانا جس میں سے چوہے نے کھالیا ہو، کھٹا سیب، جوں کو زندہ چھوڑ دینا، کھڑے پانی میں پیشاب کرنا، دھنیا کھانا، حالت جنابت میں کھانا کھانا، پوشیدہ عضو کی طرف دیکھنا، قبروں کے کتبے پڑھنا، ایسے حیوان کا گوشت کھانا جسے ذبح کرتے وقت خدا کا نام نہ لیا گیا ہو۔

(۳۱) دس چیزیں غم کا باعث ہیں: کھڑے ہو کر شلوار پہننا۔ بکریوں کے ریوڑ میں سے گزرنا۔ دانتوں سے ڈاڑھی کے بال چبانا۔ دروازے کی چوکھٹ پہ بیٹھنا۔ بائیں ہاتھ سے کھانا۔ آستین سے منہ پونچھنا۔ انڈوں کے چھلکوں پر چلنا۔ کنکریوں کے

ساتھ چلنا۔ بائیں ہاتھ سے [illegible] کے پیچھے چلنا۔

(۴۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں مسرت بخش اور نشاط آور ہیں۔ سورہ یسین کا پڑھنا۔ ناخن تراشنا۔ زیر ناف بال صاف کرنا۔ غسل کرنا۔ گھڑ سواری۔ مسواک کرنا۔ بھائیوں کی مدد کرنا۔ غسل اور وضو کے وقت داڑھی میں کنگھی کرنا۔ نوافل پڑھنا۔ روزے رکھنا۔

(۴۳) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل امین سے پوچھا: جبرئیل کیا تم میرے بعد بھی زمین پر آؤ گے؟

حضرت جبرئیل امین نے عرض کی: جی ہاں! دس مرتبہ آپ کے بعد زمین پر جاؤں گا اور ہر مرتبہ ایک جوہر اٹھا لاؤں گا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا: کونسے جوہر اٹھا لاؤ گے؟

حضرت جبرئیلؑ نے کہا: پہلی مرتبہ زمین پر جاؤں گا اور وہاں کی برکت اٹھالوں گا۔ دوسری مرتبہ رحمت اٹھالوں گا۔ تیسری مرتبہ عورتوں کی آنکھوں سے حیاء اٹھالوں گا۔ چوتھی مرتبہ مردوں کے دماغ سے غیرت اٹھالوں گا۔ پانچویں مرتبہ سلاطین کے دلوں سے عدل اٹھالوں گا۔ چھٹی مرتبہ بچوں کے دل سے صداقت اٹھالوں گا۔ ساتویں مرتبہ دولتمندوں کے دلوں سے سخاوت اٹھالوں گا۔ آٹھویں مرتبہ فقراء سے صبر اٹھالوں گا۔ نویں مرتبہ حکماء کے دلوں سے حکمت اٹھالوں گا۔ دسویں مرتبہ مومنین کے دلوں سے ایمان اٹھالوں گا۔

(۴۴) ایک مرتبہ کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہؐ! یہ کیا وجہ ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ادعونی استجب لکم۔ تم مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ مگر اس کے باوجود ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ آخر اس عدم قبولیت کی وجہ کیا ہے؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس چیزوں کی وجہ سے تمہارے دل مردہ ہو گئے ہیں۔ تم نے اللہ کی معرفت تو حاصل کی لیکن اس کی اطاعت نہیں کی۔ تم نے قرآن مجید تو پڑھا لیکن اس پر عمل نہیں کیا۔ تم نے رسول کی محبت کا دعویٰ تو کیا لیکن اس کی اولاد سے دشمنی رکھی۔ تم نے شیطان کی دشمنی کا دعویٰ کیا لیکن عملاً اس کی پیروی کی۔ تم نے جنت کی محبت کا دعویٰ تو کیا لیکن اس کے مطابق عمل نہیں کئے۔ تم نے دوزخ سے ڈرنے کا دعویٰ تو کیا لیکن اپنے بدن کو خود آگ میں ڈالا۔ لوگوں کے عیبوں پر تو نظر پڑی لیکن اپنے عیوب سے بے خبر رہے۔ دنیا کے بغض کا دعویٰ کیا لیکن خود دنیا اکٹھی کی۔ مرنے کا اقرار تو کیا لیکن اس کے لئے تیاری نہیں کی۔ اپنے ہاتھوں سے مردوں کو دفن کیا لیکن خود تم نے عبرت حاصل نہیں کی۔ انہی اسباب کی وجہ سے تمہاری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

(۳۵) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: احتکار (ذخیرہ اندوزی) دس اشیاء میں ہے۔ گندم، جو، کھجور، منقیٰ، جوار، گھی، شہد، پنیر، اخروٹ، زیتون (احتکار یہ ہے کہ کسی چیز کو مہنگی ہونے تک روکا جائے تاکہ خود فائدہ اٹھایا جائے خواہ دوسروں کو کتنی ہی تکلیف ہو)۔

(۳۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری گفتگو شریعت، میرا کردار طریقت اور میرے حالات حقیقت ہیں۔ میری عقل برگزیدہ ہے۔ معرفتِ خدا میری شائستگی ہے۔ میری بھلائی علم ہے۔ میری ردا توکل ہے۔ میرا خزانہ قناعت ہے۔ میری منزل راستی ہے۔ میرا مقام یقین ہے۔ میرا افتخار فقر ہے اور یہی دیگر انبیاء پر میرا مایہء فخر ہے۔

چوتھی فصل

امیرالمومنین علیہ السلام کے فرمودات

(۴۷) اصبغ بن نباتہ نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دور سابق کے حکماء کہا کرتے تھے کہ انسانوں کو دس دروازوں پر آنا جانا اچھا لگتا ہے۔

اول بیت اللہ کی طرف حج و عمرہ ادا کرنے کے لئے۔ دوسرے ان بادشاہوں کے دروازوں پر جانا جن کی اطاعت اللہ کی اطاعت سے ملی ہوئی ہو، جن کا حق واجب، جن کا نفع عظیم اور جن کے چھوڑنے میں سخت نقصان ہو۔ تیسرے دین و دنیا کے علم کے لئے علماء کے دروازوں پر جانا۔ ایسے سخیوں کے دروازے پر جانا جو اپنے اموال بخش دیتے ہیں تاکہ نیک نام ہوں اور آخرت انہیں ہاتھ لگے۔ ایسے کمزور بھائیوں کے دروازوں پر جانا جنہیں تمہاری مدد کی ضرورت ہو۔ حاجت و بخشش کی توقع پر سرداروں کے دروازے پر جانا۔ رائے اور مشورہ کے حصول کے لئے اہل عقل کے دروازے پر جانا۔ صلہ رحمی اور حقوق کی ادائیگی کے لئے بھائیوں کے دروازوں پر جانا۔ مدارات کے ذریعے ممکن ہے عداوت ختم ہو جائے، اس نیت کے تحت دشمن کے دروازوں پر جانا۔ حسن ادب کی تلاش کے لئے صاحبان ادب کے دروازوں پر حاضر ہونا۔

(۴۸) امیرالمومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خداوند قدوس نے اپنے نور مخزون و مخفی سے عقل کی تخلیق فرمائی، اس پر کسی مَلَكِ مُقرّب کو مطلع نہیں کیا۔ علم کو عقل کی جان قرار دیا۔ فہم کو عقل کی روح قرار دیا۔ رافت کو عقل کا دل قرار دیا۔ رحمت کو عقل کا ذہن قرار دیا۔ زہد کو عقل کا سر قرار دیا۔ حلم کو اس کی صورت قرار

دیا۔ حیا کو اس کی آنکھیں قرار دیا۔ حکمت کو اس کی زبان قرار دیا۔ نیکی کو عقل کا کان قرار دیا۔ غیرت کو عقل کی آنکھ قرار دیا۔ پھر عقل کو دس اوصاف دیکر اس کو طاقت بخشی، خوف، امید، ایمان، یقین، سچائی، تسکین، جوانمردی، قناعت، رضا اور تسلیم۔

(۳۹) امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے فرمایا: دس قسم کے لوگ خود اپنے لئے اور دوسروں کے لئے باعث فتنہ ہیں۔ کم علم رکھنے والا شخص جو اپنی معلومات سے زیادہ لوگوں کو تعلیم دینا چاہتا ہے۔ کثیر علم رکھنے والا حکیم جو ذہین نہ ہو۔ اس چیز کی طلب کرنے والا جس کی طلب اس کے لئے بہتر نہیں ہے۔ بلا تدبیر زحمت اٹھانے والا۔ بغیر علم کے زحمت اٹھانے والا۔ وہ عالم جو اصلاح کا خواہشمند نہ ہو۔ وہ اصلاح طلب جو عالم نہ ہو۔ دنیا سے محبت کرنے والا عالم۔ لوگوں پر شفقت کرنے والا کنجوس۔ ایسا طالب علم جو اپنے سے بڑے عالم سے مباحثہ کرے اور حقائق معلوم ہونے کے بعد انہیں تسلیم نہ کرے۔

(۴۰) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک دفعہ جناب امیر المومنین علیہ السلام محلّہ ''رحبہ'' کوفہ میں ایک بہت بڑے مجمع میں تشریف فرما تھے، کوئی آپ سے فتویٰ پوچھ رہا تھا اور کوئی آپؑ کے فرامین سننے کے لئے بے چین تھا۔ اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر آپؑ کو سلام کیا۔

امیر المومنینؑ نے جواب سلام دیا اور دریافت فرمایا: تو کون ہے؟

اس شخص نے جواب دیا: امیر المومنینؑ! میں آپؑ کی رعیت ہوں اور آپؑ کے زیر تسلط ایک شہر کا باشندہ ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: تو نہ تو میری رعیت میں سے ہے اور نہ ہی میرے کسی شہر کا باشندہ ہے۔ اگر کبھی تو نے مجھے سلام کیا ہوتا تو میں تجھے پہچانتا۔

اس شخص نے عرض کی: امیر المومنینؑ! مجھے امان دیں، میں ایک شامی

ہوں۔ مجھے معاویہ نے آپ کے پاس چند مسائل پوچھنے کے لئے روانہ کیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ قیصر روم نے معاویہ کے پاس اپنا ایک قاصد بھیج کر کہلایا ہے کہ اگر تو واقعی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح جانشین ہے تو میرے سوالات کا جواب دے۔ اگر تو نے جواب دے دیا تو میں تیری پیروی کروں گا اور تیرے پاس ایک عظیم رقم بھی روانہ کروں گا۔

چونکہ معاویہ کو ان مسائل کے جوابات معلوم نہ تھے اسی لئے اس نے مجھے آپؑ کے پاس بھیجا ہے۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: اللہ جگر خور عورت کے بیٹے کو غارت کرے، یہ اور اس کے ساتھی کتنے گمراہ ہیں۔ بخدا اس نے ایک کنیز کو آزاد کیا لیکن شرعی طور پر اس سے صحیح نکاح تک نہ کرسکا۔ اللہ میرے اور اس ظالم امت کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا جن لوگوں نے میرے ساتھ قطع رحمی کی، میرے روزگار کو تباہ کیا، میرے حق کو پامال کیا، میری منزلت کو کم جانا اور میرے اور میرے حامیوں کے ساتھ جنگ شروع کی۔

پھر (قنبر سے) فرمایا: میرے حسنؑ، حسینؑ اور محمد حنفیہ کو بلاؤ۔ جب یہ تینوں جوان آگئے تو آپؑ نے شامی سے فرمایا کہ یہ دو رسول اللہؐ کے بیٹے ہیں اور یہ ایک میرا بیٹا ہے۔ ان میں سے جس سے تمہارا دل چاہے وہ مسائل پوچھ لے۔

شامی نے کہا: اس لمبے گیسوؤں والے سے پوچھوں گا (مقصد امام حسنؑ سے تھا)۔ پھر اس نے سوال کیا: حق اور باطل کا کتنا فاصلہ ہے؟

امام حسنؑ نے فرمایا: حق اور باطل کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہے، اس کے بعد امامؑ نے کان اور آنکھ کے درمیان چار انگلیاں رکھ کر فرمایا کہ جو تم نے آنکھ سے دیکھا وہ حق ہے اور کان سے اکثر سنی ہوئی باتیں باطل ہوتی ہیں۔

شامی نے پوچھا: آسمان اور زمین کا کتنا فاصلہ ہے؟

امام حسنؑ نے فرمایا: مظلوم کی ایک آہ کا فاصلہ ہے یا آنکھ کے جھپکنے کا فاصلہ ہے۔ اس کے علاوہ جو تجھے اور فاصلہ بتائے وہ جھوٹا ہے۔ (یعنی معنوی نظر سے کوئی فاصلہ نہیں کہ مظلوم کی دعا تیزی سے آسمان تک پہنچ جاتی ہے اور یہ ظاہراً آنکھ جھپکنے کی مقدار ہے۔ اور شاید یہ تحدید اس لئے ہو کہ فرسخ اور میل کے حساب سے فاصلہ کا تعین پوچھنے والے کی سمجھ کے مطابق نہیں تھا)۔

شامی نے پوچھا: مشرق اور مغرب کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

امام حسنؑ نے فرمایا: سورج کے ایک دن کے سفر کا فاصلہ ہے۔ تو وہاں اسے طلوع ہوتے دیکھتا ہے اور وہاں غروب ہوتے ہوئے۔ (یہ جواب بھی اس کی فہم کے مطابق دیا گیا)۔

شامی نے پوچھا: قوس و قزح کیا ہے؟

امام حسنؑ نے فرمایا: وائے ہو تجھ پر قوس و قزح نہ کہو کیونکہ قزح ابلیس کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ یہ قوس قزح نہیں، یہ قوس اللہ ہے، یہ ہریالی کی علامت ہے اور اہل ارض کے غرق ہونے سے امان ہے۔

شامی نے پوچھا: موت کے بعد مشرکین کے ارواح کہاں جاتی ہیں؟

امام حسنؑ نے فرمایا: ایک چشمہ جس کا نام برھوت ہے وہاں چلی جاتی ہیں۔

شامی نے پوچھا: موت کے بعد مومنین کی ارواح کہاں جاتی ہیں؟

امام حسنؑ نے فرمایا: ایک چشمہ جس کا نام سلمیٰ ہے وہاں چلی جاتی ہیں۔

شامی نے پوچھا: مُخنّث کے مذکر و مونث کا فیصلہ کیسے کیا جائے؟

امام حسنؑ نے فرمایا: اس کے بلوغ کا انتظار کیا جائے۔ اگر وہ خنثیٰ مذکر ہوگا تو اسے احتلام ہوگا اور خنثیٰ مونث ہوگا تو اسے خون حیض آئے گا اور اس کے پستان

ظاہر ہوتی۔ اگر اس طریقے سے علم نہ ہو سکے تو اسے دیوار کے سامنے کھڑا کر کے کہا جائے گا کہ اس دیوار پر پیشاب کرے، اگر اسکا پیشاب آگے کی طرف یعنی دیوار کو چلا جائے تو مذکر ہے اگر اونٹ کے پیشاب کی طرح پیچھے آنے لگے تو وہ مونث ہے۔

شامی نے پوچھا: وہ دس چیزیں کونسی ہیں جو ایک دوسرے زیادہ سخت ہیں؟

امام حسنؑ نے فرمایا: اللہ نے پتھر کو بہت سخت بنایا اور اس کی سختی کی تشبیہہ دی ثم قست قلوبکم من بعد ذالك فھی کالحجارۃ. (سورۂ بقر آیت ۷۴) یعنی پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے وہ پتھروں کی طرح ہیں۔ پتھر پر لوہے کو غالب بنایا جو پتھر کے ٹکڑے کر دیتا ہے۔ لوہے پر آگ کو غالب بنایا جو لوہے کو پگھلا دیتی ہے۔ آگ پر پانی کو غالب بنایا جو آگ کو بجھا دیتا ہے۔ پانی پر بادل کو غالب بنایا جو اسے لے کر سفر کرتا ہے۔ بادل پر ہوا کو غالب بنایا جو اسے پھراتی رہتی ہے۔ ہوا پر اس فرشتے کو غالب بنایا جو ہوا پر موکل ہے اور اس کے حکم سے ہوائیں جاری ہوتی ہیں۔ فرشتہ ہوا پر ملک الموت کو غالب بنایا جو اس کی روح قبض کر لے گا۔ ملک الموت پر موت کو غالب بنایا جو اسے بھی مار ڈالے گی۔ موت پر اللہ کا امر غالب ہے۔

یہ سن کر شامی نے کہا: اشھد انك ابن رسول اللّٰہ و ان علیا اولی بالامر من معاویۃ۔ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند ہو اور علی علیہ السلام معاویہ سے خلافت کے زیادہ حقدار ہیں۔ شامی نے یہ جوابات لکھ لئے اور شام کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہی جوابات معاویہ نے قیصر کو لکھ بھیجے۔

کچھ دنوں بعد قیصر نے معاویہ کو خط میں لکھا یہ جواب تیرا نہیں ہے۔ مجھے مسیح علیہ السلام کی قسم تم ان سوالوں کے جواب دینے کے قابل نہیں ہو۔ یہ جواب عراق سے منگوائے گئے ہیں۔ ان جوابات کا اسلوب بتا رہا ہے کہ یہ جواب معدن نبوت اور موضع رسالتؐ کی طرف سے ہیں۔ اب تو مجھ سے ایک درہم بھی مانگے تو میں

تجھے وہ بھی نہ دوں۔ (ایسی احادیث جو احکام اور دین کے عملی مسائل کے علاوہ ہوں ان میں چند نکات کا خیال رکھنا چاہئے: (۱) اگر سند کے اعتبار سے قطعی نہیں ہے تو قابل اعتماد نہیں ہے۔ (۲) متن میں چونکہ شبہ کا امکان اور نقل میں غفلت کا امکان ہوتا ہے اور نقول مراد و مقصد کے ساتھ بھی بکثرت شائع ہوئی ہیں اس لئے سو فیصد اطمینان نہیں ہوسکتا کہ حدیث امامؑ کے اصل الفاظ یا معانی کے ساتھ ہے۔ (۳) بہت سارے مطالب سننے والے کے فہم کے مطابق ادا کئے جاتے ہیں اور بیان میں صریح حقائق کا امکان نہیں ہوتا۔ مترجم فارسی)

(۴۱) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: علم بہترین میراث ہے۔ عقل بہترین عطیہ الٰہی ہے۔ ادب بہترین شغل ہے۔ تقویٰ بہترین زاد ہے۔ عبادت بہترین نفع آور چیز ہے۔ عمل صالح بہترین راہنما ہے۔ حسن اخلاق بہترین ساتھی ہے۔ نیک عمل بہترین سالار ہے۔ حلم بہترین وزیر ہے۔ قناعت بہترین دولت ہے۔ توفیق بہترین مددگار ہے۔

(۴۲) کہا جاتا ہے کہ امام علیؑ کبھی کبھی یہ اشعار پڑھا کرتے تھے۔

۱۔ ان المکارم الاخلاق مطھرۃ فالعقل اولھا و الدین ثانیھا

۲۔ والعلم ثالثھا والحلم رابعھا والجود خامسھا والعرف سادسھا

۳۔ والبر سابعھا والصبر ثامنھا والشکر تاسعھا واللین عشریھا

۴۔ والعین تعلم من عینی محدِّثھا ان کان من حزبھا اومن اعادیھا

۵۔ والنفس یعلم انی لا اصدّقھا ولست ارشد الاحین اعصیھا

یعنی (۱) انسان کی اعلیٰ ترین خوبی پاک اخلاق ہیں جس کا اول عقل ہے دوم دین۔ (۲) سوم علم اور چہارم حلم، پنجم سخاوت اور ششم نیکی ہے۔ (۳) ساتواں احسان ہے، آٹھواں صبر، نواں شکر اور دسواں نرم خوئی ہے۔ (۴) اور آنکھ، آنکھ سے ہی

پہچان سکتی ہے کہ کون دشمن ہے اور کون دوست۔ (۵) اور نفس اسے جانتا ہے کہ میں اس کی تصدیق نہیں کروں گا اور نافرمانی کے علاوہ مجھے اس سے کوئی ہدایت نہیں ملتی۔

پانچویں فصل

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے فرمودات

(۴۳) حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: خدائے عزوجل نے نماز کو واجب قرار دیا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی دس قسمیں قرار دیں۔ وطن میں نماز۔ مسافرت میں نماز۔ نماز خوف تین صورتوں میں (شاید خوف کی مختلف کیفیتوں سے مراد ہے کہ اگر خوف کم ہوگا تو نماز مخصوص وضع کے ساتھ جماعت کے ہمراہ ادا کی جائے گی، اگر خوف زیادہ ہوگا تو اشارہ سے پڑھی جائے گی، اگر اور زیادہ خوف ہو تو ہر رکعت کے بجائے ایک بار تسبیح اربعہ پڑھنا ہوگا)۔ سورج گہن کی نماز۔ چاند گہن کی نماز۔ عید الفطر و عید الاضحیٰ کی نماز۔ بارش طلبی کے لئے نماز (نماز استسقا)۔ اور نماز میت۔

(۴۴) امام شناس حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المومنینؑ کے شیعوں کی دس علامات ہیں۔ روزوں کی کثرت کی وجہ سے ان کے شکم دبلے پتلے اور ان کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں۔ ان کے شکم خالی ہوتے ہیں۔ ان کی رنگت متغیر ہوتی ہے۔ (کثرت خوف کی وجہ سے) ان کے چہرے زرد ہوتے ہیں۔ رات کے وقت زمین کو اپنا بستر قرار دیتے ہیں اور ان کی پیشانیاں خاک پر رکھی ہوتی ہیں۔ ان کی راتیں مسجدوں میں گزرتی ہیں۔ طویل سجدے کرتے ہیں۔ زیادہ رونے والے ہوتے ہیں۔ زیادہ دعا مانگنے والے ہوتے ہیں۔ جب لوگ خوشیاں منا رہے ہوتے ہیں

تو وہ (فکر آخرت کی وجہ سے) مغموم ہوتے ہیں۔

(۴۵) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کے سلسلے میں دس افراد پر لعنت کی ہے۔ انگور کو شراب کی نیت سے کاشت کرنے والا۔ اس کی حفاظت کرنے والا۔ انگور کو نچوڑنے والا۔ شراب پینے والا۔ شراب پلانے والا۔ شراب کو اٹھانے والا۔ جس کے لئے اٹھائی گئی۔ شراب بیچنے والا۔ خرید کرنے والا۔ اس کی رقم کھانے والا۔

(۴۶) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اقرار توحید کہ یہ اسلام کی بنیاد ہے۔ نماز پنجگانہ کہ یہ فریضہ ہے۔ روزہ کہ یہ دوزخ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ زکوۃ کہ یہ مال کی طہارت ہے (مال اور دل دونوں کو پاک کر دیتی ہے)۔ حج کہ یہ شریعت ہے۔ جہاد کہ یہ عزت مسلمین ہے۔ امر بالمعروف کہ یہ اسلام سے وفا ہے۔ نہی عن المنکر کہ یہ گناہگار پر حجت ہے۔ جماعت کہ یہ سرمایہء الفت ہے۔ گناہوں سے بچنا کہ یہ اطاعت ہے۔

(۴۷) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص دس باتیں لے کر خدا کے حضور پیش ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ لا الہ الا اللّٰہ کا اقرار۔ محمد رسول اللّٰہ کا اقرار۔ اللہ کی نازل کردہ جملہ کتابوں کا اقرار۔ نماز کی ادائیگی۔ زکوۃ کی ادائیگی۔ ماہ رمضان کے روزے۔ حج بیت اللہ۔ اولیاء اللہ سے محبت۔ اعداء اللّٰہ سے برأت۔ ہر برائی سے پرہیز۔

(۴۸) وان تقتسموا بالازلام ذلکم فسق (سورۂ مائدہ آیت ۳) یعنی تم تیروں سے تقسیم کرتے ہو یہ تمہارا فسق ہے۔ کی تفسیر میں امام علی نے فرمایا: جاہلیت میں لوگ اونٹ کو کاٹا کرتے تھے اور اس کے دس حصے کیا کرتے تھے اور بعض روایات کے مطابق ۲۸ حصے۔ پھر ایک دائرے میں بیٹھتے تھے اور دس قسم کے تیر قرعہ کے لئے

ایک شخص کے سپرد کرتے تھے۔ ان میں سے سات تیروں کا حصہ ہوتا تھا اور تین بغیر حصے کے ہوتے تھے۔

حصہ رکھنے والے تیروں کے نام یہ تھے: فذ، توام، سبل، نافس، ملیس، رقیب، معلا۔ اور ان کی ترتیب اس طرح ہوتی تھی: ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶ اور ۷۔

اور بے حصے والے تیروں کے نام یہ تھے: سفیح، منیح، وغد۔

اونٹ کی قیمت ان لوگوں کو ادا کرنی ہوتی تھی جن کے نام آخری تیر نکلتے تھے اور یہ جوا تھا جسے خداوند تعالیٰ نے اس آیت میں حرام قرار دیا۔ (تقسیم اس طرح ہوتی تھی کہ اونٹ کے ۲۸ حصے کئے جاتے تھے اور تیروں کے نام کے مطابق شرکت کرنے والوں میں تقسیم کر دیئے جاتے تھے جیسے فذ کے لئے ایک حصہ، توام کے لئے دو حصے اور اسی طرح آخر تک)۔

چھٹی فصل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمودات

(۴۹) یحییٰ بن عمران حلبی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: دس افراد کو دس باتوں کی توقع نہیں کرنی چاہئے۔

* متکبر کو اچھی تعریف و توصیف کی امید نہیں کرنی چاہئے۔
* مفسد کو زیادہ دوستوں کی امید نہیں کرنا چاہئے۔
* بے ادب کو عزت کی امید نہیں کرنی چاہئے۔
* بخیل کو صلہ رحمی کی امید نہیں کرنا چاہئے۔
* لوگوں کی تحقیر کرنے والے کو محبت کی امید نہیں کرنی چاہئے۔

* جسے فقہ کا علم کم ہے اسے قاضی بننے کی امید نہیں کرنی چاہیے۔
* غیبت کرنے والے کو سلامتی کی امید نہیں کرنی چاہیے۔
* حاسد کو راحت قلب کی امید نہیں کرنی چاہیے۔
* چھوٹی غلطی پر سزا دینے والے کو سرداری کی امید نہیں کرنی چاہیے۔
* کم تجربہ کار کو حکومت کی امید نہیں کرنی چاہیے۔

(۵۰) حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: دس مقامات پر نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ گیلی زمین پر۔ پانی پر۔ حمام میں۔ راستے کے درمیان۔ چیونٹیوں کے بل پر۔ اونٹوں کے باڑے میں۔ پانی کی گزرگاہ پر۔ شورہ زار پر۔ برف پر۔ درہ ضجنان میں (اطراف مکہ میں ایک درہ ہے)۔

(۵۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بکری کی دس چیزیں نہ کھائی جائیں۔ شکم کی مینگنیاں۔ خون۔ تلی۔ حرام مغز۔ غدہ۔ آلہ تناسل۔ خصیتین۔ اندام نہانی۔ رحم۔ گردن کی شاہ رگیں۔ یا رگیں (تردید راوی کی طرف سے ہے)۔

(۵۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مردار کی دس چیزیں پاک ہیں۔ ہڈی۔ بال۔ اون۔ پر۔ سینگ۔ کھر۔ انڈا۔ بچے کے پیٹ میں جما ہوا دودھ۔ دودھ۔ دانت۔

(۵۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ دس کام باعث مسرت ہیں۔ چلنا۔ سوار ہونا۔ پانی میں غوطہ لگانا۔ ہریالی دیکھنا۔ کھانا۔ پینا۔ خوبصورت چہرہ دیکھنا۔ مجامعت۔ مسواک۔ (اہل علم) دوستوں سے گفتگو کرنا۔

(۵۴) ابان بن عثمان راوی ہیں کہ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مولا! مجھے نصیحت فرمائیں۔ آپؑ نے دس جملوں سے اسے نصیحت فرمائی:

* جب رزق اللہ کے ذمے ہے تو اتنا اہتمام کیوں؟
* جب رزق کی تقسیم عمل میں آچکی ہے تو حرص کیوں؟
* جب حساب برحق ہے تو مال کی جمع آوری کیوں؟
* جب صدقہ کا نعم البدل مال اللہ نے دینا ہی ہے تو بخل کیوں؟
* جب اللہ نے دوزخ کو سزا کے لئے مقرر فرمایا ہے تو نافرمانی کیوں؟
* جب موت برحق ہے تو خوشی کیوں؟
* جب خدا کے حضور پیشی برحق ہے تو مکاری کیوں؟
* جب صراط سے گزرنا برحق ہے تو خود پسندی کیوں؟
* جب ہر چیز قضاو قدر سے ہوتی ہے تو افسوس کیوں؟
* جب دنیا فانی ہے تو اس کا سہارا کیوں؟

(۵۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مکارمِ اخلاق دس ہیں۔ پوری کوشش کر کے انہیں اپناؤ، کیونکہ بعض اوقات یہ صفات باپ میں ہوتی ہیں اور بیٹے میں نہیں ہوتیں اور کبھی بیٹے میں یہ صفات ہوتی ہیں اور باپ ان اخلاق عالیہ سے محروم ہوتا ہے۔ کبھی یہی اوصاف غلام میں پائے جاتے ہیں اور آقا ان صفات سے محروم ہوتا ہے۔

میدان وفا میں داد دینا (ایک اور نسخہ کے مطابق میدان جنگ میں شہادت)۔ امانت کی ادائیگی۔ صلہ رحمی۔ مہمان نوازی۔ سائل کو کھانا کھلانا۔ احسان کے بدلے میں احسان کرنا۔ ہمسائے کی خبر گیری۔ دوست کی خبر گیری۔ اور راست گوئی۔ حیاء جو ان سب سے افضل ہے۔

(۵۶) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو مکارمِ اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث فرمایا۔ تم اپنے نفوس کا جائزہ لو اگر تمہارے

اندر یہ دس اخلاق ہیں تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اس سے اضافہ کی درخواست کرو۔

وہ دس چیزیں یہ ہیں: یقین۔ قناعت۔ صبر۔ شکر۔ رضا۔ حسن اخلاق۔ سخاوت۔ غیرت۔ شجاعت۔ مردانگی۔

(۵۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تربوز کھاؤ۔ اس کے دس اوصاف ہیں۔ یہ زمین کی چربی ہے۔ کسی بیماری اور فساد کا باعث نہیں بنتا۔ یہ غذا بھی ہے۔ یہ پانی بھی ہے۔ یہ پھل بھی ہے۔ انتڑیوں کے لئے بمنزلہ صابن کے ہے۔ یہ سالن بھی ہے۔ اس کے استعمال سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثانہ کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے۔ پیشاب کو جاری کرتا ہے۔

ساتویں فصل

اوصاف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۵۸) واقدی (مشہور مورخ) روایت کرتے ہیں کہ جب مقصود کائناتؐ قبلہ عالمیان سید الثقلین جناب آمنہؑ بنت وہب کے شکم میں تھے۔ تو اس وقت دس عجائبات کا ظہور ہوا اور جب حضور اکرمؐ کی ولادت باسعادت ہوئی تو اس وقت بھی دس عجائبات کا ظہور ہوا۔

* جب نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رحم آمنہ کے ظرف امین میں قرار پکڑا تو اس وقت دنیا جہاں کے بت الٹ گئے۔
* ابلیس کا تخت اوندھ گیا۔
* ابلیس سمندر میں پورے چالیس دن غرق رہا۔
* اس رات قریش کے تمام جانوروں نے اپنے مالکوں سے کلام کر کے کہا کہ

03333589401

مبارک ہو نور محمدؐ نے رحم آمنہؑ کے ظرف میں قرار پکڑا۔

* قریش اور عرب کے تمام کاہنوں کے جنات ان سے ہٹا لئے گئے جس کے سبب کہانت کا علم باطل ہو گیا۔
* پورے روئے زمین کے سلاطین کے تخت اس رات اوندھے ہو گئے۔
* دوسری صبح کو تمام دنیا کے بادشاہوں سے ایک دن کے لئے قوت گویائی کو سلب کر لیا گیا۔
* مشرق کے جانور مغرب کے جانوروں کو بشارت دینے کے لئے چل پڑے۔ اسی طرح بحری مخلوقات نے بھی ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔
* سیدہ آمنہؑ کا فرمان ہے کہ منادی نے ندا دی: آمنہؑ تمھیں مبارک ہو، رحمت کُل نے تمہارے بطن میں جگہ پائی۔ جب یہ بچہ پیدا ہو تو کہنا اُعیذُ بالواحد مِنْ شرِّ کُلِّ حاسِدٍ یعنی میں اسے ہر حاسد کے شر سے بچانے کے لئے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں، پھر اس کا نام محمدؐ رکھنا۔
* جناب سیدہ آمنہؑ فرماتی ہیں کہ جس شب کو سید المرسلینؐ کا استقرار حمل ہوا تو یکایک ایک نور برآمد ہوا جس سے میں نے شام میں "بصریٰ" محلات دیکھے۔ اس سے زیادہ آسان حمل دنیا میں کسی مستور نے نہیں اٹھایا ہو گا۔

وقت ولادت کے دس عجائبات:

* جناب سیدہ آمنہؑ فرماتی ہیں کہ جب مجھے دردزہ شروع ہوا تو اس وقت میں گھر میں اکیلی تھی تو میں نے گھر میں کوئی آواز سنی پھر میں نے دیکھا کہ سفید رنگ کے پرندے نے میرے دل پر اپنا پر اس طرح کیا جس کی وجہ سے میرا خوف ختم ہو گیا اور ہر درد سے آزاد ہو گئی۔
* میں نے پیاس محسوس کی تو مجھے اپنے پاس دودھ کی طرح سفید چیز نظر آئی

میں نے اسے پیا، پھر میں نے لمبے قد کی مستورات کو دیکھا جنھوں نے مجھے چاروں طرف سے گھیرا ہوا تھا اور آسمان تک دیباج کا پردہ تانا گیا، ایک منادی کہہ رہا تھا کہ اس مولود کو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھو۔

* میری گود میں سفید رنگ کے پرندے گرنے لگے جن کی چونچیں زمرد اور پر یاقوت کے تھے۔ اس وقت جو میں نے نظر کی تو مجھے مشارق و مغارب نظر آئے اور میں نے تین پرچم لگے ہوئے دیکھے، ایک علم مشرق میں لگا ہوا تھا، ایک عَلم مغرب میں اور ایک عَلم بیت اللہ پر نصب تھا۔ پھر اس وقت مجھے دردزہ تیز ہوا اور میں نے محمدؐ کو جنم دیا۔

* جب میرے شکم سے برآمد ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپؐ نے زمین پر سر رکھ کر سجدہ کیا اور انگلی آسمان کی جانب اٹھائی گویا تضرع وزاری کر رہے تھے۔

* پیدائش کے بعد ایک بدلی نے میرے بیٹے پر سایہ کیا اور میں نے ایک منادی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ محمدؐ کو شرق و غرب اور تمام سمندروں کی سیر کراؤ تاکہ تمام مخلوق اس کی پہچان کرلے۔ تھوڑی دیر کے بعد بدلی ہٹی تو میں نے اپنے بیٹے کو سفید دیباج میں لپٹا ہوا دیکھا اور ان کے نیچے سبز ریشم کا گدا تھا اور آبدار موتیوں کی تین چابیاں ہاتھ میں تھیں۔ کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا کہ محمدؐ کو نصرت، حکومت اور نبوت کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔

* اسکے بعد ایک اور بادل آ گیا جس کی وجہ سے میرا بیٹا چند لمحات تک مجھے نظر نہ آیا۔ ایک منادی ندا کر رہا تھا کہ اسے جنات، وحوش و طیور کے سامنے لے جاؤ تاکہ وہ بھی اس کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔ نومولود کو صفوتِ آدمؑ، رقتِ نوحؑ، زبان اسماعیلؑ، جمال یوسفؑ، لحن داؤدؑ، صبر ایوبؑ، زہد عیسیٰؑ، کرم یحییٰؑ عطا کرو۔ پھر آنکھ جھپکنے کی دیر میں وہ بادل بھی چھٹ گیا۔

* اس کے بعد میں نے تین اشخاص کو، جن کے چہرے سورج کی طرح روشن تھے، داخل ہوتے دیکھا۔ ان میں سے ایک بزرگ کے ہاتھ میں چاندی کی صراحی تھی جس سے مشک کی خوشبو کی لپٹیں اٹھ رہی تھیں۔ دوسرے بزرگ کے ہاتھ میں سبز زمرد کا ایک تھال تھا اور تیسرے بزرگ کے ہاتھ میں سفید ریشم کا ایک لپٹا ہوا پارچہ تھا۔ جب اس نے پارچہ کو کھولا تو اس میں نگاہوں کو خیرہ کرنے والی ایک مہر تھی۔ پھر ایک شخص نے میرے بیٹے کو اٹھا کر تھال میں لٹایا اور صراحی کے پانی سے سات مرتبہ نومولود کو غسل دیا۔ بعد ازاں اس کے شانوں کے درمیان مہر لگائی اور اسے ایک پارچہ میں لپیٹ کر میرے حوالے کیا۔ ان کی صورت ماہِ تاباں کی طرح اور خوشبو مشک کی طرح تھی۔ پھر میں نے انہیں نہیں دیکھا۔

* حضرت عبدالمطلبؑ فرماتے ہیں کہ میں اس رات حرم میں سویا ہوا تھا۔ جب آدھی رات بیت گئی تو میں نے عجیب آواز سنی۔ جب غور سے سنا تو کعبہ کے چاروں اطراف سے یہ آوازیں بلند ہو رہی تھیں: **الله اکبر الله اکبر، رب المصطفین المطهرین ، انجیتنی من انجاس المشرکین.** یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر مصطفیٰ و مطہرین کے رب تو نے مجھے مشرکین کی نجاستوں سے نجات دی۔

* عبدالمطلبؑ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے بتوں کو زمین پر گرتے ہوئے دیکھا۔ ہبل منہ کے بل زمین پر گرا۔ اس وقت میں نے ایک ندا سنی: خبردار! سیدہ آمنہؑ نے محمدؐ کو جنم دیا ہے۔

* حضرت عبدالمطلبؑ جلدی سے اٹھے کہ قریش کو جا کر ان معاملات کی خبر کریں۔ اللہ کریم نے ان کی زبان کو اس معاملے کے لئے پورے سات دن

کے لئے بند کر دیا۔ تیسرے دن جناب آمنہؑ نے کہلا بھیجا کہ آئیے اپنے بیٹے کو دیکھیں۔ عبدالمطلبؑ آئے اور نور مصطفیٰؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

(۵۹) کتاب قصص الانبیاءؑ میں معراج کی ایک طولانی حدیث درج ہے جس میں سے بقدر حاجت ہم یہاں نقل کر رہے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شب معراج مقام قَابَ قَوْسَیْن پر پہنچے تو خداوند کریم نے فرمایا: محمدؐ! مانگو جو مانگو گے ملے گا۔

آپؐ نے عرض کی: ہم پر بوجھ نہ لادنا، ہمیں سختی اور مشقت سے محفوظ رکھنا، یہ نہ ہو کہ تیرے سخت فرمان کے چھوڑنے کی پاداش میں ہم پر پاکیزہ اشیاء حرام ہو جائیں جیسا کہ تو نے بنی اسرائیل کے ساتھ کیا۔

خدوند کریم نے فرمایا: میں نے بوجھ اور سختی کو تمہاری دعا کے صدقے میں ہٹا لیا۔ اسی لئے فرمایا وما جعل علیکم فی الدین من حرج. (سورۂ حج آیت ۷۸) یعنی تم پر دین کے اندر سختی روا نہیں رکھی۔

دوسرے مقام پر فرمایا: یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر. (سورۂ بقرہ آیت ۱۸۵) اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل نہیں چاہتا۔

بنی اسرائیل پر دس قسم کی سختیاں اور دس قسم کے بوجھ لادے گئے تھے:

* جب وہ کوئی گناہ کرتے تو اس گناہ کی پاداش میں ان پر حلال اور طیب چیزوں کو حرام قرار دے دیا جاتا تھا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبات احلت لھم. (سورۂ نساء آیت ۱۶۰) یعنی یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے ان پر حلال کردہ طیب چیزیں حرام قرار دیں۔
* ان پر پچاس نمازیں فرض تھیں۔

* زکوۃ میں انہیں اپنے مال کی چوتھائی دینی پڑتی تھی۔
* وضو اور غسل بغیر پانی کے نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر انہیں پانی میسر نہ ہوتا تو کئی دنوں تک پلید حالت میں رہنا پڑتا تھا (لیکن اسلام میں خاک پر تیمم بھی پاک کر دیتا ہے)۔
* ان کی عبادت صرف عبادت گاہ ہی میں ہو سکتی تھی، عبادت گاہ کے علاوہ ان کی عبادت دوسری جگہ نہیں ہو سکتی تھی۔
* ایام روزہ میں نماز عشاء کے بعد اگر انہیں نیند آجاتی تو اگلی رات سے پہلے کھانے پینے کی ممانعت ہوتی تھی۔ (انہیں صرف نماز عشاء سے قبل اور سونے سے پہلے کھانے کی اجازت تھی)۔
* نماز عشاء کے بعد اگر نیند آگئی تو اس رات جماع حرام ہوتا تھا۔
* ان کے صدقات کی قبولیت کی سند آگ تھی۔ بنی اسرائیل جب بھی کوئی چیز خیرات کرتے تو اسے رکھ دیتے تھے، اگر خیرات منظور ہوتی تھی تو آسمانی آگ اس پر گرتی، کچھ حصہ جل جاتا اور جو حصہ باقی بچ رہتا اسے مساکین کھایا کرتے تھے، اگر آگ اس خیرات کو نہ جلاتی تو عدم قبولیت کی وجہ سے انہیں رسوائی اٹھانا پڑتی تھی۔
* اگر ان کے لباس پر کہیں نجاست لگ جاتی تھی تو دھونے سے پاک نہیں ہوتا تھا بلکہ اس ٹکڑے کو کاٹ دینا پڑتا تھا۔
* جب کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوتا تھا تو صبح سویرے وہ گناہ اس کے دروازے پر لکھا ہوا ہوتا تھا، یہ چیز ان کی مستقل رسوائی کا سبب تھی۔

یہ دس مشکل امور حضرت موسیٰؑ کی شریعت میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرمؐ کی دعا کے طفیل یہ دس چیزیں اس امت سے اٹھالیں بلکہ ان دس چیزوں کے

بدلے امت مرحومہ کو دس اور باتیں عطا فرمائیں :

* اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ سے فرمایا: میں تیری امت کے گناہوں کی وجہ سے ان پر حلال چیزوں کو حرام قرار نہیں دوں گا اور جو بنی اسرائیل کی نافرمانی کے سبب طیب اشیاء ان پر حرام قرار دی تھیں آپؐ کی امت کے لئے حلال کردی ہیں۔ الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل یامر ھم بالمعروف وینھا ھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبآئث. (سورۂ اعراف آیت ۱۵۷) یعنی وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو نبی امیؐ ہے کہ جس کو پاتے ہیں لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجیل میں، وہ نیک کاموں کا حکم کرتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے اور سب پاک چیزیں ان کے لئے حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتا ہے۔

* اے محمدؐ! آپؐ کی دعا کے صدقے میں، آپؐ کی امت پر دن میں پچاس نمازیں فرض نہیں کروں گا۔

* جنابت، حیض اور نفاس سے طہارت کے لئے اگر پانی میسر نہ ہو تو آپؐ کی امت کے لئے تیمّم کی سہولت دے دوں گا۔ چنانچہ قرآن میں آیا ہے: وان کنتم مرضیٰ اوعلی سفر اوجآء احد منکم من الغائط او لمستم النسآء فلم تجدوا مآء فتیمموا صعیدا طیبا. (سورۂ نساء آیت ۴۳) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو، پھر تم کو پانی نہ ملا ہو تو پاک مٹی سے تیمّم کرلینا۔

* اے محمدؐ! آپؐ کی دعا کے طفیل، آپؐ کی امت اگر مسجد کے علاوہ بھی جہاں کہیں نماز ادا کرے گی تو بھی میں قبول کروں گا۔ وللّٰہ المشرق والمغرب.

یعنی مشرق و مغرب اللہ ہی کے لئے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جعلت لی الارض مسجدا و طھوراً۔ یعنی میرے لئے زمین کو جائے سجدہ اور باعث طہارت بنایا گیا ہے۔

* اے محمدؐ! نماز عشاء کے بعد سونے کی وجہ سے آپؐ کی امت پر اس رات کا کھانا حرام نہیں ہوگا بلکہ ساری رات حلال رہے گا جب تک فجر کی سفیدی نہ پھیلے اس وقت تک کھا پی سکیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا: کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر (سورۂ بقرہ آیت ۱۸۷) یعنی کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے جدا ہو جائے۔ اور ماہِ رمضان میں جو چیزیں کھاؤ گے ان کا شمار نہیں کروں گا۔

* اے محمدؐ! آپ کی دعا کے احترام میں نماز عشاء کے بعد آپ کی امت پر ہمبستری حرام قرار نہیں دوں گا بلکہ طلوع فجر تک ماہ رمضان میں اس کی اجازت ہوگی جس طرح بنی اسرائیل کو منع کیا تھا چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا: احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسآئکم. یعنی روزوں کی رات میں تمہارے لئے اپنی بیویوں سے مقاربت کو حلال قرار دیا گیا ہے۔

* صدقات کی قبولیت و عدم قبولیت کے لئے کوئی آگ نہیں بھیجی جائے گی۔ تمہاری دعا کے طفیل میں تمہاری امت اس فضیحت سے محفوظ رہے گی۔ ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ ویأخذ الصدقات. (سورۂ توبہ آیت ۱۰۴) یعنی اللہ وہی تو ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات قبول کرتا ہے۔

* آپؐ کی امت کا لباس اگر نجس ہو جائے تو انہیں بنی اسرائیل کی طرح کاٹنا

نہیں پڑے گا بلکہ پانی سے پاک ہو جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا: وانزلنا من السمآء مآءً طهوراً. (سورہ فرقان آیت ۴۸) یعنی ہم نے آسمان سے پاک پانی کو نازل کیا۔

* جس طرح سے گناہ کے مرتکب اشخاص کے دروازوں پر گناہ لکھ کر انہیں رسوا کیا جاتا تھا، تمہاری امت کے دروازوں پر گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ تمہاری دعا کے طفیل انہیں رسوا نہیں کروں گا اور اپنے فضل سے ان کے گناہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی آنکھوں سے چھپاؤں گا۔

* زکوٰۃ میں تمہاری امت کو چوتھائی مال نہیں بلکہ ایک قلیل حصہ ادا کرنا ہوگا۔

آٹھویں فصل

آداب دعا

آداب دعا دس ہیں:

۱۔ دعا مقبولیت کے اوقات میں کرنی چاہیے۔ جیسے سال میں روز عرفہ اور مہینوں میں ماہ رمضان اور دنوں میں روز جمعہ اور رات کے وقت اوقات سحر میں دعا مانگنی چاہیے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: وبالاسحار هم يستغفرون. (سورہ ذاریات آیت ۱۸) یعنی وہ سحر کے وقت استغفار کرتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا تہائی حصہ باقی بچتا ہے تو خداوند کریم کے حکم سے آسمان دنیا پر ایک فرشتہ ندا کر کے کہتا ہے کہ اس وقت کوئی ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا منظور کروں؟ کوئی ہے جو اس وقت مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے جو اس وقت مجھ سے استغفار

کرے میں اس کے گناہ معاف کروں؟

حضرت یعقوب علیہ السلام کے فرزندوں نے اپنی غلطیوں کو تسلیم کر کے باپ سے استغفار کی درخواست کی تھی تو انہوں نے فرمایا: میں عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کروں گا۔ حضرت یعقوبؑ نے استغفار کو وقت سحر تک مؤخر رکھا اور جب سحر ہوئی تو آپ اٹھے، آپؑ کی اولاد آپؑ کے ساتھ اٹھی، حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کی مغفرت کی دعا کی، اولاد نے آمین کی۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں نے ان کے گناہ معاف کر کے انہیں نبی بنادیا ہے۔ (مطلب ہے کہ اولادِ یعقوب علیہ السلام کی نبوت کا بیان اس طرح بعض کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ سنی مفسرین میں سے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ بعض روایات میں اس طرح آیا ہے ممکن ہے اس کے ثبوت میں بعض آیات سے تمسک کیا گیا ہو لیکن اصول مذہب شیعہ اس سے موافقت نہیں کرتے۔ وہ لوگ جو بھائی کے قتل پر تیار ہو گئے تھے اور اسے کنوئیں میں پھینک دیا تھا اور اس پر چوری کا الزام لگایا تھا ہرگز اس مقام کی صلاحیت نہیں رکھتے اور خدا کا عہد ظالموں تک نہیں پہنچتا۔ ہر چند کہ توبہ کرلیں اور اسباط جن کا تذکرہ قرآن میں کیا گیا ہے وہ قبائل ہیں جو نسل اولاد یعقوبؑ سے وجود میں آئے)۔

۲۔ قبولیت دعا کے لئے احوال شریفہ کو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔

روایت ہے کہ آسمان کے دروازے راہِ خدا میں جہاد کی صف بندی کے وقت کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس وقت کی دعا مقبول ہوتی ہے یا بارش کے نزول کے وقت یا نماز فریضہ کی اقامت کے وقت۔ پس دعا کیلئے ان اوقات کو غنیمت تصور کرنا چاہیئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اذان و اقامت کے درمیان کی دعا نامنظور نہیں ہوتی علاوہ ازیں روزہ دار کی بھی نامنظور نہیں ہوتی اور حالت سجدہ کی دعا بھی نامنظور نہیں ہوتی کیونکہ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ بندہ حالت سجدہ میں

اپنے رب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، اس حالت میں زیادہ مانگو۔

۳۔ دعا روبقبلہ ہو کر مانگنی چاہئے اور دعا کے وقت دونوں ہاتھ اتنے بلند ہونے چاہئیں کہ بغلوں کی سفیدی نظر آئے۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے حضور اکرمؐ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تمہارا رب کریم ہے اور باحیاء ہے۔ جب بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ بلند کرتا ہے تو اللہ کو اسے خالی ہاتھ لوٹاتے حیاء آتی ہے۔

روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ بلند کرتے تھے تو دعا کے آخر میں ہاتھوں کو اپنے چہرہ مبارک پر ملتے تھے۔

۴۔ دعا نہ تو بلند آواز سے کرنا چاہئے نہ ہی دل میں بلکہ درمیانی آواز سے دعا مانگنی چاہئے: ادعوا ربکم تضرعا وخفية. (سورۂ اعراف آیت ۵۵) یعنی اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔

۵۔ مُسجّع اور مُقفّٰی عبارات کا دعا میں تکلف نہیں کرنا چاہئے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایک قوم پیدا ہوگی جو دعا میں زیادتی کا ارتکاب کریں گے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ادعوا ربکم تضرعاً و خفية انه لا يحب المعتدين. یعنی اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو اور خدا تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تجاوز کی تفسیر میں بعض نے کہا ہے زحمت سے موزوں جملے بنانا۔

۶۔ دعا خضوع و خشوع شوق و خوف کے جذبے سے مانگنی چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: يدعوننا رغبا ورهبا. یعنی ہمیں شوق اور خوف سے پکارتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ اللہ جس بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے کسی تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کی تضرع و زاری کو سن سکے۔

۷۔ دعا پورے عزم بالجزم سے مانگنی چاہئے اور اس کی اجابت کے لئے پُر یقین

ہونا چاہئے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ کسی شخص کو دعا میں یوں نہیں کہنا چاہئے کہ اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کردے، اگر چاہے تو مجھ پر رحم کردے۔ یاد رکھو کہ اللہ کو کوئی مجبوری نہیں ہے دعا ہمیشہ عزم بالجزم سے مانگنی چاہئے۔

حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ تم میں سے جب کوئی دعا مانگے تو پوری رغبت سے مانگے کیونکہ اللہ کو ہر چیز دینے کی قدرت ہے۔ اور جب تم دعا مانگو تو مقبولیت کا یقین رکھ کر دعا مانگو اور یہ بھی جان لو کہ اللہ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

۸۔ دعا گڑگڑا کر کرنی چاہئے اور اپنی دعا کو تین مرتبہ دہرانا چاہئے۔

ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی دعا مانگتے تو تین مرتبہ دہراتے تھے اور جب بھی سوال کرتے تو تین مرتبہ اس کی تکرار فرماتے تھے۔

دعا کی فوری مقبولیت کے لئے پرامید ہونا چاہئے یہ نہ سمجھے کہ بہت دیر بعد دعا قبول ہوگی کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم میں سے جب تک کوئی جلد بازی نہ کرے، اسکی دعا مقبول ہوتی ہے۔ یعنی یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی بلکہ زیادہ دعا کرو اور خداوند کریم کا دروازہ باربار کھٹکھٹاؤ۔

۹۔ دعا کی ابتداء ذکر الٰہی سے کرے، ابتداء سوال سے نہیں کرنی چاہئے۔

سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ جب بھی دعا کا قصد کرتے تو ابتداء میں فرماتے تھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلَی الْوَهَّابْ۔
ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب کبھی خدا سے کوئی حاجت طلب کرو تو پہلے مجھ پر درود بھیجو۔ خداوند اس سے کریم تر ہے کہ دو حاجات اس کے سامنے

پیش کی جائیں ایک کو قبول کرلے اور ایک کو رد کردے (اور چونکہ درود پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے دعا ہے جو لازمی قبول ہوتی ہے اس لئے لازماً اس کے بعد کی دعا بھی اپنی دیگر شرائط کے ساتھ قبول ہوگی)۔

۱۰۔ دعا کے لئے آداب باطنی کا خیال رکھنا چاہئے جو اس کی بنیاد اور ستون ہیں۔ جیسے گناہوں سے توبہ لوگوں کے حقوق کا خیال رکھنا، ذات مقدس حق پر کامل توجہ بھی دعا کو دراجات سے نزدیک کرنے کے اسباب ہیں۔

(۶۰) ان تمام آداب کا ماحصل دس چیزیں ہیں :

۱۔ دیر تک دعا کرنی چاہئے اور جلد بازی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اللہ اس وقت تک بندے کی حاجت میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ جلد بازی نہ کرے۔

۲۔ دعا میں گڑگڑانا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ گڑگڑانے والے سائل سے محبت کرتا ہے۔

ولید بن عقبہ ہجری سے روایت ہے کہ امام باقرؑ کا فرمان ہے کہ جب بھی کوئی مومن گڑگڑا کر اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی حاجت ضرور پوری کرتا ہے۔

ابو الصباح کنانی سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ بندوں کا ایک دوسرے سے گڑگڑا کر مانگنا اللہ کو ناپسند ہے لیکن یہی بات اللہ کو اپنے لئے پسند ہے کہ اس کے بندے اس سے گڑگڑا کر سوال کریں۔

۳۔ اپنی حاجت مخصوص کر کے دعا مانگنی چاہئے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اللہ کو اپنے بندے کی ضرورت کا علم ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ بندہ اسکے سامنے اپنی حاجت معین کرے۔

۴۔ ریاکاری کے شائبہ سے محفوظ رہنے کے لئے اعلانیہ دعا نہیں کرنی چاہئے۔

(مولف محترم نے اس سے قبل دس قسم کے آداب میں تحریر کیا تھا کہ دعا کو نہ بلند آواز میں مانگنا چاہئے تھا اور نہ بالکل آہستہ لیکن اس جگہ تفسیر زیادہ مناسب ہے)۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ بندے کی پوشیدہ دعا ستر علانیہ دعاؤں کے برابر ہے۔

۵۔ اپنی دعا کے ساتھ جملہ مومنین کے لئے دعائے خیر کرنی چاہئے کیونکہ اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ ابن قداح نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: دعا کو عمومیت دو کہ یہ اجابت سے نزدیک تر ہے۔

۶۔ دعا کی جلد قبولیت کے لئے مومنین کے اجتماع کی تلاش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم. (سورۂ کہف آیت ۲۸) یعنی اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ ٹھہراؤ جو اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کے لئے بھی اجتماع کا حکم دیا ہے۔

ابو خالد سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جب بھی چالیس مومن مل کر اللہ سے کسی امر کی درخواست کریں گے تو اللہ یقیناً ان کی دعا منظور فرمائے گا۔ اگر چالیس نہ ہوں تو چار آدمیوں کو وہی حاجت دس مرتبہ دہرانی چاہئے۔ اگر بالفرض چار بھی نہ ہوں تو فرد واحد کو وہی حاجت چالیس مرتبہ دہرانی چاہئے۔ عزیز الجبار اللہ اس دعا کو منظور فرمائے گا۔

عبدالاعلیٰ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب بھی کبھی چار اشخاص کسی جائز امر کے لئے اللہ سے دعا کریں گے تو ان کے متفرق ہونے سے پہلے ہی اللہ ان کی دعا کو منظور فرمائے گا اور جو آمین کہتا ہے دعا میں شریک ہے۔ چنانچہ خداوند عالم نے حضرات موسیٰؑ و ہارونؑ سے خطاب کر کے فرمایا: میں نے تم دونوں کی دعا کو قبول کیا (حالانکہ دعا تنہا حضرت موسیٰؑ نے کی تھی اور حضرت ہارونؑ

نے آمین کہی تھی)۔

علی بن عقبہ امام صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جب بھی میرے پدر بزرگوار کو کوئی معاملہ درپیش آتا تو آپؑ اپنی مستورات اور بچوں کو اکٹھا کر کے دعا مانگتے تھے اور اہل خانہ آمین کہتے تھے۔ آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ دعا مانگنے والا اور آمین کہنے والا دونوں شریک ہیں۔

۷۔ اظہار خشوع۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ادعوا ربکم تضرعاً و خفیة۔ یعنی اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے چپکے پکارو۔ ائمہ علیہم السلام اپنی دعاؤں میں فرمایا کرتے تھے کہ وَلاَ یَنْجِیْ مِنْکَ اِلاَّ التَّضَرُّعُ اِلَیْکَ۔ یعنی سوائے تضرع و زاری کے تجھ سے کوئی نہیں چھڑا سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ جب مجھ سے دعا مانگو تو حالت خوف و رجا میں دعا مانگو اور اپنے چہرے کو خاک پر رکھو اور اپنے بدن کے شریف اعضاء کو سجدہ میں زمین پر رکھ دو۔ حالت قیام میں دعائے قنوت کے ذریعے سے مجھ سے حاجات طلب کرو اور قلب خائف کے ذریعے مجھ سے مناجات کرو۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی: اپنے دل کو میرے سامنے جھکاؤ اور اپنی تنہائی کے لمحات میں زیادہ سے زیادہ میرا ذکر کرو۔

۸۔ سوال کرنے سے پہلے اللہ کی مدح و ثناء کرو۔

حارث بن مغیرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جعفر صادقؑ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: خبردار! اپنی حاجت طلب کرنے سے پہلے اللہ کی مدح و ثناء کرو اور حضور اکرمؐ پر درود بھیجو، اس کے بعد اللہ سے اپنی حاجت طلب کرو۔

۹۔ دعا کے اول و آخر درود پڑھنا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ

آپؐ نے فرمایا: جس شخص کے پاس میرا ذکر کرو اور وہ مجھ پر درود بھیجنا بھول جائے تو اللہ اسے جنت کے راستے سے ہٹادے گا۔

ابن قداح کہتا ہے حضرت صادقؑ نے فرمایا: میرے والد گرامی نے ایک شخص کو دیکھا جو بیت اللہ کے دروازے پر صرف حضور اکرمؐ پر درود بھیج رہا تھا تو آپؑ نے فرمایا: درود ادھورا نہ پڑھو اور ہم اہلبیتؑ پر ظلم نہ کرو، یاد رکھو درود اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اہلبیتؑ کو شامل نہیں کیا جاتا۔

۱۰۔ دعا کی حالت میں رونا۔ یہ دعا کی قبولیت کی علامت ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب تمہاری جلد پر کپکپی طاری ہو، تمہاری آنکھیں اشکوں سے وضو کر رہی ہوں اور تمہارا دل کانپ رہا ہو تو اس کیفیت کو غنیمت جانو، یہ مقبولیت دعا کا وقت ہے۔

حدیث میں ہے کہ خداوند کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اپنی آنکھوں کے آنسو میرے حوالے کرو، دل کی خشیت میرے سپرد کرو، اور قبرستان میں جاکر بلند آواز سے مردوں کو ندا کرو تاکہ تمہیں نصیحت حاصل ہو سکے اور اس وقت کہو کہ میں بھی تم سے ملنے والا ہوں۔

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب خدا کے کلام سے شرفیاب ہوئے تو عرض کیا کہ خداوندا! جو شخص تیرے خوف میں گریہ کرے اس کی جزا کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں اس کے چہرے کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھوں گا اور سخت گھبراہٹ کے دن اسے امن دوں گا۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر چیز کی ناپ تول موجود ہے، سوائے خوف خدا میں گریہ کرنے کے کہ اشک ندامت کا ایک قطرہ آگ کے

سمندروں کو بجھا دیتا ہے۔ جس چہرے پر اشک ندامت کے قطرات گریں گے اس چہرے پر غبار حسرت اور ذلت طاری نہیں ہوگی۔ جب آنسو رخسار پر بہتا ہے تو آتش دوزخ اس پر حرام کردی جاتی ہے۔

اگر امت میں ایک شخص بھی روپڑے تو اس کی وجہ سے پوری امت پر رحمت کی جاتی ہے۔

نویں فصل

اہل حکمت کے اقوالِ زریں

(٦١) ایک دانا کا قول ہے کہ عقل مند کو چاہئے کہ جب وہ توبہ کرے تو توبہ کے دس ارکان پر عمل کرے: زبان سے استغفار کرے۔ دل میں ندامت محسوس کرے۔ بدن کو اس گناہ میں پھر کبھی آلودہ نہ کرے۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا مصمم عزم کرے۔ آخرت سے محبت کرے۔ دنیا سے نفرت کرے۔ کم کھانا کھائے۔ کم پانی پیئے۔ کم کلام کرے۔ کم سوئے۔

(٦٢) ایک حکیم کا قول ہے کہ عقل مند شخص میں دس اوصاف ہوتے ہیں۔ پانچ کا تعلق ظاہر سے ہے اور پانچ کا تعلق باطن سے ہے۔

اوصاف ظاہری: خاموشی، حسن اخلاق، تواضع، راست گوئی، عمل صالح۔

اوصاف باطنی: تفکر، عبرت پذیری، خضوع، نفس کی تحقیر، موت کی یاد۔

(٦٣) ایک اور دانا کا قول ہے کہ سفر میں دس خرابیاں ہوتی ہیں: دوستوں سے جدائی، ناموافق افراد سے اختلاط، مال کے چھن جانے کا خطرہ، سونے اور کھانے کا خود بندوبست کرنا، سردی، گرمی کا سامنا کرنا، ضروریات کے پورا کرنے میں خودداری،

ٹرانسپورٹرز کا برا سلوک، محصول وصول کرنے والوں کا ذلت آمیز سلوک، شہر میں داخل ہوتے وقت وحشت، مسافر خانے کی تلاش کی ذلت و خواری۔

(۶۴) ایک حکیم کا قول ہے کہ دس افراد کے دس اوصاف اللہ کو سخت ناپسند ہیں: دولت مند میں بخل، فقیر میں تکبر، عالم میں طمع، مجاہد میں بزدلی، بوڑھے میں دنیا کی الفت، عورتوں میں بے حیائی، بادشاہ میں غضب، جوانوں میں سستی، زاہد میں خود پسندی، عابد میں ریاکاری۔

(۶۵) حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ حکمت کے دس فوائد ہیں: مردہ دلوں کو زندہ کرتی ہے۔ درویش کو محفل سلاطین میں بٹھاتی ہے۔ کمزوروں کو بلندی اور غلاموں کو آزادی دلاتی ہے۔ مسافر کو پناہ مہیا کرتی ہے۔ غریب کو دولت مند بناتی ہے۔ اہل شرف کے مراتب اور سرداری میں اضافہ کرتی ہے۔ مال سے بہتر ہے۔ خوف کے وقت محافظ ہے۔ جنگ میں زرہ ہے۔ منفعت آور سودا ہے۔ جب خوف و ہراس رخ کرلیں تو حکمت انہیں ختم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ منزل یقین تک رسائی کے لئے راہنما ہے۔ جب کوئی لباس پردہ پوشی نہ کر سکے تو حکمت بہترین پردہ ہے۔

(۶۶) بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بادشاہ نے پانچ اہل دانش کو دعوت دی اور انہیں حکم دیا کہ وہ حکیمانہ جملے بیان کریں۔ ہر ایک دانشمند نے حکمت کے دو جملے کہے۔ اس طرح سے مجموعی طور پر دس جملے بنے۔

* خالق کا خوف باعث امن اور خدا سے بے خوفی کفر ہے۔
* مخلوق سے نہ ڈرنا باعث آزادی ہے اور مخلوق کا خوف غلامی ہے۔
* اللہ سے امید وابستہ رکھنا ایسی ثروت ہے جس کی موجودگی میں فقر کوئی نقصان نہیں دیتا۔

* خدا سے ناامیدی ایسا فقر ہے جس کی موجودگی میں کوئی ثروت فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔
* دل اگر توانگر ہے تو تہی دامنی کوئی نقصان نہیں پہنچاتی۔
* اگر دل فقیر ہے تو بھری ہوئی جیب کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔
* سخی کے لئے غنائے قلب توانگری میں اضافہ کرتی ہے۔
* جس کی جیب خالی ہو تو غنائے دل رنج کے سوا سے کوئی پھل نہیں دیگی۔

(بہتر یہ تھا کہ دوسرا جملہ اس طرح ہوتا: دولت مند کے لئے فقر قلب بخل کے علاوہ اور کچھ نہیں بڑھاتا۔ مولف)

* تھوڑی بھلائی کا حاصل کرنا، زیادہ برائی چھوڑنے سے بہتر ہے۔
* برائیوں کو مکمل طور پر چھوڑنا، تھوڑی بھلائی کے حصول سے بہتر ہے۔

(٦٧) ایک دانا کے اقوال یہ ہیں: دنیا کا انجام زوال ہے۔ زندگی کا انجام موت ہے۔ غذا کا انجام غلاظت ہے۔ مال جمع کرنے کا انجام حساب ہے۔ تعمیر کا انجام تباہی ہے۔ ظالم کا انجام عذاب ہے۔ خاندان کا انجام جدائی ہے۔ تائب کا انجام مغفرت ہے۔ بدکار کا انجام نصرت الٰہی سے محرومی ہے۔ زہد کا انجام رضائے الٰہی ہے۔ تمام اشیاء کا انجام ہلاکت ہے۔ بجز ذات اقدسِ خدا کہ ہر چیز سوائے اس کی ذات کے نابود ہو جائے گی۔ آنا بھی اس کی طرف سے ہے اور جانا بھی اسی کی طرف ہے۔

(٦٨) افلاطون کا قول ہے کہ دس افراد ہمیشہ ذلیل و رسوا رہیں گے: مقروض، چغلخور، جھوٹا، حاسد، عاشق، محتاج، لالچی، قیدی، جس پر تہمت لگی ہوئی ہو اور جاہل۔

دسویں فصل

زاہدوں کا کلام

(۶۹) ایک زاہد کا قول ہے کہ سب سے زیادہ ضائع ہونے والی چیزیں دس ہیں: جس عالم سے مسئلہ نہ پوچھا جائے۔ جس علم پر عمل نہ کیا جائے۔ جس اچھی رائے کو قبول نہ کیا جائے۔ جس ہتھیار کو استعمال نہ کیا جائے۔ جس مسجد میں نماز نہ پڑھی جائے۔ جس مصحف کی تلاوت نہ کی جائے۔ جس مال کو خرچ نہ کیا جائے۔ جس گھوڑے پر سواری نہ کی جائے۔ ایسے شخص کے سینے کا علم جو اسے دنیا طلبی کا ذریعہ بنائے۔ ایسی لمبی عمر جس کے ذریعے سے آخرت کا زاد جمع نہ کیا جائے۔

(۷۰) انس بن مالک کا قول ہے کہ زمین روزانہ ان جملوں کے ذریعے سے ندا دیتی ہے:

* اے فرزند آدم! آج تو میری پشت پر چل رہا ہے، کل میرے شکم میں ہوگا۔
* آج تو میری پشت پر ہنس رہا ہے، کل میرے اندر روئے گا۔
* آج تو میری پشت پر حرام کھا رہا ہے، کل میرے اندر ذلیل ہوگا۔
* آج تو میری پشت پر نافرمانی کر رہا ہے، کل میرے اندر عذاب دیا جائے گا۔
* آج تو میری پشت پر خوش ہو کر چل رہا ہے، کل میرے اندر غمگین ہوگا۔
* آج تو میری پشت پر روشنی میں چل رہا ہے، کل میرے اندر تاریکی میں ڈوبا ہوگا۔
* آج تو میری پشت پر اپنے دوستوں کے ساتھ چل رہا ہے، کل تو میرے اندر تنہا ہوگا۔ (معلوم ہوتا ہے کہ انس بن مالک نے علم اعداد کی رعایت نہیں کی کیونکہ اوپر کے جملے ایک لحاظ سے صرف سات ہیں اور دوسرے حساب سے چودہ ہیں۔ مترجم فارسی)

(۷۱) کہا گیا ہے کہ کتے میں دس اچھے اوصاف پائے جاتے ہیں کہ اگر کوئی انہیں

اپنا لے تو خوش بخت ہوگا: یہ اپنا گھر نہیں بناتا یہ مجرد کی صفت ہے۔ رات کو جاگتا ہے یہ عبادت گزار کی صفت ہے۔ بوقت سفر زادِراہ اٹھا کر نہیں چلتا یہ اہل توکل کی صفت ہے۔ جب اس کا مالک کھانا کھا رہا ہو تو دور جا کر بیٹھتا ہے یہ مضبوط طبع لوگوں کی صفت ہے۔ جب اسے مارا پیٹا جائے تو تھوڑی سی چیز دیکھ کر بھی سابقہ مار کو بھلا دیتا ہے اور مالک کی طرف بھاگا چلا آتا ہے یہ مریدوں کی صفت ہے۔ سختی اور آسانی میں اپنے مالک کو چھوڑ کر نہیں جاتا، اکثر اوقات بھوکا رہ کر گزارا کرتا ہے یہ صابروں کی نشانی ہے۔ ہمیشہ خائف رہتا ہے یہ صالحین کی صفت ہے۔ مرنے کے بعد کوئی ترکہ چھوڑ کر نہیں جاتا یہ دنیا چھوڑ دینے والوں کا شیوہ ہے۔ تھوڑی سی دنیا پاکر راضی ہو جاتا ہے یہ عاشقوں کا شیوہ ہے۔ ہمیشہ بھوکا رہتا ہے یہ مجاہدوں کی نشانی ہے۔

(۷۲) اسباب غم دس ہیں: کھڑے ہو کر شلوار پہننا۔ بکریوں کے ریوڑ میں سے گزرنا۔ ڈاڑھی کو دانتوں سے چبانا۔ دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھنا۔ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا۔ آستین سے منہ صاف کرنا۔ انڈوں کے چھلکوں پر چلنا۔ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ قبرستان میں ہنسنا۔ شرمگاہ کی طرف دیکھنا۔

تنبیہ : سالک کو چاہیے کہ اس کے پاس ایک کاپی پر ہلاک کنندہ اشیاء اور نجات دہندہ اشیاء اور گناہوں اور عبادات کی فہرست لکھی ہونی چاہیے اور ان اوصاف کو روزانہ مطالعہ کرے۔ اپنے آپ کو ہلاک شدہ اشیاء سے محفوظ رکھے۔

تمام مہلکات کا ماحصل دس اوصاف مذمومہ ہیں۔ اگر راہ حق کا سالک ان دس برائیوں سے بچ گیا تو دوسری دس برائیوں سے بھی بچ جائے گا اور وہ برائیاں یہ ہیں: بخل، تکبر، خودپسندی، ریاکاری، حسد، غصہ کی زیادتی، زیادہ کھانے کی خواہش، جماع کی شدید خواہش، حب مال، حب جاہ۔

اور نیک خصلتوں کا ماحصل بھی دس باتیں ہیں، اگر ان دس باتوں پر عمل کیا

تو دوسری دس باتوں پر بھی عمل کرنا نصیب ہوگا، وہ باتیں یہ ہیں: اپنے گناہوں پر ندامت، آزمائش پر صبر، قضائے الٰہی پر راضی رہنا، نعمات پر شکر، امید و بیم کے درمیان اعتدال، دنیا میں زہد، عبادت میں اخلاص، لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق، محبت خدا، خدا کے حضور خشوع و خضوع۔

مجموعی طور پر یہ بیس صفات ہیں، ان میں سے دس اوصاف مذمومہ اور دس اوصاف حمیدہ ہیں۔

مولانا رومی کی دس وصیتیں

(۷۳) مولانا جلال الدین رومی نے اپنے ایک دوست کو ان باتوں کی نصیحت فرمائی: ظاہر و باطن میں خوف خدا۔ کم کھانا۔ کم سونا۔ کم بولنا۔ گناہوں کا چھوڑنا۔ خواہشات کی پیروی کو ترک کرنا۔ اکثر اوقات روزے رکھنا۔ نماز کو کبھی ہاتھ سے نہ جانے دینا۔ لوگوں کے ستم سہنا۔ احمق اور جاہل کی صحبت سے پرہیز کرنا۔ صالحین کی صحبت اختیار کرنا۔ (یہ وصیتیں گیارہ ہیں اور شاید ان میں تحریف ہوئی ہے کیونکہ مؤلف نے دس کا حساب کیا ہے۔ مترجم فارسی)

(۷۴) بیان کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا عابد و زاہد رہتا تھا۔ ایک فرشتے نے اس کے ملنے کی خدا سے اجازت چاہی اور انسانی شکل میں اس عابد و زاہد کے پاس پہنچ کر طالب نصیحت ہوا۔

اس خدا مست عابد نے اسے کہا کہ میں تمہیں دس باتوں کی وصیت کرتا ہوں، انہیں اچھی طرح سے سمجھو اور ان پر عمل کرو: عالم بن۔ جاہل بن۔ محبّ بن۔ مُبْغِض بن۔ راغب بن۔ زاہد بن۔ سخی بن۔ بخیل بن۔ شجاع بن۔ عاجز بن۔

فرشتے نے اس سے ان متضاد کیفیات کی تفصیل دریافت کی تو عابد نے کہا :

اللہ کی معرفت رکھ کر اللہ کا عالم بن۔ غیر سے ناواقف رہ کر اس سے جاہل بن۔ اولیاء اللہ کا محب بن۔ اللہ کے دشمنوں کا مُبْغِض بن۔ دنیا سے انحراف کر کے زاہد بن۔ آخرت کی خواہش کر کے راغب بن۔ دنیا لٹانے میں سخی بن۔ دین لٹانے میں بخیل بن۔ (یعنی کسی ثواب سے صرفِ نظر نہ کر) اطاعت الٰہی کی ادائیگی کے لئے شجاع بن۔ اللہ کی معصیت کرنے سے عاجز بن۔

اب تم جاؤ ، خدا تمہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے، تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی عبادت سے محروم کردیا۔ (ظاہر ہے کہ فرشتہ انسانی صورت میں آیا تھا اور عابد اسے نہ پہچانا ورنہ اس طرح کی بات نہ کہتا)۔

گیارہویں فصل

(۵۷) تمام اسباب جو غیبت کا موجب ہوتے ہیں دس ہیں جنہیں امام صادق علیہ السلام نے اجمالاً ایک حدیث میں بیان فرمایا : غیبت کی وجہ دس چیزیں ہیں۔ غصہ کو دبا لینا۔ ہم آہنگی۔ تحقیق کے بغیر خبر کی تصدیق۔ تہمت۔ بدبینی۔ حسد۔ تمسخر اور شوخی۔ کسی کی طرف سے سرزد ہونے والے عمل سے نفرت اور خود ستائی۔

یہ دس علتیں ہیں جو حدیث میں آئی ہیں اب شرح و تفصیل سے ان کا بیان کیا جاتا ہے :

(۱) جس وقت کسی کا سلوک غصہ دلائے اور غضب جوش میں آئے تو تسکین کی خاطر اس کے بارے میں برے الفاظ نکالے جاتے ہیں۔

(۲) جس جگہ دوست تفریح اور دل کی خاطر لوگوں کے ناموں کو بگاڑیں اور

اشخاص کی ہتک کریں، غیبت کرنے والے اس خیال سے کہ دوست رنجیدہ اور آزردہ خاطر نہ ہوں ان کا ساتھ دیتے ہیں۔

(۳) جب کسی کے حملہ کرنے کے خیال سے پیش بینی کی جائے یا چاہا جائے کہ متاثر شخص کے دل میں اس کے ممدوح کے بارے میں کینہ پیدا کرلیا جائے یا جھوٹی گواہی اس کے بارے میں دی جائے۔ سبقت کی خاطر بدگوئی سے شروع کیا جائے تاکہ اگلے عمل تک اسے ست کیا جاسکے اور کبھی شروع میں حقیقتیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ جھوٹ کے لئے زمین ہموار کی جائے اور خود کو سچا ظاہر کیا جائے اور شروع کی گفتگو سے سند فراہم کی جائے۔

(۴) کبھی اتہام سے برأت کیلئے کہا جاتا ہے "میں نہیں تھا، فلاں تھا" یا جرم کم کرنے یا عذر تراشی کیلئے کہا جاتا ہے میں اکیلا نہیں تھا بلکہ فلاں بھی تھا۔

(۵) اس لئے کہ اپنی قدر و منزلت زیادہ جتائے اور دوسرے کے مقام کو گھٹائے کہا جاتا ہے: فلاں کس قدر نادان اور کم عقل ہے۔ یا اگر ڈرتا ہے کہ لوگ اس کا احترام کرتے ہیں اور اس کا ایک مقام سمجھتے ہیں تو اس طرح مذمت کرتا ہے کہ کوئی اس کے مقام میں شریک نہ ہوسکے۔

(۶) جب دیکھتا ہے کہ کوئی واجب الاحترام ہے اور اس کی عزت کم کرنے کی کوئی تدبیر نہیں تو حسد کی وجہ سے اس پر زبانِ تنقید دراز کرتا ہے تاکہ اس کی آبرو برباد ہو جائے اور لوگ اس کے احترام سے پرہیز کریں۔

(۷) شوخی اور تمسخر کے طور پر مجمع میں کسی کی چال ڈھال، کردار، یا گفتگو کی نقل کرنا۔

(۸) اشخاص کی تحقیر یا انہیں نیچا دکھانے کیلئے سامنے یا پیٹھ پیچھے لوگوں کے عیوب کا ذکر کیا جائے اور ان کی ہنسی اڑائی جائے اور اس عمل کا مقصد تکبر اور خود خواہی ہوتا ہے کہ اسکے ذریعے ہر ایک کو اپنے سے پست ظاہر کیا جاتا ہے۔

(۹) سب سے خطرناک یہ علت ہے کہ کبھی خواص بھی کہ زبان کی غلطیوں سے بچتے ہیں لغزش کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کبھی کسی نے ناپسند عمل کیا تو غیبت کرنے والا دلسوزی اور فکر مندی کے طور پر واقعہ بیان کرتا ہے، یہ جانے بغیر کہ اس کا نام لینا جائز نہیں ہے اور کہتا ہے کہ بے چارہ فلاں اس نے ایسا اور ایسا کیا اور اس کے (فعل قبیح) کے نتائج پر اظہار رنج کرتا ہے اور ظاہر کرتا ہے کہ یہ اس کے لئے ناراضی اور آزردگی کا سبب ہے۔

البتہ ممکن ہے کہ اس کا ایسا ارادہ نہ ہو اور خالصتاً اس کی نظر دلسوزی رکھتی ہو لیکن اسے پہچنوانا واقعہ کی اس طرح تشریح کرنا جس سے وہ ظاہر ہو جائے جبکہ وہ اس پر راضی نہ ہو تو یہ غیبت کرنے کی خواہش کا موجب ہوگا۔

(۱۰) کسی سے اگر گناہ سرزد ہو گیا ہو تو اللہ کے لئے اس پر غصہ کرنا اس حال میں کہ نہی از منکر نہ کیا گیا ہو، شخص مذکور کا صاف صاف نام لینا اور گمان کرنا کہ اگر خدا کے لئے غصہ کیا جائے اور حرام کے عمل پر خفا ہوا جائے تو مخصوص ذکر اشکال کا پہلو نہیں رکھتے اور یہ خرابی کبھی عوام سے خواص میں سرائیت کر جاتی ہے۔

اب کہ علل و اسباب غیبت واضح ہو گئے کچھ پہلوؤں کی بھی کہ طے شدہ غیبت ہیں شرح کی جاتی ہے اور خلاصہ ان کا یہ ہے کہ شرعی اور صحیح غرض ہونی چاہئے کہ اگر سوائے غیبت کے طریقے کے اس کا حاصل کرنا ممکن نہ ہو تو یہ پہلو غیبت کا گناہ ختم کرنے کا موجب ہوتا ہے اور علماء نے دس پہلو غیبت کے جواز کے بیان فرمائے ہیں:

(۱) داد خواہی مثلاً اگر کوئی ایک قاضی سے سابقہ نہ پڑنے کے باوجود اسے ظالم و

خائن اور رشوت خور مشہور کرے تو غیبت کرے گا اور گنہگار ہوگا۔ مگر یہ کہ اگر کسی پر ظلم ہوا اور اس کا حق پامال کیا گیا جبکہ قاضی اپنے منصب کی رو سے قدرت رکھتا تھا کہ اس پر ہونے والی زیادتی کا ازالہ کرے۔ چنانچہ اس کی شکایت کی جائے اور قاضی کے کردار کو کھولا جائے بشرطیکہ راہ چارہ اسی پر منحصر ہو جیسا کہ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: حقدار بولنے اور حقیقت حال بیان کرنے کا حق رکھتا ہے اور پھر فرمایا: جو بلا سبب حقدار (کے حق) کو معطل کردے تو جواباً اس کی اہانت جائز ہے۔

(۲) مفسدین کو گناہ سے بچانے اور اصلاح حال کے لئے مدد کرنا۔ البتہ یہ مطلب نیت کی صحت کے ساتھ اور کہنے والے کے ارادہ کے ساتھ ہو۔ اگر اصلاح کا قصد ہے تو جائز ورنہ حرام ہے۔

(۳) مسئلہ پوچھنا۔ مثلاً یہ کہ مجتہد سے کہا: میرے باپ یا میرے بھائی نے مجھ پر ظلم کیا ہے اس ظلم سے بچنے کا کیا طریقہ ہے۔

(۴) مشورت کے جواب میں اور اس خطرہ سے ہوشیار رہو کہ کوئی مسلمان متوجہ ہو۔ چنانچہ اگر کوئی نالائق دعویٰ فقاہت و اجتہاد کرے اور امکان ہو کہ لوگ اس کے فریب میں آجائیں گے تو لوگوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کرنا چاہئے تاکہ اس کے دام میں نہ پھنسیں اور یا اگر کوئی فاسق و فاجر شخص اپنے ظاہر اور ریا سے کسی کو فریفتہ کرلے اور ممکن ہے کہ اس سے غیر شرعی کام کروائے تو تنبیہ کرنا اور اس فاسد شخص کا حال بیان کرنا جائز ہے۔

(۵) گواہ یا راوی کی تنقید۔ (اگر فاسق شرعی عدالت میں گواہی دے یا روایت نقل کرے جو کسی کے حق کو پامال کرنے کا سبب ہو یا حاکم شرع کو اشتباہ میں ڈال دے تو جائز ہے کہ اس کی حقیقت کھول دی جائے)۔

(۶) فاسق جو کھلم کھلا گناہ کرتا ہو۔ پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: جس نے پردۂ حیاء کو تار تار کردیا اس کی (برائی بیان کرنا) غیبت نہیں۔

(۷) اگر کوئی اہانت آمیز لقب سے مشہور ہو جیسے اندھا، کانا یا اسی طرح۔

(۸) قابل حد گناہ کی شہادت کہ موقع پر مثلاً یہ کہ دیکھا ہے کہ زنا کیا ہے یا شراب پیتا ہے تو جائز ہے کہ قاضی کے سامنے متہم کیلئے شہادت دے۔

(۹) بعض نے کہا ہے کہ اگر دو آدمی کسی کو گناہ میں مشغول دیکھیں اور یہ دیکھنا ان کی قدرت میں ہو تو ایک دوسرے سے اس بارے میں گفتگو کر سکتے ہیں۔

(۱۰) اس صورت میں کہ دیکھیں کہ کوئی غیبت کر رہا ہے اور احتمال ہو کہ اس کا غیبت کرنا جائز ہے تو اس عمل کو صحیح ہونے پر محمول کریں اور اس کو منع کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کی اہانت اور ہتک احترام کا باعث ہوگا۔

اب ہم بابِ مطالب کو خاتمہ میں ''فائدہ'' کے عنوان سے بیان کریں گے اور بحث کو ان فوائد کے ذکر سے اختتام تک پہنچائیں گے۔

فائدہ اول: خداوند عالم نے دس چیزوں کو قرآن میں ایک دوسرے کے مقابل قرار دیا ہے: پلید اور پاک قل لا یستوی الخبیث والطیب۔ (سورۂ مائدہ آیت ۱۰۰) کہو کہ پلید اور پاک برابر نہیں ہیں۔

اندھا اور بینا، نور و ظلمت، بہشت و دوزخ، سایہ اور آفتاب اور چونکہ ان کی تفسیروں میں بہت تامل کیا جاتا ہے اس لئے رجوع کرنا کثیر علم کے ساتھ ہوتا ہے۔(جیسے علم اور جہل کہ کبھی نور و ظلمت اور کبھی بصورت دیگر ادا کیا جاتا ہے۔ مترجم فارسی)

ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار والفلك التی تجری فی البحر بما ینفع الناس وما انزل اللّٰه من السماء من ماء فاحیا به

الارض بعد موتها وبث فیها من کل دابۃٍ و تصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لآیات یقوم یعقلون۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۶۴)

اس آیت میں خداوند عالم نے توحید کی نشانیوں میں سے دس نشانیوں کا بیان فرمایا ہے یعنی خلقت آسمان، زمین، رات اور دن کا آنا جانا، کشتیاں جو لوگوں کے فائدے کے لئے دریاؤں میں حرکت کرتی ہیں، پانی جو خدا آسمان سے برساتا ہے، جو مردہ زمینوں کو زندہ کرتا ہے، ہر قسم کے ثمرات تمام زمین میں پھیلا دیئے ہیں، ہواؤں کے چلنے میں، اور بادلوں کو زمین و آسمان کے درمیان مسخر کردیا ہے۔ (ان نعمتوں میں) عقلمندوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ (کہ خدا کو ان کے ذریعے سے پہچانا جائے)۔

خداوند عالم نے دس چیزوں کو قرآن مجید میں نور کہا ہے:

(۱) اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض. (سورۂ نور آیت ۳۵) یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔

(۲) قدجاء کم من اللّٰہ نور و کتاب مبین. (سورۂ مائدہ آیت ۱۵) یعنی تم تک اللہ کی جانب سے نور اور واضح کتاب آئے ہیں۔

(۳) واتبعوا النور الذی انزل معه. (سورۂ اعراف آیت ۱۵۷) اس نور (کتاب) کی پیروی کرو جسے اس (نبیؐ) کے ساتھ اتارا ہے۔

(۴) یریدون لیطفوا نور اللّٰہ. (سورۂ صف آیت ۸) چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (ایمان) کو بجھا دیں۔

(۵) واشرقت الارض بنور ربها. (سورۂ زمر آیت ۶۹) اور زمین اپنے رب کے نور (عدل) سے روشن ہوگئی۔

(۶) والقمر نورا. (سورۂ یونس آیت ۵) اور چاند کو نور بنایا۔

(۷) جعل الظلمات والنور. (سورۂ انعام آیت ۱) (رات کی) تاریکیاں اور

ہو جاؤ گے اور تمہیں اجر ملے گا۔

۱۱۹۔ تم میں سے جو جانور پر سوار ہو کر سفر کرے تو جب کسی جگہ قیام کرے تو سب سے پہلے جانور کو پانی پلائے اور اسے چارہ ڈالے۔

۱۲۰۔ جانوروں کے چہرے پر چابک نہ مارو کیونکہ یہ اپنے منہ سے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔

۱۲۱۔ تم میں سے جو شخص راستہ بھول جائے یا اسے سفر میں اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ بلند آواز سے یَاصَالِحُ اَدْرِکْنِی ''یعنی اے صالح میری مدد کر'' کہے کیونکہ اللہ نے تمہارے جنات بھائیوں میں ایک شخص صالح نامی پیدا کیا ہے جو خدا کی رضا کی خاطر زمین پر چلتا رہتا ہے جب وہ تمہاری آواز سنتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے اور بھولے ہوئے کو راستہ دکھاتا ہے اور اس کے جانور کو (غلط سمت جانے سے) روک لیتا ہے۔

۱۲۲۔ جس شخص کو اپنے متعلق یا اپنی بکریوں کے متعلق شیر یا کسی اور درندے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے اور اپنے ریوڑ کے اردگرد ایک لکیر کھینچ کر یہ دعا پڑھے: ''اے اللہ! دانیال اور کنوئیں کے رب اور ہر چیرنے والے شیر کے رب میری اور میری بکریوں کی حفاظت فرما''۔ اللہ کے فضل سے وہ شخص ہر درندے سے محفوظ رہے گا۔

۱۲۳۔ جس شخص کو بچھو کے کاٹنے کا خوف ہو اسے یہ آیات پڑھنی چاہئیں: سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ. (سورۂ صفافات آیت ۷۹) ''یعنی جہانوں میں نوح پر سلام ہو، ہم یقیناً نیکی کرنے والوں کو اسی طرح سے بدلہ دیتے ہیں، بالتحقیق وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا''۔ ان شاء اللہ! بچھو کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۱۲۴۔ جس شخص کو کشتی کے ڈوبنے کا اندیشہ ہو تو وہ یہ کلمات پڑھے۔ ان شاء اللہ کشتی محفوظ رہے گی اور وہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّی لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ [1] بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقَوِیِّ ٥ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ [2]۔

۱۲۵۔ اپنے بچوں کا عقیقہ ساتویں دن کرو اور ان کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی غرباء پر صدقہ کرو، رسول اللہؐ نے امام حسنؑ و امام حسینؑ کا ساتویں دن عقیقہ کیا تھا۔

۱۲۶۔ جب تم سائل کو کچھ عطا کرو تو اس سے اپنے لئے دعا ضرور منگواؤ، اسکی دعا اسکے حق میں قبول نہیں ہوتی البتہ تمہارے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے۔

۱۲۷۔ جب صدقہ کسی سائل کو دیا جاتا ہے سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے وہ صدقہ اللہ کے ہاتھ میں پہنچتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: الم یعلموآ ان اللّٰہ ھو یقبل التوبة عن عبادہ ویاخذ الصدقات ○ (سورۃ توبہ آیت ۱۰۴) "کیا تم نہیں جانتے کہ یقیناً اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات لیتا ہے۔

۱۲۸۔ صدقہ رات کو دیا کرو کیونکہ رات کا صدقہ اللہ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۱۲۹۔ اپنے کلام کو اپنے اعمال میں شمار کرو، جو کام خیر نہیں ہیں ان پر کم گفتگو کرو۔

۱۳۰۔ اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرو کیونکہ خرچ کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے۔ جسے نعم البدل کا یقین ہوتا ہے وہ خرچ کرتا ہے۔

۱۔ سورۂ ہود آیت ۴۱۔

۲۔ سورۂ زمر آیت ۶۷۔

۱۳۱۔ جسے کسی چیز کا یقین ہو اور پھر اس کے متعلق شک ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے یقین پر عمل کرے کیونکہ شک یقین کو باطل نہیں کر سکتا۔

۱۳۲۔ جھوٹی گواہی مت دو۔

۱۳۳۔ ایسے دستر خوان پر مت بیٹھو جہاں شراب پی جا رہی ہو، کیا خبر اللہ کا عذاب کب نازل ہو جائے (شاید تمام بیٹھنے والوں پر عذاب یا موت واقع ہو جائے)۔

۱۳۴۔ جب دستر خوان پر کھانا کھانے بیٹھو تو غلاموں کی طرح سے بیٹھو، ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ کر کھانا نہ کھاؤ کیونکہ یہ طریقہ اللہ کو ناپسند ہے اور اس طریقے پر عمل کرنے والا شخص بھی اللہ کو ناپسند ہے۔

۱۳۵۔ انبیاء کرام سلام اللہ علیہم رات کا کھانا نماز عشاء کے بعد تناول فرماتے تھے۔

۱۳۶۔ رات کے کھانے کو نہ چھوڑو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنے سے بدن میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔

۱۳۷۔ بخار، موت کا سالار ہے اور زمین میں اللہ کا قائم کردہ زندان ہے وہ جسے چاہتا ہے اس زندان میں قید کر دیتا ہے۔ بخار سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے اونٹ کی کوہان سے اون جھڑتا ہے۔

۱۳۸۔ ہر بیماری اندر سے پیدا ہوتی ہے سوائے زخم اور بخار کے کیونکہ یہ دونوں چیزیں باہر سے وارد ہوتی ہیں۔

۱۳۹۔ بخار کی گرمی کو بنفشہ اور ٹھنڈے پانی سے توڑو، بخار کی گرمی دوزخ کی آتش کی وجہ سے ہے۔

۱۴۰۔ مسلمان کو اس وقت تک علاج نہیں کرانا چاہئے جب تک اس کی بیماری اس کی طبیعت پر غلبہ حاصل نہ کر لے۔

۱۴۱۔ دعا حتمی قضا کو ہٹا دیتی ہے، لہذا دعا کو اپنا ہتھیار قرار دو۔

۱۴۲۔ طہارت کے بعد وضو کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، خود کو پاک رکھو۔

۱۴۳۔ سستی اور کاہلی سے بچو کیونکہ کاہل شخص اللہ کا حق ادا نہیں کرے گا۔

۱۴۴۔ جب بدبودار ہوا خارج ہو تو اس کے بعد استنجا کرو۔

۱۴۵۔ اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھو کیونکہ اللہ کو گندے شخص سے سخت نفرت ہے جس کے قریب لوگ بیٹھنا پسند نہ کریں۔

۱۴۶۔ کوئی شخص اپنی نماز میں اپنی داڑھی سے نہ کھیلے اور دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو۔

۱۴۷۔ عمل خیر کرنے میں جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ دوسرے کاموں میں مصروف ہو جاؤ اور نیک کام سے غافل رہ جاؤ۔

۱۴۸۔ مومن کی جان اس سے ہمیشہ تھکاوٹ میں رہتی ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں۔

۱۴۹۔ تمہاری تمام گفتگو ذکر الٰہی سے متعلق ہونی چاہیے۔

۱۵۰۔ گناہوں سے بچو کیونکہ بعض دفعہ گناہ کی وجہ سے رزق روک لیا جاتا ہے۔

۱۵۱۔ صدقہ کے ذریعے اپنے بیماروں کا علاج کرو۔

۱۵۲۔ زکوٰۃ کے ذریعے اپنے مال کی حفاظت کرو۔

۱۵۳۔ نماز ہر متقی کو قریب کرنے کا ذریعہ ہے۔

۱۵۴۔ حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔

۱۵۵۔ اچھی خانہ داری عورت کا جہاد ہے۔

۱۵۶۔ فقر (تنگدستی) ہی سب سے بڑی موت ہے۔

۱۵۷۔ چھوٹا خاندان دو راحتوں میں سے ایک ہے۔

۱۵۸۔ صحیح منصوبہ بندی آدھی زندگی ہے۔

۱۵۹۔ غم آدھا بڑھاپا ہے۔

۱۶۰۔ وہ شخص کبھی تنگدست نہیں ہوا جس نے اعتدال سے کام لیا۔

۱۶۱۔ وہ شخص کبھی ہلاک نہیں ہوا جس نے مشورہ طلب کیا۔

۱۶۲۔ اچھائی صرف صاحب حسب اور صاحب دین کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

۱۶۳۔ ہر چیز کا ایک ثمر ہوتا ہے اور اچھائی کا ثمر اس کا جلد انجام دینا ہے۔

۱۶۴۔ جسے نعم البدل کا یقین ہو گا وہ عطیہ دے گا۔

۱۶۵۔ جس نے مصیبت کے وقت اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر مارے اس کا اجر ضائع ہو گیا۔

۱۶۶۔ انسان کا بہترین عمل کشائش کا انتظار ہے۔

۱۶۷۔ جس نے اپنے والدین کو غمگین کیا اس نے ان پر ستم ڈھایا۔

۱۶۸۔ صدقہ کے ذریعے رزق نازل کراؤ۔

۱۶۹۔ آزمائش شروع ہونے سے پہلے آزمائش کی موجوں کو دعا کے ذریعے دور کرو، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور جس نے روح کو پیدا کیا، آزمائش مومن کے اوپر سیلاب کی رفتار سے بھی تیزی سے آتی ہے۔

۱۷۰۔ سخت تکالیف کی عافیت کے لئے اللہ سے دعا کرو کیونکہ سخت تکالیف دین کو ختم کر دیتی ہیں۔

۱۷۱۔ خوش نصیب وہ ہے جو کسی اور کے ذریعے نصیحت حاصل کرے۔

۱۷۲۔ اپنے نفوس کو نیک اخلاق کا عادی بناؤ کیونکہ بندۂ مسلم اپنے حسن اخلاق کی بدولت روزہ دار اور شب بیدار کا رتبہ حاصل کر لیتا ہے۔

۱۷۳۔ جو شخص شراب کو حرام سمجھتے ہوئے بھی پیئے گا تو اللہ اسے دوزخ میں اہل دوزخ کے زخموں کی پیپ پلائے گا، ہر چند کہ بخشا ہوا ہو۔

۱۷۴۔ معصیت کے لئے نذر جائز نہیں ہے۔

۱۷۵۔ قطع رحمی کے لئے قسم جائز نہیں ہے۔

۱۷۶۔ بغیر عمل کے دعا کرنے والا ایسا ہے جیسے بغیر چلّے کے تیر چلانے والا۔

۱۷۷۔ مسلم عورت کو اپنے شوہر کے لئے خوشبو لگانی چاہئے۔

۱۷۸۔ اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جانے والا شہید ہے۔

۱۷۹۔ غبن کرنے والا نہ تو قابل تعریف ہے اور نہ ہی لائق اجر ہے۔

۱۸۰۔ بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر اور عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر قسم نہ کھائے۔

۱۸۱۔ اللہ کے ذکر کے علاوہ پورا دن خاموشی سے نہیں گزارنا چاہئے۔

۱۸۲۔ ہجرت کے بعد دارالکفر میں جانا جائز نہیں ہے اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔

۱۸۳۔ تجارت کا پیشہ اپناؤ اس کے ذریعے لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ گے کیونکہ اللہ امین پیشہ ور کو پسند کرتا ہے۔

۱۸۴۔ اللہ کو نماز سے زیادہ محبوب عمل اور کوئی نہیں ہے، دنیا کے کسی کام کی مشغولیت کی وجہ سے نماز میں غفلت نہ کرنا کیونکہ اللہ نے نماز بھلانے والوں کی مذمت فرمائی ہے، اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ O (سورۃ ماعون آیت ۵) وہ لوگ جو اپنی نمازوں کو بھلائے ہوئے ہیں یعنی انہوں نے نماز کے اوقات کی پرواہ نہیں۔

۱۸۵۔ جان لو کہ تمہارے دشمن ریاکاری کے لئے بڑے بڑے عمل کرتے ہیں لیکن واضح ہو کہ اللہ صرف اسی نیکی کو قبول کرتا ہے جو ریا کے ہر عمل اور شائبہ سے پاک ہو۔

۱۸۶۔ نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا اور خداوند کریم ان لوگوں

کا ساتھ دیتا ہے جو پرہیزگار ہوں اور بھلائی کرنے والے ہوں۔

۱۸۷۔ مومن کبھی بھی اپنے بھائی سے دھوکا نہیں کرتا، خیانت نہیں کرتا، اسے دشمنوں میں اکیلا نہیں چھوڑتا، اس پر الزام نہیں لگاتا اور اسے یہ نہیں کہتا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں۔

۱۸۸۔ اپنے بھائی (کے برے کاموں) کے لئے عذر تلاش کر اور تجھے عذر نہ مل سکے تو اس کے عمل کی پردہ پوشی کر۔

۱۸۹۔ اپنے ہاتھوں حکومت سے دستبردار ہونا پہاڑ ہٹنے سے زیادہ مشکل ہے، اللہ سے مدد چاہو اور صبر کرو، بالتحقیق زمین اللہ کی ہے، جسے چاہتا ہے زمین کا وارث بناتا ہے اور نیک انجام متقین کا ہے۔

۱۹۰۔ کسی کام کی تکمیل سے پہلے اس کے لئے جلد بازی نہ کرو ورنہ پشیمانی اٹھائی پڑے گی۔ ایسا نہ ہو کہ زیادہ وقت گزرنے اور مرور زمانہ سے تمہارے دل سخت ہو جائیں۔

۱۹۱۔ اپنے کمزوروں پر رحم کرو اور ان پر رحم کر کے اللہ سے اپنے لئے رحمت کا سوال کرو۔

۱۹۲۔ مسلمان کی غیبت سے پرہیز کرو کیونکہ مسلمان اپنے بھائی کی غیبت نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احد کم ان یاکل لحم اخیه میتا. (سورۃ حجرات آیت ۱۲) "یعنی تمہیں ایک دوسرے کی غیبت نہیں کرنی چاہئے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے"۔ اس آیت کی رو سے کوئی مسلمان غیبت پر تیار نہیں ہو سکتا۔

۱۹۳۔ مسلمان کو نماز میں ہاتھ باندھ کر مجوسیوں کی مشابہت اختیار نہیں کرنی چاہئے۔

۱۹۴۔ تمہیں غلاموں کی طرح دسترخوان پر بیٹھنا چاہئے اور زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا چاہئے۔

۱۹۵۔ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو۔

۱۹۶۔ اگر نماز میں اپنے جسم پر کوئی نقصان رساں کیڑا پاؤ تو یا اسے دفن کر دو اور اس پر تھوک دو یا اپنے لباس میں اسے دبالو یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

۱۹۷۔ قبلہ سے زیادہ انحراف نماز کو باطل کر دیتا ہے اگر ایسا ہو جائے تو چاہئے کہ اذان و اقامت کہہ کر شروع سے نماز پڑھے۔

۱۹۸۔ جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے سورۃ اخلاص، سورۃ قدر اور آیت الکرسی گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے تو اس کا مال ہر خطرے سے محفوظ رہے گا اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے سورۃ اخلاص، سورۃ قدر کی تلاوت کریگا وہ پورا دن گناہوں سے محفوظ رہے گا اگرچہ شیطان جتنا بھی زور لگائے۔

۱۹۹۔ اللہ سے دین سے انحراف اور بے دین لوگوں کے غلبہ سے پناہ مانگو، جو کوئی دین سے تخلف کرتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے۔

۲۰۰۔ شلوار کے پائنچوں کا بلند کرنا کپڑے کی طہارت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وثیابك فطهر**۔ (سورۂ مدثر آیت ۴) "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو"۔ مقصد یہ ہے کہ زمین پر نہ گھسیٹے جائیں۔

۲۰۱۔ شہد کا چاٹنا ہر بیماری سے شفا کا سبب ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا: **یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفآء للناس**۔ (سورۂ نحل آیت ۶۹) ان کے پیٹوں سے مختلف رنگ کی پینے والی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے"۔ اگر شہد پر قرآن کی کچھ آیات تلاوت کرلی جائیں اور کندر کو چبایا جائے تو اس سے بلغم پگھل جاتا ہے۔

۲۰۲۔ کھانے کی ابتداء نمک سے کرو، اگر لوگوں کو نمک کے فوائد معلوم ہو جائیں تو اسے مجرب تریاق پر ترجیح دیں، جو اپنے کھانے کی ابتداء نمک سے کرے اللہ اس سے ستر بیماریوں کو دور کرے گا اور وہ تکالیف بھی دور کرے گا جنہیں سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

۲۰۳۔ بخار کے مریض پر گرمیوں میں ٹھنڈا پانی ڈالو، اس سے بخار کی تپش کم ہو گی۔

۲۰۴۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھو وہ پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہیں اور ہم پہلی اور آخری جمعرات اور درمیانی بدھ کے دن روزہ رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو بدھ کے دن پیدا کیا تھا۔

۲۰۵۔ تمہیں جب کوئی حاجت طلب کرنی ہو تو جمعرات کی صبح اپنی حاجت کے لئے جاؤ کیونکہ رسول اللہؐ نے دعا مانگی ہے کہ اے اللہ! میری امت کے لئے جمعرات کی صبح کو باعث برکت بنا۔

۲۰۶۔ اپنی حاجت کے لئے گھر سے نکلتے وقت آل عمران کی آخری آیات اور آیت الکرسی اور سورۃ قدر اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر نکلو، اس سے دنیا اور آخرت کی حاجات پوری ہوں گی۔

۲۰۷۔ تمہیں موٹے کپڑے پہننے چاہئیں کیونکہ جس کا کپڑا باریک ہوگا اس کا دین باریک ہوگا، تمہیں نماز میں باریک لباس نہیں پہننا چاہئے۔

۲۰۸۔ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر کے اس کے محبوب بن جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین. (سورۃ بقرہ آیت ۲۲۲) "یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔ اور مومن زیادہ توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔

۲۰۹۔ جب ایک مومن اپنے مومن بھائی کو اف کہتا ہے تو ان کے درمیان رشتہ

الفت منقطع ہو جاتا ہے، جب مومن کو کافر کہہ کر مخاطب کرتا ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ (اگر صحیح کہا ہے تو سننے والا اور غلط کہا ہے تو کہنے والا)۔

۲۱۰۔ جب اپنے مومن بھائی پر اتہام لگاتا ہے تو اس کے دل سے ایمان اس طرح غائب ہو جاتا ہے جس طرح سے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۲۱۱۔ توبہ کے خواہشمندوں کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے، لہذا اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو، (کہ مزید گناہ نہیں کریں گے) قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں مٹادے۔

۲۱۲۔ وعدہ کر کے وعدہ پورا کرو کیونکہ آج تک جو بھی نعمت اور جو بھی شادابی زائل ہوئی ہے ہمیشہ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہوئی ہے۔ یقیناً اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا، اگر لوگ دعا اور انابت سے کام لیتے تو ان پر مصائب نازل نہ ہوتے اگر وہ لوگ مصائب و بلیات کے وقت صدق نیت سے اللہ کی بارگاہ میں جھک جاتے تو اللہ ان کی ہر مصیبت دور کر دیتا اور انہیں ہر قسم کی نعمات سے سرفراز فرماتا۔

۲۱۳۔ جب کسی مسلم پر تنگی و ترشی کا دور آئے تو اس تنگی کی شکایت اپنے خدا کے حضور کرے جس کے ہاتھ میں معاملات کی تدبیر کی چابیاں ہیں۔

۲۱۴۔ ہر شخص میں تین خامیاں ہوتی ہیں: تکبر، بدشگونی، بے جا آرزو، اگر کوئی شخص بدشگونی کا شکار ہو تو اس کی پرواہ کئے بغیر اللہ کا نام لے کر اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے اور اگر کوئی شخص اپنے اندر تکبر کو محسوس کرے تو اسے چاہئے کہ اپنے نوکروں غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے اور اپنے ہاتھ سے بکری کا دودھ دوہے، اگر کبھی کوئی آرزو لاحق ہو تو اللہ کے حضور

(دن کا) نور بنایا۔

(۸) انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور. (سورۂ مائدہ آیت ۴۴) بے شک ہم نے تورات کو نازل کیا اس میں ہدایت اور نور ہے۔

(۹) نورٌ علٰی نور. (سورۂ نور آیت ۳۵) نور کے اوپر نور (انبیاءؑ کے یکے بعد دیگرے آنے سے مراد ہے)۔

(۱۰) مثل نورِ کمشکوۃ. (سورۂ نور آیت ۳۵) اس (اللہ) کا نور قندیل کی طرح ہے۔

فائدہ دوم: نجاسات دس ہیں: حرام جانور جس کا خون اچھل کر نکلے، اس کا پیشاب، پیخانہ۔ اچھل کر خون نکلنے والے حیوان کی منی خواہ حلال گوشت ہو یا حرام گوشت، اسی طرح تمام جانوروں کا مردار اور خون، کتا، سور، کافر، نشہ آور مشروبات، اور جو کی شراب۔

ایک شاعر نے نجاسات کو ان اشاروں کی صورت میں بیان کیا ہے:

فدال ثم غین ثم باءٌ و میماتٌ ثلاثٌ ثم خاء
فھذا سبعة زدھا ثلاثاً ھی الکافان جمعا ثم فاء

نیز عربی ناموں کے ابتدائی حروف کو انتخاب کیا گیا ہے۔ مثلاً دال سے دم (بمعنی خون)، تین عدد میم میتہ (مردہ)، منی، مسکر (نشہ آور مشروب)، دو کاف، کافر اور کتا، اور فاء سے فقاع (یعنی جو کی شراب)۔

مطہرات (پاک کرنے والی چیزیں) بھی دس ہیں: (۱) پانی۔ (۲) سورج۔ (۳) پاک مٹی (البتہ پتھر بھی اس میں شامل ہے)۔ (۴) آگ۔ (۵) استحالہ (نجس شے اپنی ماہیت بدل لے) جیسے پاخانہ یا خون مٹی ہو جائے یا منی اور علقہ یا خون جو انڈے میں ہو تبدیل ہو کر ایک زندہ وجود بن جائے یا ناپاک پانی کو حلال گوشت جانور

تضرع و زاری کرے اور خدا سے اپنی آرزو طلب کرے، خبردار کسی آرزو کے لئے تمہارا نفس تمہیں گناہ میں نہ ڈالے۔

۲۱۵۔ لوگوں سے وہی گفتگو کرو جسے وہ جانتے ہیں۔ جس چیز کو نہیں جانتے اس کی انہیں زحمت نہ دو۔ لوگوں کو ہمارا اور اپنا دشمن نہ بناؤ۔ ہمارا امر ولایت مشکل در مشکل ہے، جسے سوائے ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ بندہ جس کے قلب کا اللہ نے امتحان لے لیا ہو اور کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔

۲۱۶۔ جب ابلیس تم میں سے کسی کو وسوسہ ڈالے تو اسے اعوذ باللّٰہ کہنا چاہئے اور اس کے بعد کہے : اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ مُخْلِصاً لَہُ الدِّیْنَ۔ "یعنی میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر خالص دل سے ایمان رکھتا ہوں"۔ ان شاء اللہ شیطان کے وسوسے سے محفوظ رہے گا۔

۲۱۷۔ جب اللہ کسی مومن کو نیا کپڑا پہنائے تو اسے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی، سورۂ اخلاص اور سورۂ انا انزلنا پڑھے اور اللہ کا شکر ادا کرے جس نے اسے نیا لباس مرحمت فرمایا ہے اور لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم بکثرت پڑھے، جب تک وہ لباس اس شخص پر باقی رہے گا اللہ کی نافرمانی سے محفوظ رہے گا اور کپڑے کے ہر تار کی مقدار میں فرشتے اس کے لئے استغفار اور رحمت طلب کرتے رہیں گے۔

۲۱۸۔ بدگمانی کو دور پھینکو کیونکہ اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۹۔ میں (رسول کریمؐ) اپنی عترت طاہرہ اور اولاد کے ساتھ حوض کوثر پر ہوں گا، جس کو ہماری ضرورت ہو وہ ہمارے فرمان سے تمسک رکھے اور ہمارے عمل کو سنت سمجھتے ہوئے اپنے عمل کے لئے مشعل راہ قرار دے۔ ہر

خاندان میں دہشت زدہ افراد ہوں گے۔ ہم حق شفاعت رکھتے ہیں۔ ہمارے دوست (بھی) حق شفاعت رکھتے ہیں۔ کوشش کر کے حوض پر ہمارے ساتھ ملحق ہو جاؤ، ہم حوض سے اپنے دشمنوں کو ہٹائیں گے اور اپنے دوستوں کو جام کوثر پلائیں گے، جو اس حوض سے ایک گھونٹ پیئے گا تو کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ ہمارا حوض بہشت کے دو چشموں سے بنا ہے ایک "تسنیم" اور دوسرا "معین" اس کے دونوں طرف زعفران اور لؤ لؤ اور یاقوت کے دانے پڑے ہیں یہ وہی حوض کوثر ہے۔

۲۲۰۔ تمام معاملات اللہ کے ہاتھ میں ہیں، بندوں کے ہاتھ میں نہیں، اگر معاملات کی باگ ڈور بندوں کے ہاتھ میں ہوتی تو وہ ہمیں چھوڑ کر غیر کی اطاعت نہ کرتے۔ لیکن اللہ اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے مختص کر دیتا ہے، اس اختصاص پر اللہ کا شکر ادا کرو کہ اللہ نے تمہیں اس نعمت عظمیٰ کے لئے چنا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے محب حلال زادے ہیں۔

۲۲۱۔ بروز قیامت ہر آنکھ روئے گی اور ہر آنکھ بے خواب رہے گی سوائے اس آنکھ کے جسے اللہ نے اپنی کرامت سے مخصوص کردیا ہو اور سوائے اس آنکھ کے جو مصائب حسینؑ اور مصائب آل محمدؐ میں روتی رہی ہو۔

۲۲۲۔ خدا کی قسم ہمارے شیعہ شہد کی مکھی کی طرح ہیں، اگر لوگوں کو ان کے اندر کی خبر ہو جائے تو انہیں کھالیں۔

۲۲۳۔ جب کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو تو اس سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو اور جب کوئی شخص قضائے حاجت میں مصروف ہو تو اس سے بھی جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔

۲۲۴۔ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، سُبْحَانَ

رَبَّ النَّبِیِّیْن و لہ الْمُرْسلین وربَّ السَّموات السَّبْع ، وما فِیْھِنَّ وربُّ الْاَرْضِیْنَ السَّبْع وما فیھنَّ وربُّ الْعرْش الْعظِیْم والْحمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعالمیْن. یعنی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں جو بردبار، صاحب کرم، زندہ اور قائم ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تمام مخلوقات کی پرورش کرنے والا، پیغمبروں کا معبود، ساتوں آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے اور ساتوں زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے اور عرش بزرگ کا پروردگار پاک و پاکیزہ ہے۔ سب پیغمبروں پر سلام ہو اور سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام مخلوقات کا پرورش کرنے والا ہے۔ اور جب اٹھ کر بیٹھے تو کھڑا ہونے سے قبل یہ دعا پڑھے : حسْبی الرَّبُّ من الْعباد ، حسْبِیَ اللّٰہُ الَّذِیْ ھُوَ حَسْبِیْ ، مُنْذُ کُنْتُ ، حسبی اللّٰہُ ونعم الْوکِیْلُ. یعنی بندوں کے بجائے میرا پالنے والا کافی ہے وہ اللہ کافی ہے جو میرے لئے کافی ہے جب سے میں ہوں، میرے لئے خدا کافی ہے اور وہ بہتر ذمہ دار ہے۔

۲۲۵۔ جب کوئی شخص رات کے کسی وقت اٹھے تو آسمان کے اطراف کو دیکھ کر یہ آیات پڑھے : **ان فی خلق السموت والارض... انك لاتخلف المیعاد.** (سورۃ آل عمران آیات ۱۹۰ تا ۱۹۴)

۲۲۶۔ آب زمزم کے کنوئیں پر نظر ڈالنے سے بیماری دور ہوتی ہے، آب زمزم کو حجر اسود کے نزدیکی رکن کے پاس پینا چاہئے کیونکہ حجر اسود کے نیچے جنت کی چار نہریں ہیں : فُرات، نیْل، سیْحُوْن، جیْحُوْن [1]۔

۲۲۷۔ بادشاہوں کی ماتحتی میں جنگ کے لئے نہ نکلو کیونکہ ان کے حکم میں کوئی

---

[1] ان ناموں کے دریا اس دنیا میں موجود ہیں لیکن ان میں سے کوئی دریا حجر اسود کے پاس نہیں ہے، دراصل یہ جنت کے دریاؤں کے نام ہیں جو حجر اسود کے نیچے پوشیدہ ہیں۔

اطمینان نہیں ہے اور غنیمت جنگ میں خدا کا قانون لاگو نہیں کیا جاتا۔ اگر کوئی ان کے ساتھ گیا اور اس حال میں مر گیا تو وہ شخص ہمارے حقوق روکنے اور ہمارے خون بہانے میں ہمارے دشمنوں کا مددگار ہوگا اور اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۲۲۸۔ ہم اہلبیتؑ کا ذکر بیماریوں اور سینہ کے وسوسوں کے لئے باعث شفا ہے اور ہمارے پاس آنا رضائے الٰہی کے حصول کا موجب ہے۔

۲۲۹۔ ہمارے امر کو لینے والا کل کو حظیرۃ القدس (بہشت) میں ہمارے ساتھ ہوگا اور ہمارے امر کا انتظار کرنے والا اللہ کی راہ میں اپنے خون سے لت پت ہونے والے شخص کی طرح ہے۔

۲۳۰۔ جو شخص جنگ میں ہمارے خلاف لڑنے آیا یا اس نے ہماری فریاد سن کر مدد نہ کی تو اللہ اسے نتھنوں کے بل دوزخ میں پھینکے گا۔

۲۳۱۔ جب لوگوں پر ظلم ہوں اور تمام راہیں بند ہو جائیں تو ہم مدد و نصرت کا دروازہ ہیں (جو ان پر کھل جاتے ہیں)، ہم باب حطہ ہیں، (باب حطہ وہ دروازہ تھا جس سے بیت المقدس میں داخل ہونے کے لئے بنی اسرائیل پابند تھے اور تقریباً ان کے لئے راہ نجات تھا۔ کافی احادیث میں ائمہ علیہم السلام نے اس سے خود کو تشبیہ دی ہے) اور مسلمانوں کا وہ دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا نجات پائی، جو پیچھے رہا ہلاک ہوگیا۔

۲۳۲۔ اللہ ہمارے ذریعے سے ہی کھولتا ہے اور ہمارے ذریعے سے ہی محو و اثبات کرتا ہے ہمارے ذریعے سے ہی مشکل وقت کو دور کرتا ہے اور ہمارے ذریعے ہی سے بادل برستے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ دھوکا دینے والے تمہیں مغرور کر دیں۔

۲۳۳۔ ایک زمانہ ہوگا جب اللہ بارش کو روکے گا اور اس کے بعد جب ہمارے مہدی (علیہ السلام) حکومت کریں گے تو آسمان سے مینہ برسے گا، زمین سے سبزہ پھوٹے گا، لوگوں کی دلوں سے کینہ و حسد نکل جائے گا، درندے اور جانور کسی کو کچھ نہیں کہیں گے۔ ہریالی اتنی ہوگی کہ اگر کوئی عورت عراق سے شام تک سفر کرے تو پورے راستے میں اس کا قدم سبزہ پر ہی پڑے گا اور امن اتنا ہوگا کہ عورت اتنے لمبے سفر میں مکمل زیور پہن کر سفر کرے گی اسے نہ تو کسی درندے سے ڈر ہوگا اور نہ ہی وہ کسی (انسان) سے خوف کھائے گی۔

۲۳۴۔ اگر دشمنوں میں رہ کر تکلیف دہ باتوں پر صبر کرنے کی جزا کا علم تمہیں ہو جائے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں (یعنی تم خوش ہو جاؤ)۔

۲۳۵۔ اس دنیا سے میرے جانے کے بعد تم ایسے حالات کا مشاہدہ کروگے کہ لوگ اہل کفر اور سرکش افراد کو حاکم بنائیں گے اور وہ مال کو ترجیح دیتے ہوں گے اور حقوق خدا کی توہین کرتے ہوں گے اور لوگوں کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ ہوگا، اس وقت لوگ اللہ سے موت کا سوال کریں گے، ان حالات میں تمہارا فرض ہے کہ اللہ کی رسی (قرآن) کو مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقے نہ ہو، تمہیں صبر، نماز اور تقیہ پر عمل کرنا چاہئے۔

۲۳۶۔ اللہ متلون مزاج شخص سے نفرت کرتا ہے۔

۲۳۷۔ حق سے علیحدہ نہ ہونا اور اہل حق کی ولایت سے جدا نہ ہونا کیونکہ جس نے بھی ہمارے بدلے کسی اور کو رہبر بنایا ہلاک ہوا اور دنیا بھی اس کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔

۲۳۸۔ جب بھی تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل و عیال پر

سلام کرے، اگر اس کے اہل و عیال نہ ہوں تو اپنے آپ پر سلام کرتے ہوئے کہے السّلامُ علینا مِنْ رّبّنا۔

۲۳۹۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سورۃ اخلاص پڑھو کیونکہ اس سے فقر دور ہوتا ہے۔

۲۴۰۔ اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم دو اور جب آٹھ سال کے ہو جائیں تو نماز کے لئے ان پر سختی کرو۔

۲۴۱۔ کتے کے نزدیک ہونے سے بچو، اگر اتفاقاً ان سے تعلق پیدا ہو جائے اور تر کتا لگ جائے تو اپنے کپڑے کو دھولو اور خشک کتا لگ جائے تو کپڑے پر ایک مرتبہ پانی بہالو۔

۲۴۲۔ جب تمہارے پاس ہماری کوئی ایسی حدیث پہنچے جو تمہاری سمجھ سے باہر ہو تو (اس سے انکار نہ کرو) توقف کرو، اسے تسلیم کرو، یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جائے۔

۲۴۳۔ راز فاش کرنے والے اور جلد باز مت ہو۔

۲۴۴۔ غلو کرنے والا ہماری طرف لوٹتا ہے اور ہمارے حق میں کمی کرنے والا مقصر ہم سے آکر ملتا ہے۔

۲۴۵۔ جس نے ہم سے تمسک رکھا ہم سے مل گیا اور جس نے ہمارے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کیا غرق ہو گیا۔

۲۴۶۔ ہمارے حب داروں کے لئے اللہ کی رحمت کے خزانے ہیں اور ہمارے دشمنوں کے لئے اللہ کے غضب کے خزانے ہیں۔

۲۴۷۔ ہمارا طریقہ میانہ روی اور عدالت ہے اور ہمارا مسلک ہدایت ہے۔

۲۴۸۔ پانچ نمازوں کے شک کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہوتی: وتر، جمعہ، ہر نماز کی پہلی دو رکعت، فجر، مغرب۔

۲۴۹۔ باوضو بندے کو قرآن نہیں پڑھنا چاہئے۔

۲۵۰۔ ہر سورت کے رکوع اور سجدہ کا حق ادا کرو۔

۲۵۱۔ ایک شانہ میں کپڑا دبا کر اور دوسرے شانہ پر کپڑا ڈال کر نماز نہ پڑھو[۱]

کیونکہ ایسا کرنا قوم لوط کا عمل ہے۔

۲۵۲۔ ایسے ایک کپڑے میں مرد کی نماز ہوسکتی ہے جس کے کنارے گردن سے بندھے ہوں یا ایسا بڑا کپڑا جس کی گردن کے بٹن بند ہوں۔

۲۵۳۔ تصویر کے سامنے اور ایسی جائے نماز پر سجدہ جائز نہیں جس پر تصویر ہو، البتہ تصویر قدموں کے نیچے ہو یا تصویر پر کپڑا وغیرہ ڈال کر ڈھانپ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۵۴۔ جن دراہم پر کوئی تصویر ہو ان کو ہمیانی میں بند کر کے اپنی کمر کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھنی چاہئے۔

۲۵۵۔ گندم اور جو کے ڈھیر پر سجدہ نہیں کرنا چاہئے اور جو رنگ کھانے میں استعمال ہوتا ہو اور روٹی پر بھی سجدہ ناجائز ہے۔

۲۵۶۔ بغیر بسم اللہ وضو نہیں کرنا چاہئے اور وضو سے پہلے یہ دعا پڑھنا چاہئے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔

یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ کے لئے اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں قرار دے اور مجھے پاک لوگوں میں قرار دے۔

۲۵۷۔ جب وضو سے فارغ ہو تو اس وقت کلمہ شہادت پڑھے: اَشْهَدُ اَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اس وقت مغفرت کا حقدار بن جائے گا۔

۱۔ اس مخصوص انداز سے قوم لوط چادر پہنتی تھی اور یہ ان کی بدمعاشی کی مخصوص علامت تھی۔

۲۵۸۔ جو شخص نماز کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے نماز ادا کرے گا حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا۔

۲۵۹۔ بلاعذر شرعی فریضہ کے وقت میں نوافل ادا نہیں کرنے چاہئیں، البتہ اگر ممکن ہو تو نوافل کی قضا پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الذین هم علی صلوتهم دائمون. (سورۂ معارج آیت ۲۳) اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو رات کی قضا نمازیں دن کو اور دن کی قضا نمازیں رات کو ادا کرتے ہیں۔

۲۶۰۔ فریضہ کے وقت میں نفل کی قضا نہ پڑھو، پہلے فریضہ ادا کرو، اس کے بعد جو دل چاہے پڑھتے رہو۔

۲۶۱۔ حرمین شریفین کی ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور حج میں خرچ ہونے والا ایک درہم ہزار درہم کے برابر ہے۔

۲۶۲۔ انسان کو خشوع دل سے نماز ادا کرنی چاہئے، جب دل میں خشوع ہوگا تو اعضاء و جوارح میں بھی خشوع پیدا ہوگا اور اعضاء کا خشوع یہ ہے کہ نماز میں ادھر ادھر حرکت نہ کریں۔

۲۶۳۔ نماز جمعہ کی پہلی قنوت رکوع سے پہلے ہے اور دوسری قنوت رکوع کے بعد ہے، نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ جمعہ پڑھنی چاہئے اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ منافقون پڑھنی چاہئے۔

۲۶۴۔ نماز کے دوسرے سجدے کے بعد اتنی دیر ضرور بیٹھو کہ تمہارے اعضاء و جوارح پر سکون ہو جائیں، اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ یہ ہمارا طریقہ ہے۔

۲۶۵۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز شروع کرے تو تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو سینہ کے سامنے تک بلند کرے اور جب قیام میں ہو تو سیدھا کھڑا

ہو جائے اور پشت جھکی ہوئی نہ ہو اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کے سامنے بلند کر کے زیادہ سے زیادہ دعا مانگے۔

ایک شخص نے پوچھا کہ امیرالمومنینؑ! کیا اللہ ہر جگہ نہیں ہے؟ فرمایا: جی ہاں! اللہ ہر جگہ موجود ہے، اس نے دوبارہ پوچھا: پھر آسمان کے سامنے ہاتھ بلند کرنے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا وفی السمآء رزقکم وما توعدون. (سورۂ زاریات آیت ۲۲) "آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے"۔ خدا نے ایسا طریقہ نہیں رکھا کہ رزق کو کسی اور جگہ سے طلب کیا جائے۔ رزق اور خدائی وعدہ کی جگہ آسمان ہے۔

۲۶۶۔ انسان کو نماز سے اس وقت تک نہیں اٹھنا چاہیے جب تک اللہ سے جنت کا سوال نہ کرے اور دوزخ سے بچنے کے لئے دعا نہ مانگے اور اللہ سے حور عین کا سوال نہ کرے۔

۲۶۷۔ جب نماز پڑھو تو اس طرح سے پڑھو جیسے کہ تمہاری آخری نماز ہو۔

۲۶۸۔ تبسم سے نماز ختم نہیں ہوتی البتہ قہقہہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۲۶۹۔ جب نیند دل پر غلبہ کرے تو وضو واجب ہو جاتا ہے۔

۲۷۰۔ جب نماز میں نیند تم پر غالب ہونے لگے تو نماز ختم کر کے ۰ جاؤ کیا خبر کہ نیند کی وجہ سے تم اپنے لئے دعا کر رہے ہو یا بد دعا کر رہے ہو۔

۲۷۱۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے محبت کرے اپنی زبان کے ذریعے ہماری مدد کرے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ ہمارے لئے جنگ کرے تو ایسا شخص جنت میں ہمارے درجے میں ہوگا۔

۲۷۲۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے محبت کرے اور اپنی زبان سے ہماری مدد کرے

اور ہمارے دشمنوں سے جنگ نہ کرے تو وہ اس سے کم درجہ میں ہوگا۔

۲۷۳۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے محبت کرے لیکن اپنی زبان اور ہاتھ سے ہماری مدد نہ کرے تو ایسے شخص کے جنت میں دو درجے کم ہوں گے۔

۲۷۴۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے بغض رکھے اور اپنی زبان اور ہاتھ کو ہماری مخالفت میں بلند نہ کرے تو ایسا شخص دوزخ میں ہوگا۔

۲۷۵۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے بغض رکھے اور ہمارے خلاف اپنی زبان اور ہاتھ کو استعمال کرے تو ایسا شخص دوزخ میں ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہوگا۔

۲۷۶۔ اہل جنت ہمارے مقامات اور ہمارے شیعوں کے مقامات کو اتنا بلند پائیں گے جتنا کہ زمین سے ستارے بلند ہیں۔

۲۷۷۔ جب مسبحات[۱] پڑھو تو اس کے بعد کہو: سُبْحَانَ اللّٰہِ الْاَعْلٰی۔

۲۷۸۔ جب تم ان اللّٰہ و ملآئکتہ یصلون علی النبی. "یعنی اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں"۔ کی آیت سنو تو فوراً درود پڑھو، چاہے نماز کی حالت ہو یا نماز سے باہر ہو۔

۲۷۹۔ انسانی بدن میں آنکھ سے بڑھ کر کوئی ناشکرا عضو نہیں ہے، لہذا آنکھ کے ہر مطالبے کو پورا نہ کرو، ورنہ تمہیں اللہ کی یاد سے غافل کردے گی۔

۲۸۰۔ جب سورۃ والتین پڑھو تو آخر میں کہو: ونحنُ علی ذلك لمن الشّاھدین۔

۲۸۱۔ جب (سورۂ بقرہ کی آیت ۱۳۶ اور سورۂ عنکبوت کی آیت ۴۶ میں یہ جملہ پڑھیں۔ "قولوا آمنا باللّٰہ ......" (یعنی کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے احکام پر عمل کیا) تو کہو: آمنا باللّٰہ .... " ونحن لہ مسلمون۔

۲۸۲۔ جب کوئی شخص آخری تشہد پڑھ چکا ہو اور اس کے بعد کسی حدث کی وجہ

۱۔ مسبحات وہ سورتیں جن کی ابتداء تسبیح الٰہی سے ہوتی ہے۔ یعنی سبح، یسبح اور سبحان۔

نے پیا ہو جو اس کے بدن میں پیشاب کی صورت میں تبدیل ہو جائے یا خون پیپ میں تبدیل ہو جائے۔ (۶)کافر اسلام لانے کے بعد پاک ہو جاتا ہے۔ (۷)انسانی خون جب مچھر یا کھٹمل کے جسم میں پہنچ جائے۔ (۸)انگور کے عرق کا حرارت یا سورج کی گرمی سے دو تہائی کم ہو جانا۔ (۹)شراب یا انگور کے عرق کا جوش کھا کر سرکہ میں تبدیل ہو جانا۔ (۱۰) عین نجاست کا چند موارد میں بر طرف ہو جانا:

(۱) استنجا کے وقت بشرطیکہ اطرف میں سرائیت نہ کرے اور تین پاک پتھروں سے یا اور کسی پاک چیز سے نجاست کو زائل کردیا جائے اور اگر تین ٹکڑوں سے پاک نہ ہو تو مزید ٹکڑے استعمال کیئے جائیں۔ (۲) حیوان کا بدن (اگر حیوان کا بدن نجس ہو جائے اور عین نجاست ہٹادی جائے تو پاک ہو جائے گا)۔(۳) انسانی بدن کے چھپے ہوئے حصے جیسے آنکھ کا اندرونی حصہ، ناک، منہ، کان کا سوراخ، آلات تناسل جو گو کہ نجاست نکالتے ہیں لیکن پاک ہیں۔ (شیعہ فقہ میں آگ کا پاک کرنا واضح نہیں ہے۔بہت سے علماء اسکی مخالفت کرتے ہیں اور سب کیلئے مورد قبول یہ ہے کہ اگر نجس جلنے کی وجہ سے دھوئیں میں تبدیل ہو جائے یا راکھ ہو جائے تو اسکا دھواں اور راکھ پاک ہیں لیکن یہ استحالہ ہے اور شے کے پاک ہونے میں آگ کوئی رابط نہیں رکھتی)

فائدہ سوم: زخم جو سر میں آئیں ان کی دس قسمیں ہیں: (۱)خارصہ (خراش) کہ خراش کی مانند بھی ہو جائے تو اس کی دیت ایک اونٹ ہے۔ (۲)دامیہ (خون) کہ کھال پھٹ کر خون جاری ہو جائے تو اس کی دیت دو اونٹ ہے۔ (۳)باضعہ (شگاف) کہ گوشت میں شگاف ہو جائے تو اس کی دیت تین اونٹ ہے۔ ابن ادریس نے اسے "متلاحمہ" کہا ہے۔ (۴) سمحاق کہ ہڈی تک سوائے جھلی کے اور کچھ نہ رہ جائے اور اس کی دیت چار اونٹ ہے۔ (۵) موضحہ کہ ہڈی ظاہر ہو جائے اس کی دیت پانچ اونٹ ہے۔ (۶)ہاشمہ کہ ہڈی ٹوٹ جائے لیکن الگ نہ ہو تو اس کی دیت دس اونٹ ہے۔

سے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گی۔ ا

۲۸۳۔ اللہ کے گھر کی طرف پیدل چل کر جانے سے سخت کوئی عبادت نہیں ہے۔

۲۸۴۔ اونٹوں کے سموں اور گردنوں سے جب وہ سیر ہو کر آئیں تو ہوشیار رہو۔

۲۸۵۔ زمزم کو سقایت (یعنی حجاج کو پانی پلانا) اس لئے کہا گیا ہے کہ حضور اکرمؐ کے پاس طائف کی کھجوریں لائی گئیں، آپؐ نے وہ کھجوریں زمزم میں ڈال دیں تاکہ اس کی کڑواہٹ کو ختم کیا جا سکے اور یاد رکھنا جب کھجور پانی میں پڑے پڑے زیادہ پرانی ہو جائے تو وہ پانی نہ پیا جائے کہ نشہ آور ہو جاتا ہے۔

۲۸۶۔ جب انسان ننگا ہو تو شیطان اس کی طرف دیکھتا ہے اور اس کی طمع کرتا ہے، لہذا شیطان کے حملے سے بچنے کے لئے لباس پہنو۔

۲۸۷۔ کسی محفل میں بیٹھے ہو تو اپنی ران سے کپڑا مت علیحدہ ہونے دو۔

۲۸۸۔ پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں مت جاؤ کیونکہ اسکی بو سے فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے۔

۲۸۹۔ انسان کو پشت بلند کر کے سجدہ کرنا چاہئے۔

۲۹۰۔ جب تم غسل کرنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنے بازو دھوؤ۔

۲۹۱۔ جب نماز پڑھو تو اپنے آپ کو تسبیح و قرأت سناؤ۔

۲۹۲۔ نماز ختم کرنے کے بعد دائیں جانب نگاہ کرنی چاہئے۔

۲۹۳۔ دنیا میں رہ کر آخرت کے لئے زاد راہ جمع کرو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔

۲۹۴۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر دریا میں چلا گیا اور دوسرا گروہ مسخ ہو کر خشکی پر رہ گیا، لہذا وہی جانور کھاؤ جس کے حلال ہونے کا یقین ہو۔

۲۹۵۔ جو شخص اپنی تکلیف کو تین دن تک لوگوں سے پوشیدہ رکھے اور اپنی تکلیف

ا۔ یہ حدیث عمل کے قابل نہیں کیونکہ سلام سے قبل حدث واقع ہونے پر علماء نے نماز کو باطل جانا ہے۔ (مترجم فارسی)

کی شکایت صرف اپنے خدا سے کرے تو اللہ پر اس کا حق یہ ہے کہ اسے تندرستی دے۔

۲۹۶۔ جب کسی شخص کا مطمح نظر شکم اور شہوت رانی ہو تو ایسا شخص اللہ سے بہت دور ہے۔

۲۹۷۔ آدمی کو ایسا سفر نہیں کرنا چاہئے جس میں اس کے دین اور نماز کے ختم ہونے کا اندیشہ ہو۔

۲۹۸۔ سب سے زیادہ گوش شنوا رکھنے والی چار چیزیں ہیں: نبی کریمؐ، جنت، دوزخ، حورعین۔ ہر شخص کو چاہئے کہ نماز ختم کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اللہ سے جنت اور حورعین کا سوال کرے اور دوزخ سے بچنے کی درخواست کرے۔ جب بھی کوئی شخص نبی کریمؐ پر درود بھیجتا ہے تو نبی کریمؐ اسے سنتے ہیں اور اس کے حق میں دعا فرماتے ہیں اور جب کوئی شخص اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو اس وقت جنت خدا کے حضور عرض کرتی ہے بارالہا! اپنے بندے کا سوال پورا فرما اور جب کوئی شخص خدا سے حورعین کا سوال کرتا ہے تو اس وقت بارگاہ احدیت میں حورعین عرض کرتی ہیں بارالہا! اپنے بندے کا سوال پورا کر اور جو شخص اللہ سے دوزخ سے بچنے کی درخواست کرتا ہے تو دوزخ خدا کے حضور درخواست کرتی ہے یابارالہا! اپنے بندے کو مجھ سے بچالے۔

۲۹۹۔ راگ ابلیس کا نوحہ ہے جو وہ جنت کے فراق میں کہتا ہے۔

۳۰۰۔ جب تم میں سے کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو اپنا داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَ دِیْنِ مُحَمَّدٍ وَ وِلَایَةِ مَنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَان

وما لم یشأ لم یکن۔ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کے واسطے اس حال میں کہ اپنا داہنا پہلو بستر پر رکھا ہے کہ میں حضرت ابراہیمؑ کی ملت اور حضرت محمدؐ کے دین اور جن کی امامت اللہ نے مجھ پر فرض کی ہے ان کی ولایت پر قائم ہوں جو کچھ خدا نے چاہا ہوا اور جو کچھ خدا نے نہ چاہا نہ ہوا۔ جو شخص سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ کر سو جائے تو ہر چور ڈاکو اور مکان کے گرنے سے محفوظ رہے گا اور اس کیلئے فرشتے استغفار کریں گے۔

۴۰۶۔ جو شخص سوتے وقت سورۃ اخلاص پڑھ کر سوئے تو اللہ اس کی حفاظت کے لئے پچاس ہزار فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے۔

۴۰۷۔ جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو لیٹنے سے پہلے یہ دعا پڑھے کیونکہ رسول کریمؐ امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر یہ کلمات دم کیا کرتے تھے اور ہمیں بھی حضور کریمؐ نے ان کلمات کے پڑھنے کا حکم دیا ہے:

أُعِیْذُ نفسیْ وَدِیْنِیْ واَهْلِیْ وَمالِیْ وَ وَلَدِیْ وخواتِیْم عَملِیْ وما رَزَقَنِیْ رَبِّیْ وَخوَّلَنِیْ بعِزَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وجبرُوْتِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ ورحْمةِ اللّٰهِ ورأفةِ اللّٰهِ وَغُفْرانِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰه وقُدْرةِ اللّٰهِ وَبجلالِ اللّٰه وبصُنْعِ اللّٰه وارْكانِ اللّٰهِ وَبرسُوْلِ اللّٰه وبجمْعِ اللّٰه وبِقُدْرةِ اللّٰه علی مایشآءُ منْ شرِّ السَّامَةِ والْهامَةِ ومنْ شرِّ الْجنِّ والانْسِ ومنْ شرِّ ما یدبُّ فیْ الارْضِ وما یخرُجُ منْها وَمنْ شرِّ کُلِّ دآبّةٍ انْت اخذٌ بناصیتها انَّ ربِّیْ علی صراطٍ مُّسْتقیْم وَهُوَ علی کُلِّ شیْءٍ قدیْرٌ ولا حوْلَ ولا قُوَّةَ الاَّ باللّٰه الْعلیِّ الْعظیْم۔ یعنی میں اپنی جان، اپنے دین، اپنے اہل و عیال، اپنے مال، اپنی اولاد، اور اپنے انجام کو اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے اور جس جس چیز کا مجھے مالک بنایا ہے اس سب کو خدا کی عزت، عظمت،

جبروت، سلطنت، رحمت، رافت، بخشش، قدرت، قوت اور جلال کی پناہ میں دیتا ہوں اور خدا کی صنعت اور ارکان قدرت اور خدا کے گروہِ خاص اور خدا کے رسولؐ کی پناہ میں، اس خاص قدرت کی پناہ میں جس سے وہ ہر چیز پر قادر ہے تاکہ یہ سب چیزیں درندوں اور گزندوں کے اور جنوں اور آدمیوں کے اور جو چیزیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور نکلتی ہیں ان کے اور جو چیزیں آسمان سے اترتی اور اس کی طرف چڑھتی ہیں ان کی اور ہر زمین پر چلنے والے کی جس کی تقدیر کا تو مالک ہے ان سب کے شر سے محفوظ رہیں، بلاشک میرا پروردگار راہِ راست پر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور کوئی قدرت و قوت سوائے خدائے بزرگ و برتر کے اور کسی میں نہیں۔

۳۰۳۔ ہم اللہ کے دین کے خازن ہیں، ہم علم و دانش کی چابیاں ہیں، جب ہمارا ایک چراغ خاموش ہو جاتا ہے تو دوسرا روشن ہو جاتا ہے، جس نے ہماری اتباع کی گمراہ نہ ہوگا اور جس نے ہمارا انکار کیا ہدایت نہیں پائے گا، جس نے ہمارے خلاف ہمارے دشمن کی مدد کی وہ نجات نہیں پائے گا اور جس نے ہمیں بے یار و مددگار چھوڑا اللہ اس کی مدد نہیں کرے گا پس دنیاوی طمع و لالچ کی وجہ سے ہم سے علیحدہ نہ ہو جاؤ (کیونکہ دنیا فانی ہے یہ تم سے چلی جائے گی اور تم دنیا کو چھوڑ کر قبروں کو سدھارو گے) جس نے اس فانی دنیا کو آخرت پر ترجیح دی اور ہم پر عالمِ فانی کو ترجیح دی، کل کو وہ بہت پچھتائے گا جیسا کہ اللہ تعالٰی نے ان کی حکایت ان الفاظ سے فرمائی ہے: ان تقول نفس یاحسرتی علٰی مافرطت فی جنب اللّٰہ و ان کنت لمن السٰخرین. (سورۃ زمر آیت ۵۶) ''کہیں کوئی جان یہ کہے کہ اے افسوس کہ میں اللہ کی طرف سے کوتاہی کرتا رہا اور میں تو ہنستا ہی رہا''۔

۳۰۴۔ اپنے بچوں کی کثافت کو دھوؤ کیونکہ شیطان کثافت سونگھتا ہے اور جس کی وجہ سے بچہ خواب میں ڈر جاتا ہے اور کراماً کاتبین کو اذیت ہوتی ہے۔

۳۰۵۔ اجنبی عورت کو (اتفاقاً) ایک مرتبہ دیکھ سکتے ہو اس کے بعد دوسری نگاہ نہ ڈالو اور فتنہ سے بچو۔

۳۰۶۔ شراب کا رسیا اللہ کی بارگاہ میں بت پرست کی طرح سے حاضر ہوگا۔

حضرت حجر بن عدی نے پوچھا کہ امیرالمومنینؑ رسیا کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ وہ شخص شراب کا رسیا ہے جسے جب شراب میسر ہو تو پی لے۔

۳۰۷۔ جو شخص نشہ پئے، چالیس دن رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

۳۰۸۔ جو شخص کسی مسلمان کے لئے توہین آمیز بات کرے، اللہ اسے دوزخ میں طینت خبال (بدکار عورتوں کی پیپ) میں قید کرے گا اور وہ اس وقت تک وہاں قید رہے گا جب تک وہ اپنے الفاظ کی توجیہ پیش نہ کرے۔

۳۰۹۔ ایک مرد کو دوسرے مرد کے ساتھ ایک لحاف میں نہیں سونا چاہئے ایسا کرنے والے پر تادیب فرض ہے۔

۳۱۰۔ کدو کھاؤ، اس کے کھانے سے قوت دماغ میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ حضور اکرمؐ کی پسندیدہ سبزی ہے۔

۳۱۱۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں لیموں استعمال کرو، آل محمدؐ ایسا کرتے ہیں۔

۳۱۲۔ ناشپاتی سے دل کو جلا ملتی ہے اور اندرونی دردوں کو تسکین ملتی ہے۔

۳۱۳۔ جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو ابلیس اس کو حسد کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ اس پر اللہ کی رحمت کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔

۳۱۴۔ دین میں خود ساختہ کام سب سے زیادہ برے ہیں اور سب سے اچھے کام وہ ہیں جن کے سبب اللہ راضی ہو۔

۳۱۵۔ جس نے دنیا کی پرستش کی اور اسے آخرت پر ترجیح دی وہ آخرت کو بہت ثقیل پائے گا۔

۳۱۶۔ پانی کو خوشبو قرار دو۔

۳۱۷۔ جو اللہ کی تقسیم پر راضی رہا اس کے بدن کو راحت ملی۔

۳۱۸۔ جو شخص ساری زندگی اللہ سے دور کرنے والے افعال سرانجام دیتا رہا اس نے خسارہ پایا۔

۳۱۹۔ اگر نمازی کو اس رحمت کا علم ہو جائے جو حالت سجدہ میں اس پر نازل ہوتی ہے تو کبھی سجدے سے سر نہ اٹھائے۔

۳۲۰۔ کام میں دیر نہ کرو جتنا ہو سکے جلدی کیا کرو۔

۳۲۱۔ جو رزق تمہارے مقدر میں لکھا ہے وہ تمہاری کمزوری کے باوجود بھی تم کو مل جائیگا لیکن جو مصیبتیں تمہارے مقدر میں ہیں ان سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں۔

۳۲۲۔ نیکی کا حکم دو برائی سے روکو اور تکالیف پر صبر کرو۔

۳۲۳۔ ہمارے حق کی معرفت مومن کا چراغ ہے اور سب سے زیادہ اندھا وہ ہے جسے ہمارے فضائل نظر نہ آئیں اور بلا سبب ہم سے عداوت رکھے حالانکہ ہم نے لوگوں کو حق کی دعوت دی اور ہمارے مخالفین نے باطل اور فتنہ کی دعوت دی ہے اور کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جس نے ہمارے مخالفین کی دعوت کو قبول کیا ہے اور ہم سے جنگ کی۔

۳۲۴۔ ہمارے پاس حق کا پرچم ہے جو اس کے سایہ میں آیا وہ محفوظ رہا، جو اس کی طرف بڑھا وہ کامیاب رہا، جو اس سے پیچھے رہا ہلاک ہو گیا، جو اس سے جدا ہوا تباہ ہو گیا، جس نے اس سے تمسک کیا نجات پا گیا۔

۳۲۵۔ میں مومنین کا سردار ہوں اور مال ظالموں کا سردار ہے۔

۳۲۶۔ خدا کی قسم! مومن کے علاوہ مجھ سے کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے علاوہ مجھ سے کوئی بغض نہیں رکھے گا۔

۳۲۷۔ جب اپنے بھائیوں سے ملو تو مصافحہ کرو اور مسرت کا اظہار کرو، جب علیحدہ ہو گے تو تمہارے تمام گناہ جھڑ چکے ہوں گے۔

۳۲۸۔ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے یرحمکم اللّٰہ کہو اور اسے چاہئے وہ تمہیں جزاك الله کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منها ..... الخ (سورۂ نساء آیت ۸۶) "یعنی جب تم پر سلام کیا جائے تو اس سے بہتر یا اس جیسا سلام کا جواب دو"۔

۳۲۹۔ اپنے دشمن سے بھی مصافحہ کرو، اگرچہ اسے ناپسند بھی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے: ادفع بالتی هی احسن فاذا الذی بینك و بینه عداوة کانه ولی حمیم . وما یلقّٰها الا الذین صبروا وما یلقّٰها الا ذوحظ عظیم. (سورۂ فصلت آیت ۳۴۔۳۵) یعنی جواب میں وہ کہہ جو اس سے بہتر ہو، پھر تو دیکھ لے کہ تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی گویا دوستدار ہے، قرابت والا، اور یہ بات صرف تحمل رکھنے والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے اور یہ بات بڑے مقدر والے کو ہی ملتی ہے۔

۳۳۰۔ تمہارے دشمن کی مکمل تباہی کے لئے یہ بات کافی ہے کہ تم اللہ کی فرمانبرداری میں زندگی بسر کرو (اور گناہ کے مرتکب نہ ہو) اور تمہارا دشمن خدا کی نافرمانی کرے۔

۳۳۱۔ دنیا آج کسی کے پاس ہے تو کل کسی کے پاس ہے، لہذا اپنا حصہ اچھے انداز سے طلب کرو، بے صبری اور جلدبازی نہ کرو۔

۳۳۲۔ مومن بیدار دل کا مالک ہوتا ہے، دو اچھائیوں میں سے ایک کی امید رکھتا

ہے یا آخرت میں رحمت الٰہی کے حصول کے لئے یا اللہ کے لطف سے دنیا میں فائدہ اٹھانے کے لئے، اپنے گناہوں کی پاداش میں آنے والے مصائب سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔

۳۳۳۔ مومن ہمیشہ امید وبیم کے اندر رہتا ہے اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا ہے، جس جنت کا اللہ نے اس سے وعدہ کیا ہے وہ اسے نہیں بھولتا اور جن اشیاء کے ارتکاب پر اللہ نے خبردار کیا ہے وہ ان سے بے خوف نہیں ہوتا۔

۳۳۴۔ خدا نے اپنی زمین کی آبادی کے لئے تمہارے آباؤاجداد کا تمہیں جانشین بنا کر بھیجا ہے وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ خیال رکھنا کہ اللہ ہر وقت تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

۳۳۵۔ اسلام کی سیدھی راہ پر چلو اس کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار نہ کرو۔

۳۳۶۔ جسکی عقل مکمل ہوگی اسکا عمل اچھا ہوگا اور وہ اپنے امور دین میں نظر رکھے گا۔

۳۳۷۔ اللہ کی مغفرت اور اس جنت کے لئے سبقت کرو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور اسے پرہیزگاروں کے لئے بنایا گیا ہے، یاد رکھو! جنت کو تم بغیر تقویٰ کے حاصل نہیں کر سکتے۔

۳۳۸۔ جس نے گناہوں میں حرص کیا اللہ کے ذکر سے محروم رہا۔

۳۳۹۔ جن ذوات مقدسہ سے اللہ نے دین حاصل کرنے کا حکم دیا ہے جو شخص ان سے دین حاصل نہیں کرے گا، اللہ اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دے گا جو ہمیشہ اس کا ساتھی رہے گا۔

۳۴۰۔ آخر کیا وجہ ہے کہ تمہارا مخالف گمراہی میں رہتے ہوئے تم سے زیادہ ثابت قدم ہے اور وہ اپنی گمراہی کو پھیلانے کے لئے تم سے زیادہ دولت خرچ کرتا ہے، اس کا بس یہی سبب ہے کہ تم دنیا کی طرف مائل ہو چکے ہو، لہذا

تم ستم برداشت کرنے پر راضی ہو چکے ہو اور تم نے کنجوسی کو اپنالیا ہے اور تم نے اس چیز کو چھوڑ دیا ہے جس میں تمہاری عزت و سعادت ہے اور جس میں تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری قوت ہے۔ تمہیں نہ تو اپنے خدا کے فرمان کا پاس ہے اور نہ ہی اپنی جانوں پر رحم کرتے ہو۔

۳۴۱۔ ہر روز تم پر ظلم ہو رہا ہے اور پھر بھی تم خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے ہو اور تمہاری کاہلی ختم نہیں ہو رہی۔

۳۴۲۔ کیا تم اپنے ملک اور اپنے دین کی طرف نہیں دیکھتے جسے روزانہ کہنہ بنایا جارہا ہے مگر اس کے باوجود تم خواب غفلت میں مگن ہو، اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: ولا ترکنوآ الی الذین ظلموا فتمسکم النار. وما لکم من دون اللّٰہ من اولیاء ثم لا تنصرون. (سورۂ ہود آیت ۱۱۳) "ظالموں کی طرفداری مت کرو، بس تمہیں آگ چھولے گی، اللہ کے سوا تمہارے کوئی مددگار نہیں ہوں گے، پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی"۔

۳۴۳۔ اپنے بچوں کے نام جس وقت وہ شکم مادر میں ہوں رکھو اگر بچے کے متعلق معلوم نہ ہو کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے تو ایسا نام رکھو جو دونوں اصناف میں استعمال ہو سکتا ہو، ورنہ بروز قیامت ضائع شدہ بچہ اپنے باپ سے کہے گا کہ تم نے میرا نام کیوں نہیں رکھا؟ حضور اکرمؐ نے محسن کی پیدائش سے پہلے انکا نام رکھا تھا۔

۳۴۴۔ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو کیونکہ اس سے وہ بیماری پیدا ہو گی جس کی دوا نہیں ہو گی۔ مگر یہ کہ خدا علاج کر دے۔

۳۴۵۔ جب چوپایوں پر سواری کرو تو اللہ کا نام لو اور کہو: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّالَہٗ مُقْرِنِیْنَ ٥ وَاِنَّـآاِلٰی رَبِّنَالَمُنْقَلِبُوْنَ۔ (سورۂ زخرف آیت ۱۳۔۱۴)

یعنی پاک ہے وہ جس نے اس کو ہمارا مطیع کر دیا حالانکہ ہم کو اس کی طاقت نہ تھی اور بے شک ہم اپنے پروردگار کے حضور پلٹ کر جانے والے ہیں۔

۳۴۶۔ جب تم میں سے کوئی سفر کیلئے نکلے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْحَامِلُ عَلَی الظَّھْرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الاَھْلِ وَالْمَالِ والْوَلَدِ۔ یعنی یا اللہ تو سفر کا ساتھی، سواری پر سوار ہونے کی طاقت دینے والا اور میرے پیچھے اہل و عیال و مال و دولت کا محافظ ہے۔

۳۴۷۔ جب کسی جگہ پر اترو تو یہ دعا پڑھو: اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْنَا مُنْزِلاً مُّبَارَکاً وَ اَنْتَ خَیْرُالْمُنْزِلِیْنَ۔ یعنی یا اللہ میرا یہاں اترنا مبارک کر کیونکہ سب سے بہتر اتارنے والا تو ہی ہے۔

۳۴۸۔ جب بازار سے سودا سلف خریدنے جاؤ تو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو: اَشْھَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لاَشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ صِفْقَۃٍ خَاسِرَۃٍ وَیَمِیْنٍ فَاجِرَۃٍ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ بَوَارِ الاَ یِمِ۔ یعنی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یا اللہ! میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے فضل سے مجھ کو حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرما اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ خود کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے اور نقصان رساں تجارت سے اور جھوٹی قسم سے اور کساد بازاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۳۴۹۔ ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا زائرین خدا میں سے ہے اور اللہ پر یہ حق ہے کہ اپنے زائر کو عزت و عظمت دے اور جو وہ

(۷)متقلہ کہ ہڈی کئی جگہ سے ٹوٹ جائے اور اس کی دیت پندرہ اونٹ ہے۔ (۸)ماموںہ کہ مغز کو احاطہ کرنے والی جھلی متاثر ہو اور اس کی دیت قتل کا ایک تہائی یعنی ۳۳ اونٹ ہے۔ (۹)دامغہ کہ چوٹ کا اثر دماغ تک پہنچ جائے۔ اس کی دیت بھی ۳۳ اونٹ ہے (یہ تعداد ۹ سے تجاوز نہیں کر رہی۔ شاید باضعہ اور متلاحمہ کو ناموں کے اختلاف کی وجہ سے دو شمار کیا گیا ہو حالانکہ یہ قرین عقل نہیں ہے۔ مترجم فارسی)

شاعر اسباب سعادت کو دس چیزوں پر منحصر سمجھتا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے :

سعادة المرء علی کل حال　　عشر خصال یا لها من خصال

علم و حلم و تقی خالص　　و صحة الجسم و مال حلال

و ولد بار و جار رضی　　و زوجة فیها التقی و الجمال

و امن قلب من مخافاته　　و العمل الصالح راس الکمال

یعنی خوش قسمتی ہمیشہ دس خصلتوں کے زیر سایہ رہتی ہے اور خوش خصالی کیا ہے؟ علم، حلم، اور خالص تقویٰ، سلامتی بدن اور مال حلال۔ نیک کردار فرزند، موافق ہمسایہ، پاکدامن اور خوبصورت بیوی۔ دل کا سکون بیم و رجا میں نہیں ہے اور ان سب سے بالاتر عمل صالح ہے کہ تمام کمالات کا سردار ہے۔

مانگے اسے عطا کرے۔

۳۵۰۔ حج اور عمرہ کرنیوالے اللہ کے مہمان ہیں اور اللہ پر یہ حق ہے کہ اپنے مہمانوں کی تکریم کرے اور ان کی مغفرت فرما کر ان پر احسان کرے۔

۳۵۱۔ جو شخص کسی بچے کی بے علمی میں اسے نشہ پلائے گا اللہ اسے دوزخ کے مخصوص "طبقہ خبال" (زانی عورتوں کی پیپ) میں قید کرے گا جب تک اس جنایت کے سلسلے میں صفائی پیش نہیں کرے گا۔

۳۵۲۔ مومن کے لئے صدقہ دوزخ سے بچنے کے لئے عظیم ڈھال ہے اور کافر کے لئے مال تلف ہونے سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اضافہ رزق کا موجب ہے، بلیات سے محفوظ رہنے کا وسیلہ ہے، البتہ آخرت میں کافر کو کچھ نہیں ملے گا۔

۳۵۳۔ اہل دوزخ کے دوزخی بننے کا سبب زبان ہے۔

۳۵۴۔ اہل نور کو نور ملنے کا سبب ان کی پاکیزہ زبان ہے اپنی زبانوں کی حفاظت کرو اور اسے اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو۔

۳۵۵۔ بدترین عمل وہ ہے جو گمراہی کا موجب ہو اور بہترین عمل وہ ہے جو نیک اعمال کا سبب ہو۔

۳۵۶۔ تصویر سازی سے بچو ورنہ بروز قیامت تم سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔

۳۵۷۔ جب کوئی شخص تم سے تنکا برابر تکلیف دور کرے تو اسے کہو: اللہ تمہیں ناپسندیدہ چیزوں سے محفوظ رکھے۔

۳۵۸۔ جب تم حمام سے نکلو اور تمہارا بھائی تمہیں کہے: طَابَ حَمَامُكَ وَ حَمِيْمُكَ خدا کرے تمہارا حمام اور پسینہ لینا مبارک ہو۔ تو تم جواب میں کہو: اَنْعَمَ اللّٰهُ بَالَكَ۔ اللہ تمہارے دل کو بھی تروتازہ رکھے۔

۳۵۹۔ جب تیرا بھائی تجھے کہے: حَيَّاكَ اللّٰهُ بِالسَّلَامُ خدا تم کو سلامتی کے ساتھ

زندہ رکھے۔ تو تم اپنے بھائی سے کہو حَیَّاكَ اللّٰهُ بالسَّلامُ وَ اَحلَكَ دَارَالْمَقَامِ۔ خدا تم کو بھی زندہ سلامت رکھے اور بہشت میں پہنچا دے۔

۳۶۰۔ راستے میں پیشاب اور پیخانہ نہ کرو۔

۳۶۱۔ اللہ سے مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ کی حمد و ثناء کرو بعد میں اپنی حاجات طلب کرو۔

۳۶۲۔ اے دعا مانگنے والے! اپنی دعا میں اس چیز کا سوال نہ کر جو حرام ہو یا جس کا ہونا ناممکن ہو۔

۳۶۳۔ جب کسی شخص کو اس کے نومولود بیٹے کی مبارک دینی ہو تو یہ کہو: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْ هبتِهِ وبَلغهُ اَشدَّهُ وَ رَزَقَكَ بِرَّهُ۔ "یعنی اللہ نے تم پر بخشش کی ہے اس میں برکت ڈالے اور اسے لمبی عمر عطا کرے اور تمہیں اس کا حسن سلوک عطا کرے"۔

۳۶۴۔ جب تمہارا کوئی بھائی حج کی سعادت حاصل کر کے مکہ سے واپس آئے تو اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دو اور اس کے منہ کو چومو کیونکہ اس منہ سے اس نے حجر اسود کا بوسہ لیا ہے جسے حضور اکرمؐ چوما کرتے تھے اور اس کی آنکھوں کا بوسہ لو جن سے بیت اللہ کا دیدار کیا ہے اور اسے کہو اللہ تمہاری قربانی منظور فرمائے اور تمہارے حال پر رحم فرمائے اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے خدا اس کے بدلے مال عنایت فرمائے اور اس سفر کو تمہارے لئے آخری حج کا سفر قرار نہ دے۔

۳۶۵۔ گھٹیا لوگوں کی صحبت سے بچو، گھٹیا لوگ وہ ہیں، جنہیں اللہ کا خوف نہیں ہے اور ان میں انبیاء کے قاتل بھی ہیں اور ان میں ہمارے دشمن بھی ہیں۔

۳۶۶۔ اللہ نے روئے زمین پر نگاہ ڈالی اور ہمیں چن لیا اور ہمارے لئے ہمارے

شیعوں کا انتخاب کیا، جو ہماری مدد کرتے ہیں ہماری خوشی پر خوش ہوتے ہیں اور ہماری غمی پر غمگین ہوتے ہیں، اپنی جان و مال ہمارے لئے خرچ کرتے ہیں وہ ہمارے ہیں اور ہم ان سے ہیں۔

۳۶۷۔ اگر ہمارا کوئی شیعہ ایسا کام سرانجام دیتا ہے جس سے ہم نے منع کیا ہے تو مرنے سے پہلے اس کے مال یا اولاد کا نقصان ہوگا اس کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، اگر مرنے سے پہلے اس کے کچھ گناہ باقی ہوں گے تو موت کے وقت اس پر سختی کی جائے گی اور جب مرے گا تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۳۶۸۔ ہمارا ہر مرنے والا شیعہ صدیق اور شہید ہو کر مرتا ہے کیونکہ اس نے ہمارے امر کی تصدیق کی ہے اور ہماری وجہ سے کسی سے محبت کی اور ہماری وجہ سے کسی سے نفرت کی، اس عمل کے ذریعے اللہ کی رضا کا طالب بنا تو ایسا شخص خدا اور رسولؐ پر صحیح ایمان رکھنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **الذین امنوا باللّٰہ ورسلہ اولٓئك ھم الصدیقون والشھدآء عند ربھم لھم اجرھم و نور ھم.** (سورۃ حدید آیت ۱۹) ”وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہ اللہ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا اجر ہے اور ان کا نور ہے“۔

۳۶۹۔ بنی اسرائیل کے بہتر گروہ ہوئے اور اس امت کے تہتر گروہ ہوں گے جن میں سے ایک گروہ جنت میں جائے گا۔

۳۷۰۔ جو شخص ہمارے راز کو آشکارا کرے اللہ اسے لوہے[1] کا ذائقہ چکھائے گا۔

۳۷۱۔ سردی گرمی کی پرواہ کئے بغیر اپنے بچوں کا ساتویں دن ختنہ کرو کہ یہ بدن کو

۱۔ یعنی وہ تلوار سے قتل کیا جائے گا۔

پاک کرتا ہے۔

۳۷۲۔ زمین غیر مختون کے پیشاب کے وقت اللہ سے فریاد کرتی ہے۔

۳۷۳۔ نشہ چار قسم کا ہے: شراب کا نشہ، دولت کا نشہ، نیند کا نشہ، اقتدار کا نشہ۔

۳۷۴۔ سوتے وقت اپنا داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر سوؤ، کیا خبر اس نیند سے بیداری نصیب ہوتی ہے یا نہیں۔

۳۷۵۔ میں پسند کرتا ہوں کہ مومن ہر پندرھویں روز نورہ استعمال کرے۔

۳۷۶۔ مچھلی بکثرت نہیں کھانی چاہئے اس سے جسم کمزور ہوتا ہے، بلغم میں اضافہ ہوتا ہے اور خون کو غلیظ کرتی ہے۔

۳۷۷۔ دودھ کو آہستہ آہستہ پینا چاہئے، سوائے موت کے باقی تمام امراض سے نجات ملے گی۔

۳۷۸۔ انار کو پردے سمیت کھانا چاہئے اس سے معدے کی صفائی ہوتی ہے۔

۳۷۹۔ انار کا ہر دانہ حیات قلب کا سبب ہے، امراض سے امان کا موجب ہے اور چالیس رات تک شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔

۳۸۰۔ سرکہ بہترین سالن ہے صفرا و سودا کو دور کرتا ہے اور دل کو زندگی دیتا ہے۔

۳۸۱۔ کاسنی کھاؤ کاسنی پر ہر صبح جنت کے قطرات ہوتے ہیں۔

۳۸۲۔ بارش کا پانی پیو، یہ بدن کی طہارت اور بیماریوں کے دور کرنے کا موجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وینزل من السمآء مآءً لیطھرکم بہ ویذھب عنکم رجز الشیطان ولیربط علی قلوبکم و یثبت بہ الاقدام.** (سورۂ انفال آیت ۱۱) "اور وہ آسمان سے تم پر پانی نازل کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کرے، شیطان کی آلودگی تم سے دور کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط بنائے اور اسکے ذریعے سے قدموں کو جمادے"۔

۳۸۳۔ موت کے علاوہ سیاہ دانہ میں ہر بیماری کا علاج ہے۔

۳۸۴۔ گائے کا گوشت بیماری ہے۔

۳۸۵۔ گائے کا دودھ دوا ہے۔

۳۸۶۔ گائے کا مکھن شفا ہے۔

۳۸۷۔ حاملہ عورت کو بطور دوا اور غذا تازہ کھجوریں کھانی چاہئیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ سے فرمایا: **وهزیٓ الیك بجذع النخلة تساقط علیك رطباً جنیاً فکلی واشربی وقری عیناً.** (سورۂ مریم آیت ۲۵) "یعنی اپنی طرف کھجور کی شاخ کو ہلا اس سے تجھ پر پکی ہوئی تازہ کھجوریں گریں گی اب کھا پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ"۔

۳۸۸۔ اپنے منہ میں کھجور چبا کر اپنے نوزائیدہ بچوں کو چٹاؤ، حضور اکرمؐ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی پیدائش پر یہی کیا تھا۔

۳۸۹۔ جب کوئی شخص بیوی سے مباشرت کا ارادہ کرے تو جلدی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ عورتوں کی بھی کچھ ضروریات ہوتی ہیں۔

۳۹۰۔ جب تمہاری نگاہ کسی عورت پر پڑے اور وہ تمہیں اچھی لگے تو اپنی بیوی سے مقاربت کرلو کیونکہ دونوں عورتوں کے پاس ایک ہی چیز ہے، اجنبی عورت کو دیکھ کر شیطان کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے، اپنی نگاہ کو اس سے پھیرلو۔

۳۹۱۔ اگر شادی شدہ نہ ہو تو اسے چاہئے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور بکثرت اللہ کی حمد کرے اور حضور اکرمؐ پر درود بھیجے پھر اللہ سے اپنی شادی کا سوال کرے۔ اللہ اپنی مہربانی سے اسے بے نیاز کردے گا۔

۳۹۲۔ جب تم مقاربت کرو تو کلام کم کرو کیونکہ اس سے (بچے میں) گونگا پن پیدا ہوتا ہے۔

۳۹۳۔ کسی شخص کو بیوی کی فرج پر نظر نہیں کرنا چاہئے ممکن ہے اس کو کراہت محسوس ہو اس کے علاوہ اس سے (بچے میں) اندھاپن پیدا ہوتا ہے۔

۳۹۴۔ جب تم اپنی بیوی سے مقاربت کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیَ اَسْتَحْلَلْتَ فَرْجَهَا بِاَمْرِكَ وَقَبِلْتُهَا بِاَمَانَتِكَ فَاِنْ قَضَيْتَ لِیْ مِنْهَا وَلَدًا فَاجْعَلْهُ ذَكَرًا سَوِيًّا وَّلَا تَجْعَلْ فِيْهِ لِلشَّيْطَانِ نَصِيْبًا وَّلَا شَرِيْكًا. یعنی اے اللہ! تو نے اس کی فرج اپنے امر سے میرے لئے حلال کی ہے اور میں نے تیری امانت کو قبول کیا ہے تو اگر تو نے اس میں سے میرے لئے اولاد تجویز کی ہے تو اسے اپنی پاکی اور بزرگی بیان کرنے والا بنا اور اس میں شیطان کا کوئی حصہ اور شرکت نہ ہو۔ ان شاء اللہ بے عیب اور صالح بیٹا پیدا ہوگا۔

۳۹۵۔ حقنہ، علاج کے چار طریقوں میں سے ایک ہے، حضور اکرمؐ نے فرمایا: جن اشیاء سے تم علاج کرتے ہو ان میں بہترین چیز حقنہ ہے، اس سے شکم صاف ہوتا ہے، شکم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں اور جسم مضبوط ہوتا ہے۔

۳۹۶۔ بنفشہ کا سفوف بنا کر سونگھو۔

۳۹۷۔ تمہیں فصد کرانا چاہئے۔

۳۹۸۔ ماہ کے اول اور درمیان میں حقوق زوجیت ادا نہ کرو کیونکہ اس وقت شیطان بچے میں شریک ہو جاتا ہے۔

۳۹۹۔ بدھ کے روز فصد اور نورہ نہ لگاؤ کیونکہ بدھ کا دن انتہائی منحوس دن ہے اور اسی دن دوزخ کو خلق کیا گیا۔

۴۰۰۔ جمعہ کے روز ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو بھی اس میں فصد کرائے گا فوراً مر جائے گا۔

گیارھواں باب

(گیارہ کے عدد پر نصیحتیں اور حدیثیں)

پہلی فصل

ارشادات امیرالمومنین علیہ السلام

(۱) ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے نقل کیا کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: اہل دین کی چند نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ سچ بولنا، امانت داری، وفائے عہد، صلہ رحم، ماتحتوں پر رحم، عورتوں سے کم تعلق رکھنا، احسان، خوش خوئی، موافقت اور کشادہ روئی، علم کی پیروی، خدا سے قربت۔ مبارکباد ان لوگوں کے لئے کہ کیا اچھا سرانجام رکھتے ہیں۔

دوسری فصل

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات

(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو محبت آل محمدؐ پر مرا شہید ہو کر مرا۔ جو بھی محبت آل محمدؐ میں مرا مغفور ہو کر مرا۔ جو آل محمدؐ کی محبت پر مرا وہ تائب ہو کر مرا۔ جو آل محمدؐ کی محبت میں مرا مومن کامل الایمان بن کر مرا۔

خبردار! جو محبت آل محمدؐ پر مرا اسے پہلے ملک الموت پھر منکر نکیر جنت کی

خوشخبری دیتے ہیں۔ جو آل محمدؐ کی محبت میں مرا اللہ اس کی قبر میں جنت کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جو آل محمدؐ کی محبت میں مرا اللہ اس کی قبر کو ملائکہ رحمت کے لئے مقام زیارت بنا دیتا ہے۔

خبردار! جو آل محمدؐ کی محبت میں مرا وہ سنت اور جماعت کو قائم کرنے والا بن کر مرا۔ (یعنی اس نے سنت پیغمبرؐ کو نہیں چھوڑا اور اجتماع اسلامی سے جدا نہیں ہوا)۔

خبردار! جو آل محمدؐ کی دشمنی میں مرا بروز قیامت اس حالت میں مبعوث ہوگا کہ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: "یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے۔"

خبردار! جو بھی آل محمدؐ کی دشمنی میں مرا کافر ہو کر مرا۔

خبردار! جو بھی آل محمدؐ کی دشمنی میں مرا وہ جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکے گا۔

تیسری فصل

اقوال علماء

(۳) گیارہ افراد پر سلام نہیں کرنا چاہئے: یہودی، نصرانی، جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو تو اس وقت نمازیوں پر سلام نہیں کرنا چاہئے۔ جو شخص حمام میں برہنہ ہو کر نہا رہا ہو۔ جو اذان و اقامت میں مصروف ہو۔ جو قرآن مجید پڑھ رہا ہو۔ جو حدیث کی روایت اور علمی مذاکرہ میں مصروف ہو۔ جو چوپڑ اور شطرنج کھیلتا ہو۔ جس کا پیشہ گانا بجانا ہو۔ جو کبوتر بازی کرتا ہو اور ہر وہ شخص جو گناہ میں مصروف ہو۔ جو قضائے حاجت میں مصروف ہو نیز نامحرم عورت کو سلام نہیں کرنا چاہئے۔

(۴) ایک عالم کا قول ہے کہ گیارہ اشیاء حافظہ تیز کرتی ہیں: حلال غذا کھانا۔ میٹھی اشیاء کھانا۔ گوشت کھانا۔ دال کھانا۔ آیت الکرسی کو بکثرت پڑھنا۔ ہمیشہ باوضو رہنا۔

رو بقبلہ بیٹھنا۔ والدین کی اطاعت۔ علماء کی زیارت اور ان کے چہرے کو دیکھنا۔ علماء کے فرامین کوبغور سننا اور ان پر عمل کرنا۔ رات کو عبادت اوراطاعت میں بسر کرنا۔

(۵) ایک دیندار کا قول ہے کہ گیارہ اشیاء خوشی کا موجب ہیں : سورہ یٰسین کی تلاوت۔ باوضو رہنا۔ مسواک کرنا۔ آب جاری میں نہانا۔ آب جاری میں بیٹھنا۔ احباب سے گفتگو کرنا۔ غیر ضروری بالوں کو صاف کرنا۔ سر منڈوانا۔ ناخن تراشنا۔ عبادت و اطاعت میں مصروف رہنا۔ نماز باجماعت کی پابندی۔

(۶) ایک عالم کا قول ہے کہ گیارہ اشیاء جلدی بڑھاپے کا موجب ہیں : بکثرت مجامعت۔ عرق گلاب سے سر کو دھونا۔ آدھی رات کو پانی پینا۔ آستین سے چہرہ صاف کرنا۔ کھڑے ہو کر پانی پینا۔ قضائے حاجت کے لئے زیادہ دیر بیت الخلاء میں بیٹھنا۔ بلا ضرورت خارش کرنا۔ بوقت مباشرت گفتگو کرنا۔ شرم گاہ کی طرف دیکھنا۔ اوندھے منہ لیٹنا۔ غم و رنج۔

(۷) ایک عالم کا قول ہے کہ گیارہ چیزیں درازی عمر کا باعث ہے : زیادہ صدقہ دینا۔ زیادہ دعا مانگنا۔ والدین کی اطاعت۔ نماز شب۔ طلوع فجر سے پہلے استغفار۔ نوافل یومیہ کی پابندی۔ نماز باجماعت۔ مومنین کے حق میں دعا کرنا۔ قرآن مجید کی بکثرت تلاوت۔ ظاہر و باطن میں یاد خدا رکھنا۔ نبی کریمؐ کی آل پر درود بھیجنا۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد.

(۸) ایک اور عالم نے کہا : ناپسندیدہ اوصاف کی جڑیں گیارہ ہیں : زیادہ کھانا۔ کلام کی شدید خواہش۔ غصہ۔ حسد۔ مال کی محبت۔ منصب و جاہ کی محبت۔ تکبر۔ خود پسندی۔ ریاکاری۔ فخر کرنا۔ بخل۔

(۹) اوصاف حمیدہ کی گیارہ جڑیں ہیں : توبہ۔ خوف خدا۔ امید۔ زہد۔ بردباری۔ شکر۔ اخلاص۔ سچائی۔ قضا پر راضی رہنا۔ لوگوں سے محبت۔ موت کی یاد۔

بارھواں باب

(بارہ کے عدد پر نصیحتیں)

پہلی فصل

احادیث نبویہؐ علی صاحبہا آلاف التحیة

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز جماعت میں سستی کرے، اللہ اسے بارہ قسم کی سزائیں دے گا۔ تین سزائیں دنیا میں ملیں گی، تین قبر میں، تین موت کے وقت اور تین سزائیں قیامت کے دن ملیں گی۔

دنیاوی سزائیں: اللہ اس کی کمائی سے برکت ہٹالے گا۔ اس کے چہرے سے صالحین کی علامت دور ہو جاتی ہے۔ مومنین کے دلوں میں وہ مبغوض قرار پائے گا۔

وقت نزع کی سزائیں: موت کے وقت پیاسا ہو کر مرے گا۔ بھوکا ہو کر مرے گا۔ سخت خوف و ہراس میں مبتلا ہو کر مرے گا۔

قبر کی سزائیں: منکر و نکیر اس پر سختی کریں گے۔ اس کی قبر میں ہمیشہ تاریکی رہے گی لحد تنگ ہو گی۔

قیامت کی سزائیں: حساب کی سختی۔ اللہ کی ناراضگی۔ دوزخ کا عذاب۔

(۲) مسواک کرنے کے دس فائدے ہیں: منہ کو پاک کرتی ہے۔ خدا کی رضامندی کا موجب ہے۔ دانتوں کو سفید کرتی ہے۔ مسوڑوں کی پیپ ختم کرتی ہے۔ بلغم کو کم اور بھوک کو بڑھاتی ہے۔ نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ سنت پیغمبرؐ ہے۔

ملائکہ کے آنے کا سبب ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔ تلاوت میں آسانی اور مہارت ہوتی ہے۔ مسواک کرنے کے بعد دو رکعت نماز بغیر مسواک کے ستر رکعت نماز کے برابر ہے۔

دوسری فصل

امیرالمومنین علیہ السلام کے فرمودات

(۳) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: پرہیزگاروں کی بارہ نشانیاں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ سچ بولنا، امانت کی ادائیگی، عہد کی وفا، فخر نہ کرنا، صبر، صلہ رحم، کمزوروں پر رحم، عورتوں سے کم رغبت رکھنا، احسان، خوش خوئی، بردباری، ایسے کاموں میں عقل کی پیروی جو قربِ خدا کا باعث ہیں۔ ان لوگوں کے لئے طوبیٰ اور نیک انجام ہے۔ طوبیٰ ایک درخت کا نام ہے جو بہشت میں ہے اس کی جڑ خانہ رسول اللہؐ میں ہے اور ہر مومن کے گھر میں اس کی ایک شاخ پہنچی ہوئی ہے کہ جو میوہ چاہتا ہے اس سے حاصل کر لیتا ہے۔ ہاں اے مسلمانو! ان بے کراں نعمتوں سے دل لگاؤ۔ مومن خود کو تکلیف میں رکھتا ہے اور دوسروں کو اس کے وجود سے آرام ملتا ہے۔ جب رات آتی ہے تو اپنا چہرہ خاک پر رکھتا ہے اور خدا کے لئے اپنے بدن کے شریف ترین اعضاء کو فرش زمین پر بچھا دیتا ہے اور اپنے پیدا کرنے والے سے آگ سے نجات کے لئے راز و نیاز کرتا ہے۔ ہاں اے لوگو! ایسے ہو جاؤ۔

(۴) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں نے تورات کی بارہ آیات کا عربی میں ترجمہ کیا ہے اور روزانہ تین مرتبہ ان آیات کو پڑھتا ہوں۔

۱۔ اللہ اپنے بندے سے کہتا ہے کہ جب تک میری حکومت تجھ پر قائم ہے۔

اس وقت تک کسی سلطان سے خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے اور میری شاہی کبھی ختم نہیں ہوگی۔

۲۔ مجھے پاکر کبھی کسی سے مانوس نہ ہوتا کیونکہ میرے خزانے ہمیشہ بھرے رہتے ہیں۔ (اس عبادت میں غلطی معلوم ہوتی ہے قاعدہ کی رو سے اس طرح ہونا چاہئے تھا: کیونکہ میرے خزانے بھرے ہوئے ہیں اس لئے کسی اور سے امید مت لگانا اور میرے خزانوں سے پیوستہ رہنا)۔

۳۔ مجھے پاکر کسی دوسرے کی تلاش نہ کر مجھے ہمیشہ اپنے قریب پاؤ گے۔

۴۔ فرزند آدم! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تو بھی مجھ سے محبت کر۔

۵۔ جب تک تو صراط کو عبور نہ کرلے اس وقت تک قہر سے بے خوف نہ رہنا۔

۶۔ فرزند آدم! میں نے تمام اشیاء کو تیرے لئے بنایا اور تجھے اپنے لئے بنایا، پھر کیوں تو مجھ سے بھاگتا ہے؟

۷۔ فرزند آدم! میں نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے بنایا پھر لوتھڑے سے بنایا، تیری تخلیق سے میں نہیں تھکا، کیا تیری روٹی مجھے تھکادے گی۔

۸۔ اپنے نفس کی وجہ سے تو مجھ سے ناراض ہوتا ہے لیکن میری وجہ سے تو اپنے نفس پر ناراض نہیں ہوتا۔

۹۔ فرزند آدم! میں نے تجھ پر کچھ فرائض مقرر کئے ہیں اور تیری روٹی اپنے ذمہ لگائی ہے پھر بھی تو میرے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے لیکن میں نے بندہ پروری میں کوئی کمی نہیں کی۔

۱۰۔ تجھ سے ہر محبت کرنے والا اپنے مفاد کی خاطر محبت کرتا ہے لیکن میں تجھ سے تیرے مفاد کے لئے محبت کرتا ہوں۔

۱۱۔ فرزند آدم! جس طرح سے میں نے تجھ سے کل کے عمل کا مطالبہ نہیں کیا

تو بھی مجھ سے کل کی روزی طلب نہ کر۔

۱۲۔ اگر تو میری تقسیم پر راضی رہا تو میں تجھے اجر کے ساتھ ساتھ تیرے دل اور بدن کو راحت دوں گا۔ اگر تو میری تقسیم پر راضی نہ ہوا تو میں تجھ پر دنیا کو مسلط کردوں گا جہاں تو جانوروں کی طرح دوڑتا پھرے گا پھر بھی میری تقسیم کردہ روزی سے زیادہ حاصل نہیں کر سکے گا۔ علاوہ ازیں تو عذاب کا حقدار بھی بنے گا۔

ایک سے بارہ تک

(۵) عطا بن طاؤس کا بیان ہے کہ یہودیوں کا ایک گروہ حضرت عمرؓ بن خطاب کے دور حکومت میں ان کے پاس آیا اور کہا: تم اس وقت اپنے نبیؐ کے جانشین ہو، ہم تمہارے پاس کچھ سوالات دریافت کرنے آئے ہیں۔ اگر تم نے ان سوالات کے جوابات دے دیئے تو ہم تمہاری تائید و تصدیق کرتے ہوئے مسلمان ہو جائیں گے۔

حضرت عمرؓ نے کہا: اپنے سوال بتاؤ۔

انہوں نے کہا: آپ ہمیں بتائیں سات آسمانوں کے تالے کیا ہیں اور ان کی چابیاں کونسی ہیں؟ آپ ہمیں یہ بھی بتائیں کہ وہ کونسی قبر تھی جو اپنے مدفون کو لے کر چلتی رہی؟ آپ ہمیں اس ڈرانے والے کی نشاندہی کریں جو نہ جن تھا نہ انسان تھا، اس کے باوجود بھی اس نے اپنی قوم کو ڈرایا؟ ہمیں ایسی جگہ بتائیں جہاں ایک بار سورج چمکا تھا دوبارہ سورج نہیں چمکا؟ ایسی پانچ اشیاء بتائیں جو نہ تو صلب پدر میں رہیں اور نہ شکم مادر میں رہیں؟ وہ ایک کون ہے جس کا دوسرا نہیں، وہ دو کون سے ہیں جن کا تیسرا نہیں، وہ تین کونسے ہیں جن کا چوتھا نہیں، وہ چار کونسے ہیں جن کا پانچواں نہیں، وہ پانچ کون سے ہیں جن کا چھٹا نہیں، وہ چھ کونسے ہیں جن کا ساتواں نہیں، وہ

سات کونسے ہیں جن کا آٹھواں نہیں، وہ آٹھ کونسے ہیں جن کا نواں نہیں، وہ نو کونسے ہیں جن کا دسواں نہیں، وہ دس کونسے ہیں جن کا گیارہواں نہیں، وہ گیارہ کونسے ہیں جن کا بارہواں نہیں، وہ بارہ کونسے ہیں جن کا تیرہواں نہیں ہے؟

یہ عجیب و غریب سوالات سن کر حضرت عمرؓ نے سر جھکالیا۔ کافی دیر کے بعد سر اٹھا کر ان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا: تم نے عمرؓ سے وہ سوال پوچھے ہیں جن کا جواب عمرؓ کے پاس نہیں ہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابن عم تمہیں اس کا جواب دیں گے۔

پھر ایک شخص کو بھیج کر امام علیؑ کو بلوایا۔ جب آپؑ آئے تو حضرت عمرؓ نے عرض کی: جناب یہودیوں کے اس گروہ نے مجھ سے چند مسائل دریافت کئے اور وعدہ کیا ہے کہ اگر انہیں ان کے جواب بتلا دیئے گئے تو یہ مسلمان ہو جائیں گے۔ آپ مہربانی فرما کر ان سوالات کے جواب دیں۔

امام علی علیہ السلام نے یہودیوں سے فرمایا کہ اپنے سوالات پیش کرو۔ یہودیوں نے اپنے سوالات پیش کئے تو امام علیؑ نے فرمایا:

۱۔ آسمانی قفل شرک ہے کیونکہ مشرک کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور اس کی چابی لا الہ الا اللّٰہ کہنا ہے۔

۲۔ جو قبر اپنے مُردے کو لے کر چلتی رہی وہ حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی ہے جو انہیں اپنے شکم میں آپؑ کو لے کر سات سمندروں میں پھرتی رہی تھی۔

۳۔ ایسا ڈرانے والا جو جن و انس سے نہیں لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی قوم کو ڈرایا، وہ وہی چیونٹی ہے جس نے اپنی قوم کو حضرت سلیمانؑ کی قوم سے ڈرا کر نصیحت کی تھی کہ اپنی رہائش گاہوں میں داخل ہو جاؤ تاکہ تمہیں سلیمانؑ اور ان کا لشکر بے علمی میں پامال نہ کردے۔

۴۔ وہ مقام جہاں صرف ایک مرتبہ سورج چمکا وہ بحیرہ قلزم ہے جہاں سے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو لیکر گزرے تھے اور فرعون والے غرق ہوگئے تھے۔

۵۔ وہ اشیاء جو رحم مادر اور صلب پدر میں نہیں رہیں وہ یہ ہیں: حضرت آدمؑ، حضرت حواؑ، عصائے حضرت موسیٰ، ناقہ ء حضرت صالحؑ، حضرت اسمٰعیلؑ کے بدلے ذبح ہونے والا دنبہ۔

۶۔ وہ ایک جس کے ساتھ دوسرا نہیں وہ اللہ ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

۷۔ وہ دو جن کا تیسرا نہیں، حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ ہیں۔

۸۔ وہ تین جن کا چوتھا نہیں، جبرئیلؑ، میکائیلؑ، اسرافیلؑ۔

۹۔ وہ چار جن کا پانچواں نہیں، توارت، زبور، انجیل، قرآن۔

۱۰۔ وہ پانچ جن کا چھٹا نہیں، وہ روز و شب کی پنجگانہ نمازیں ہیں۔

۱۱۔ وہ چھ جن کا ساتواں نہیں، وہ اللہ کا فرمان ہے **ولقد خلقنا السموات والارض وما بینهما فی ستة ایام.** (سورۂ قٓ آیت ۳۸) یعنی ہم نے آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں خلق کیا۔

۱۲۔ وہ سات جن کا آٹھواں نہیں، وہ سات آسمان ہیں **و بنینا فوقکم سبعا شدادا.** (سورۂ انبیاء آیت ۲۲) یعنی ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔

۱۳۔ وہ آٹھ جن کا نواں نہیں، وہ رب کے عرش کو اٹھانے والے فرشتے ہیں **ویحمل عرش ربك فوقهم یومئذ ثمانیة.** (سورۂ حاقہ آیت ۱۷) یعنی اس دن تیرے رب کے عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

۱۴۔ وہ نو جن کا دسواں نہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملنے والی نشانیاں ہیں۔

۱۵۔ وہ دس جن کا گیارہواں نہیں، دس راتیں ہیں جن کی اللہ نے قسم کھائی ہے **والفجر ولیال عشر.** (سورۂ فجر آیت ۲) یعنی فجر کی قسم اور دس راتوں کی قسم۔

۱۶۔ وہ گیارہ جس کا بارہواں نہیں، حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی ہیں یآ ابت انی رایت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتھم لی ساجدین. (سورۂ یوسف آیت ۴) یعنی اباجان! میں نے گیارہ ستاروں، سورج اورچاند کو دیکھا کہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

۱۷۔ وہ بارہ جس کا تیرہواں نہیں، ضرب کلیمیؑ کے اثر سے پھوٹنے والے بارہ چشمے ہیں اضرب بعصاك الحجر فانفجرت منه اثنتا عشرة عینا. (سورۂ بقرہ آیت ۶۰) یعنی اپنے عصا کو پتھر پر مارو، اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔

یہ جوابات سن کر یہودیوں نے کہا: نشھد ان لا اله الا اللّٰه و ان محمدا رسول اللّٰه. یعنی ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰؐ اللہ کے رسول ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ آپ واقعی رسول مقبول کے ابن عم ہیں۔

پھر حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ رسول اللہؐ کے بھائی ہیں اور تجھ سے زیادہ اس منصب کے حقدار ہیں۔

پھر وہ سب مسلمان ہو گئے اور اسلام کے وفادار رہے۔

(بشرطیکہ یہ حدیث سند کی رو سے مکمل ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ مطالب اسرائیلی کتابوں میں موجود تھے اور برائے اطلاع اور مسلمانوں کے علم کا اندازہ کرنے کے لئے ان مختلف مسائل کو خلفاء سے پوچھا گیا اور ان کے جواب دے دینے کو دلیل حقانیت شمار کیا گیا اور ظاہر ہے کہ مسائل کاملاً فقیرانہ ہیں اور جوابات بھی ذوق سائل کے مطابق دیئے گئے۔

اس کے علاوہ بعض سوالات میں ابہام ہے۔ مثلاً اعداد کی تکرار کہ دو کیا ہیں اور تین کیا ہیں یعنی کیا؟ اور دو کے لئے آدمؑ و حواؑ کا انتخاب یا تین کے لئے تین فرشتوں کا انتخاب کوئی واضح وجہ نہیں رکھتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوالات صحیح نقل

نہیں ہوئے۔ اس کے علاوہ یہ سوال کہ پانچ چیزیں کونسی ہیں جو رحم مادر سے خلق نہیں ہوئیں۔ جواب میں عصائے موسیٰ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس صورت میں کہ عصا بصورت اژدہا تھا اور اژدہے نے شکم مادر میں قرار نہیں پکڑا تھا۔ پس سوال شاید یوں تھا: وہ پانچ زندہ موجود کونسے ہیں جو غیر طبیعی انداز میں دنیا میں آئے؟ مترجم فارسی)

تیسری فصل

بارہ ائمہؑ کے لئے مروی احادیث

(۶) عبداللہ بن مسعود نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد میرے بارہ جانشین ہوں گے جیسا کہ بنی اسرائیل میں بارہ نقیب ہوئے تھے۔

(۷) جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ میرے بعد بارہ امیر ہوں گے۔ ایک اور جملہ بھی کہا جسے میں نہیں سن سکا۔ لوگوں نے بتایا وہ جملہ یہ تھا کہ وہ سب قریش سے ہوں گے۔

(۸) سلیم بن قیس ہلالی نے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ امام حسین علیہ السلام آپؐ کی گود میں تشریف فرما تھے، حضور پاکؐ ان کی آنکھوں کو بوسہ دے رہے تھے اور ان کے منہ کو چوم کر فرمارہے تھے کہ تو سردار ہے، سردار کا بیٹا ہے، سردار کا بھائی ہے، امام ابن امام اور برادر امام ہے اور ائمہ کا باپ ہے۔ ان میں سے نواں بیٹا قائم آل محمدؐ ہوگا۔

(۹) امیرالمومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں تین مرتبہ مبارک ہو، میری امت کی مثال اس بادل جیسی ہے جس کے متعلق کوئی پتا نہ ہو کہ اس کی ابتداء اچھی ہے یا انتہا اچھی ہے۔ میری امت کی مثال ایک باغ کی ہے جس کا پھل ایک سال بہت سے لوگوں نے کھایا ممکن ہے آئندہ سال پہلے سال سے بھی عمدہ اور اچھا پھل پیدا ہو اور اس سے زیادہ لوگ مستفید ہوں۔ ایسی امت ہلاک کیسے ہوگی جس کی ابتداء مجھ سے ہو اور میرے بعد بارہ سعید اور صاحبان دانش خلیفہ ہونگے اور جس امت کے آخر میں مہدیؑ اور مسیحؑ ہوں۔

البتہ کچھ ذلیل اور رسوا ہوں گے جو ضرور ہلاک ہوں گے۔ ان کا مجھ سے کوئی تعلق نہ ہوگا اور میرا ان سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

تتمہ

تقویٰ کے بارہ فوائد

(۱۰) بعض عارفین کا فرمان ہے کہ دنیا و آخرت کی جملہ اچھائیاں ایک لفظ میں جمع ہیں اور وہ ہے تقویٰ۔ قرآن مجید میں تقویٰ کے بارہ فوائد بیان کئے گئے ہیں:

* متقی مدح و ثنا کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وان تصبروا وتتقوا فان ذالك من عزم الامور. (سورۂ آل عمران آیت ۱۸۶) یعنی اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو، یہ یقیناً عزیمت کے کاموں میں سے ہے۔
* تقویٰ باعث حفاظت و نگرانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وان تصبروا وتتقوا لا یضرکم کید هم شیئاً. (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۰) یعنی اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی سازشیں تمہیں کوئی نقصان نہیں دیں گی۔
* تقویٰ تائید و نصرت کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان اللّٰہ مع الذین

اتقوا. (سورۂ نحل آیت ۱۲۸) یعنی اللہ (کی تائید و نصرت) متقین کے ساتھ ہے۔

* تقویٰ تکالیف سے نجات اور رزق حلال کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ومن یتق اللّٰہ یجعل له مخرجاً و یرزقه من حیث لا یحتسب. (سورۂ طلاق آیت ۳) یعنی جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا راستہ بنائے گا اور وہاں سے رزق دے گا جہاں سے گمان بھی نہیں ہوگا۔

* تقویٰ اصلاح عمل کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یآایھا الذین امنوا اتقو اللّٰہ وقولوا قولا سدیدا ٥ یصلح لکم اعمالکم. (سورۂ احزاب آیات ۷۰ و ۷۱) یعنی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور پختہ بات کرو، اللہ تمہارے کاموں میں اصلاح کرے گا۔

* تقویٰ گناہوں کی معافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ویغفر لکم ذنوبکم. (سورۂ احزاب آیت ۷۱) یعنی تمہارے گناہ معاف کرے گا۔

* تقویٰ سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان اللّٰہ یحب المتقین. (سورۂ آل عمران آیت ۷۶) یعنی سوائے اس کے نہیں، اللہ صرف متقین کو دوست رکھتا ہے۔

* تقویٰ سے اعمال قبول ہوتے ہیں۔ انما یتقبل من المتقین. (سورۂ مائدہ آیت ۲۷) بے شک اللہ متقین ہی سے قبول کرتا ہے۔

* بزرگواری اور عزت اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم. (سورۂ حجرات آیت ۱۳) یعنی بالتحقیق اللہ کے نزدیک وہی مکرم ہے جو زیادہ متقی ہے۔

* دنیا و آخرت کی خوشخبری نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الذین امنوا

و کانوا یتقون لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاخرۃ. (سورۂ یونس آیت ۶۴) یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے، دنیاوی زندگی اور آخرت میں ان کے لئے خوشخبری ہے۔

* تقویٰ دوزخ سے نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ثم ینجی اللّٰہ الذین اتقوا. (سورۂ زمر آیت ۶۱) یعنی پھر اللہ تقویٰ رکھنے والوں کو نجات دیگا۔
* تقویٰ کا بہترین ثمر ہمیشہ کی جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اعدت للمتقین۔ (سورۂ آل عمران آیت ۱۳۳) یعنی جنت متقین کے لئے تیار کی گئی ہے۔

لہذا تقویٰ کو عظیم خزانہ، بہترین غنیمت، خیر کثیر اور فوز کثیر تصور کرنا چاہئے۔ ایک شاعر نے کہا ہے:

اذا آل حالك ذا ضيقة ویقصر رزقك عما یجب

فراقب تقی اللّٰہ مبحانہ یتلك الامانی کما ترتقب

ومن یتق اللّٰہ یجعل لہ (مخرجا) ویرزقہ من حیث لا یحتسب

یعنی جب کبھی تیرا حال سخت ہو اور روزی تنگ ہو جائے۔ خدا کا تقویٰ اختیار کر تاکہ آرزوئیں بر آئیں۔ کہ جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے (راہِ نجات اس کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے) اور وہاں سے رزق پاتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

(۱۱) علم حاصل کرنے کے متعدد آداب ہیں جن کو ایک طالب علم کو بجالانا چاہئے: تاہم بارہ ذمہ داریوں میں سے ایک سے جس کا قرآن مجید میں خضرؑ و موسیٰؑ کے واقعہ میں تذکرہ کیا گیا ہے یہاں استفادہ کیا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ سے کہا کہ آیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کی پیروی کروں اس التجا کے ساتھ کہ اس رشد و ہدایت سے جو آپ کو حاصل ہوئی ہے مجھے بھی عنایت کریں گے۔

* خود کو پیرو گردانا یہ بذات خود تواضع کی ایک قسم ہے۔
* کلمہ "ھل" کے ساتھ اجازت مانگنا بھی انکساری کا کمال ہے۔
* استاد کے علم کا اعتراف کرنا اور اپنے لئے علم طلب کرنا۔
* بزرگی کا اعتراف نعمت ہے کہ تعلیم سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اس ہدایت میں سے جو خدا نے آپ کو عطا کی ہے مجھے بھی عطا کیجئے اور اس جملے کا مفاد یہ ہے کہ تمام الطاف جو خدا نے آپ پر کئے ہیں آپ مجھے بھی ان میں سے کچھ شریک کیجئے۔ لہذا حدیث میں آیا ہے کہ میں اس کا غلام ہو جاؤں گا جو مجھے تعلیم دے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی کسی کو ایک مسئلہ بتائے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے۔
* استاد سے علم کے حصول کے لئے شروع سے اس کے سامنے سر تسلیم خم رکھنا چاہئے اور اس سے جھگڑنا نہیں چاہئے۔
* بغیر قید اور شرط کے استاد کی پیروی کرنی چاہئے۔ (چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے بھی کوئی قید نہیں لگائی) اور یہ بھی انتہائی انکساری ہے۔
* ابتداء میں پیروی، پھر تعلیم، پھر خدمت، پھر تحصیل علم۔ (خدمت کے بارے میں بعد کی آیت سے استفادہ ہوتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ نے کہا: ولا اعصي لك امرا یعنی میں کسی معاملے میں آپکی نافرمانی نہیں کرونگا۔
* علم کے علاوہ استاد سے کسی اور چیز کا سوال نہیں کرنا چاہئے۔ جیسے مال و منصب کی طمع جیسا کہ حضرت موسیٰؑ نے کہا: میں آپ کی پیروی کروں گا تاکہ آپ مجھے تعلیم دیں۔ یعنی آپ کی پیروی صرف حصول علم کے لئے اختیار کرتا ہوں۔
* علم کی وجہ سے استاد کی تعظیم و احترام۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اس علم

سے جو آپ کو ملا ہے یعنی اعتراف کیا کہ وہ علم جو آپ پر خدا کی عنایت ہے۔

* ہدایت و رہنمائی کی طلب، یعنی اگر یہ نہ ہو تو ضلالت و گمراہی کا باعث ہوگا اور اقراری عمل، علم کی شدید ضرورت اور استاد کے سامنے کمال تواضع سے حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اس ہدایت سے جو آپ کو حاصل ہوئی ہے مجھے بھی عطا کیجئے۔

* حضرت خضرؑ کے علم میں تھا کہ یہ موسیٰ بنی اسرائیل پر نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں، ان پر تورات نازل ہوئی ہے اور یہ خداوند عالم سے باتیں کر چکے ہیں۔ نیز انہیں کئی معجزات عطا ہوئے ہیں اور ان سب خوبیوں کے باوصف نہایت ادب و انکسار کے ساتھ علم حاصل کرنے آئے ہیں لیکن ان سب مقدمات کے باوجود حضرت خضرؑ نے مقام علم اور استاد کے رشتہ کی مناسبت سے ان سے عزت اور متانت سے بات کی اور جملہ "تم میری مصاحبت کی قدرت نہیں رکھتے" سے اپنی طاقت اور حضرت موسیٰؑ کی ناتوانی کی نشاندہی کی۔ یہ اظہار جلالت اس مقام علمی کی وجہ سے تھا جو انہیں حاصل تھا۔ (یہ آخری مطلب آداب ہے کہ جس کا استاد خیال رکھتے ہیں)۔

عدد وار بارہ احادیث

(۱۲) برادر عزیز! خدا ہمیں اور آپ کو اپنی رضا جوئی کی توفیق عطا کرے۔ میں نے جب یہ کتاب لکھنی شروع کی تو اعداد کی ترتیب کے مطابق احادیث نبویہ علی صاحبها آلاف التحية جمع کی ہیں اس وقت ہم بارہویں باب کی تکمیل کر رہے ہیں اور اس کے بعد کے ابواب میں پوری طرح ترتیب قائم نہیں رہ سکے گی۔ لہذا ہم پھر اس مقام پر بطور تبرک بارہ احادیث نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کی راحت زبان کی حفاظت میں ہے۔

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے اندر دو واعظ چھوڑ کر جارہا ہوں، ایک ناطق ہے، دوسرا صامت ہے۔ ناطق قرآن ہے اور صامت موت ہے۔

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام حروف میں تین حرف افضل ہیں۔ فقر، علم، زہد۔

۴۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتا جب تک وہ چار چیزوں کو نہ چھوڑ دے۔ بخل۔ جھوٹ۔ خدا کے متعلق بدگمانی۔ تکبر۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے: یااللہ مجھے مکار دوست سے محفوظ رکھنا جو میری نیکی دیکھ کر چھپادے اور برائی دیکھ کر اس کی تشہیر کرے۔

۵۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس میں پانچ اوصاف نہ ہوں۔ خدا پر توکل، اپنے امور اللہ کے حوالے کردینا، امر الٰہی کی اطاعت، قضائے الٰہی پر راضی رہنا، اللہ کی آزمائش پر صبر کرنا۔ جو شخص اللہ کے لئے کسی سے محبت کرے اور اللہ کے لئے کسی سے بغض رکھے اور اللہ کی وجہ سے کسی کو عطا کرے اور اللہ کی وجہ سے کسی کو محروم رکھے، اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کی۔

۶۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک صحابیؓ نے له مقاليد السموٰت والارض. (سورۂ زمر آیت ۶۲) یعنی اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی چابیاں ہیں، کی آیت مبارک کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: تم نے ایک عظیم چیز کے متعلق مجھ سے سوال کیا تمہارے علاوہ مجھ سے یہ سوال کسی نے نہیں کیا اور زمین و

آسمان کی چابی یہ دعا ہے۔ لا الہ الاّ اللّٰہ واللّٰہ اکبر وسبحان اللّٰہ والحمدُ للّٰہ واستغفرُ اللّٰہ ولا حولَ ولا قوۃَ الاّ باللّٰہ العلیّ العظیم ٥ ھُو الاوّلُ والاٰخرُ والظّاھرُ والباطنُ لہُ المُلکُ ولہُ الحمدُ یُحییٖ ویُمیتُ وھُو حیٌّ لاَ یمُوتُ بیدہِ الخیرُ وھُو علٰی کُلِّ شیءٍ قدیرٌ۔

جو شخص یہ دعا صبح وشام دس مرتبہ پڑھے گا اسے چھ باتیں نصیب ہوں گی :

* اللہ اس کی شیطان اور اس کے شر سے حفاظت فرمائے گا۔
* اللہ کریم اسے ایک قنطار ثواب عطا فرمائے گا جو میزان انصاف میں احد کے پہاڑ سے زیادہ وزنی ثابت ہوگا۔
* اللہ تعالیٰ اسے جنت میں اس مقام پر ٹھہرائے گا جہاں ابرار لوگ رہتے ہونگے۔
* اللہ اس کی شادی حور عین سے فرمائے گا۔
* اللہ بارہ فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے جو یہ کلمات رقِ منشور میں لکھیں گے اور قیامت میں اس کی گواہی دیں گے۔
* اسے چار آسمانی کتابوں کی تلاوت، ایک حج مقبول کا ثواب اور مقبول عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ اگر ان کلمات کے پڑھنے والا شخص اس رات یا اس دن یا اس مہینے میں فوت ہو جائے اسے شہداء کے زمرے میں محشور کیا جائیگا۔

۷۔ حضرت جبرئیل امینؑ ایک مرتبہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا : اللہ پاک درود و سلام کے بعد کہہ رہا ہے کہ میری اور آپؐ کی امت کے درمیان سات شرائط ہیں۔

* جو میری اطاعت کریگا۔ میں اس کی اطاعت قبول کرونگا اگرچہ کچھ کوتاہی بھی ہو۔ میں انہیں اس چیز کی تکلیف دیتا ہوں جو میرے کرم کے شایان شان ہوتی ہے اور میرا بندہ اپنی لیاقت وحیثیت کے مطابق عمل کرتا ہے۔

* آپؐ کی امت میں سے جو شخص توبہ کرے گا میں اسے دنیا سے اس طرح گناہوں سے پاک کر کے اٹھاؤں گا جس طرح شکم مادر سے بر آمد ہوا تھا۔
* میں اس کے سات اعضاء پر نظر ڈالتا ہوں اگر چھ مجرم ہوں اور ایک اطاعت گزار ہو تو میں ایک عضو کے سبب باقی چھ اعضاء کو معاف کر دوں گا۔
* آپؐ کی امت میں سے جو گناہ کرے اور جانے کہ اس کا ایک رب ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو میں اس کے گناہ معاف کر دوں گا۔
* میں ان پر بیماری کو مسلط کر کے ان کے گناہوں کو دھو ڈالوں گا۔
* میں ہر سال گرمیوں میں چالیس گرم دن اور سردیوں میں چالیس سرد دن ان کے لئے مقرر کروں گا تاکہ اس ذریعے سے انہیں آخرت کی سردی اور گرمی سے بچاؤں گا۔
* میں آپؐ کی امت کو افضل ایام اور افضل مہینے عطا کروں گا، ان ایام میں جو نیک عمل کرے گا میں اس کی نیکیوں میں اضافہ کروں گا، ان کے گناہ معاف کروں گا، اپنی رحمت کے ذریعے انہیں جنت میں داخل کروں گا۔

۸۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! اگر آٹھ اشخاص کی توہین ہو تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کریں:

* ایسے دستر خوان پر شریک طعام ہونے والا جسکی اسے دعوت نہ دی گئی ہو۔
* صاحب خانہ پر حکم چلانے والا۔
* اپنے دشمنوں سے اچھائی کی توقع رکھنے والا۔
* کمینہ خصلت لوگوں سے فضیلت کی امید رکھنے والا۔
* دو افراد کے کسی راز میں دخل دینے والا، جنہوں نے اسے شریک راز نہ بنایا ہو۔

* بادشاہ کی تحقیر کرنے والا۔
* جس مجلس کا اہل نہ ہو اس میں بیٹھنے والا۔
* ایسے شخص کو بات سنانے والا جو اس کی بات سننا پسند نہ کرتا ہو۔

۹ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! نو اشیاء نسیان (بھول) کا موجب ہیں۔ کھٹا سیب کھانا، دھنیا استعمال کرنا، پنیر کھانا، چوہے کا جھوٹا کھانا، قبروں کے کتبے پڑھنا، دو عورتوں کے درمیان چلنا، جوؤں کو زندہ زمین پر ڈال دینا، پشت گردن سے قصاص لینا، ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا۔

۱۰۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جماعت کے درمیان بیٹھے خطبہ دے رہے تھے آخر خطبہ میں آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے ہمارے اندر ایسے دس اوصاف جمع فرمائے جو اولین و آخرین میں کسی کے اندر جمع نہیں فرمائے۔ علم، حلم، حکم (حق حکومت)، نبوت، سخاوت، شجاعت، عدالت، طہارت، عفت، تقویٰ۔

ہم تقویٰ کا کلمہ ہیں، ہدایت کا راستہ ہیں، ہم ہی مثل اعلیٰ ہیں، ہم ہی حجت عظمیٰ اور عروۃ الوثقیٰ اور حبل اللّٰہ المتین ہیں، ہم وہی ہیں جن کی مودت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ چنانچہ حق سے گمراہی کیوں؟ تم کدھر جارہے ہو؟

۱۱۔ جابر بن عبداللہ کی روایت ہے کہ بشار نامی ایک یہودی نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جن ستاروں کو خواب میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا آپ ان ستاروں کے نام بتائیں۔

اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپؐ کے پاس جبرئیلؑ نے آکر آپؐ کو ان ستاروں کے نام بتائے۔

آپؑ نے دوسرے دن اس یہودی کو بلوا کر فرمایا: اگر میں تمہیں ان ستاروں کے نام بتادوں تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے؟ یہودی نے کہا: جی ہاں۔

آپؑ نے فرمایا: حضرت یوسف علیہ السلام نے جن ستاروں کو آسمان کے افق پر اپنے لئے سجدہ کرتے دیکھا تھا ان کے نام یہ ہیں۔ جریان، طارق، ذیال، ذوالکتفان، قابس، وثاب، عموران، فلیق، صبیح، صدوح، ذوالفرغ۔ اور ضیا و نور (یعنی سورج اور چاند)۔ یہی خواب حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو سنایا تو انہوں نے گیارہ ستاروں سے اپنے گیارہ بیٹے اور سورج چاند سے خود اپنی ذات اور بیوی مراد لی۔

بشار نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ نے بالکل درست فرمایا ہے اور کلمہ پڑھ کر مسلمان بن گیا۔

۱۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انسان کو دسترخوان کے بارہ آداب ضرور سیکھنے چاہئیں۔ چار آداب فرض ہیں، چار آداب سنت ہیں، اور چار غذا کھانے کے آداب ہیں۔

* دسترخوان کے چار فرائض یہ ہیں: جو غذا کھا رہا ہے اس کے متعلق علم ہونا چاہئے کہ یہ غذا حلال ہے یا حرام ہے، طعام کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا، آخر میں شکر کرنا، اللہ کی اس تقسیم پر راضی ہونا۔

* دسترخوان کے چار مستحبات یہ ہیں: بائیں پاؤں کے بل بیٹھنا، تین انگلیوں سے کھانا، اپنے سامنے سے کھانا، انگلیاں چاٹنا۔

* دسترخوان کے چار آداب یہ ہیں: چھوٹے چھوٹے لقمے بنانا، زیادہ چبانا، لوگوں کے چہروں کی طرف کم دیکھنا، دونوں ہاتھ دھونا۔

تیرھواں باب

(تیرہ کے عدد پر نصیحتیں)

(۱) امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسخ ہونے والے لوگوں کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا: لوگ تیرہ جانوروں کی صورت میں مسخ ہوئے ہیں۔ ہاتھی، ریچھ، سور، بندر، مل مچھلی(بغیر چھلکے کی مچھلی)، گوہ (چھپکلی کے قبیلے کا جانور)، چمگادڑ، دُعْمُوص [۱]، بچھو، مکڑی، خرگوش، سہیل، زہرہ۔

پھر نبی کریمؐ نے ان کے مسخ ہونے کے اسباب اس طرح بیان فرمائے:

۱۔ ہاتھی: یہ ایک لوطی مرد تھا، خشک و تر کو نہیں چھوڑتا تھا۔

۲۔ ریچھ: ایک بے حیا عورت نما مرد تھا جو لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیتا تھا۔

۳۔ خنزیر: قوم نصاریٰ کے وہ افراد تھے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے آسمانی دسترخوان کی درخواست کی تھی اور جب اللہ نے دسترخوان نازل فرمایا تو انہوں نے بے ادبی کی تھی۔

۴۔ بندر: قوم یہود کے وہ افراد جنہوں نے یوم سبت (ہفتہ) میں زیادتیاں کیں۔

۵۔ مل مچھلی: یہ وہ بے غیرت شخص تھا جو لوگوں کو اپنی بیوی کے ساتھ زنا کرنے کی دعوت دیتا تھا۔

۱۔ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جب جوہڑوں کا پانی زمین میں جذب ہوتا ہے وہ اس وقت جوہڑوں میں رہتا ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ دو سروں والا کیڑا ہے۔

۶۔ گوہ: وہ اعرابی شخص جو عازمین حج کا سامان چوری کرتا تھا۔

۷۔ چمگادڑ: وہ رات کے وقت کھجور چوری کرتا تھا۔

۸۔ دُعْمُوص: یہ چغل خور تھا اور دوستوں میں جدائی ڈالا کرتا تھا۔

۹۔ بچھو: یہ بد زبان شخص تھا، کوئی اس کی بد زبانی سے محفوظ نہیں تھا۔

۱۰۔ مکڑی: یہ اپنے شوہر کے حق میں خیانت کرنے والی عورت تھی۔

۱۱۔ خرگوش: یہ وہ عورت تھی جو ماہواری کے بعد غسل نہیں کرتی تھی۔

۱۲۔ سہیل: یہ یمن میں عشر وصول کرنے والا مرد تھا۔

۱۳۔ زہرہ: یہ عورت بنی اسرائیل کے بادشاہ کی بیوی تھی اور ہاروت و ماروت اسی پہ فریفتہ تھے۔ اسکا نام ناہیل تھا اور لوگ کہتے ہیں کہ اسکا نام ناہید تھا۔

(یہ جانور مسخ شدہ انسان نہیں ہیں بلکہ انسانوں کو ان جانوروں کی صورت میں خداوند عالم نے ان کے گناہوں کے سبب مسخ کیا تھا)۔

سہیل و زہرہ کے متعلق شیخ صدوقؒ کی تحقیق

شیخ صدوق رحمتہ اللہ کا فرمان ہے کہ لوگ زہرہ و سہیل کے متعلق یہ غلط گمان کرتے ہیں کہ یہ آسمان کے ستارے ہیں۔

درحقیقت یہ ستارے نہیں بلکہ دو دریائی جانور ہیں جن کا نام آسمانی ستاروں پر رکھا گیا ہے جس طرح سے آسمانی بروج کے نام زمین کے جانوروں پر رکھے گئے ہیں۔ جیسے حمل (مینڈھا)، ثور (بیل)، سرطان (کیکڑا)، عقرب (بچھو)، حوت (مچھلی)، جدی (بکرا)۔

سمندر کے دو جانوروں کے نام آسمانی ستاروں کے نام پر اس وجہ سے رکھے

گئے ہیں کہ جس طرح سے ان دو ستاروں کو دیکھنا اور مشاہدہ کرنا مشکل ہے اسی طرح سے یہ دو جانور بھی سمندر کی گہرائی میں رہتے ہیں اس طرح سے ان کا مشاہدہ بھی بڑا مشکل ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ خداوند عالم ہرگز گناہگاروں کو اجرامِ نورانی کی صورت میں مسخ نہیں کرتا کہ جو خشکی اور سمندر میں لوگوں کی رہنمائی کا سبب ہیں اور اس دن تک رہیں گے جب تک آسمان و زمین ہیں۔ بلکہ جتنے لوگ مسخ ہوئے وہ لوگ (بعض روایات کے مطابق) تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہے اور اپنی نسل نہیں بڑھا سکے۔ ان مسخ شدہ حیوانات کے نام بطور مجاز رکھے گئے ہیں کیونکہ وہ انہی کی شکلوں پر تھے لیکن جن جانوروں کی شکل میں وہ مسخ ہوئے تھے ان جانوروں کو کھانا حرام قرار دیا گیا ہے تاکہ ان کے عذاب کو کم نہ سمجھا جائے۔ یہ وضاحت محمد بن جعفر اسدی نے ہمارے لئے بیان کی (گفتارِ مرحوم صدوق از کتاب خصال)۔

تیرہ فضائل مرتضیٰؑ بزبان مصطفیٰؐ

(۲) حضرت جابر بن عبداللہ کا قول ہے کہ میں نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے: اللہ نے علیؑ کو کچھ ایسے فضائل عطا فرمائے ہیں کہ پوری دنیا والوں کو ان میں سے ایک فضیلت بھی نصیب ہوتی تو یہ ان کے لئے فخر کے لئے کافی ہوتی۔

۱۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ. جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔

۲۔ علی منی کھارون من موسیٰ. علیؑ مجھ سے ایسے ہے جیسے موسیٰؑ سے ہارونؑ۔

۳۔ علی منی وانا منہ. علیؑ مجھ سے اور میں علیؑ سے ہوں۔

۴۔ علی منی کنفسی، طاعته طاعتی و معصیته معصیتی. علیؑ مجھ سے بمنزلہ میری جان کے ہے، اس کی اطاعت میری اطاعت اور اس کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔

۵۔ حرب علی حرب اللّٰہ وسلم علی سلم اللّٰہ. علیؑ سے جنگ اللہ سے جنگ اور علیؑ سے صلح اللہ سے صلح ہے۔

۶۔ ولی علی ولی اللّٰہ وعدو علی عدو اللّٰہ. علیؑ کا دوست اللہ کا دوست اور علیؑ کا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

۷۔ علی حجة اللّٰہ وخلیفته علی عبادہ. علیؑ اللہ کی حجت اور بندوں پر اللہ کا خلیفہ ہے۔

۸۔ حب علی ایمان وبغض علی کفر. علیؑ کی محبت ایمان اور علیؑ کا بغض کفر ہے۔

۹۔ حزب علی حزب اللّٰہ وحزب اعدآئه حزب الشیطان. علیؑ کا گروہ اللہ کا گروہ اور علیؑ کے دشمنوں کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔

۱۰۔ علی مع الحق والحق معه. علیؑ حق کے ساتھ اور حق علیؑ کے ساتھ ہے۔ لا یفترقان حتی یردا علی الحوض. ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے جب تک میرے پاس حوض پر نہ پہنچ جائیں۔

۱۱۔ علی قسیم الجنة والنار. علیؑ جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔

۱۲۔ من فارق علیا فقد فارقنی ومن فارقنی فقد فارق اللّٰہ عزوجل. جو علیؑ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ سے جدا ہوا۔

۱۳۔ شیعة علی هم الفآئزون یوم القیامة. علیؑ کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب ہونے والے ہیں۔

چودھواں باب

(چودہ کے عدد پر نصیحتیں)

(۱) مہندی چودہ خصوصیات رکھتی ہے:

(سند کے اعتبار سے ایک ضعیف روایت میں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک درہم جو خضاب خریدنے میں خرچ کیا جائے ان ہزار درہموں سے بہتر ہے جو جہاد میں صرف کیے جائیں۔

خضاب چودہ خصوصیات رکھتا ہے: اونچا سننے کو ختم کرتا ہے۔ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ ناک کے جریان کو نرم کرتا ہے۔ بدبو کو ختم کرتا ہے۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ بعض مزمن مرضوں کا علاج ہے۔ وسوسہ شیطانی کو ختم کرتا ہے۔ موجب خوشنودیٔ ملائکہ اور مومنین کی شگفتگی کا باعث ہے۔ کافروں کے رنج میں اضافہ کرتا ہے۔ اچھی خوشبو کا سبب ہے۔ عذابِ قبر سے نجات کا موجب ہے۔ نکیرین اس سے شرم کرتے ہیں۔

غسل چودہ ہیں

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ چودہ مواقع پر غسل کرنا چاہئے: غسل میت۔ غسل جنابت۔ غسل مسِ میت۔ غسل جمعہ۔ غسل عیدین۔ غسل روز عرفہ۔ غسل احرام۔ دخول کعبہ کا غسل۔ دخول مدینہ کا غسل۔ دخول حرم کا غسل۔ غسل زیارت۔ انیس (۱۹) رمضان کی شب کا غسل۔ اکیس (۲۱) رمضان کا غسل۔ تیئیس (۲۳) رمضان کا غسل۔

پندرھواں باب

(پندرہ کے عدد پر نصیحتیں)

جب امت پندرہ کام کریگی توان پر عذاب آجائیگا

(۱) حضرت محمد بن حنیفہ نے اپنے والد امام علی علیہ السلام سے روایت کی اور امام علی علیہ السلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پندرہ قسم کے کام کرے گی تو ان پر عذاب آجائے گا۔

پوچھا گیا۔ یارسول اللہؐ! وہ کونسے کام ہیں؟

آپؐ نے فرمایا:

* جب مال غنیمت گردش میں آجائے [۱]۔
* امانت غنیمت بن جائے۔
* زکوٰۃ کو تاوان سمجھا جائے۔
* شوہر اپنی بیوی کی اطاعت کرے۔
* اولاد ماں اور باپ کی نافرمانی کرے۔
* لیکن اپنے دوست سے وفا کرے۔
* رذیل اشخاص قوم کے سردار بن جائیں۔
* لوگ ان کے شر سے بچنے کے لئے ان کی عزت کریں۔

۱۔ یعنی کبھی کوئی مالک بن رہا ہو اور کبھی کوئی اور مالک بن رہا ہو۔

* مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں۔
* ریشم پہنا جائے۔
* لڑکیوں کو تعلیم یافتہ بنایا جائے۔
* سارنگی بجائی جائے۔
* اس امت کے آخری لوگ امت کے پہلے لوگوں پر لعنت کریں۔ ا۔

تو اس وقت سرخ آندھی، زمین کے دھنسنے اور مسخ ہونے کا انتظار کرو۔

پندرہویں دن نورہ لگانا چاہیے

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پندرہویں دن نورہ لگانا سنت ہے۔ جسے اکیس دن گزر جائیں اور نورہ کی قیمت نہ رکھتا ہو تو اللہ کے حساب میں قرض لے لے۔ اور جو شخص چالیس دن تک نورہ نہ لگائے تو وہ شخص نہ تو مومن ہے اور نہ مسلم ہے۔ اس کے لئے احترام نہیں ہے۔

ا۔ فارسی کتاب میں بقیہ دو گناہوں کا تذکرہ نہیں۔

سولہواں باب

(سولہ کے عدد پر نصیحتیں)

عالم کے سولہ حقوق ہیں

(۱) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: عالم کا حق یہ ہے کہ اس سے زیادہ سوال نہ کر، جواب کے وقت اس پر سبقت نہ کر، جب کچھ پیش کرے تو اس پر اصرار نہ کر، جب سست ہو رہا ہو تو اس کے کپڑے کو نہ پکڑ، اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ نہ کر، اپنی آنکھوں سے اس کی طرف اشارہ نہ کر، اس کی مجلس میں اور لوگوں سے کانا پھوسی نہ کر، اس کے عیوب کی تلاش نہ کر، اسے یہ نہ کہہ کہ فلاں شخص آپ کے قول کا مخالف ہے، عالم کا راز فاش نہ کر، اس کے پاس کسی کی غیبت نہ کر، اس کی موجودگی اور عدم موجودگی میں اس کا احترام کر، عمومی طور پر تمام شرکائے مجلس پر سلام کر اور عالم پر خصوصی طور پر سلام کر، اس کے سامنے بیٹھ، اگر اسے کسی چیز کی ضرورت ہو تو تمام لوگوں سے پہلے اس کی خدمت کے لئے کھڑا ہو، اس کی طویل صحبت سے تنگ دل نہ ہو کیونکہ وہ ایک پکے ہوئے کھجور کے درخت کی مانند ہے۔ انتظار کر کہ کس وقت اس کا ثمر تجھ پر گرتا ہے۔ عالم، روزہ دار، شب بیدار، مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے۔

جب عالم فوت ہو تو اسلام کی دیوار میں ایسا شگاف ہو جاتا ہے جو قیامت تک بند نہیں ہو سکتا۔ ستر ہزار مقرب فرشتے عالم کے جنازہ کی مشایعت کرتے ہیں۔

اسباب فقر سولہ ہیں

(۲) سعید بن علاقہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے سنا ہے کہ گھر میں مکڑی کے جالے کو چھوڑنا موجب فقر ہے، حمام میں پیشاب کرنا موجب فقر ہے، حالت جنابت میں کھانا موجب فقر ہے، طرفاء درخت کی تیلی سے دانتوں میں خلال کرنا موجب فقر ہے، کھڑے ہو کر کنگھی کرنا موجب فقر ہے، کوڑا کرکٹ گھر میں جمع کرنا موجب فقر ہے، جھوٹی قسم موجب فقر ہے، زنا موجب فقر ہے، حرص کا اظہار موجب فقر ہے، مغرب و عشاء کے درمیان سونا موجب فقر ہے، طلوع شمس سے پہلے سونا موجب فقر ہے، جھوٹ بولنا موجب فقر ہے، معیشت میں عدمِ تدبیر موجب فقر ہے، قطع رحمی موجب فقر ہے، راگ بکثرت سننا موجب فقر ہے، رات کے وقت سائل کو خالی ہاتھ لوٹانا موجب فقر ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: کیا میں تمہیں موجبات رزق نہ بتاؤں؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ یا امیر المومنینؑ۔

آپؑ نے فرمایا: جمع بین الصلوتین رزق میں زیادتی کا سبب ہے، نماز فجر اور نماز عصر کے بعد تعقیبات پڑھنا اضافہ رزق کا سبب ہے، صلہ رحم اضافہ رزق کا سبب ہے، گھر میں جھاڑو دینا اضافہ رزق کا سبب ہے، اپنے دینی بھائی کی غمخواری اضافہ رزق کا سبب ہے، تلاش رزق کے لئے صبح سویرے اٹھنا اضافہ رزق کا سبب ہے، استغفار اضافہ رزق کا سبب ہے، امانت کی ادائیگی اضافہ رزق کا سبب ہے، حق بات کہنا اضافہ رزق کا سبب ہے، اذان کے الفاظ دہرانا اضافہ رزق کا سبب ہے (کہ جو کچھ وہ کہے وہی یہ کہے اور ممکن ہے اس سے اول وقت میں نماز کی ادائیگی مراد ہو کیونکہ مؤذن لوگوں کو نماز کی دعوت دیتا ہے اور نماز کے لئے جانا اس کا جواب دینا

ہے)، بیت الخلاء میں خاموش بیٹھنا اضافہ رزق کا سبب ہے، لالچ نہ کرنا رزق میں اضافہ کا سبب ہے، منعم کا شکریہ ادا کرنا اضافہ رزق کا سبب ہے، جھوٹی قسموں سے بچنا اضافہ رزق کا سبب ہے، کھانے سے پہلے وضو کرنا اضافہ رزق کا سبب ہے، دسترخوان کے بچے ہوئے ٹکڑے کھانا اضافہ رزق کا سبب ہے۔

جو شخص ہر روز تیس مرتبہ اللہ کی تسبیح کرے اللہ اس سے ستر بلائیں دور کرے گا، جن میں سے معمولی بلا فقر ہے۔

سولہ اقوال زرّیں

(۳) اصبغ بن نباتہ کی روایت ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: صدق امانت ہے، جھوٹ خیانت ہے، ادب بادشاہی ہے، احتیاط دانائی ہے، اعتدال موجب ثروت ہے، حرص موجب فقر ہے، گھٹیا پن موجب تحقیر ہے، سخاوت آشنائی کا ذریعہ ہے، کمینگی موجب غربت ہے، رقتِ قلب خضوع ہے، عاجزی ذلت ہے، خواہشات کج فکری کا ثمر ہیں، وفا کرو تاکہ وفا پاؤ، خود پسندی ہلاکت ہے، صبر امور کے قائم رہنے کا سبب ہے۔

انیسواں باب

(پندرہ نصیحتیں)

اُنیس چیزیں عورتوں سے اٹھالی گئی ہیں

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! عورتوں پر جمعہ نہیں۔ جماعت نہیں۔ اذان نہیں۔ اقامت نہیں۔ مریض کی عیادت نہیں۔ جنازے کی مشایعت نہیں۔ صفاو مروہ کے درمیان تیز چلنا نہیں۔ حجر اسود کا بوسہ نہیں۔ حج میں سر منڈوانا نہیں۔ عورت قاضی نہیں بن سکتی اور مشیر نہیں بنائی جاسکتی۔ مجبوری کے علاوہ ذبح نہ کرے۔ تلبیہ بلند آواز سے نہ کہے۔ شوہر کی قبر پر خیمہ لگا کر نہ بیٹھے۔ (جمعہ و عیدین کا) خطبہ نہ سنے۔ نکاح نہ پڑھے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نہ نکلے اگر بلا اجازت نکلے گی تو اس پر جبرئیلؑ و میکائیلؑ لعنت کریں گے۔ شوہر کی اجازت کے بغیر کوئی چیز کسی کو نہ دے۔ شوہر کو ناراض کر کے رات بسر نہ کرے ہر چند کہ حق عورت کی طرف ہو۔

03333589401

بیس اور اس سے زیادہ کا باب

(۱) محبت اہلبیتؑ کے بیس فوائد ہیں۔

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو میرے اہلبیتؑ کی محبت نصیب ہوئی اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی، اس کے جنتی ہونے میں کسی کو شک نہیں کرنا چاہئے۔ میرے اہل بیتؑ کی محبت کے بیس فوائد ہیں، دس فوائد دنیا کے اور دس آخرت کے ہیں۔

محبت اہل بیتؑ کے دنیاوی فوائد یہ ہیں: پارسائی، عمل کا حریص ہونا۔ دین کے لئے گناہوں سے پرہیز کرنا۔ عبادت کی رغبت۔ موت سے پہلے توبہ۔ نماز شب کی توفیق۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی۔ اوامر و نواہی کی پابندی۔ بغض دنیا۔ سخاوت۔

محبت اہلبیتؑ کے اخروی فوائد یہ ہیں: آخرت میں اس کا نامہ اعمال نہیں کھولا جائے گا (شاید کنایہ ہے کہ بے حساب جنت میں داخل ہوگا)۔ اس سے نامہ اعمال میں درج اعمال کے متعلق نہیں پوچھا جائے گا۔ اس کے اعمال کو میزان پر نہیں تولا جائے گا۔ نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ دوزخ سے آزادی کا پروانہ دیا جائے گا۔ اس کا چہرہ سفید ہوگا۔ اسے جنتی خلعتیں پہنائی جائیں گی۔ اپنے خاندان کے ستر افراد کی شفاعت کا حق دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت فرمائے گا۔ اسے جنت کا تاج پہنایا جائے گا۔ بلا حساب جنت میں داخل ہوگا۔ محبان اہلبیتؑ کے لئے خوشخبری ہو۔

اللہ پر مومن کے بیس حق ہیں

(۲) جابر بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
مومن کے بیس حقوق اللہ کے ذمہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ضرور پورا فرمائے گا۔

اللہ اسے کسی فتنہ میں مبتلا نہیں کرے گا اور اسے گمراہ نہیں ہونے دے گا۔ اللہ اسے بھوکا ننگا نہیں رکھے گا۔ اللہ اس کے دشمنوں کو اس پر خوش ہونے کا موقع فراہم نہیں کرے گا۔ اللہ اسے عزت دے گا۔ اسے رسوا نہیں کرے گا۔ اللہ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ اسے پانی اور آگ کی موت سے بچائے گا۔ مومن کسی چیز پر نہیں گرے گا اور اس پر کوئی چیز نہیں گرے گی۔ اللہ اسے مکاروں کے مکر سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ اس کو جباروں اور ستم گروں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ اسے دنیا و آخرت میں ہمارے ساتھ رکھے گا۔ اللہ اس پر ایسی بیماری مسلط نہیں کرے گا جو اس کی شکل و صورت کو بگاڑ دے۔ اللہ اسے برص و جذام سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ اسے گناہ کبیرہ کی حالت میں موت نہیں دے گا۔ اللہ اسے اس کے گناہ فراموش نہیں کرائے گا اور اس کے ذریعے اسے توبہ کی توفیق ملے گی۔ اللہ اسے علم اور معرفت حجت سے محروم نہیں رکھے گا۔ اللہ اس کے دل میں باطل کو کبھی معزز و محترم قرار نہیں دے گا۔ اللہ اسے ہر نیکی کی توفیق دے گا۔ اللہ اس پر اس کے دشمن کو مسلط نہیں رہنے دے گا جو اسے ذلیل کرے۔ اللہ اس کا خاتمہ ایمان و امن پر فرمائے گا اور اسے ہمارے ساتھ رفیق اعلیٰ میں ٹھہرائے گا۔ یہ عہد ہے جو اللہ نے اہل ایمان سے کیا ہے۔

امام زین العابدینؑ کے تیئیس اوصاف حمیدہ

(۳) حمران بن اعین نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

۱۔ میرے والد امام زین العابدین علیہ السلام امیر المومنین کی طرح ہر شب و روز میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے آپ کی پانچ سو کھجوریں تھیں اور آپؑ ہر روز ہر کھجور کے نیچے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۲۔ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو ان کا رنگ خوف خدا سے متغیر ہو جاتا تھا۔

۳۔ نماز میں اس طرح سے کھڑے ہوتے تھے جس طرح سے ایک ادنیٰ غلام عظیم بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔

۴۔ آپؑ کا بدن حالت نماز میں کانپتا رہتا تھا۔

۵۔ آپؑ ہر نماز کو اتنے خلوص و خشوع سے ادا کرتے تھے کہ جیسے یہ آپؑ کی آخری نماز ہو، شاید اس کے بعد نماز نصیب نہ ہوئی ہو۔

۶۔ ایک مرتبہ آپؑ کی چادر آپؑ کے شانے سے گر گئی، آپؑ نے کوئی پرواہ نہ کی۔ نماز کے بعد آپؑ کے ایک صحابی نے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپؑ نے فرمایا: تجھ پر افسوس! کیا تو جانتا ہے میں کس کے سامنے کھڑا تھا؟ بندے کی وہی نماز بارگاہ احدیت میں قبول ہوتی ہے جو خلوص دل سے ادا ہو۔

یہ جواب سن کر اس نے کہا: پھر ہم تو تباہ ہو گئے۔

آپؑ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اللہ اس کی تکمیل نوافل سے کر دے گا۔

۷۔ آپؑ تاریک راتوں میں اپنی پشت پر ایک بوری اٹھا لیا کرتے تھے جس میں دینار و درہم کی تھیلیاں ہوتی تھیں اور کبھی اپنی پشت پر روٹیوں کی بھری بوری اٹھا لیتے تھے۔ اہل حاجت کے دروازوں پر دستک دیتے تھے اور یہ

چیزیں ان کے دروازے پر پہنچاتے تھے۔

۸۔ اپنے آپ کو ان سے مخفی رکھنے کے لئے اپنے چہرے کو کپڑے سے ڈھانپ لیا کرتے تھے، اہل حاجت کو پتا ہی نہ چلتا کہ ان سے نیکی کرنے والا کون ہے؟ جب آپؑ کی وفات ہوئی اور وہ نعمات ملنی بند ہوگئیں تو اس وقت انہیں پتا چلا کہ وہ بزرگوار شخصیت جناب علیؑ ابن الحسینؑ کی تھی۔

۹۔ جس وقت آپ کا بدن مبارک غسل کے تخت پر رکھا گیا تو دیکھا گیا کہ آپ کی پشت مبارک اونٹ کے زانوؤں کی طرح ہے۔ یہ اس بوجھ کے اثر سے تھا جو آپ اپنی پشت پر اٹھا کر ضرورت مندوں کے لئے لے جایا کرتے تھے۔

۱۰۔ ایک مرتبہ آپؑ نے ریشم کی چادر اوڑھی، ایک سائل نے سوال کیا تو آپؑ نے وہی چادر اتار کر اس کے حوالے کر دی۔

۱۱۔ آپؑ سردیوں میں ریشم خرید کر کے رکھ لیتے تھے، گرمیوں میں اسے بیچ کر اس کی قیمت فقراء میں تقسیم کر دیتے تھے۔

۱۲۔ روز عرفہ آپؑ نے کچھ گداگروں کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: تم پر افسوس ہو! کیا اس دن بھی غیر اللہ کے آگے ہاتھ پھیلا رہے ہو؟ اس دن میں شکم مادر کے اندر رہنے والے بچوں کے لئے بھی اللہ سے رزق طلب کیا جاسکتا ہے اور ان کی خوش نصیبی کی دعا مانگی جاسکتی ہے۔

۱۳۔ آپؑ اپنی ماں [۱] کے ساتھ مل کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ کسی نے آپؑ سے پوچھا: فرزند رسولؐ! آپؑ اتنے بڑے نیکوکار اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں پھر آپؑ اپنی والدہ کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھاتے؟

۱۔ آپؑ کی والدہ کا آپؑ کی ولادت کے بعد انتقال ہو چکا تھا۔ مگر جس کنیز نے آپؑ کی پرورش کی تھی انہیں آپؑ والدہ کا رتبہ دیتے تھے۔

آپؑ نے فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ جس لقمہ پر ان کی نگاہ پڑی ہو وہاں میرا ہاتھ سبقت کرے۔

۱۴۔ ایک شخص نے آپؑ سے کہا: میں اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لئے آپؑ سے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اللہ مجھے اس چیز سے بچائے کہ لوگ تو میری رضا کے حصول کے لئے مجھ سے محبت کریں اور تو مجھ سے نفرت کرتا ہو۔

۱۵۔ آپؑ نے اپنی اونٹنی پر بیس مرتبہ سفر حج کیے لیکن اسے کبھی بھی چابک نہ مارا۔ جب آپؑ کی اونٹنی مری تو آپؑ نے حکم دیا کہ اسے دفن کر دو تاکہ درندے اسے نہ کھائیں۔

۱۶۔ میں نے جب آپؑ کی ایک کنیز سے آپؑ کے اوصاف کے متعلق سوال کیا تو اس نے کہا: مختصر طور پر جواب دوں یا تفصیلی طور پر جواب دوں؟

میں نے کہا: مختصر طور پر جواب دو۔

تو اس نے کہا: میں دن میں کبھی آپؑ کے پاس کھانا لے کر نہیں گئی اور رات کو کبھی ان کا بستر نہیں بچھایا۔

۱۷۔ ایک مرتبہ آپؑ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو آپؑ کی غیبت کر رہا تھا۔ آپؑ نے رک کر فرمایا: اگر تم سچ بول رہے ہو تو اللہ میری مغفرت کرے، اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہاری مغفرت کرے۔

۱۸۔ آپؑ کے پاس جب کوئی طالب علم آتا تو فرماتے کہ وصیت رسولؐ کو خوش آمدید۔ پھر فرماتے: جب بھی طالب علم اپنے گھر سے نکلتا ہے تو زمین کے جس خشک و تر حصہ پر اس کا قدم پڑتا ہے تو ساتویں طبقہ تک اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

۱۹۔ آپؑ ایک سو غریب خاندانوں کی کفالت کرتے تھے۔

۲۰۔ آپؑ پسند کرتے تھے کہ آپؑ کے دسترخوان پر یتیم، نابینا، اپاہج، مساکین موجود ہوں۔ آپؑ انہیں اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلاتے اور ان کے عیال کے لئے بھی کھانا روانہ کرتے تھے۔

۲۱۔ آپؑ روزانہ جتنا کھانا تناول کرتے اتنی مقدار میں پہلے صدقہ کرتے۔

۲۲۔ کثرت نماز و سجود کی وجہ سے ہر سال اعضائے سجدہ کے ساتھ گٹے گر جاتے تھے۔ آپؑ انہیں جمع کرتے رہتے جب آپؑ کی وفات ہوئی تو وہ گٹے بھی آپؑ کے ساتھ دفن کئے گئے۔

۲۳۔ آپؑ اپنے والد حضرت امام حسین علیہ السلام کے مصائب پر پورے بیس[۱] برس تک روتے رہے، آپؑ جب بھی پانی کو دیکھتے تو رو دیتے، آپؑ کے سامنے جب بھی طعام لایا جاتا تو آپؑ رو دیتے تھے۔

ایک غلام نے عرض کی: مولا! کیا ابھی تک آپؑ کا غم ختم ہونے کا وقت نہیں آیا؟

آپؑ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے، ان میں سے ایک غائب ہو گیا تو حضرت یعقوبؑ کی روتے روتے آنکھیں سفید ہو گئیں، غم کی وجہ سے سر سفید ہو گیا اور کمر خمیدہ ہو گئی حالانکہ یوسفؑ بھی زندہ تھے اور میرے سامنے میرے بھائیوں، چچاؤں، عزیزوں اور اقارب کو ستر دیگر دوستوں کے ساتھ جانوروں کی طرح ذبح کیا گیا، میرا غم کیسے ختم ہو سکتا ہے؟

۱۔ آپؑ کی شہادت ۹۵ھ میں ہوئی۔ واقعہ کربلا کے بعد یہ مدت ۳۵ برس ہوتی ہے۔ اس لئے یہاں صحیح عدد ۳۵ ہونا چاہئے نہ کہ ۲۰۔

چوبیس عادتوں سے پرہیز کرو

(۴) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ نے تمہارے لئے چوبیس باتوں کو ناپسند کیا اور تمہیں اس سے منع کیا ہے۔

نماز میں خواہ مخواہ کپڑوں سے کھیلنا نہیں چاہئے۔ صدقہ دے کر احسان جتلانا نہیں چاہئے۔ قبرستان میں ہنسنا نہیں چاہئے۔ لوگوں کے گھروں میں جھانکنا نہیں چاہئے۔ عورت کی شرمگاہ پر نظر ڈالنا ناپسندیدہ فعل ہے اس سے بچہ اندھا پیدا ہو سکتا ہے۔ مقاربت کے وقت گفتگو نہیں کرنی چاہئے اس سے بچہ گونگا پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ نماز عشاء سے پہلے نہیں سونا چاہئے۔ نماز عشاء کے بعد گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔ کپڑا باندھے بغیر زیر آسمان نہانا نہیں چاہئے۔ زیر آسمان مقاربت نہیں کرنی چاہئے۔ حمام میں کپڑا باندھے بغیر نہیں جانا چاہئے۔ فجر کی اذان و اقامت کے دوران گفتگو نہیں کرنی چاہئے جب تک نماز نہ پڑھ لے۔ جب سمندر بپھرا ہوا ہو تو سفر نہیں کرنا چاہئے۔ ایسی چھت پر نہیں سونا چاہئے جس کے کنارے بلند نہ ہوں ورنہ اس سے امان اٹھالی جائے گی۔ گھر میں اکیلا نہیں سونا چاہئے۔ حالت حیض میں مقاربت سے پرہیز کرے ورنہ اگر بچہ مجذوم یا مبروص پیدا ہو تو اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ احتلام کے بعد بغیر غسل کے بیوی سے مقاربت نہیں کرنی چاہئے ورنہ اگر بچہ پاگل ہو تو اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ جذامی سے اگر گفتگو کرنی ہو تو ایک ہاتھ کا فاصلہ رکھ کر گفتگو کرنی چاہئے۔

یاد رکھو! جذامی سے ایسے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

آب رواں کے کنارے پیشاب نہیں کرنا چاہئے۔ ثمردار درخت کے نیچے

پیشاب پاخانہ نہیں کرنا چاہئے۔ کھڑے ہو کر جوتا نہیں پہننا چاہئے۔ تاریک گھر میں چراغ جلائے بغیر داخل نہیں ہونا چاہئے۔ نماز کے وقت کو فوت نہیں کرنا چاہئے۔

نماز کے اُنتیس فوائد

(۵) ضمرہ بن حبیب راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نماز کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

☆ نماز واجبات دین میں ہے۔ ☆اس میں اللہ کی خوشنودی ہے۔ ☆انبیاءؑ کا طریقہ ہے۔ ☆ محبت ملائکہ کا سبب ہے۔ ☆ ہدایت و ایمان ہے۔ ☆نماز نور معرفت و برکت رزق اور بدن کی راحت ہے۔ ☆ شیطان کی نفرت۔ ☆کافر کے خلاف ہتھیار۔ ☆ دعا کی مقبولیت۔ ☆ اعمال کی قبولیت کا ذریعہ ہے۔ ☆نماز آخرت کے لئے زاد راہ ہے۔ ☆ ملک الموت کے پاس باعث شفاعت ہے۔ ☆نماز قبر کی مونس ہے۔ ☆ نماز قبر کا بستر ہے۔ ☆ نماز منکر نکیر کا جواب ہے۔ ☆نماز آخرت کا تاج ہے۔ ☆ نماز چہرے کا نور ہے۔ ☆ نماز محشر کا لباس ہے۔ ☆نماز دوزخ کی ڈھال ہے۔ ☆ نماز بندے کی حجت ہے خدا اور اس کے درمیان۔ ☆نماز باعث نجات ہے۔ ☆ نماز پل صراط کی راہداری ہے۔ ☆ نماز جنت کی چابی ہے۔ ☆ نماز حورعین کا حق مہر ہے۔ ☆ نماز بلند درجہ پر فائز ہونے کا سبب ہے کیونکہ ☆ نماز تسبیح ہے۔ ☆ تہلیل ہے۔ ☆ تکبیر ہے۔ ☆ تمجید ہے۔ ☆تقدیس ہے۔ ☆ قول ہے۔ ☆ دعا ہے۔

علم کے اُنتیس فوائد

(۶) امام علی علیہ السلام نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: علم حاصل کرو کیونکہ علم کا حاصل کرنا نیکی ہے۔ علم کا پڑھنا تسبیح ہے۔ علمی مباحثہ جہاد ہے۔ بے علم کو تعلیم دینا صدقہ ہے۔ علم ہی حلال و حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے۔ اہل علم کے لئے علم پہنچانا عبادت ہے۔ طالب علم جنت کے راستے کا راہی ہے۔ علم تنہائی کا مونس ہے۔ علم وحشت میں مصاحب ہے۔ علم دکھ سکھ میں رہنما ہے۔ علم دشمن کے خلاف ہتھیار ہے۔ علم احباب کے لئے باعث زینت ہے۔ اللہ علم کے ذریعے لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے تاکہ انہیں نیکی کا رہبر بنایا جاسکے اور لوگ ان کے اعمال و آثار کو دیکھ کر ہدایت پاسکیں۔ فرشتے اہل علم کی دوستی کی خواہش رکھتے ہیں۔ فرشتے نماز میں اپنے پر ان سے مس کرتے ہیں۔ اہل علم کے لئے تمام اشیاء حتی کی سمندروں کی مچھلیاں، جانور، درندے تک استغفار کرتے ہیں۔ علم دلوں کی زندگی ہے۔ علم اندھیرے میں نور ہے۔ علم کمزور بدن کے لئے باعث قوت ہے۔ اہل علم کو اللہ منازل اخیار نصیب کرے گا۔ دنیا و آخرت میں اللہ صاحبان علم کو نیک لوگوں کی صحبت عطا فرماتا ہے۔ علم کے ذریعے ہی سے اللہ کی اطاعت و عبادت کی جاتی ہے۔ علم کے ذریعے ہی سے اللہ کی پہچان ہوتی ہے اور اسے واحد مانا جاتا ہے۔ علم ہی صلہ رحمی کا سبب ہے۔ علم سے ہی حلال اور حرام کی شناخت ہوتی ہے۔ علم ہی عمل کا پیشوا ہے۔ عمل علم کا تابع ہے۔ اللہ علم سے صرف خوش نصیب افراد کو فائدہ پہنچاتا ہے اور بد نصیب لوگوں کو علم سے محروم رکھتا ہے۔

03333589401

حضرت ابوذرؓ اور حضور اکرمؐ کے درمیان مکالمہ

(۷) حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے مسجد نبوی میں گیا تو حضور اکرمؐ کو اکیلا بیٹھے ہوئے پایا۔ میں نے اس تنہائی کو غنیمت جانا۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا: مسجد کا ایک سلام ہے۔

میں نے دریافت کیا: حضورؐ! مسجد کا سلام کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھنا مسجد کا سلام ہے۔

ابوذرؓ: حضورؐ! آپ نے مجھے نماز کا حکم دیا ہے، نماز کیا ہے؟

حضور اکرمؐ: نماز ایک حسین تحفہ ہے۔ جو چاہے زیادہ حاصل کر لے اور جو چاہے کم لے لے۔

ابوذرؓ: اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے؟

حضور اکرمؐ: اللہ پر ایمان اور اس کی راہ میں جہاد۔

ابوذرؓ: رات کا کونسا حصہ افضل ہے؟

حضور اکرمؐ: آدھی رات

ابوذرؓ: نماز کا کونسا حصہ افضل ہے؟

حضور اکرمؐ: طولانی قنوت۔

ابوذرؓ: کونسا صدقہ افضل ہے؟

حضور اکرمؐ: اس غریب شخص کا دیا ہوا صدقہ جو محنت کر کے کسی بوڑھے شخص کی مدد کرے۔

ابوذرؓ: روزہ کیا ہے؟

حضور اکرمؐ: ایک فریضہ جس کا اجر اللہ کے نزدیک کئی گنا ہے۔

ابوذرؓ: کیسے غلام کو آزاد کرانا بہتر ہے؟

حضور اکرمؐ: جس کی قیمت زیادہ ہو اور جو اپنے آقا کو زیادہ پیارا ہو۔

ابوذرؓ: کون جہاد افضل ہے؟

حضور اکرمؐ: جس کا گھوڑا پے کر دیا جائے اور خود قتل ہو جائے۔

ابوذرؓ: قرآن کی سب سے افضل آیت کونسی ہے؟

حضور اکرمؐ: آیت الکرسی۔ اے ابوذرؓ! ساتوں آسمانوں کی کرسی سے ایسی نسبت ہے جیسے بیابان میں ایک کڑا اور عرش کے مقابلے میں کرسی کی وہی نسبت ہے جو حلقہ اور بیابان میں ہے۔

ابوذرؓ: انبیاءؑ کتنے ہیں؟

حضور اکرمؐ: ایک لاکھ چوبیس ہزار۔

ابوذرؓ: رسول کتنے ہیں؟

حضور اکرمؐ: ان میں تین سو تیرہ رسول ہیں۔

ابوذرؓ: سب سے پہلے نبی کون تھے؟

حضور اکرمؐ: سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے۔

ابوذرؓ: کیا حضرت آدم علیہ السلام رسول بھی تھے؟

حضور اکرمؐ: ہاں! اللہ نے انہیں اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی۔ پھر فرمایا: چار انبیاءؑ سریانی زبان بولتے تھے، آدمؑ، شیثؑ، اخنوخؑ، انہی کو ادریسؑ کہا جاتا ہے، انہوں نے ہی سب سے پہلے قلم سے لکھنا شروع کیا اور حضرت نوحؑ۔ چار انبیاءؑ کا تعلق عرب سے ہے، ہودؑ، صالحؑ، شعیبؑ اور تیرے پیغمبر محمدؐ ہیں۔ بنی اسرائیل کے پہلے نبی حضرت موسیٰؑ اور آخری نبی حضرت عیسیٰؑ ہیں، ان

کے درمیان چھ سو انبیاءؑ ہیں۔

ابوذرؓ: اللہ نے کتنی کتابیں نازل فرمائیں؟

حضور اکرمؐ: اللہ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں: حضرت شیثؑ کو پچاس صحیفے عنایت فرمائے، حضرت ادریسؑ کو تیس صحیفے عنایت فرمائے، حضرت ابراہیمؑ کو بیس صحیفے عنایت فرمائے، پھر تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید (حضرت)محمدؐ پر نازل فرمایا۔

ابوذرؓ: صحف ابراہیمؑ میں کیا تھا؟

حضور اکرمؐ: صحف ابراہیمؑ میں امثال تھیں اور اس میں یہ بھی تھا: اے مغرور بادشاہ! میں نے تجھے سلطنت اس لئے نہیں دی کہ تو مال جمع کرتا رہے، میں نے فقط اس لئے تجھے حکومت دی ہے تاکہ تو مظلومین کی داد رسی کرے۔ یاد رکھو! میں مظلوم کی آہ کو کبھی بھی نامنظور نہیں کرتا اگرچہ مظلوم کافر بھی کیوں نہ ہو۔

عقل مند کو چاہئے کہ اپنے لئے روزانہ تین ساعتیں مقرر کرے۔ ایک ساعت پروردگار کے ساتھ مناجات کے لئے مخصوص کرے۔ دوسری ساعت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے، خدا کے احسانات پر غور کرے، اپنی کوتاہیوں پر نظر ڈالے۔ اور تیسری ساعت میں رزق حلال سے مستفید ہو کیونکہ یہ ساعت دوسری ساعتوں کے لئے مددگار ہے اور یہ ساعت راحت قلب کا موجب ہے۔

عقل مند کو چاہئے کہ اپنے دور کو نگاہ بصیرت سے دیکھے اور اس کو مد نظر رکھ کر اپنے لئے لائحہ عمل تیار کرے۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھے۔ بس اتنا ہی کلام کرنا چاہئے جتنی کہ ضرور ہو اور لایعنی گفتگو سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

عقل مند کو تین چیزوں کا طلبگار بننا چاہئے۔ اصلاح معاش۔ توشہ آخرت اور شرعی لذت۔

ابوذرؓ: صحف موسیٰؑ کس زبان میں تھا؟

حضور اکرمؐ: صحف موسیٰؑ عبرانی زبان میں تھے اور اس میں یہ بھی تھا:

"تعجب ہے اس پر کہ جسے موت کا یقین ہے وہ کیسے خوش ہو سکتا ہے، جسے جہنم کا یقین ہے وہ کیسے ہنس سکتا ہے اور جو دنیا اور اس کے انقلابات کو دیکھ رہا ہے وہ دنیا سے مطمئن کیسے ہو سکتا ہے اور جو تقدیر خدا پر ایمان رکھتا ہے وہ خواہ مخواہ کی زحمت کیوں اٹھا رہا ہے اور جسے حساب کا یقین ہے وہ عمل کیوں نہیں کرتا؟"

ابوذرؓ: کیا قرآن مجید میں بھی صحف ابراہیمؑ اور صحف موسیٰؑ کی باتیں موجود ہیں؟

حضور اکرمؐ: جی ہاں! سورۃ اعلیٰ کی آخری آیات پڑھو۔ قد افلح من تزکی. وذکراسم ربه فصلی. بل تؤثرون الحیوٰة الدنیا والآخرة خیرو ابقی. ان هذا لفی الصحف الاولی. صحف ابراهیم و موسیٰ. بالتحقیق نجات پائی جس نے پاک کیا اور اللہ کے نام کا ذکر کیا، پس نماز پڑھی بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے۔ یقیناً یہ باتیں پہلے صحیفوں میں ہیں۔ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں بھی ہیں۔

ابوذرؓ: مجھے وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: میں تمہیں خدا کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ تقویٰ ہی تمام امور دین کا ماحصل ہے۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: تمہیں قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہئے اور زیادہ سے زیادہ خدا کا ذکر کرنا چاہئے۔ اللہ کے ذکر کی وجہ سے تمہارا ذکر آسمان پر ہوگا اور ذکر خدا تمہارے لئے زمین پر نور ثابت ہوگا۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: تمہیں جہاد کرنا چاہئے، جہاد میری امت کی رہبانیت ہے۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: تمہیں زیادہ خاموشی اختیار کرنا چاہئے کیونکہ خاموشی شیطان کے بھگانے والی اور امور دین میں تمہاری مددگار ہے۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: زیادہ ہنسنے سے پرہیز کرو کیونکہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: اپنے سے کمتر پر نظر ڈالو، اپنے سے برتر پر نظر نہ ڈالو، اس ذریعے سے اللہ کی نعمات کی توہین سے بچ جاؤ گے۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: صلہ رحمی کرو اگرچہ وہ تجھ سے قطع رحمی بھی کریں۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: مساکین سے محبت کرو اور ان کے ساتھ بیٹھنے کو اچھا سمجھو۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: سچی بات کہو اگر کڑوی بھی ہو۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: اللہ کے کاموں کے لئے کسی ملامت کنندہ کی ملامت کو خاطر میں نہ لاؤ۔

ابوذرؓ: کچھ اور وصیت فرمائیں۔

حضور اکرمؐ: اپنے نفس امارہ کی کوتاہیاں تمہیں دوسروں کے عیوب تلاش

کرنے سے باز رکھیں اور جو عمل تمہارے اندر موجود ہوں اس کی وجہ سے کسی پر ناراض نہ ہونا اور فرمایا، انسان کے عیب دار ہونے کے لئے تین باتیں ہی کافی ہیں، اپنی غلطی کو بھول جائے اور لوگوں کی غلطیوں کو یاد رکھے۔ جو چیز اپنے اندر پائی جاتی ہے اگر وہی چیز کسی اور میں بھی پائی جائے تو اسے قابل ملامت جانے۔ اپنے ساتھی کو ناحق تکلیف دے۔

پھر فرمایا: اوذرؓ! تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقلمندی نہیں ہے اور اجتناب حرام سے بڑھ کر کوئی تقوی نہیں ہے اور حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی حسب ونسب نہیں ہے۔

چونتیس اور پینتیس کا باب

کتاب و سنت کے تحت چونتیس شرمگاہیں حرام ہیں۔

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد گرامی قدر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میرے والد بزرگوار سے کتاب و سنت کے تحت شرمگاہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: وہ چونتیس ہیں۔ سترہ شرمگاہوں کی حرمت قرآن میں بیان کی گئی اور سترہ کی حرمت سنت میں بیان کی گئی ہے۔

فروج محرمہ ازروئے قرآن

جن شرمگاہوں کی حرمت قرآن میں ہے وہ یہ ہیں: زنا۔ قرآن مجید میں ہے ولا تقربوا الزنا. (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۳۲) زنا کے قریب نہ جاؤ۔

پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی: ولا تنکحوا مانکح اباؤ کم من النسآء الا ماقد سلف ط انه کان فاحشة و مقتا ط وسآء سبیلا ٥ حرمت علیکم امهاتکم و بناتکم و اخواتکم و عماتکم و خالاتکم و بنات الاخ و بنات الاخت و امهاتکم التی ارضعنکم و اخواتکم من الرضاعة و امهات نسآئکم و ربآئبکم التی فی حجورکم من نسآئکم التی دخلتم بهن فان لم تکونوا دخلتم بهن فلاجناح علیکم و حلآئل ابنآء کم الذین من اصلابکم وان تجمعوا بین الاختین الا ماقد سلف ان الله کان غفورا رحیما ٥ و المحصنت من النسآء الا ماملکت

ایمانکم کتاب اللہ علیکم ۔۔۔ ۔۔۔ (سورۂ نساء آیت ۲۲ تا ۲۴)

ترجمہ: اپنے باپ کی منکوحہ عورتوں کو نکاح میں مت لاؤ مگر جو پہلے ہو چکا، بالتحقیق یہ بے حیائی ہے اور غضب کا کام ہے اور بد چلنی ہے، حرام ہوئی ہیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری رضاعی مائیں اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں، جن کو تمہاری ان عورتوں نے جنا ہے جن سے تم نے صحبت کی ہے اور اگر تم نے ان سے صحبت نہیں کی تو اس نکاح میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اور تمہارے صلبی بیٹوں کی عورتیں اور یہ کہ اکٹھا کرو دو بہنوں کو مگر جو پہلے ہو چکا، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور خاوند والی عورتیں مگر جو تمہاری کنیزی میں آجائیں، اللہ کا یہ تم پر حکم ہے۔

حالت حیض اور اعتکاف میں مقاربت کرنا بھی حرام ہے۔

جب تک وہ حیض سے پاک نہ ہو جائیں ان سے مقاربت نہ کرو اور جب تک تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو تو ان سے مباشرت نہ کرو۔

فروج محرمہ از روئے سنت

جن شرمگاہوں کی حرمت سنت میں ہے وہ یہ ہیں: ماہ رمضان المبارک کے دن میں مقاربت کرنا۔ لعان کے بعد مُلاعِنَہ سے نکاح کرنا (اگر مرد اپنی بیوی سے ہونے والے بچے سے انکار کرے اور عورت کو زنا کی مرتکب ٹھہرائے اور عورت اس الزام سے انکار کرے تو عورت اور مرد کو جدا کر دیا جائے گا اور وہ حق ازدواج ادا نہیں کریں گے۔ اس طریقے کو لعان کہا جاتا ہے)۔ عدت میں نکاح کرنا (خواہ مباشرت نہ

کی جائے)۔ حالت احرام میں مقاربت کرنا۔ حالت احرام میں نکاح کرنا یا محرم کا نکاح کرانا۔ کفارہ دینے سے پہلے ظہار کرنے والے کا مقاربت کرنا۔ مشرک عورت سے نکاح کرنا۔ جس عورت کو طلاق بائن مل چکی ہو اس سے نکاح کرنا۔ آزاد عورت کی موجودگی میں کنیز سے نکاح کرنا۔ مسلم عورت کی موجودگی میں ذمی عورت سے نکاح کرنا۔ خالہ یا پھوپھی کی موجودگی میں اس کی بھانجی یا بھتیجی سے نکاح کرنا۔ آقا کی اجازت کے بغیر اس کی کنیز سے نکاح کرنا۔ جو شخص آزاد عورت سے نکاح کی قدرت رکھتا ہو اس کا کنیز سے نکاح کرنا۔ غنیمت کی تقسیم سے پہلے کسی قیدی عورت سے نکاح کرنا۔ مشرک کنیز سے نکاح کرنا۔ استبراء رحم سے قبل خرید کردہ کنیز سے مقاربت کرنا۔ مکاتب عورت جو اپنا کچھ حصہ ادا کر چکی ہے اس سے مقاربت کرنا۔

زرارہ بن اعین نے محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ایک جمعے سے دوسرے جمعے تک پینتیس نمازیں فرض ہیں۔ ان میں سے صرف ایک نماز ایسی ہے جو بغیر جماعت کے نہیں ہو سکتی اور وہ ہے نماز جمعہ۔

چالیس کا باب

(۱) فضیل بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جس نے شراب پی چالیس دن تک اس کی نماز مقبول نہیں ہو گی اور وہ شخص ان چالیس دنوں میں نماز ہی نہ پڑھے تو اسے دوگنا عذاب دیا جائے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ شرابی کی نماز کو زمین و آسمان کے درمیان معلق رکھا جاتا ہے کہ اگر توبہ کر لے تو نماز قبول کر لی جاتی ہے۔

(۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو شخص اپنے چالیس مومن بھائیوں کے لئے دعا مانگے اور بعد میں اللہ سے اپنی حاجات طلب کرے تو اس کی اور اس کے چالیس مومن بھائیوں کی حاجات پوری ہوں گی۔

(۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جب کوئی مومن وفات پائے اور اس کے جنازے پر چالیس مومن جمع ہو کر کہیں:

اے اللہ! ہم اس کے متعلق اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور اس کے متعلق تو ہم سے زیادہ جانتا ہے، تو اس وقت اللہ کہتا ہے کہ میں نے تمہاری گواہی قبول کی اور جن اعمال کا تمہیں علم نہیں ہے وہ میں نے معاف کر دیئے۔

(۴) امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ زیر ناف بالوں کی صفائی کے لئے چالیس دن سے زیادہ تاخیر نہ کرے، اگر اسے استرا نہ ملے تو کسی سے ادھار مانگ لے تاخیر ہرگز نہ کرے۔

(۵) حضرت امام رضاؑ نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب معراج عرش پر ایک فرشتے کو دوسرے فرشتے کی رب تعالیٰ سے شکایت کرتے ہوئے سنا تو میں نے اس سے پوچھا تمہارے اور اس کے درمیان کتنی پشتوں کا فرق ہے تو اس نے کہا کہ ہم چالیسویں پشت میں مل جاتے ہیں۔[۱]

(۶) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے جو شخص امر دین سے متعلق چالیس احادیث یاد کرے اللہ اسے بروز قیامت فقیہ عالم بنا کر مبعوث فرمائے گا۔

(۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر گرامی محمدؑ بن علیؑ سے، انہوں نے اپنے دادا علیؑ ابن الحسینؑ سے، انہوں نے حضرت امام حسینؑ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمومنین علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: یا علیؑ! میری امت میں سے جو شخص چالیس احادیث رضائے الہٰی اور آخرت کے گھر کی آبادی کے لئے یاد کرے اللہ اسے بروز محشر انبیاءؑ، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ محشور فرمائے گا اور وہ بہترین ساتھی ہیں۔

امام علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہؐ وہ کونسی چالیس احادیث ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا:

۱۔ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ. اللہ پر ایمان رکھو۔

۲۔ صرف اسی کی عبادت کرو، اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو۔

۳۔ مکمل وضو کر کے اپنے اوقات پر نماز قائم کرو۔

۱۔ اس حدیث میں توقف کی ضرورت ہے کیونکہ فرشتوں میں ازدواج اور توالد و تناسل معروف نہیں ہے۔

۴۔ نماز میں بلا عذر تاخیر نہ کرو کیونکہ بلا عذر تاخیر کرنے میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

۵۔ زکوۃ ادا کرو۔

۶۔ ماہ رمضان کے روزے رکھو۔

۷۔ جب استطاعت ہو حج کرو۔

۸۔ ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو۔

۹۔ ظلم سے کسی یتیم کا مال نہ کھاؤ۔

۱۰۔ سود نہ کھاؤ۔

۱۱۔ شراب اور کوئی بھی نشہ آور چیز نہ پیو۔

۱۲۔ زنا نہ کرو۔

۱۳۔ لواطت نہ کرو۔

۱۴۔ چغل خوری نہ کرو۔

۱۵۔ اللہ کی جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ۔

۱۶۔ اسراف نہ کرو۔

۱۷۔ کسی دور و نزدیک کے لئے جھوٹی گواہی نہ دو۔

۱۸۔ چاہے کہنے والا چھوٹا ہو یا بڑا حق بات قبول کرو۔

۱۹۔ ظالم کی طرف میلان نہ رکھو، اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

۲۰۔ خواہشات پر عمل نہ کرو۔

۲۱۔ عفیفہ اور شوہر دار عورت پر الزام نہ لگاؤ۔

۲۲۔ ریاکاری نہ کرو کیونکہ معمولی ریا بھی اللہ کے ساتھ شرک ہے۔

۲۳۔ کسی ٹھگنے کو ٹھگنا اور لمبے کو لمبا بطور تحقیر نہ کہو اور مخلوق خدا میں سے کسی کو مذاق کا نشانہ نہ بناؤ۔

۲۴۔ آزمائش اور مصائب پر صبر کرو، اللہ کی نعمات پر شکر بجا لاؤ۔

۲۵۔ کسی گناہ کی وجہ سے عذاب الٰہی سے بے خوف مت رہو۔

۲۶۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔

۲۷۔ اپنے گناہوں کی اللہ کے حضور توبہ کرو کیونکہ تائب ایسا ہے جیسے اس کے ذمے کوئی گناہ ہی نہ ہو۔

۲۸۔ گناہوں کے اصرار کے ساتھ استغفار کر کے خدا اور اس کے پیغمبروں سے مذاق مت کرو اور یہ جان لو کہ جو تکلیف تمہیں پہنچی کسی اور کو نہیں پہنچنی تھی اور جو تیر تم سے خطا ہو گیا وہ تمہیں لگنا ہی نہیں تھا۔

۲۹۔ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے اللہ کو مت ناراض کرو۔

۳۰۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دو اس لئے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔

۳۱۔ اپنی حتی المقدور اپنے بھائیوں پر کنجوسی نہ کرو۔

۳۲۔ تمہارا باطن تمہارے ظاہر کی طرح ہونا چاہئے، یہ نہ ہو کہ تمہارا ظاہر تو خوشنما اور باطن بدنما ہو، اگر تم نے ایسا کیا تو منافق بن جاؤ گے۔

۳۳۔ جھوٹ نہ بولو، جھوٹوں سے صحبت نہ رکھو، حق سن کر غضبناک نہ ہو۔

۳۴۔ اپنے مقدور بھر اپنے آپ اپنے اہل و عیال کو ادب سکھاؤ۔

۳۵۔ اپنے علم پر عمل کرو، مخلوق خدا کے ساتھ معاملہ حق کے ساتھ کرو۔

۳۶۔ ہر دور و نزدیک والے کے لئے بالکل نرم ہی نہ ہو، نہ سرکش اور جبار ہو۔

۳۷۔ تسبیح، تہلیل، دعا، موت کی یاد، قیامت، جنت و دوزخ کو زیادہ سے زیدہ یاد کرو، زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کرو اور احکام قرآنی پر عمل کرو۔

۳۸۔ مومنین و مومنات سے نیکی کو غنیمت جانو، لوگوں کا جو سلوک تمہیں اپنے لئے ناپسند ہو وہ سلوک کسی مومن کے ساتھ نہ کرو۔

۳۹۔ نیکی کے کام سے تنگ نہ ہو جانا، کسی پر بوجھ نہ ہو۔

۴۰۔ نیکی کرنے کے بعد احسان نہ جتلاؤ جب تک خدا تمہیں جنت میں نہ بھیجے اس وقت تک دنیا کو زندان سمجھو۔

یہ وہ چالیس احادیث ہیں کہ میری امت میں سے جو شخص ان کو یاد کرے اور ان پر عمل کرے، اللہ کے فضل سے جنت میں جائے گا۔ اللہ اسے لوگوں پر فضیلت دے گا۔ انبیاءؑ و اولیاءؑ کے بعد اللہ کا محبوب ہوگا۔ اللہ اسے بروز حشر انبیاءؑ، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ محشور فرمائے گا۔

ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: انسان کو چالیس سال تک چھوٹ ملتی ہے جب آدمی کی عمر چالیس برس ہو جائے تو اللہ کراماً کاتبین کو وحی کرتا ہے کہ میں نے اپنے بندے کو طویل عمر دی ہے اب اس پر سختی کرو اور اس کا چھوٹا بڑا، کم زیادہ ہر قسم کا عمل لکھو۔

پچاس کا باب

امام زین العابدین علیہ السلام کا ایک خط

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ امام زین العابدین علیہ السلام نے اپنے ایک دوست کو یہ خط لکھا:

تمہیں علم ہونا چاہئے کہ اللہ کے حقوق ہر حال، ہر وقت، ہر حرکت و سکون، سفر و حضر میں تم پر محیط ہیں۔

اکبر الحقوق: سب سے بڑا حق جو اللہ نے اپنے لئے تجھ پر فرض کیا ہے وہ حق ہی تمام حقوق کا منبع و ماخذ ہے اور وہ ہے اللہ پر ایمان۔

بعد ازاں تمہارے سر سے پاؤں تک تمام اعضاء کے تم پر کچھ حقوق مقرر کئے۔ تمہاری زبان کا تم پر ایک حق ہے۔ تمہارے کانوں کا تم پر ایک حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا تم پر ایک حق ہے۔ تمہارے ہاتھوں کا تم پر ایک حق ہے۔ تمہارے قدموں کا تم پر ایک حق ہے۔ تمہارے شکم کا تم پر ایک حق ہے۔ تمہاری شرمگاہ کا تم پر ایک حق ہے۔ یہ وہ سات جوارح ہیں جن کے ذریعے افعال سرزد ہوتے ہیں۔

پھر اللہ نے تمہارے افعال کے حقوق تمہارے اوپر فرض کئے ہیں۔ یعنی نماز، روزہ، صدقہ، قربانی وغیرہ کے حقوق۔

پھر وہ حقوق شروع ہوتے ہیں جن کا تعلق تمہارے علاوہ کسی دوسرے کے ساتھ بھی ہے۔ ان حقوق میں سے واجب ترین حق تمہارے ائمہ کا ہے۔ پھر تمہاری

رعیت کے حقوق ہیں۔ پھر تمہارے رشتہ داروں کے حقوق ہیں۔ پھر ان حقوق سے اور حقوق نکلتے ہیں۔

حق ائمہ کی تین شاخیں ہیں۔ تمہارے والی کا حق۔ تمہاری علمی رعایا کا حق کیونکہ جاہل، عالم کی رعایا ہے۔ تمہاری حق ملکیت کا حق یعنی تمہاری بیویاں اور کنیزیں۔ پھر یاد رکھو تمہاری رعیت بہت ہے۔ جو جتنا نزدیک ہوگا اتنا ہی حق بھی زیادہ ہوگا۔ تم پر سب سے زیادہ حق تمہاری ماں کا ہے۔ اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے۔ پھر تمہاری اولاد کا حق ہے۔ پھر تمہارے بھائیوں کا حق ہے غرضیکہ جو جتنا قریب ہوگا اس کا حق اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

اس کے بعد تم پر احسان کرنے والے آقا کا حق ہے۔ پھر تمہارے اس غلام کا حق ہے جسے تم نے آزاد کیا ہے۔ پھر بھلائی کرنے والے لوگوں کا تم پر حق ہے۔

پھر تمہارے موذن کا حق ہے۔ پھر تمہارے پیش نماز کا حق ہے۔ پھر تمہارے ہمنشین کا حق ہے۔ اس کے بعد تمہارے شریک کار کا حق ہے۔ اس کے بعد تمہارے مال کا حق ہے۔ اسکے بعد تم سے مطالبہ کرنے والے قرض خواہ کا حق ہے۔ پھر جس کے خلاف تم دعویٰ رکھتے ہو اس کا حق ہے۔ پھر تم سے نصیحت طلب کرنے والے کا تم پر حق ہے۔ پھر تمہیں نصیحت کرنے والے کا تم پر حق ہے۔ پھر تم سے بڑے کا تمہارے اوپر حق ہے۔ پھر تم سے چھوٹے کا تمہارے اوپر حق ہے۔ پھر سائل کا تم حق ہے۔ پھر جس سے تم سوال کر رہے ہو اس کا تم پر حق ہے۔ پھر جس نے قول و فعل سے ارادی یا غیر ارادی طور پر تم سے برائی کی ہے اس کا تم پر حق ہے۔ پھر تمہارے اہل ملت کا تم پر حق ہے۔ پھر تمہارے اہل ذمہ کا تمہارے اوپر حق ہے۔

پھر علل احوال اور تصرف اسباب کی وجہ سے حق بنتے رہتے ہیں۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اللہ اپنے فرائض کی ادائیگی کی توفیق دے۔

۱۔ اللہ کا تم پر سب سے بڑا حق یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ جب تم اخلاص کے ساتھ یہ حق ادا کرو گے تو اللہ دنیا و آخرت کے امور میں تمہاری مدد کو اپنے ذمہ لازمی قرار دے گا۔

۲۔ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے کہ تم اسے اطاعت الٰہی میں استعمال کرو۔

۳۔ زبان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اسے فحش و ناروا باتوں سے بچاؤ۔ اسے اچھائی کا عادی بناؤ۔ بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرو۔ لوگوں کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ اور لوگوں کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کرو۔

۴۔ کان کا حق تم پر یہ ہے کہ تم اسے غیبت اور جس چیز کا سننا ناجائز ہے اس سے بچاؤ۔

۵۔ آنکھ کا حق تم یہ ہے کہ جس چیز کا دیکھنا حرام ہے اس سے بچاؤ اور اس کے مشاہدے سے عبرت حاصل کرو۔

۶۔ ہاتھ کا حق تم پر یہ ہے کہ اسے حرام کاموں میں استعمال نہ کرو۔

۷۔ پاؤں کا حق تم پر یہ ہے کہ اسے حرام کے لئے نہ چلاؤ کیونکہ انہیں قدموں سے تمہیں پل صراط سے گزرنا ہے، ورنہ یہ ڈگمگا جائیں گے اور تم دوزخ میں جا گرو گے۔

۸۔ تمہارے شکم کا تم پر حق یہ ہے کہ تم اسے حرام کا برتن نہ بناؤ اور سیر ہونے کے بعد اسے مزید پر نہ کرو۔

۹۔ تمہاری شرم گاہوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اسے زنا سے بچاؤ اور لوگوں کی نظر سے اسے اوجھل رکھو۔

۱۰۔ نماز کا تم پر یہ حق ہے کہ تم سمجھ لو کہ اس نماز نے خدا کے حضور پیش ہونا ہے اور اپنے پر عظمت مولا کے سامنے بندہ عاجز و ذلیل و مسکین کی طرح

کھڑا ہو، نماز کو خشوع قلب سے ادا کرو۔ اسکے حدود و حقوق کو پامال نہ کرو۔

۱۱۔ حج کا تم پر یہ حق ہے کہ اسے اللہ کی پیشی سمجھو، اپنے گناہوں سے فرار کا ذریعے سمجھو، اس کو اپنی توبہ کا اور انابت کی قبولیت کا وسیلہ سمجھو کیونکہ یہ خدا کا عظیم فریضہ ہے جو اس نے صاحب استطاعت بندوں پر واجب قرار دیا ہے۔

۱۲۔ روزے کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اسے خدا کا وہ پردہ سمجھو جو اللہ نے تمہاری زبان، تمہارے کان، تمہاری آنکھ، تمہارے شکم، تمہاری شرمگاہ پر ڈالا ہے تاکہ اس پردے کی وجہ سے تم دوزخ سے محفوظ رہ سکو، اگر تم نے اس پردے کو پھاڑ ڈالا تو اللہ بھی تمہیں دوزخ سے نہیں بچائے گا (کیونکہ دوزخ کی راہ تم نے خود ہی کھولی ہے)۔

۱۳۔ صدقہ کا تم پر یہ حق ہے کہ اسے اپنے اللہ کے پاس جمع شدہ دولت سمجھو اور صدقے کو اپنی وہ امانت سمجھو جس کیلئے گواہوں کی ضرورت نہیں ہے، ظاہری امانت رکھنے کی نسبت یہ امانت اللہ کے پاس مخفی طور پر جمع کرادو اور یہ بھی جان لو کہ صدقہ کی برکت سے دنیاوی بلائیں اور بیماریاں دور ہوتی ہیں اور آخرت میں صدقہ کی برکت سے دوزخ سے نجات ملتی ہے۔

۱۴۔ قربانی کا حق تم پر یہ ہے کہ اسے رضائے خدا کے حصول کا ذریعہ قرار دو اس کے ذریعے مخلوق کی رضامندی کو طلب نہ کرو، اسے صرف اپنی آخرت کی کامرانی کا وسیلہ سمجھو۔

۱۵۔ حاکم کا تم پر جو حق ہے تمہیں جاننا چاہیئے کہ تمہیں اس کے لئے باعث آزمائش بنایا گیا ہے اور تمہاری نگہداشت کے لئے اسے بھی آزمائش میں ڈالا گیا ہے، تمہیں چاہیئے کہ اس کی ناراضگی کے درپے نہ ہو جاؤ، ورنہ اپنے

ہاتھوں ہی ہلاکت میں پڑ جاؤ گے اور وہ جو تم سے برا سلوک روا رکھے گا اس میں تم بھی برابر کے شریک قرار پاؤ گے۔

۱۶۔ عالم کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اس کی تعظیم و توقیر سمجھو اور انتہائی توجہ سے اس کی باتوں کو سنو اور اپنی آواز کو اس کے سامنے بلند نہ کرو، جب اس سے کسی مسئلے کے متعلق دریافت کیا جائے تو تمہیں جواب میں اس پر سبقت نہیں کرنی چاہئے، اس کی مجلس میں بیٹھ کر اور کسی سے گفتگو نہیں کرنی چاہئے، اس کی موجودگی میں کسی کی غیبت نہیں کرنی چاہئے، اگر تمہاری موجودگی میں کوئی اس کی شکایت کرے تو تمہیں اس کا دفاع کرنا چاہئے، اس کے کسی دشمن کے پاس تمہیں نہیں بیٹھنا چاہئے اور اس کے کسی دوست سے دشمنی نہیں کرنی چاہئے، اگر تم نے ان تمام باتوں اور شرائط کو ملحوظ خاطر رکھا تو فرشتے تمہارے حق میں گواہی دیں گے کہ تم نے اس سے جو علم حاصل کیا فقط اللہ کی رضا کے لئے حاصل کیا ہے۔

۱۷۔ مالک اور مولا کا حق یہ ہے کہ اس کا اطاعت گزار رہا جائے۔ اس کی نافرمانی نہ کی جائے مگر یہ کہ وہ کام خدا کے غضب کا باعث نہ ہوں کیونکہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کی جا سکتی۔

۱۸۔ تمہاری رعایا کا تم پر جو حق ہے تمہیں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ وہ اپنی کمزوری اور تمہاری قوت کی وجہ سے تمہاری رعایا بنے ہیں، تمہیں ان کے درمیان عدل کرنا چاہئے، تمہیں اپنی رعایا کے لئے مہربان باپ بننا چاہئے، ان کی لغزشوں کو معاف کرو اور سزا دینے میں کبھی جلدی نہ کرو اور اللہ نے جو تمہیں ان پر قوت و طاقت عطا کی ہے اس کا شکر ادا کرو۔

۱۹۔ تمہاری علمی رعایا کا تم پر جو حق ہے تمہیں جاننا چاہئے کہ اللہ نے تمہیں ان

کا نگران بنایا ہے اور اللہ نے تمہارے لئے اپنے خزانہ علم کو کھول دیا ہے، اگر تم نے لوگوں کو اچھی طرح سے پڑھایا ہے اور تندی و سختی کا مظاہرہ نہ کیا تو اللہ اپنے فضل سے تمہیں علم کی دولت سے مزید مالامال کرے گا، اگر تم نے لوگوں سے اپنے علم کو روک لیا اور طلب کرنے والوں پر تندی اور سختی سے پیش آئے تو اس صورت میں اللہ کا یہ حق ہے کہ تم سے تمہارے علم کو چھین لے اور لوگوں کے دلوں سے تمہارا مقام گرا دے۔

۲۰۔ تمہاری بیوی کا تم پر جو حق ہے وہ تمہیں جاننا چاہئے کہ اللہ نے اسے تمہارے لئے باعث تسکین و الفت قرار دیا ہے۔ تمہیں اسے اللہ کی نعمت سمجھنا چاہئے، لہذا اس کی عزت کرو اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو۔ اگرچہ تمہارا حق اس پر فائق ہے پھر بھی تمہیں اس پر رحم کرنا چاہئے کیونکہ وہ تمہاری قیدی اور زیردست ہے، اس کے نان و نفقہ کا خیال رکھو اور اسے کپڑے پہناؤ اور اس سے کبھی کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو اس سے درگزر کرو۔

۲۱۔ تمہارے غلام کا تم پر جو حق ہے تمہیں جاننا چاہئے کہ وہ بھی تمہاری طرح اللہ کی مخلوق ہے، تمہارا بھائی ہے اور تمہاری طرح گوشت پوست کا بنا ہوا ہے، تم اس کے اس لئے مالک نہیں بنے ہو کہ تم نے اسے تخلیق کیا ہے اور نہ ہی تم نے اس کے کسی عضو کو خلق کیا ہے اور نہ ہی تم نے اس کے لئے رزق پیدا کیا ہے، یہ تو بس اللہ نے اسے تمہارے لئے مسخر کیا ہے اور تمہیں اس کا امین بنایا ہے۔ اس کے ساتھ اچھائی کا سلوک کرو جیسے کہ اللہ نے تم سے اچھائی کی ہے، اگر تم اس کو ناپسند کرتے ہو تو اسے اپنے سے علیحدہ کردو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

۲۲۔ تمہاری ماں کا تم پر جو حق ہے وہ تمہیں جاننا چاہئے کہ تمہاری ماں نے تمہیں

اس عالم میں اٹھایا جس عالم میں کوئی کسی کو نہیں اٹھاتا اور تمہیں وہ قلبی محبت عطا کی کہ اتنی دنیا میں کوئی بھی کسی سے محبت نہیں کرتا اور اپنے تمام اعضاء و جوارح کے ذریعے سے تمہاری حفاظت کی، خود بھوکی رہ کر تمہیں کھلاتی رہی، خود پیاسی رہ کر تمہیں پلاتی رہی، خود ننگی (بوسیدہ لباس میں) رہ کر تمہیں پہناتی رہی، خود دھوپ میں بیٹھ کر تمہیں سایہ مہیا کرتی رہی اور تمہاری وجہ سے نیند چھوڑتی رہی اور تمہیں ہمیشہ سردی اور گرمی سے بچاتی رہی، جب تک اللہ کی مدد شامل حال نہ ہو تو تم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔

۲۳۔ تمہارے باپ کا تم پر جو حق ہے تمہیں جان لینا چاہئے کہ وہ تمہاری اصل ہے، اگر وہ نہ ہوتا تو تم بھی نہ ہوتے، تمہیں اپنے اندر جب بھی کوئی خوبی نظر آئے تو سمجھ لو کہ یہ تمہیں باپ سے وراثت میں ملی ہے، اس بات پر اللہ کی حمد کرو اور شکر بجالاؤ۔ ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

۲۴۔ تمہارے بچوں کا تم پر جو حق ہے تمہیں جان لینا چاہئے کہ وہ تمہارا ایک حصہ ہیں، خیر و شر میں ان کی اضافت تمہاری طرف ہی ہوگی اور ان کے حسن ادب اور معرفت خداوندی کے متعلق تم سے پوچھ گچھ ہوتی ہے اور اطاعت الٰہی کے لئے ان کی مدد کرو اور یہ جان لو کہ ان سے اچھائی کرنے کی صورت میں تمہیں ثواب ملے گا اور ان سے برائی کرنے کی صورت میں تمہیں سزا ملے گی۔

۲۵۔ تمہارے بھائی کا تم پر جو حق ہے تمہیں جان لینا چاہئے کہ وہ تمہارا ہاتھ ہے، تمہاری عزت ہے، تمہاری قوت ہے، معصیت خدا کے لئے اسے ہتھیار نہ بناؤ، مخلوق خدا پر ظلم کرنے کے لئے اسے مددگار نہ بناؤ اور اس کے دشمن کے خلاف اس کی مدد کرو، اگر وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو اس

کی خیر خواہی کرو، ورنہ اس کی بہ نسبت اللہ کو زیادہ قابل احترام جانو۔
ولاقوۃ الاباللہ۔

۲۶۔ تمہارے آزادی دلانے والے آقا کا تم پر جو حق ہے تمہیں جان لینا چاہئے کہ اس نے تمہارے لئے اپنا مال خرچ کیا ہے، غلامی کی ذلت و نکبت سے تمہیں نکال کر حریت کے مقام پر سرفراز کیا ہے، جان لو کہ اس نے تمہیں غلامی کی قید سے نکالا اور تمہیں تمہاری جان کا مالک بنایا اور تمہیں تمہارے رب کی عبادت کے لئے فراغت دلائی اور یہ جان لو کہ وہ تمہاری زندگی اور موت دونوں حالتوں میں تمہارا آقا ہے، اس کی مدد کرنا تمہارے اوپر فرض ہے۔
ولا قوۃ الا باللہ۔

۲۷۔ تمہارے اس غلام کا جسے تم نے آزاد کیا، تم پر جو حق ہے تمہیں اچھی طرح سے جان لینا چاہئے کہ اللہ نے اس کی آزادی کا تمہیں وسیلہ بنایا ہے اور اس کے بدلے تمہیں دوزخ سے بچانے کا سامان فراہم کیا ہے، دنیا میں اس کی جزا یہ ہے کہ اگر اس کا کوئی شرعی وارث نہ ہو تو تم اس کے وارث ہو اور آخرت کی جزا جنت ہے۔

۲۸۔ جس نے تم سے نیکی کی ہے اس کا تم پر یہ حق ہے کہ اس کا شکریہ ادا کرو اور اس کی نیکی کو یاد رکھو اور اس کے متعلق اچھی گفتگو کرو اور اس کے لئے خدا سے بڑے خلوص سے دعا مانگو، اگر تم نے ایسا کیا تو تم نے ظاہر و باطن میں اس کا شکریہ ادا کردیا، اگر خدا تمہیں احسان کا بدلہ چکانے کی توفیق عطا کرے تو اس کے احسان کا بدلہ ضرور دو۔

۲۹۔ تمہارے موذن کا تم پر جو حق ہے تمہیں جان لینا چاہئے کہ وہ تمہیں خدا کی یاد دلانے والا ہے اور تمہیں کامیابی کی دعوت دینے والا ہے اور خدا کے

فرض کی ادائیگی کے لئے تمہارا مدد و معاون ہے، لہذا اس کا اس طرح سے شکریہ ادا کرو جیسے اپنے ذاتی محسن کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

۳۰۔ تمہارے پیش نماز کا تم پر جو حق ہے تمہیں جاننا چاہئے کہ وہ تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان سفارت کے فرائض سرانجام دے رہا ہے، وہ تمہاری طرف سے بول رہا ہے، تمہیں اس کی طرف سے نہیں بولنا پڑا، اس نے تمہارے لئے دعا کی ہے، تم نے اس کے لئے دعا نہیں کی اور خدا کے حضور کھڑا ہونے کے ہولناک مقام پر وہ تمہاری طرف سے نیابت کر رہا ہے، اگر اس سے کوئی کمی ہوئی ہو تو وہ فقط اس کی کمی ہے، اس کی کمی کا تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا، اگر اس کی نماز مقبول ہوگئی ہو تو تم اس کے ساجھی قرار پاؤ گے اور اسے تم پر کوئی فضیلت بھی نہیں ہوگی، اس نے تمہاری جان کے بدلے اپنی جان پیش کی اور تمہاری نماز کے آگے اپنی نماز پیش کی، اسی احسان کی وجہ سے اس کا شکریہ ادا کرو۔

۳۱۔ تمہارے ہمنشین کا تم پر یہ حق ہے کہ اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو اور الفاظ کے تبادلے میں اس سے انصاف کرو، محفل سے اس کی اجازت کے بغیر تمہیں کھڑا نہیں ہونا چاہئے اور جو تمہاری محفل میں شریک ہوتا ہے اس کے کھڑا ہونے کے لئے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے، تمہیں اس کی لغزشیں بھول جانا چاہئے اور اس کی اچھائیوں کو یاد رکھنا چاہئے اور اسے اچھی باتوں کے علاوہ کچھ اور نہ سنانا۔

۳۲۔ تمہارے ہمسائے کا تم پر یہ حق ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کا خیال رکھو اور جب وہ موجود ہو تو اس کا احترام کرو اور جب اس پر ظلم ہو رہا ہو تو اس کی مدد کرو، اس کے عیوب تلاش نہ کرو، اگر تمہیں اس کی کسی غلطی کا

علم ہو تو اسے مخفی رکھو، اگر تمہیں گمان ہو کہ وہ تمہاری نصیحت قبول کرے گا تو اسے تنہائی میں اسے نصیحت کرو، کسی مشکل میں اسے تنہا نہ چھوڑو، اس کی لغزش کو معاف کردو، اس کے گناہ سے درگزر کرو اوراس سے اچھی معاشرت قائم کرو۔ ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

۳۳۔ دوست کا حق یہ ہے کہ دوستی میں انصاف قائم رکھو جس طرح سے وہ تمہاری عزت کرتا ہے تم بھی اس کی عزت کرو اور کسی بھی عظمت و بلندی میں اسے اپنے سے بڑھنے کا موقع نہ دو، اگر وہ تم سے آگے بھی جائے تو تم بھی وہی منزلت حاصل کرو، جیسا سلوک وہ تم سے کرے تم بھی ویسا ہی سلوک اسکے ساتھ روا رکھو، اگر وہ اللہ کی نافرمانی کا قصد کرے تو اسے جھڑک دو، اس کیلئے باعث رحمت ہو، باعث عذاب نہ ہو۔ ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

۳۴۔ شریک کا حق یہ ہے کہ اگر غائب ہو تو اس کی کفالت کرو اور موجود ہو تو اس کی رعایت کرو، اس کے فیصلے سے پہلے اپنا فیصلہ نہ کرو، اس سے مشورہ کرنے سے پہلے اپنی رائے پر عمل نہ کرو، اس کے مال کی حفاظت کرو۔ چھوٹے اور بڑے کاموں میں اس سے خیانت نہ کرو کہ خدا کا ہاتھ دونوں شریکوں کے سر پر اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ خیانت نہ کریں۔ ولاقوۃ الا باللّٰہ۔

۳۵۔ تمہارے مال کا تم پر حق یہ ہے کہ اسے حلال طریقے سے حاصل کرو اور جو شخص تمہارا شکریہ بھی ادا نہیں کرتا اسے اپنے اوپر ترجیح نہ دو اور مال کو اللہ کی فرمانبرداری میں خرچ کرو، بخل نہ کرو ورنہ ہمیشہ کے لئے حسرت و ندامت اٹھاؤ گے۔ ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

۳۶۔ قرض خواہ کا حق یہ ہے کہ اگر تمہارے پاس مال ہے تو اس کا قرض فوراً ادا

کرو اور اگر دینے کے لئے کچھ نہیں ہے تو اچھی گفتگو سے اسے راضی کرو۔

۳۷۔ ملنے والے کا حق یہ ہے کہ اسے دھوکا نہ دو اور اس کے معاملے میں خدا سے ڈرتے رہو۔

۳۸۔ مدعی جو تمہارے خلاف دعویٰ رکھتا ہے اس کا حق یہ ہے کہ اگر اس کا دعویٰ سچا ہے تو تم خود اپنے خلاف اس کے گواہ ہو، اس کا حق اسے لوٹا دو اور اگر وہ غلط دعویٰ کئے ہوئے ہے تو اس کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو۔ خدارا اس کام میں تمہیں غصہ نہ آئے۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

۳۹۔ جس کے خلاف تم دعویٰ رکھتے ہو اس کا حق یہ ہے کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اس کے ساتھ اچھی گفتگو کرو اور اگر تم اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہو تو اللہ سے ڈرو، اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر کے اپنے غلط دعویٰ سے دستبردار ہو جاؤ۔

۴۰۔ مشورہ مانگنے والے کا یہ حق ہے کہ اگر تمہیں صحیح رائے کا علم ہے تو اسے اس کا مشورہ دے دو، اگر تمہارے پاس کوئی عمدہ رائے نہیں ہے تو اسے اس کی طرف راہنمائی کرو جو صحیح رائے دے سکتا ہو۔

۴۱۔ مشورہ دینے والے کا حق یہ ہے کہ اس کی جو رائے تمہارے موافق نہ ہو تو اس کو متہم نہ کرو، اگر اسکی رائے تمہارے موافق ہے تو اللہ کا شکرادا کرو۔

۴۲۔ نصیحت طلب کرنے والے کا حق یہ ہے کہ تم اس کی مکمل خیر خواہی کرو اور اس کے ساتھ نرمی و شفقت کا برتاؤ کرو۔

۴۳۔ نصیحت کرنے والے کا حق یہ ہے کہ تم اس کے سامنے سرکشی نہ کرو، غور سے اس کی بات سنو، اگر وہ درست نصیحت کرے تو اللہ کا شکر ادا کرو، اگر اس کی نصیحت درست نہ ہو تو اسے قابل رحم سمجھو اور اس پر کسی قسم کا

الزام نہ لگاؤ۔ اگر سمجھتے ہو کہ اس کو شبہ ہوا ہے تو اس سے مواخذہ نہ کرو۔ مگر یہ کہ ملامت کا مستحق ہو تو اس صورت میں ہرگز اس پر اعتبار نہ کرو۔ ولا قوۃ الا باللہ۔

۴۴۔ تم سے عمر میں بڑے کا حق یہ ہے کہ اس کے سن کو دیکھ کر اس کا احترام کرو اور چونکہ وہ تم سے پہلے اسلام پر ہے اس لئے وہ تعظیم کے لائق ہے اور جھگڑے کے وقت اس کے مدمقابل نہ ہو، راستے میں اس کے آگے نہ چلو، اسے جاہل نہ سمجھو، اگر وہ تم پر زیادتی کرے تو اسلام کی حرمت کو مدنظر رکھتے ہوئے تحمل سے کام لو۔

۴۵۔ چھوٹے کا حق یہ ہے کہ بوقت تعلیم اس پر شفقت کرو اور اس کے متعلق عفو و درگزر سے کام لو، اگر کسی کام سے رک جائے تو اس کا عذر قبول کرو۔

۴۶۔ سائل کا حق یہ ہے کہ اس کی ضرورت کے بقدر اسے عطا کرو۔

۴۷۔ مسئول کا حق یہ ہے کہ اگر تمہیں عطا کرے تو شکریہ کے ساتھ قبول کرو اور اس کا احسان سمجھو، اگر تمہیں محروم رکھے تو اس کے عذر کو قبول کرو۔

۴۸۔ جو تم سے اچھائی کرے اس کا یہ حق ہے کہ پہلے تم اللہ کی حمد کرو اور پھر اس کا شکریہ ادا کرو۔

۴۹۔ جو تم سے برائی کرے اس کا حق یہ ہے کہ اسے معاف کردو، اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اسے معاف کرنا نقصان دہ ہے تو پھر اس کے ساتھ لڑنے کے لئے اللہ سے مدد مانگو، یقیناً اللہ تمہاری مدد کرے گا۔ ارشاد ربانی ہے: **ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل۔** (سورۃ شعریٰ آیت ۴۱) اور جو ظلم سہنے کے بعد بدلہ لے پس وہی تو ایسے ہیں جن پر (ستانے کی) کوئی راہ نہیں۔

۵۰۔ اہل ملت کا حق یہ ہے کہ تم ان کیلئے سلامتی کے متمنی رہو، غلطی کرنے والے کے ساتھ بھی نرمی و شفقت کا سلوک کرو ان سے محبت کرو اور ان کی اصلاح کی کوشش کرو اور احسان کرنے والے کا شکریہ ادا کرو، کسی کو اپنی ذات سے تکلیف نہ ہونے دو، جو چیز تمہیں اپنے لئے پسند ہو ان کیلئے بھی وہی چیز پسند کرو اور جو چیز تمہیں پسند نہ ہو ان کیلئے بھی پسند نہ کرو، اہل ملت کے بزرگوں کو اپنے باپ کی جگہ سمجھو، جوانوں کو اپنا بھائی تصور کرو، بوڑھی عورتوں کو اپنی ماں کے برابر سمجھو اور چھوٹوں کو اپنی اولاد کے برابر سمجھو۔

۵۱۔ اہل ذمہ کا تمہارے اوپر حق یہ ہے کہ جو اللہ نے ان سے قبول کیا ہے تم بھی ان سے وہی کچھ قبول کرو اور جب تک وہ اللہ کے عہد کو نبھاتے رہیں ان پر کسی قسم کا ظلم نہ کرو۔

ستّر اور اس سے اوپر کا باب

آداب نساء کے تہتر (۷۳) خصائل

اور عورتوں اور مردوں کے احکام کا فرق

جابر بن یزید جعفی نے کہا: میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ عورتوں پر اذان نہیں۔ اقامت نہیں۔ جمعہ کی شرکت نہیں۔ جماعت نہیں۔ مریض کی عیادت نہیں۔ جنازے کی مشایعت نہیں۔ باآواز بلند تلبیہ نہیں۔ صفا و مروہ کے درمیان تیز چلنا نہیں۔ حجر اسود کا بوسہ نہیں اور اسے ہاتھ لگانا نہیں۔ کعبہ میں داخل ہونا نہیں۔ حج میں انہیں سر نہیں منڈوانا بلکہ تھوڑے سے بال کٹوانے ہوں گے۔ عورت کو قاضی نہ بنایا جائے گا۔ عورت کو حاکم نہ بنایا جائے گا۔ عورت کو مشیر نہ بنایا جائے۔ بغیر مجبوری کے عورت جانور ذبح نہ کرے گی۔

عورت وضو کرتے وقت پہلے بازو کا اندرونی حصہ دھوئے اور مرد پہلے بیرونی حصہ دھوئے۔ مردوں کی طرح مسح نہ کرے بلکہ نماز فجر و مغرب کے وقت دوپٹہ کو ہٹا کر مسح کرے اور باقی نمازوں کے وقت دوپٹہ کے اندر اپنی انگلی داخل کر کے مسح کرے۔ جب نماز پڑھے تو اپنے دونوں پاؤں ملا کر کھڑی ہو۔ اپنے ہاتھوں کو اپنے سینے پر رکھے۔ رکوع کے وقت اپنے ہاتھ رانوں پر رکھے۔ سجدے سے پہلے بیٹھ جائے پھر سجدہ کرے اور سجدہ کرتے وقت زمین سے چسپاں ہو کر سجدہ کرے۔ جب سجدے سے سر اٹھائے تو بیٹھ جائے، بعد ازاں کھڑی ہو۔ (سجدہ سے سیدھی نہ کھڑی ہو)۔

جب تشہد کے لئے بیٹھے تو اپنے زانو بلند کرے اور رانیں ملا کر بیٹھے۔ جب تسبیح پڑھے تو انگلیوں کے پوروں پر تسبیح پڑھے کیونکہ انگلیاں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی اور جب کسی عورت کو اللہ سے کوئی حاجت درپیش ہو تو رات کے وقت اپنے کوٹھے کی چھت پر چلی جائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ اللہ اسکی دعا قبول فرمائیگا اور اسے ناکام نہیں لوٹائیگا۔

سفر میں عورت جمعے کا غسل نہ کرے لیکن حضر میں غسل جمعہ ترک نہیں کرنا چاہئے۔ حدود کے معاملات میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں۔ طلاق اور رویت ہلال میں ان کی گواہی قابل قبول نہیں اور جو چیزیں عورتوں سے مخصوص ہیں اور مردوں کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہے ایسے امور میں عورت کی گواہی تسلیم کی جائیگی۔

عورتوں کو راستے کے درمیان میں نہیں چلنا چاہئے، انہیں راستے کے اطراف میں چلنا چاہئے۔ انہیں بالاخانوں میں نہیں رہنا چاہئے۔

عورتوں کو لکھائی کی تعلیم نہیں دینا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ انہیں سوت کاتنے کی تعلیم دی جائے اور انہیں سورت نور بکثرت پڑھنی چاہئے۔

سورہ یوسف کی تعلیم عورتوں کے لئے مکروہ ہے۔

اگر عورت مرتد ہو جائے تو اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے، اگر توبہ کرلے تو آزاد ہے ورنہ اسے ہمیشہ کے لئے قید خانے میں ڈال دیا جائے۔ اسے ارتداد کی سزا میں زندان میں داخل کر کے قتل نہ کیا جائے جیسے مرتد مرد کو قتل کیا جاتا ہے۔ زندان میں اس سے سخت کام لئے جائیں، اسے صرف جان بچانے کی حد تک روٹی پانی دیا جائے اور اسے پہننے کے لئے موٹے اور کھردرے کپڑے زندان میں دیئے جائیں (شاید کہ باز آجائے) اور نماز روزے کے چھوڑنے کی وجہ سے اسے مارا جائے۔

عورتوں پر جزیہ نہیں ہے۔ جب زچگی کا وقت ہو تو متعلقہ دایہ کے علاوہ باقی

تمام عورتوں کو کمرے سے نکال دیا جائے۔

حیض والی عورت اور جس کے ذمہ غسل جنابت ہے کہ مرنے والے کے قریب نہیں آنا چاہئے کیونکہ اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

جنب اور حائض عورت کو چاہئے کہ وہ میت کو قبر میں نہ اتارے۔ جب عورت کسی جگہ سے کھڑی ہو تو اس جگہ مرد کو اتنی دیر تک نہیں بیٹھنا چاہئے جب تک وہ جگہ ٹھنڈی نہ ہو جائے۔ شوہرداری ہی عورت کا بہترین جہاد ہے اور عورت پر سب سے زیادہ حق اس کے خاوند کا ہے اور اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا زیادہ حقدار اس کا خاوند ہی ہے۔ مسلم عورت کو چاہئے کہ یہودی اور نصرانی عورتوں کے سامنے اپنے اعضاء کو ظاہر نہ کرے کیونکہ وہ اپنے شوہروں کے پاس جاکر اس کی ہئیت بیان کریں گی۔

جب گھر سے نکل رہی ہو تو اسے خوشبو نہیں لگانی چاہئے اور اسے مردوں کی مشابہت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ عورتوں کو چاہئے کہ وہ کچھ نہ کچھ زیور ضرور پہنیں۔

عورت کے ناخن سفید نظر نہیں آنے چاہئیں بلکہ ان پر مہندی لگی ہونی چاہئے۔ حیض کی حالت میں عورت اپنے ہاتھوں پر مہندی نہ لگائے، اس حالت میں اسکے پاگل ہونے کا خطرہ ہے۔ جب عورت نماز میں ہو اور اسے کسی قسم کی حاجت درپیش ہو تو اپنے ہاتھوں سے تالی بجائے۔ اگر مرد کو کبھی کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ اپنے سر سے اشارہ کرے یا اپنے ہاتھ سے اشارہ کرے یا بلند آواز سے سبحان اللہ کہے۔

عورت کے لئے بغیر اوڑھنی کے نماز ناجائز ہے مگر کنیز کے لئے سر ننگے نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔ عورت کے لئے نماز اور احرام کے علاوہ دیباج و ریشم جائز ہے اور

مردوں کو جنگ کے سوا ریشم پہننا ناجائز ہے۔

عورت کے لئے سونا حلال ہے اور سونے کے زیور اور انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ سکتی ہے لیکن مرد کے لئے نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ یا علی! سونے کی انگوٹھی نہ پہنو کیونکہ وہ تمہاری جنت کی زینت ہے۔ ریشم نہ پہنو کیونکہ وہ تمہارا جنتی لباس ہے۔

عورت اپنے مال سے کسی غلام کو آزاد نہیں کرسکتی۔ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو خیرات نہیں دے سکتی۔ شوہر کی اجازت کے بغیر سنتی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ غیر محرم سے ہاتھ نہیں ملا سکتی، نہ بیعت کرسکتی ہے، مگر یہ کہ اس کے ہاتھ پر کپڑا ہو اور اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر سنتی حج نہیں کرسکتی۔

عورت کے لئے حمام میں داخل ہونا حرام ہے (حمامِ عروسی مراد ہے کہ جہاں جانا اخلاق کے بگڑنے کا سبب ہے)۔ گھڑ سواری سوائے ضرورت اور سفر کے نہیں کرسکتی۔ عورت کی میراث مرد کی بہ نسبت آدھی ہے۔ عورت کا خون بہا مرد کے خون بہا سے آدھا ہے۔ زخموں کی دیت جب تک خون بہا کی تہائی تک ہو اس وقت تک مرد و عورت دونوں برابر ہیں لیکن جب تہائی دیت سے بڑھ جائے تو مرد کی دیت بڑھ جاتی ہے اور عورت کے زخموں کی دیت آدھی ہو جاتی ہے۔ (مثلاً ایک انگلی کی دیت کل دیت کا دسواں حصہ ہے اور دو انگلیوں کی دیت ۱۰/۲ اور تین انگلیوں کی دیت ۱۰/۳ ہے۔ یہاں تک مرد اور عورت برابر ہیں لیکن چار انگلیوں کی دیت مرد کے لئے ۱۰/۴ اور عورت کے لئے ۱۰/۲ ہے)۔

جب عورت مرد کے ساتھ ایک کمرے میں نماز پڑھ رہی ہو تو اسے چاہئے کہ مرد کے پہلو میں نماز نہ پڑھے بلکہ اس کے پیچھے کھڑی ہو کر نماز ادا کرے۔ جب

عورت مر جائے تو جنازہ پڑھانے والے کو اس کے سینے کے سامنے کھڑا ہو کر جنازہ پڑھانا چاہیے اور مرد کا جنازہ اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو کر پڑھانا چاہیے اور جب عورت کو قبر میں داخل کیا جائے تو اس کا شوہر اس کی لاش کو کمر کے مقام سے پکڑ کر لحد میں لٹائے۔ عورت کے لئے خاوند کی رضامندی سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک اور کوئی شفاعت کرنے والا نہیں ہے کیونکہ جب حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی وفات ہوئی تو امام علی علیہ السلام نے انہیں دفن کرنے کے بعد کھڑے ہو کر کہا: بارالہٰی! میں تیرے نبیؐ کی بیٹی سے راضی ہوں۔ بار الہٰی! میں تیرے نبیؐ کی بیٹی سے راضی ہوں۔ اے اللہ! فاطمہؑ تنہائی کے گھر میں آئی ہے، تو اس کی تنہائی کو دور فرما۔ اے اللہ! فاطمہؑ اپنے کنبے سے جدا ہوئی ہے، اسے اس کے بابا سے ملا دے۔ اے اللہ! فاطمہؑ پر ظلم ہوئے ہیں تو اس کا فیصلہ فرما اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

چارسو کا باب

ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے نقل کیا ہے کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو ایک مجلس میں ان چار سو باتوں کی تلقین کی جن کے ذریعے سے مسلم کا دین درست رہ سکتا ہے۔

۱۔ فصد سے بدن صحیح رہتا ہے اور عقل مضبوط ہوتی ہے۔

۲۔ لبوں پر خوشبو لگانا نبیؐ کی سنت اور کاتبین کے لئے کرامت ہے۔

۳۔ مسواک اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے، نبیؐ کی سنت ہے، منہ کو پاک کرتا ہے۔

۴۔ تیل لگانے سے جلد نرم ہوتی ہے، قوتِ دماغ میں اضافہ ہوتا ہے، مسام کھل جاتے ہیں، خشکی دور ہوتی ہے، رنگ چمکدار ہوتا ہے۔

۵۔ سر کے دھونے سے میل کچیل اور بفہ دور ہوتا ہے۔

۶۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے، منہ اور ناک کی صفائی کا ذریعہ ہے۔

۷۔ ناک میں دوا ڈالنے سے سر کو صحت ملتی ہے، بدن اور سر کے دوسرے اوجاع (دردوں) سے نجات ملتی ہے۔

۸۔ نورہ[۱] صفائی اور ذہنی سرور کا سبب ہے۔

۹۔ اچھا جوتا پہننا بدن کی حفاظت ہے اور انسان کی طہارت و نماز کے لئے مددگار ہے۔

۱۔ بال صفا پاؤڈر۔

۱۰۔ ناخن تراشنے سے بہت بڑی بیماری کو روکا جاسکتا ہے اور اس سے رزق کی فراوانی نصیب ہوتی ہے۔

۱۱۔ زیر بغل بال منڈوانے سے بدبو دور ہوتی ہے، یہ صفائی ہے اور سنت ہے۔

۱۲۔ طعام سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور کپڑوں کی کثافت کو روکا جاسکتا ہے اور نگاہ تیز ہوتی ہے۔

۱۳۔ نماز شب بدن کو تندرستی بخشتی ہے، اللہ کی رضا و رحمت کا سبب ہے اور انبیاءؑ کے اخلاق کی پیروی ہے۔

۱۴۔ سیب کھانے سے معدہ کی صفائی ہوتی ہے۔

۱۵۔ کندر چبانے سے داڑھیں مضبوط ہوتی ہیں، بلغم ختم ہوتا ہے اور منہ کی بدبو ختم ہو جاتی ہے۔

۱۶۔ طلوع فجر سے سورج کے ابھرنے تک مسجد میں بیٹھنا، طلب رزق کے لئے پھرنے سے زیادہ مفید ہے۔

۱۷۔ بہی کھانے سے کمزور دل کو طاقت ملتی ہے، معدہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے، دل کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، بچے خوبصورت ہو جاتے ہیں۔

۱۸۔ اکیس دانے سرخ رنگ خشک انگور کے ناشتے پر کھانے سے تمام امراض دور ہوتے ہیں، سوائے مرض الموت کے۔

۱۹۔ مسلمان کو چاہئے کہ ماہ رمضان کی پہلی شب بیوی سے مقاربت کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسآئکم۔ (سورۂ بقرہ آیت ۱۸۷) روزوں کی شب میں تمہارے لئے بیویوں سے (رفث) کو حلال کیا گیا ہے (اور رفث سے مراد جماع ہے)۔

۲۰۔ چاندی کی انگوٹھی کے علاوہ کسی طرح کی انگوٹھی نہ پہنو کیونکہ حضور اکرمؐ کا

فرمان ہے کہ وہ ہاتھ پاک نہیں ہوگا جس میں لوہے کی انگوٹھی ہوگی۔

۲۱۔ جس شخص نے ایسی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو جس پر اللہ کا نام کندہ ہو تو استنجا کے وقت اسے اپنے بائیں ہاتھ سے اتارے۔

۲۲۔ جب تم آئینہ دیکھو تو یہ دعا پڑھو: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَاَحْسَنَ خَلْقِیْ وَ صَوَّرَنِیْ فَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَ اَذَانَ مِنِّیْ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ وَ اَکْرَمَنِیْ بِالْاِسْلَامِ۔ یعنی خدا کا شکر ہے کہ مجھے پیدا کیا اور میری خلقت کو اچھا بنایا، میری صورت بنائی اور اسے اچھا بنایا اور میرے چہرے کو دوسروں کے عیوب اور برائیوں سے بچایا اور مجھے اسلام سے عزت دی۔

۲۳۔ جب کوئی مسلمان بھائی تمہیں ملنے آرہا ہو تو اس کے لئے زیب و زینت کرو، کیونکہ آنے والا مسافر یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اچھی ہیئت میں دیکھے۔

۲۴۔ ہر ماہ میں تین روزے پہلی جمعرات، آخری جمعرات اور درمیانی بدھ اور ماہ شعبان کے روزے رکھنے سے دل کا وسوسہ اور سینے کا غصہ دور ہوتا ہے۔

۲۵۔ ٹھنڈے پانی سے استنجا کرنے سے بواسیر کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۲۶۔ کپڑے دھونے سے پریشانی و حزن ختم ہوتا ہے اور نماز کے لئے کپڑوں کا پاک ہونا بھی ضروری ہے۔

۲۷۔ سر اور داڑھی کے سفید بالوں کو نہ نکالو کیونکہ یہ مسلم کا نور ہے۔

۲۸۔ جو شخص اسلام کے احکام پر کاربند رہتے ہوئے بڑھاپے کو پہنچا تو اسے قیامت میں نور ملے گا۔

۲۹۔ حالت جنابت میں مسلمان کو نہیں سونا چاہیے۔

۳۰۔ مسلمان کو ہمیشہ باوضو ہو کر سونا چاہیے۔ اگر پانی نہ ملے یا پانی استعمال نہ کرنا چاہے تو تیمم کر کے سو جائے کیونکہ نیند میں مومن کی روح اللہ کے حضور

پیش ہوتی ہے اگر اس وقت وہ مقررہ وقت پر پہنچ گیا ہے تو اللہ اس کو اپنے خزانہ رحمت میں ٹھہرا لیتا ہے ورنہ اپنے امین ملائکہ کے ساتھ اسے واپس بدن کی طرف روانہ کر دیتا ہے۔

۳۱۔ قبلہ کی طرف مومن کو تھوکنا نہیں چاہئے، اگر بھول کر ایسا کر بیٹھے تو اللہ سے استغفار کرے۔

۳۲۔ اپنے سجدے کے مقام پھونک نہ مارے۔

۳۳۔ اپنے کھانے اور پینے کی اشیاء کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرے۔

۳۴۔ جادو کے تعویذ لکھ کر پھونکیں نہ مارتا پھرے۔

۳۵۔ لاٹھی پر ٹیک لگا کر نہ سوئے۔

۳۶۔ جب ہوا چل رہی ہو تو چھت پر پیشاب نہ کرے۔

۳۷۔ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے ورنہ اسے اگر کچھ ہو جائے تو اپنے آپ کو ہی ملامت کرے کیونکہ کچھ مخلوق پانی میں رہتی ہے اور کچھ مخلوق ہوا میں رہتی ہے۔

۳۸۔ منہ کے بل نہ سوؤ، اگر کوئی شخص اوندھے منہ لیٹا ہوا ہو تو اسے بیدار کر دو۔

۳۹۔ جب تم نماز کے لئے اٹھو تو سست ہو کر اور جمائیاں لیتے ہوئے نہ اٹھو۔

۴۰۔ نماز میں اپنے خیالات میں غلطاں نہ ہو جاؤ کیونکہ اللہ صرف وہی نماز قبول کرتا ہے جو خلوص دل سے پڑھی جائے۔

۴۱۔ دستر خوان سے گرے ہوئے ٹکڑے شفا کے حصول کے لئے کھاؤ، اس کے ذریعے اللہ تمہیں صحت دے گا۔

۴۲۔ جب کھانے سے فارغ ہو جاؤ تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لو تاکہ اللہ تمہیں برکت دے۔

۴۳۔ سوتی کپڑے پہنو کیونکہ رسول مقبولؐ ہمیشہ سوتی کپڑے زیب تن فرمایا کرتے تھے، ہاں اگر کبھی اونی کپڑا استعمال بھی فرمایا تو بیماری کی حالت میں استعمال کیا، حضور اکرمؐ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ خود خوبصورت ہے اور خوبصورتی سے محبت کرتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ بندے پر نعمت کے آثار نظر آنے چاہئیں۔

۴۴۔ صلہ رحمی کرو اگرچہ سلام کرنے کے ذریعے سے ہی ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: **واتقوا اللّٰه الذی تسآء لون به والارحام. ان اللّٰه کان علیکم رقیبا.** (سورۂ نساء آیت۱) یعنی اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم آپس میں سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے بچو۔ اس میں شک نہیں کہ خدا تم پر نگراں ہے۔

۴۵۔ اپنے دن کو ادھر ادھر کی ہانکتے ہوئے نہ گزارو کیونکہ کراماً کاتبین تمہاری ہر بات لکھ رہے ہیں۔

۴۶۔ ہر مقام پر اللہ کی کو یاد کرو کیونکہ وہ (ہمیشہ) تمہارے ساتھ ہے۔

۴۷۔ سرکار محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیجو کیونکہ اللہ تمہاری دعائیں اس وقت قبول کرے گا جب تم انہیں یاد کرو گے، ان پر درود بھیجو گے اور ان کے حقوق کا لحاظ کرو گے۔ **اللھم صل علی محمد و آل محمد۔**

۴۸۔ گرم کھانا جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے اس وقت تک نہ کھاؤ۔ جب کبھی گرم کھانا رسول اللہؐ کے پاس آتا تو آپؐ فرماتے: ٹھہر جاؤ کہ ٹھنڈا اور کھانے کے قابل ہو جائے۔ خدا نہ کرے کہ ہم آگ کی گرمی قبول کریں۔ ٹھنڈی خوراک میں برکت ہے۔

۴۹۔ ہوا کے مقابل پیشاب نہ کرو ورنہ اس کے قطرات تمہارے اوپر آئیں گے۔

۵۰۔ اپنے بچوں کو اس چیز کی تعلیم دو جو انہیں فائدہ پہنچائے، خبردار تمہارے

بچوں پر مرجئہ[1] قابو نہ پالیں۔

۵۱۔ اپنی زبان کو روکو۔

۵۲۔ لوگوں پر سلام کر کے فوائد حاصل کرو۔

۵۳۔ جو تمہارے پاس امانت رکھے وہ امانت اس کے پاس لوٹاؤ، اگرچہ امانت انبیاءؑ کی اولاد کی قاتل کی بھی کیوں نہ ہو۔

۵۴۔ جب بازاروں میں جاؤ اور جب لوگوں سے مشغول ہو جاؤ تو اس وقت زیادہ سے زیادہ اللہ کو یاد کرو، کہ گناہوں کے کفارے اور نیکیوں میں اضافہ کا باعث ہے۔ (اس طرح) تم غافلین میں نہیں لکھے جاؤ گے۔

۵۵۔ ماہ رمضان میں بلا ضرورت سفر نہ کرو۔

۵۶۔ نشہ آور چیز کے پینے اور موزوں پر مسح کرنے میں تقیہ کی اجازت نہیں ہے۔

۵۷۔ ہمارے متعلق غلو نہ کرو اور کہو کہ ہم اس کے بندے ہیں اور اس کے علاوہ ہماری فضیلت میں جو جی چاہے کہو۔

۵۸۔ جو ہم سے محبت کرتا ہے اسے ہماری سنت پر عمل پیرا ہونا چاہئے اور وہ تقویٰ کی مدد حاصل کرے کیونکہ دنیا و آخرت کے امور کے لئے تقویٰ بہترین مددگار ہے۔

۵۹۔ ہمارا شکوہ کرنے والوں کے ساتھ مت بیٹھو اور ہمارے دشمنوں کے پاس کھلم کھلا ہماری مدح نہ کرو ورنہ ظالم بادشاہوں کے معتوب بن جاؤ گے۔

۶۰۔ سچائی اختیار کرو کیونکہ سچائی نجات کا ذریعہ ہے۔

۶۱۔ اپنا اجر اللہ سے طلب کرو۔

---

[1] مرجئہ ایک فرقہ کا نام ہے جن کا یہ نظریہ ہے کہ مسلمان جتنے بھی گناہ کرتا رہے اس کے اسلام اور ایمان میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔

۶۲۔ اطاعت الٰہی کی تلاش کرو۔

۶۳۔ اطاعت الٰہی پر استقامت اختیار کرو۔

۶۴۔ مومن کیلئے یہ بات کتنی ہی بری ہے کہ ہتک کے بعد جنت میں داخل ہو۔

۶۵۔ ہمیں اپنے گناہوں کی بخشش کیلئے شفاعت کی تکلیف نہ دو۔ (یعنی ایسے گناہ جن کی شفاعت نہیں ہو سکتی۔اس عبارت میں دیگر معانی کا بھی احتمال ہے)۔

۶۶۔ قیامت کے دن ہمارے دشمنوں کے سامنے رسوا نہ ہونا اور حقیر دنیا کے عوض اپنی منزلت کو خود تباہ نہ کرنا۔

۶۷۔ اللہ کے فرامین سے تمسک رکھو اور اپنی محبوب منزل اور پسندیدہ خواہش کے درمیان (جو موت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے) حضور اکرمؐ کی بشارت کے منتظر رہو کہ آپ فرمائیں کہ آخرت اچھی اور دیرپا ہے اور اللہ اپنے بندے کو بشارت دے جس کی وجہ سے اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو اور وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرے اور یہی خدا کے نزدیک بہتر اور پائیدار تر ہے۔

۶۸۔ اپنے کمزور بھائیوں کو حقیر نہ جانو کیونکہ جو شخص اپنے کسی مومن بھائی کو حقیر سمجھے گا تو اللہ ان دونوں کو جنت میں جمع نہیں کرے گا (یعنی اسے بہشت نصیب نہیں ہوگی) جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے۔

۶۹۔ اپنے مومن بھائی کو حاجت طلب کرنے کے لئے اپنے پاس آنے پر مجبور نہ کرو، (اس کے حاجت کے اظہار سے پہلے اس کی ضرورت پوری کردو) ایک دوسرے کا بوجھ ہلکا کرو، ایک دوسرے پر شفقت کرو، ایک دوسرے کے لئے خرچ کرو، منافق کی طرح مت بنو جو صرف زبانی باتیں ہی کرتا رہتا ہے اور عمل کی توفیق نہیں ہوتی۔

۷۰۔ شادی کرو کیونکہ شادی کرنا حضور اکرمؐ کی سنت ہے اور آپؐ ہمیشہ فرمایا

کرتے تھے کہ جو شخص میری سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے اسے شادی کرنی چاہئے کیونکہ شادی کرنا میری سنت میں شامل ہے۔

۷۱۔ اولاد طلب کرو کیونکہ حضور اکرمؐ تمہارے ذریعے دیگر امتوں سے کثرت کے طالب ہیں اور اپنی اولاد کو زانیہ عورت اور احمق عورت کے دودھ سے بچاؤ اس لئے کہ دودھ کا انسانی طبیعت میں اثر ہوتا ہے۔

۷۲۔ ایسا پرندہ کھانے سے پرہیز کرو جس کے سنگ دانہ نہ ہو، اس کے پاؤں میں کانٹا سا نہ ہو اور جس کے پوٹا نہ ہو۔

۷۳۔ نوک دار دانت رکھنے والے درندوں کے گوشت سے بچو اور چنگال رکھنے والے شکاری پرندے کے گوشت سے پرہیز کرو۔

۷۴۔ تلی نہ کھاؤ کیونکہ اس سے فاسد خون پیدا ہوتا ہے۔

۷۵۔ سیاہ لباس نہ پہنو یہ فرعون کا لباس ہے[1]۔

۷۶۔ گوشت کے غدود سے بچو کیونکہ یہ جذام کی رگ کو متحرک کر دیتے ہیں۔

۷۷۔ دین میں قیاس نہ کرو کیونکہ دین کے مسائل قیاس سے حل نہیں کئے جاسکتے، کچھ اقوام ایسی پیدا ہوں گی جو قیاس سے کام لیں گے وہ دین کے دشمن ہوں گے اور سب سے پہلے جس نے قیاس کیا وہ ابلیس تھا۔

۷۸۔ ہموار جوتا نہ پہنو، یہ فرعون کا جوتا ہے۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے ایسا جوتا پہنا۔ (بلکہ سنت ہے کہ جوتے کا اگلا اور پچھلا حصہ اونچا ہو اور درمیانی نیچا اور وہ تمام زمین سے نہ چپکے جیسا کہ انسانی پیر)۔

۷۹۔ نشہ بازوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔

۸۰۔ کھجوریں کھاؤ ان میں بہت سی بیماریوں کی شفا ہے۔

۱۔ سوائے حضرت سیدالشہداء کی عزاداری کے، یہ لباس ممنوع ہے۔

۸۱۔ حضور اکرمؐ کے اس فرمان پر عمل کرو کہ جو شخص اپنے لئے سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

۸۲۔ زیادہ استغفار کرو کہ روزی کی فراخی کا سبب ہے۔

۸۳۔ جتنا ہو سکے نیک کاموں کو آگے روانہ کرو کل انہیں تم پاؤ گے۔

۸۴۔ جھگڑنے سے پرہیز کرو، اس سے شکوک و شبہات جنم لیتے ہیں۔

۸۵۔ جس کسی نے اللہ سے کسی حاجت کو طلب کرنا ہو تو وہ تین اوقات میں اپنی حاجات طلب کرے، بروز جمعہ ایک مخصوص ساعت، سورج کے ڈھلنے کی ساعت، ہوا چلنے کی ساعت، اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رحمت نازل ہو رہی ہوتی ہے اور پرندے چہچہا رہے ہوتے ہیں، طلوع فجر کی ساعت میں اپنے حاجات طلب کرو کیونکہ اس وقت دو فرشتے آواز دیتے ہیں کہ کوئی ہے جو توبہ کرے اور اس کی توبہ قبول کی جائے اور اس وقت کوئی مانگنے والا ہے جو مانگے اسے عطا کیا جائے؟ اس وقت کوئی گناہوں کی معافی مانگنے والا ہے تو اسے معاف کیا جائے؟ اس وقت کوئی حاجت طلب کرنے والا ہے جس کی مراد بر لائی جائے؟ لہذا اس وقت دعوت دینے والے کو جواب دو۔

۸۶۔ طلوع فجر اور طلوع شمس کے درمیانی وقت میں رزق تلاش کرو کیونکہ یہی تو وہ ساعت ہے جس میں اللہ اپنے بندوں میں رزق تقسیم کرتا ہے۔

۸۷۔ اللہ سے کشائش کے منتظر رہو اور اس کی رحمت سے ناامید نہ ہونا کیونکہ بندہ مومن کا بہترین عمل کشائش کا انتظار کرنا ہے۔

۸۸۔ نماز فجر کی دو رکعت کے بعد اللہ پر توکل کرو کہ یہ حاجتوں کے بر آنے کا وقت ہے۔

۸۹۔ حرم کی طرف تلوار لے کر کبھی نہ جاؤ۔

۹۰۔ اپنے سامنے تلوار رکھ کر نماز نہ پڑھو کیونکہ قبلہ امن کی علامت ہے۔

۹۱۔ حج کی تکمیل حضور اکرمؐ کی زیارت سے کرو کیونکہ زیارت نہ کرنا حضور اکرمؐ کے حق میں ظلم ہے اور تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے۔

۹۲۔ جن مزارات کا حق اللہ نے تمہارے ذمے فرض کیا ہے ان کی زیارت کو جاؤ اور مزارات پر کھڑے ہو کر اللہ سے رزق طلب کرو۔

۹۳۔ چھوٹے گناہوں کو معمولی نہ سمجھو کیونکہ یہی چھوٹے گناہ اکٹھے ہو کر بڑے بن جاتے ہیں۔

۹۴۔ لمبے سجدے کرو کیونکہ یہ بات ابلیس پر اس لئے بڑی گراں گزرتی ہے کہ اسے سجدہ کا حکم ملا تھا تو اس نے نافرمانی کی تھی اور بندے کو سجدہ کا حکم ملا ہے تو اس نے سجدہ کیا ہے اور نجات کا حقدار بنا ہے۔

۹۵۔ موت کو، قبر سے محشور ہونے اور خدا کے حضور پیش ہونے کو ہمیشہ یاد رکھو اس ذریعے سے تم پر مصیبتیں آسان ہو جائیں گی۔

۹۶۔ جب کبھی تمہیں آنکھوں کی شکایت ہو تو شفاء حاصل کرنے کی نیت سے آیت الکرسی پڑھو، اللہ نے چاہا تو آنکھوں کی تکلیف دور ہو جائے گی۔

۹۷۔ گناہوں سے بچو کیونکہ انسان پر جتنی تکالیف و مصائب وارد ہوتے ہیں وہ گناہوں کے سبب سے ہی وارد ہوتے ہیں حتی کہ بدن کی خراش، ٹھوکر کھانا اور مصیبت کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم**۔ (سورۂ شوریٰ آیت ۳۰) یعنی تمہیں جو بھی مصیبت پہنچتی ہے وہ تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کی لائی ہوئی ہے اور بہت سے گناہوں کو خدا بخش دیتا ہے۔

۹۸۔ کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لو اور نافرمانی نہ کرو کیونکہ اللہ کی نعمت کھا رہے ہو، (اس کی ابتداء میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو اور آخر میں اللہ کی حمد و شکر بجالاؤ)۔

۹۹۔ نعمت کے جدا ہونے سے پہلے اس سے حسن سلوک رکھو کیونکہ نعمات چلی جاتی ہیں اور صاحب نعمت کے لئے باعث گواہی بنتی ہیں۔

۱۰۰۔ جو اللہ کے تھوڑے سے رزق پر راضی ہوگا اللہ بھی اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہوگا۔

۱۰۱۔ کوتاہی سے بچو کیونکہ کوتاہی اس دن حسرت کا موجب ہے جس دن حسرت فائدہ نہیں دے گی۔

۱۰۲۔ جب میدان جنگ میں دشمن کا سامنا ہو تو کم سے کم بولو، اللہ کو بہت یاد کرو اور اللہ کے اس فرمان **فلا تولوا هم الادبار**. (سورۂ انفال آیت ۱۵) یعنی ان کو پشت نہ دکھاؤ۔ کو ہمیشہ مد نظر رکھو ورنہ خدا کے غضب کا موجب ہو گے۔

۱۰۳۔ اگر میدان جنگ میں اپنے کسی بھائی کو زخمی پاؤ یا اسے بزدل ہوتے ہوئے دیکھو یا تمہارا دشمن اس کے لئے طمع کر رہا ہو تو اس حالت میں بھائی کو تقویت پہنچاؤ۔

۱۰۴۔ جتنا ممکن ہو لوگوں سے نیکی کرو کیونکہ نیکی بری موت سے بچاتی ہے۔

۱۰۵۔ جو شخص یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اللہ کے نزدیک اس کی قدر و منزلت کیا ہے؟ تو اسے دیکھنا چاہئے کہ گناہ کے ارتکاب کے وقت اللہ کی قدر و منزلت اس کے دل میں کیا ہے؟ (اگر خدا اس کی نظر میں عظمت رکھتا ہے اور وہ اس کے حکم کے احترام میں گناہ سے کنارہ کش ہو جاتا ہے تو وہ بھی خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہے)۔

۱۰۶۔ کوئی شخص اپنے اہل و عیال کے لئے بکری سے زیادہ بابرکت جانور نہیں پال سکتا، جس کے گھر ایک بکری ہو تو فرشتے ہر دن میں ایک مرتبہ اس کے لئے برکت کی دعا کریں گے، اگر کسی کے پاس دو بکریاں ہوں گی تو فرشتے اس کے لئے دو مرتبہ دعا کریں گے۔ جس کے پاس تین بکریاں ہوں گی اس کے لئے تین مرتبہ دعا کریں گے۔

۱۰۷۔ جب مسلمان کمزور ہو جائے تو اسے چاہئے کہ گوشت اور دودھ کا زیادہ استعمال کرے کیونکہ اللہ نے ان میں قوت رکھی ہے۔

۱۰۸۔ جب تم حج کا ارادہ کرو تو راستہ کے لئے زاد خرید لو تاکہ وہ سفر میں تمہارے کام آسکے اور اللہ کے اس فرمان پر عمل ہو جائے: ولو ارادوا الخروج لاعدوا له عدة. (سورۂ توبہ آیت ۴۶) یعنی اگر وہ نکلنے کا ارادہ رکھتے ہوتے تو اس کے لئے کچھ تیاری تو کرتے۔ (یہ حکم اس لئے ہے کہ کبھی تیاری نہ کرنے سے حج رہ جاتا ہے)۔

۱۰۹۔ جب دھوپ میں بیٹھو تو سورج کی طرف پشت کر کے بیٹھو کیونکہ اس سے مخفی بیماری دور ہوتی ہے۔

۱۱۰۔ جب تم حج بیت اللہ کے لئے جاؤ تو زیادہ سے زیادہ اپنی نگاہ کو بیت اللہ پر مرکوز رکھو کیونکہ اس مقدس گھر کے پاس اللہ کی ایک سو بیس رحمتیں ہیں، ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ہیں اور چالیس رحمتیں وہاں نماز پڑھنے والوں کے لئے ہیں اور بیس رحمتیں بیت اللہ کو دیکھنے والوں کیلئے ہیں۔

۱۱۱۔ ملتزم[۱] کے پاس جاکر تم نے جو گناہ کئے ہیں ان میں سے جو گناہ تمہیں یاد ہوں ان کا اقرار کر کے معافی مانگو اور آخر میں کہو بارالہا! جو گناہ ہمیں یاد تھے

۱۔ رکن یمانی کے قریب ایک مقام کا نام ہے۔

ہم نے ان کا اقرار کیا ہے اور بھول گئے ہیں انہیں بھی تسلیم کرتے ہوئے تجھ سے معافی کے طالب ہیں، اللہ کریم اس شخص کے تمام گناہ معاف کردے گا۔

۱۱۲۔ بلا سے پہلے دعا کرو۔

۱۱۳۔ پانچ اوقات میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں بارش کے وقت، جہاد کے وقت، اذان کے وقت، تلاوت قرآن کے وقت، زوال اور طلوع فجر کے وقت۔

۱۱۴۔ تم میں سے جو شخص میت کو غسل دے تو کفن پہنانے کے بعد خود بھی نہائے۔

۱۱۵۔ کفن کو خوشبو نہ لگاؤ اور مردوں کو بھی کافور کے علاوہ اور کوئی خوشبو نہ لگاؤ کیونکہ مرنے والا احرام باندھنے والے کی طرح ہے۔

۱۱۶۔ کسی کے مرنے کے بعد اپنے اہل و عیال کو حکم دو کہ وہ مرنے والے کے لئے دعا کریں، حضور اکرمؐ کی وفات کے بعد بنی ہاشم کی تمام مستورات حضورؐ کے فضائل گننے لگیں، یہ سن کر حضرت فاطمہ زہراؑ نے فرمایا اس وقت فضائل نہ گنو اس وقت دعا کرو۔

۱۱۷۔ مرنے والوں کی زیارت کو جاؤ تمہارے جانے سے وہ خوش ہوتے ہیں، ہر شخص کو اپنے ماں باپ کی قبر پر جاکر ان کے لئے دعا مانگنے کے بعد اللہ سے اپنی حاجات طلب کرنی چاہئیں۔

۱۱۸۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے آئینہ ہے، اگر تمہیں اپنے بھائی میں کوئی لغزش نظر آئے تو اس کے مخالف نہ بن جاؤ، اسے نصیحت کرو اور اس کی راہنمائی کرو، جھگڑا کرنے سے بچو، ورنہ تمہارے اندر اختلاف پیدا ہو جائیں گے، تمہیں سچ بولنا چاہئے، اس ذریعے سے ایک دوسرے کے قریب

ہو جاؤ گے اور تمہیں اجر ملے گا۔

۱۱۹۔ تم میں سے جو جانور پر سوار ہو کر سفر کرے تو جب کسی جگہ قیام کرے تو سب سے پہلے جانور کو پانی پلائے اور اسے چارہ ڈالے۔

۱۲۰۔ جانوروں کے چہرے پر چابک نہ مارو کیونکہ یہ اپنے منہ سے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔

۱۲۱۔ تم میں سے جو شخص راستہ بھول جائے یا اسے سفر میں اپنی ہلاکت کا اندیشہ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ بلند آواز سے یَاصَالِحُ اَدْرِکْنِی "یعنی اے صالح میری مدد کر" کہے کیونکہ اللہ نے تمہارے جنات بھائیوں میں ایک شخص صالح نامی پیدا کیا ہے جو خدا کی رضا کی خاطر زمین پر چلتا رہتا ہے جب وہ تمہاری آواز سنتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے اور بھولے ہوئے کو راستہ دکھاتا ہے اور اس کے جانور کو (غلط سمت جانے سے) روک لیتا ہے۔

۱۲۲۔ جس شخص کو اپنے متعلق یا اپنی بکریوں کے متعلق شیر یا کسی اور درندے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے اور اپنے ریوڑ کے اردگرد ایک لکیر کھینچ کر یہ دعا پڑھے: "اے اللہ! دانیال اور کنوئیں کے رب اور ہر چیرنے والے شیر کے رب میری اور میری بکریوں کی حفاظت فرما"۔ اللہ کے فضل سے وہ شخص ہر درندے سے محفوظ رہے گا۔

۱۲۳۔ جس شخص کو بچھو کے کاٹنے کا خوف ہو اسے یہ آیات پڑھنی چاہئیں: سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ. (سورۂ صفافات آیت ۷۹) "یعنی جہانوں میں نوح پر سلام ہو، ہم یقینا نیکی کرنے والوں کو اسی طرح سے بدلہ دیتے ہیں، بالتحقیق وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا"۔ ان شاء اللہ! بچھو کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۱۲۴۔ جس شخص کو کشتی کے ڈوبنے کا اندیشہ ہو تو وہ یہ کلمات پڑھے۔ ان شاء اللہ کشتی محفوظ رہے گی اور وہ ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّی لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [1] بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْقَوِیِّ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ [2]۔

۱۲۵۔ اپنے بچوں کا عقیقہ ساتویں دن کرو اور ان کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی غرباء پر صدقہ کرو، رسول اللہؐ نے امام حسنؑ و امام حسینؑ کا ساتویں دن عقیقہ کیا تھا۔

۱۲۶۔ جب تم سائل کو کچھ عطا کرو تو اس سے اپنے لئے دعا ضرور منگواؤ، اسکی دعا اسکے حق میں قبول نہیں ہوتی البتہ تمہارے حق میں ضرور قبول ہوتی ہے۔

۱۲۷۔ جب صدقہ کسی سائل کو دیا جاتا ہے سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے وہ صدقہ اللہ کے ہاتھ میں پہنچتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: الم یعلموآ ان اللّٰہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہ ویاخذ الصدقات ۝ (سورۃ توبہ آیت ۱۰۴) "کیا تم نہیں جانتے کہ یقیناً اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات لیتا ہے۔

۱۲۸۔ صدقہ رات کو دیا کرو کیونکہ رات کا صدقہ اللہ کے غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے۔

۱۲۹۔ اپنے کلام کو اپنے اعمال میں شمار کرو، جو کام خیر نہیں ہیں ان پر کم گفتگو کرو۔

۱۳۰۔ اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرو کیونکہ خرچ کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند ہے۔ جسے نعم البدل کا یقین ہوتا ہے وہ خرچ کرتا ہے۔

۱۔ سورۂ ہود آیت ۴۱۔

۲۔ سورۂ زمر آیت ۶۷۔

۱۳۱۔ جسے کسی چیز کا یقین ہو اور پھر اس کے متعلق شک ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے یقین پر عمل کرے کیونکہ شک یقین کو باطل نہیں کر سکتا۔

۱۳۲۔ جھوٹی گواہی مت دو۔

۱۳۳۔ ایسے دسترخوان پر مت بیٹھو جہاں شراب پی جارہی ہو، کیا خبر اللہ کا عذاب کب نازل ہو جائے (شاید تمام بیٹھنے والوں پر عذاب یا موت واقع ہو جائے)۔

۱۳۴۔ جب دسترخوان پر کھانا کھانے بیٹھو تو غلاموں کی طرح سے بیٹھو، ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھ کر کھانا نہ کھاؤ کیونکہ یہ طریقہ اللہ کو ناپسند ہے اور اس طریقے پر عمل کرنے والا شخص بھی اللہ کو ناپسند ہے۔

۱۳۵۔ انبیاء کرام سلام اللہ علیہم رات کا کھانا نماز عشاء کے بعد تناول فرماتے تھے۔

۱۳۶۔ رات کے کھانے کو نہ چھوڑو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنے سے بدن میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔

۱۳۷۔ بخار، موت کا سالار ہے اور زمین میں اللہ کا قائم کردہ زندان ہے وہ جسے چاہتا ہے اس زندان میں قید کر دیتا ہے۔ بخار سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے اونٹ کی کوہان سے اون جھڑتا ہے۔

۱۳۸۔ ہر بیماری اندر سے پیدا ہوتی ہے سوائے زخم اور بخار کے کیونکہ یہ دونوں چیزیں باہر سے وارد ہوتی ہیں۔

۱۳۹۔ بخار کی گرمی کو بنفشہ اور ٹھنڈے پانی سے توڑو، بخار کی گرمی دوزخ کی آتش کی وجہ سے ہے۔

۱۴۰۔ مسلمان کو اس وقت تک علاج نہیں کرانا چاہئے جب تک اس کی بیماری اس کی طبیعت پر غلبہ حاصل نہ کر لے۔

۱۴۱۔ دعا حتمی قضا کو ہٹا دیتی ہے، لہذا دعا کو اپنا ہتھیار قرار دو۔

۱۴۲۔ طہارت کے بعد وضو کرنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں، خود کو پاک رکھو۔

۱۴۳۔ سستی اور کاہلی سے بچو کیونکہ کاہل شخص اللہ کا حق ادا نہیں کرے گا۔

۱۴۴۔ جب بدبودار ہوا خارج ہو تو اس کے بعد استنجا کرو۔

۱۴۵۔ اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھو کیونکہ اللہ کو گندے شخص سے سخت نفرت ہے جس کے قریب لوگ بیٹھنا پسند نہ کریں۔

۱۴۶۔ کوئی شخص اپنی نماز میں اپنی داڑھی سے نہ کھیلے اور دوسرے کاموں میں مشغول نہ ہو۔

۱۴۷۔ عمل خیر کرنے میں جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ دوسرے کاموں میں مصروف ہو جاؤ اور نیک کام سے غافل رہ جاؤ۔

۱۴۸۔ مومن کی جان اس سے ہمیشہ تھکاوٹ میں رہتی ہے اور لوگ اس سے راحت میں رہتے ہیں۔

۱۴۹۔ تمہاری تمام گفتگو ذکر الٰہی سے متعلق ہونی چاہیے۔

۱۵۰۔ گناہوں سے بچو کیونکہ بعض دفعہ گناہ کی وجہ سے رزق روک لیا جاتا ہے۔

۱۵۱۔ صدقہ کے ذریعے اپنے بیماروں کا علاج کرو۔

۱۵۲۔ زکوٰۃ کے ذریعے اپنے مال کی حفاظت کرو۔

۱۵۳۔ نماز ہر متقی کو قریب کرنے کا ذریعہ ہے۔

۱۵۴۔ حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔

۱۵۵۔ اچھی خانہ داری عورت کا جہاد ہے۔

۱۵۶۔ فقر (تنگدستی) ہی سب سے بڑی موت ہے۔

۱۵۷۔ چھوٹا خاندان دو راحتوں میں سے ایک ہے۔

۱۵۸۔ صحیح منصوبہ بندی آدھی زندگی ہے۔

۱۵۹۔ غم آدھا بڑھاپا ہے۔

۱۶۰۔ وہ شخص کبھی تنگدست نہیں ہوا جس نے اعتدال سے کام لیا۔

۱۶۱۔ وہ شخص کبھی ہلاک نہیں ہوا جس نے مشورہ طلب کیا۔

۱۶۲۔ اچھائی صرف صاحب حسب اور صاحب دین کو فائدہ پہنچاتی ہے۔

۱۶۳۔ ہر چیز کا ایک ثمر ہوتا ہے اور اچھائی کا ثمر اس کا جلد انجام دینا ہے۔

۱۶۴۔ جسے نعم البدل کا یقین ہوگا وہ عطیہ دے گا۔

۱۶۵۔ جس نے مصیبت کے وقت اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر مارے اس کا اجر ضائع ہوگیا۔

۱۶۶۔ انسان کا بہترین عمل کشائش کا انتظار ہے۔

۱۶۷۔ جس نے اپنے والدین کو غمگین کیا اس نے ان پر ستم ڈھایا۔

۱۶۸۔ صدقہ کے ذریعے رزق نازل کراؤ۔

۱۶۹۔ آزمائش شروع ہونے سے پہلے آزمائش کی موجوں کو دعا کے ذریعے دور کرو، اس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور جس نے روح کو پیدا کیا، آزمائش مومن کے اوپر سیلاب کی رفتار سے بھی تیزی سے آتی ہے۔

۱۷۰۔ سخت تکالیف کی عافیت کے لئے اللہ سے دعا کرو کیونکہ سخت تکالیف دین کو ختم کر دیتی ہیں۔

۱۷۱۔ خوش نصیب وہ ہے جو کسی اور کے ذریعے نصیحت حاصل کرے۔

۱۷۲۔ اپنے نفوس کو نیک اخلاق کا عادی بناؤ کیونکہ بندۂ مسلم اپنے حسن اخلاق کی بدولت روزہ دار اور شب بیدار کا رتبہ حاصل کر لیتا ہے۔

۱۷۳۔ جو شخص شراب کو حرام سمجھتے ہوئے بھی پیئے گا تو اللہ اسے دوزخ میں اہل دوزخ کے زخموں کی پیپ پلائے گا، ہر چند کہ بخشا ہوا ہو۔

۱۷۴۔ معصیت کے لئے نذر جائز نہیں ہے۔

۱۷۵۔ قطع رحمی کے لئے قسم جائز نہیں ہے۔

۱۷۶۔ بغیر عمل کے دعا کرنے والا ایسا ہے جیسے بغیر چلے کے تیر چلانے والا۔

۱۷۷۔ مسلم عورت کو اپنے شوہر کے لئے خوشبو لگانی چاہئے۔

۱۷۸۔ اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل ہو جانے والا شہید ہے۔

۱۷۹۔ غبن کرنے والا نہ تو قابل تعریف ہے اور نہ ہی لائق اجر ہے۔

۱۸۰۔ بیٹا باپ کی اجازت کے بغیر اور عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر قسم نہ کھائے۔

۱۸۱۔ اللہ کے ذکر کے علاوہ پورا دن خاموشی سے نہیں گزارنا چاہئے۔

۱۸۲۔ ہجرت کے بعد دارالکفر میں جانا جائز نہیں ہے اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔

۱۸۳۔ تجارت کا پیشہ اپناؤ اس کے ذریعے لوگوں سے بے نیاز ہو جاؤ گے کیونکہ اللہ امین پیشہ ور کو پسند کرتا ہے۔

۱۸۴۔ اللہ کو نماز سے زیادہ محبوب عمل اور کوئی نہیں ہے، دنیا کے کسی کام کی مشغولیت کی وجہ سے نماز میں غفلت نہ کرنا کیونکہ اللہ نے نماز بھلانے والوں کی مذمت فرمائی ہے، اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ O (سورۃ ماعون آیت ۵) وہ لوگ جو اپنی نمازوں کو بھلائے ہوئے ہیں یعنی انہوں نے نماز کے اوقات کی پرواہ نہیں۔

۱۸۵۔ جان لو کہ تمہارے دشمن ریاکاری کے لئے بڑے بڑے عمل کرتے ہیں لیکن واضح ہو کہ اللہ صرف اسی نیکی کو قبول کرتا ہے جو ریا کے ہر عمل اور شائبہ سے پاک ہو۔

۱۸۶۔ نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی اور گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا اور خداوند کریم ان لوگوں

کا ساتھ دیتا ہے جو پرہیزگار ہوں اور بھلائی کرنے والے ہوں۔

۱۸۷۔ مومن کبھی بھی اپنے بھائی سے دھوکا نہیں کرتا، خیانت نہیں کرتا، اسے دشمنوں میں اکیلا نہیں چھوڑتا، اس پر الزام نہیں لگاتا اور اسے یہ نہیں کہتا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں۔

۱۸۸۔ اپنے بھائی (کے برے کاموں) کے لئے عذر تلاش کر اور تجھے عذر نہ مل سکے تو اس کے عمل کی پردہ پوشی کر۔

۱۸۹۔ اپنے ہاتھوں حکومت سے دستبردار ہونا پہاڑ ہٹنے سے زیادہ مشکل ہے، اللہ سے مدد چاہو اور صبر کرو، بالتحقیق زمین اللہ کی ہے، جسے چاہتا ہے زمین کا وارث بناتا ہے اور نیک انجام متقین کا ہے۔

۱۹۰۔ کسی کام کی تکمیل سے پہلے اس کے لئے جلد بازی نہ کرو ورنہ پشیمانی اٹھانی پڑے گی۔ ایسا نہ ہو کہ زیادہ وقت گزرنے اور مرور زمانہ سے تمہارے دل سخت ہو جائیں۔

۱۹۱۔ اپنے کمزوروں پر رحم کرو اور ان پر رحم کر کے اللہ سے اپنے لئے رحمت کا سوال کرو۔

۱۹۲۔ مسلمان کی غیبت سے پرہیز کرو کیونکہ مسلمان اپنے بھائی کی غیبت نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احد کم ان یاکل لحم اخیه میتا. (سورۃ حجرات آیت ۱۲) "یعنی تمہیں ایک دوسرے کی غیبت نہیں کرنی چاہئے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے"۔ اس آیت کی رو سے کوئی مسلمان غیبت پر تیار نہیں ہو سکتا۔

۱۹۳۔ مسلمان کو نماز میں ہاتھ باندھ کر مجوسیوں کی مشابہت اختیار نہیں کرنی چاہئے۔

۱۹۴۔ تمہیں غلاموں کی طرح دستر خوان پر بیٹھنا چاہئے اور زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا چاہئے۔

۱۹۵۔ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو۔

۱۹۶۔ اگر نماز میں اپنے جسم پر کوئی نقصان رساں کیڑا پاؤ تو یا اسے دفن کر دو اور اس پر تھوک دو یا اپنے لباس میں اسے دبا لو یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

۱۹۷۔ قبلہ سے زیادہ انحراف نماز کو باطل کر دیتا ہے اگر ایسا ہو جائے تو چاہئے کہ اذان و اقامت کہہ کر شروع سے نماز پڑھے۔

۱۹۸۔ جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے سورۃ اخلاص، سورۃ قدر اور آیت الکرسی گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے تو اس کا مال ہر خطرے سے محفوظ رہے گا اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے سورۃ اخلاص، سورۃ قدر کی تلاوت کریگا وہ پورا دن گناہوں سے محفوظ رہے گا اگرچہ شیطان جتنا بھی زور لگائے۔

۱۹۹۔ اللہ سے دین سے انحراف اور بے دین لوگوں کے غلبہ سے پناہ مانگو، جو کوئی دین سے تخلف کرتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے۔

۲۰۰۔ شلوار کے پائنچوں کا بلند کرنا کپڑے کی طہارت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وثيابك فطهر**۔ (سورۂ مدثر آیت ۴) "اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو"۔ مقصد یہ ہے کہ زمین پر نہ گھسیٹے جائیں۔

۲۰۱۔ شہد کا چاٹنا ہر بیماری سے شفا کا سبب ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا: **يخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فيه شفآء للناس**۔ (سورۂ نحل آیت ۶۹) ان کے پیٹوں سے مختلف رنگ کی پینے والی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے"۔ اگر شہد پر قرآن کی کچھ آیات تلاوت کرلی جائیں اور کندر کو چبایا جائے تو اس سے بلغم پگھل جاتا ہے۔

۲۰۲۔ کھانے کی ابتداء نمک سے کرو، اگر لوگوں کو نمک کے فوائد معلوم ہو جائیں تو اسے مجرب تریاق پر ترجیح دیں، جو اپنے کھانے کی ابتداء نمک سے کرے اللہ اس سے ستر بیماریوں کو دور کرے گا اور وہ تکالیف بھی دور کرے گا جنہیں سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

۲۰۳۔ بخار کے مریض پر گرمیوں میں ٹھنڈا پانی ڈالو، اس سے بخار کی تپش کم ہو گی۔

۲۰۴۔ ہر ماہ میں تین روزے رکھو وہ پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہیں اور ہم پہلی اور آخری جمعرات اور درمیانی بدھ کے دن روزہ رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالٰی نے دوزخ کو بدھ کے دن پیدا کیا تھا۔

۲۰۵۔ تمہیں جب کوئی حاجت طلب کرنی ہو تو جمعرات کی صبح اپنی حاجت کے لئے جاؤ کیونکہ رسول اللہؐ نے دعا مانگی ہے کہ اے اللہ! میری امت کے لئے جمعرات کی صبح کو باعث برکت بنا۔

۲۰۶۔ اپنی حاجت کے لئے گھر سے نکلتے وقت آل عمران کی آخری آیات اور آیت الکرسی اور سورۃ قدر اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر نکلو، اس سے دنیا اور آخرت کی حاجات پوری ہوں گی۔

۲۰۷۔ تمہیں موٹے کپڑے پہننے چاہئیں کیونکہ جس کا کپڑا باریک ہوگا اس کا دین باریک ہوگا، تمہیں نماز میں باریک لباس نہیں پہننا چاہیے۔

۲۰۸۔ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر کے اس کے محبوب بن جاؤ کیونکہ اللہ تعالٰی کا فرمان ہے: ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطھرین. (سورۃ بقرہ آیت ۲۲۲) "یقیناً اللہ تعالٰی توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی رکھنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔ اور مومن زیادہ توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔

۲۰۹۔ جب ایک مومن اپنے مومن بھائی کو اف کہتا ہے تو ان کے درمیان رشتہ

الفت منقطع ہو جاتا ہے، جب مومن کو کافر کہہ کر مخاطب کرتا ہے تو ان میں سے ایک کافر ہو جاتا ہے۔ (اگر صحیح کہا ہے تو سننے والا اور غلط کہا ہے تو کہنے والا)۔

۲۱۰۔ جب اپنے مومن بھائی پر اتہام لگاتا ہے تو اس کے دل سے ایمان اس طرح غائب ہو جاتا ہے جس طرح سے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

۲۱۱۔ توبہ کے خواہشمندوں کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے، لہذا اللہ کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو، (کہ مزید گناہ نہیں کریں گے) قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں مٹادے۔

۲۱۲۔ وعدہ کر کے وعدہ پورا کرو کیونکہ آج تک جو بھی نعمت اور جو بھی شادابی زائل ہوئی ہے ہمیشہ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہوئی ہے۔ یقیناً اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا، اگر لوگ دعا اور انابت سے کام لیتے تو ان پر مصائب نازل نہ ہوتے اگر وہ لوگ مصائب و بلیات کے وقت صدق نیت سے اللہ کی بارگاہ میں جھک جاتے تو اللہ ان کی ہر مصیبت دور کر دیتا اور انہیں ہر قسم کی نعمات سے سرفراز فرماتا۔

۲۱۳۔ جب کسی مسلم پر تنگی و ترشی کا دور آئے تو اس تنگی کی شکایت اپنے خدا کے حضور کرے جس کے ہاتھ میں معاملات کی تدبیر کی چابیاں ہیں۔

۲۱۴۔ ہر شخص میں تین خامیاں ہوتی ہیں: تکبر، بدشگونی، بے جا آرزو، اگر کوئی شخص بدشگونی کا شکار ہو تو اس کی پرواہ کئے بغیر اللہ کا نام لے کر اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے اور اگر کوئی شخص اپنے اندر تکبر کو محسوس کرے تو اسے چاہئے کہ اپنے نوکروں غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھائے اور اپنے ہاتھ سے بکری کا دودھ دوہے، اگر کبھی کوئی آرزو لاحق ہو تو اللہ کے حضور

تضرع و زاری کرے اور خدا سے اپنی آرزو طلب کرے، خبردار کسی آرزو کے لئے تمہارا نفس تمہیں گناہ میں نہ ڈالے۔

۲۱۵۔ لوگوں سے وہی گفتگو کرو جسے وہ جانتے ہیں۔ جس چیز کو نہیں جانتے اس کی انہیں زحمت نہ دو۔ لوگوں کو ہمارا اور اپنا دشمن نہ بناؤ۔ ہمارا امر ولایت مشکل در مشکل ہے، جسے سوائے ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ بندہ جس کے قلب کا اللہ نے امتحان لے لیا ہو اور کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔

۲۱۶۔ جب ابلیس تم میں سے کسی کو وسوسہ ڈالے تو اسے اعوذ باللّٰہ کہنا چاہئے اور اس کے بعد کہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ مُخْلِصاً لَهُ الدِّيْنَ "یعنی میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر خالص دل سے ایمان رکھتا ہوں"۔ ان شاء اللہ شیطان کے وسوسے سے محفوظ رہے گا۔

۲۱۷۔ جب اللہ کسی مومن کو نیا کپڑا پہنائے تو اسے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھنی چاہئے۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی، سورۂ اخلاص اور سورۂ انا انزلنا پڑھے اور اللہ کا شکر ادا کرے جس نے اسے نیا لباس مرحمت فرمایا ہے اور **لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم** بکثرت پڑھے، جب تک وہ لباس اس شخص پر باقی رہے گا اللہ کی نافرمانی سے محفوظ رہے گا اور کپڑے کے ہر تار کی مقدار میں فرشتے اس کے لئے استغفار اور رحمت طلب کرتے رہیں گے۔

۲۱۸۔ بدگمانی کو دور پھینکو کیونکہ اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۲۱۹۔ میں (رسول کریمؐ) اپنی عترت طاہرہ اور اولاد کے ساتھ حوض کوثر پر ہوں گا، جس کو ہماری ضرورت ہو وہ ہمارے فرمان سے تمسک رکھے اور ہمارے عمل کو سنت سمجھتے ہوئے اپنے عمل کے لئے مشعل راہ قرار دے۔ ہر

خاندان میں دہشت زدہ افراد ہوں گے۔ ہم حق شفاعت رکھتے ہیں۔ ہمارے دوست (بھی) حق شفاعت رکھتے ہیں۔ کوشش کر کے حوض پر ہمارے ساتھ ملحق ہو جاؤ، ہم حوض سے اپنے دشمنوں کو ہٹائیں گے اور اپنے دوستوں کو جام کوثر پلائیں گے، جو اس حوض سے ایک گھونٹ پیئے گا تو کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ ہمارا حوض بہشت کے دو چشموں سے بنا ہے ایک "تسنیم" اور دوسرا "معین" اس کے دونوں طرف زعفران اور لؤ لؤ اور یاقوت کے دانے پڑے ہیں یہ وہی حوض کوثر ہے۔

۲۲۰۔ تمام معاملات اللہ کے ہاتھ میں ہیں، بندوں کے ہاتھ میں نہیں، اگر معاملات کی باگ ڈور بندوں کے ہاتھ میں ہوتی تو وہ ہمیں چھوڑ کر غیر کی اطاعت نہ کرتے۔ لیکن اللہ اپنی رحمت کے لئے جسے چاہتا ہے مختص کر دیتا ہے، اس اختصاص پر اللہ کا شکر ادا کرو کہ اللہ نے تمہیں اس نعمت عظمٰی کے لئے چنا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے محب حلال زادے ہیں۔

۲۲۱۔ بروز قیامت ہر آنکھ روئے گی اور ہر آنکھ بے خواب رہے گی سوائے اس آنکھ کے جسے اللہ نے اپنی کرامت سے مخصوص کردیا ہو اور سوائے اس آنکھ کے جو مصائب حسینؑ اور مصائب آل محمدؐ میں روتی رہی ہو۔

۲۲۲۔ خدا کی قسم ہمارے شیعہ شہد کی مکھی کی طرح ہیں، اگر لوگوں کو ان کے اندر کی خبر ہو جائے تو انہیں کھالیں۔

۲۲۳۔ جب کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو تو اس سے جلدی کا مطالبہ نہ کرو اور جب کوئی شخص قضائے حاجت میں مصروف ہو تو اس سے بھی جلدی کا مطالبہ نہ کرو۔

۲۲۴۔ جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، سُبْحَانَ

ربَّ النّبیین و لہ الْمرسلین وربّ السّموات السّبع ، وما فیھنّ وربُّ الارضین السّبع وما فیھنّ وربُّ العرش العظیم والحمدُللّٰہِ ربِّ العالمین. یعنی سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں جو بردبار، صاحب کرم، زندہ اور قائم ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تمام مخلوقات کی پرورش کرنے والا، پیغمبروں کا معبود، ساتوں آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے اور ساتوں زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے اور عرش بزرگ کا پروردگار پاک و پاکیزہ ہے۔ سب پیغمبروں پر سلام ہو اور سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو تمام مخلوقات کا پرورش کرنے والا ہے۔ اور جب اٹھ کر بیٹھے تو کھڑا ہونے سے قبل یہ دعا پڑھے : حسبی الرّبُّ من العباد ، حسبیَ اللّٰہُ الّذیْ ھُوَ حسْبیْ ، مُنْذُ کُنْتُ ، حسبی اللّٰہُ ونعم الوکیْلُ. یعنی بندوں کے بجائے میرا پالنے والا کافی ہے وہ اللہ کافی ہے جو میرے لئے کافی ہے جب سے میں ہوں، میرے لئے خدا کافی ہے اور وہ بہتر ذمہ دار ہے۔

۲۲۵۔ جب کوئی شخص رات کے کسی وقت اٹھے تو آسمان کے اطراف کو دیکھ کر یہ آیات پڑھے : **ان فی خلق السموت والارض... انک لاتخلف المیعاد.** (سورۃ آل عمران آیات ۱۹۰ تا ۱۹۴)

۲۲۶۔ آب زمزم کے کنوئیں پر نظر ڈالنے سے بیماری دور ہوتی ہے، آب زمزم کو حجر اسود کے نزدیکی رکن کے پاس پینا چاہئے کیونکہ حجر اسود کے نیچے جنت کی چار نہریں ہیں : فُرات، نیْل، سیْحُوْن، جیْحُوْن [۱]۔

۲۲۷۔ بادشاہوں کی ماتحتی میں جنگ کے لئے نہ نکلو کیونکہ ان کے حکم میں کوئی

۱۔ ان ناموں کے دریا اس دنیا میں موجود ہیں لیکن ان میں سے کوئی دریا حجر اسود کے پاس نہیں ہے، دراصل یہ جنت کے دریاؤں کے نام ہیں جو حجر اسود کے نیچے پوشیدہ ہیں۔

اطمینان نہیں ہے اور غنیمت جنگ میں خدا کا قانون لاگو نہیں کیا جاتا۔ اگر کوئی ان کے ساتھ گیا اور اس حال میں مر گیا تو وہ شخص ہمارے حقوق روکنے اور ہمارے خون بہانے میں ہمارے دشمنوں کا مددگار ہوگا اور اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۲۲۸۔ ہم اہلبیتؑ کا ذکر بیماریوں اور سینہ کے وسوسوں کے لئے باعث شفا ہے اور ہمارے پاس آنا رضائے الٰہی کے حصول کا موجب ہے۔

۲۲۹۔ ہمارے امر کو لینے والا کل کو حظیرۃ القدس (بہشت) میں ہمارے ساتھ ہوگا اور ہمارے امر کا انتظار کرنے والا اللہ کی راہ میں اپنے خون سے لت پت ہونے والے شخص کی طرح ہے۔

۲۳۰۔ جو شخص جنگ میں ہمارے خلاف لڑنے آیا یا اس نے ہماری فریاد سن کر مدد نہ کی تو اللہ اسے نتھنوں کے بل دوزخ میں پھینکے گا۔

۲۳۱۔ جب لوگوں پر ظلم ہوں اور تمام راہیں بند ہو جائیں تو ہم مدد و نصرت کا دروازہ ہیں (جو ان پر کھل جاتے ہیں)، ہم باب حطہ ہیں، (باب حطہ وہ دروازہ تھا جس سے بیت المقدس میں داخل ہونے کے لئے بنی اسرائیل پابند تھے اور تقریباً ان کے لئے راہ نجات تھا۔ کافی احادیث میں ائمہ علیہم السلام نے اس سے خود کو تشبیہ دی ہے) اور مسلمانوں کا وہ دروازہ ہیں جو اس میں داخل ہوا نجات پائی، جو پیچھے رہا ہلاک ہو گیا۔

۲۳۲۔ اللہ ہمارے ذریعے سے ہی کھولتا ہے اور ہمارے ذریعے سے ہی محو و اثبات کرتا ہے ہمارے ذریعے سے ہی مشکل وقت کو دور کرتا ہے اور ہمارے ذریعے ہی سے بادل برستے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ دھوکا دینے والے تمہیں مغرور کر دیں۔

۲۳۳۔ ایک زمانہ ہوگا جب اللہ بارش کو روک لے گا اور اس کے بعد جب ہمارے مہدی (علیہ السلام) حکومت کریں گے تو آسمان سے مینہ برسے گا، زمین سے سبزہ پھوٹے گا، لوگوں کے دلوں سے کینہ و حسد نکل جائے گا، درندے اور جانور کسی کو کچھ نہیں کہیں گے، ہریالی اتنی ہوگی کہ اگر کوئی عورت عراق سے شام تک سفر کرے تو پورے راستے میں اس کا قدم سبزہ پر ہی پڑے گا اور امن اتنا ہوگا کہ عورت اتنے لمبے سفر میں مکمل زیور پہن کر سفر کرے گی اسے نہ تو کسی درندے سے ڈر ہوگا اور نہ ہی وہ کسی (انسان) سے خوف کھائے گی۔

۲۳۴۔ اگر دشمنوں میں رہ کر تکلیف دہ باتوں پر صبر کرنے کی جزا کا علم تمہیں ہو جائے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں (یعنی تم خوش ہو جاؤ)۔

۲۳۵۔ اس دنیا سے میرے جانے کے بعد تم ایسے حالات کا مشاہدہ کروگے کہ لوگ اہل کفر اور سرکش افراد کو حاکم بنائیں گے اور وہ مال کو ترجیح دیتے ہوں گے اور حقوق خدا کی توہین کرتے ہوں گے اور لوگوں کو ہر وقت اپنی جان کا خطرہ ہوگا، اس وقت لوگ اللہ سے موت کا سوال کریں گے، ان حالات میں تمہارا فرض ہے کہ اللہ کی رسی (قرآن) کو مل کر مضبوطی سے پکڑو اور فرقے نہ ہو، تمہیں صبر، نماز اور تقیہ پر عمل کرنا چاہئے۔

۲۳۶۔ اللہ متلون مزاج شخص سے نفرت کرتا ہے۔

۲۳۷۔ حق سے علیحدہ نہ ہونا اور اہل حق کی ولایت سے جدا نہ ہونا کیونکہ جس نے بھی ہمارے بدلے کسی اور کو رہبر بنایا ہلاک ہوا اور دنیا بھی اس کے ہاتھ سے نکل جائے گی۔

۲۳۸۔ جب بھی تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل و عیال پر

سلام کرے، اگر اس کے اہل و عیال نہ ہوں تو اپنے آپ پر سلام کرتے ہوئے کہے السّلامُ علینا مِنْ رّبّنا۔

۲۳۹۔ گھر میں داخل ہوتے وقت سورۃ اخلاص پڑھو کیونکہ اس سے فقر دور ہوتا ہے۔

۲۴۰۔ اپنے بچوں کو نماز کی تعلیم دو اور جب آٹھ سال کے ہو جائیں تو نماز کے لئے ان پر سختی کرو۔

۲۴۱۔ کتے کے نزدیک ہونے سے بچو، اگر اتفاقاً ان سے تعلق پیدا ہو جائے اور تر کتا لگ جائے تو اپنے کپڑے کو دھولو اور خشک کتا لگ جائے تو کپڑے پر ایک مرتبہ پانی بہالو۔

۲۴۲۔ جب تمہارے پاس ہماری کوئی ایسی حدیث پہنچے جو تمہاری سمجھ سے باہر ہو تو (اس سے انکار نہ کرو) توقف کرو، اسے تسلیم کرو، یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جائے۔

۲۴۳۔ راز فاش کرنے والے اور جلد باز مت ہو۔

۲۴۴۔ غلو کرنے والا ہماری طرف لوٹتا ہے اور ہمارے حق میں کمی کرنے والا مقصر ہم سے آکر ملتا ہے۔

۲۴۵۔ جس نے ہم سے تمسک رکھا ہم سے مل گیا اور جس نے ہمارے راستے کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار کیا غرق ہو گیا۔

۲۴۶۔ ہمارے حب داروں کے لئے اللہ کی رحمت کے خزانے ہیں اور ہمارے دشمنوں کے لئے اللہ کے غضب کے خزانے ہیں۔

۲۴۷۔ ہمارا طریقہ میانہ روی اور عدالت ہے اور ہمارا مسلک ہدایت ہے۔

۲۴۸۔ پانچ نمازوں کے شک کی تلافی سجدۂ سہو سے نہیں ہوتی: وتر، جمعہ، ہر نماز کی پہلی دو رکعت، فجر، مغرب۔

۲۴۹۔ باوضو بندے کو قرآن نہیں پڑھنا چاہئے۔

۲۵۰۔ ہر سورت کے رکوع اور سجدہ کا حق ادا کرو۔

۲۵۱۔ ایک شانہ میں کپڑا دبا کر اور دوسرے شانہ پر کپڑا ڈال کر نماز نہ پڑھو[۱] کیونکہ ایسا کرنا قوم لوط کا عمل ہے۔

۲۵۲۔ ایسے ایک کپڑے میں مرد کی نماز ہو سکتی ہے جس کے کنارے گردن سے بندھے ہوں یا ایسا بڑا کپڑا جس کی گردن کے بٹن بند ہوں۔

۲۵۳۔ تصویر کے سامنے اور ایسی جائے نماز پر سجدہ جائز نہیں جس پر تصویر ہو، البتہ تصویر قدموں کے نیچے ہو یا تصویر پر کپڑا وغیرہ ڈال کر ڈھانپ دے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۵۴۔ جن دراہم پر کوئی تصویر ہو ان کو ہمیانی میں بند کر کے اپنی کمر کے پیچھے باندھ کر نماز پڑھنی چاہئے۔

۲۵۵۔ گندم اور جو کے ڈھیر پر سجدہ نہیں کرنا چاہئے اور جو رنگ کھانے میں استعمال ہوتا ہو اور روٹی پر بھی سجدہ ناجائز ہے۔

۲۵۶۔ بغیر بسم اللہ وضو نہیں کرنا چاہئے اور وضو سے پہلے یہ دعا پڑھنا چاہئے: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ کے لئے اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں قرار دے اور مجھے پاک لوگوں میں قرار دے۔

۲۵۷۔ جب وضو سے فارغ ہو تو اس وقت کلمہ شہادت پڑھے: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اس وقت مغفرت کا حقدار بن جائے گا۔

۱۔ اس مخصوص انداز سے قوم لوط چادر پہنتی تھی اور یہ ان کی بدمعاشی کی مخصوص علامت تھی۔

۲۵۸۔ جو شخص نماز کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے نماز ادا کرے گا حق تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا۔

۲۵۹۔ بلاعذر شرعی فریضہ کے وقت میں نوافل ادا نہیں کرنے چاہئیں، البتہ اگر ممکن ہو تو نوافل کی قضا پڑھ لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الذین هم علی صلوتهم دائمون. (سورۂ معارج آیت ۲۳) اور اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو رات کی قضا نمازیں دن کو اور دن کی قضا نمازیں رات کو ادا کرتے ہیں۔

۲۶۰۔ فریضہ کے وقت میں نفل کی قضا نہ پڑھو، پہلے فریضہ ادا کرو، اس کے بعد جو دل چاہے پڑھتے رہو۔

۲۶۱۔ حرمین شریفین کی ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے اور حج میں خرچ ہونے والا ایک درہم ہزار درہم کے برابر ہے۔

۲۶۲۔ انسان کو خشوع دل سے نماز ادا کرنی چاہئے، جب دل میں خشوع ہوگا تو اعضاء و جوارح میں بھی خشوع پیدا ہوگا اور اعضاء کا خشوع یہ ہے کہ نماز میں ادھر ادھر حرکت نہ کریں۔

۲۶۳۔ نماز جمعہ کی پہلی قنوت رکوع سے پہلے ہے اور دوسری قنوت رکوع کے بعد ہے، نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ جمعہ پڑھنی چاہئے اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ منافقون پڑھنی چاہئے۔

۲۶۴۔ نماز کے دوسرے سجدے کے بعد اتنی دیر ضرور بیٹھو کہ تمہارے اعضاء و جوارح پر سکون ہو جائیں، اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ یہ ہمارا طریقہ ہے۔

۲۶۵۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز شروع کرے تو تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھوں کو سینہ کے سامنے تک بلند کرے اور جب قیام میں ہو تو سیدھا کھڑا

ہو جائے اور پشت جھکی ہوئی نہ ہو اور جب نماز سے فارغ ہو جائے تو اپنے ہاتھوں کو آسمان کے سامنے بلند کر کے زیادہ سے زیادہ دعا مانگے۔

ایک شخص نے پوچھا کہ امیرالمومنینؑ! کیا اللہ ہر جگہ نہیں ہے؟ فرمایا: جی ہاں! اللہ ہر جگہ موجود ہے، اس نے دوبارہ پوچھا: پھر آسمان کے سامنے ہاتھ بلند کرنے کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن میں نہیں پڑھا وفی السمآء رزقکم وما توعدون. (سورۂ زاریات آیت ۲۲) "آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ چیز ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے"۔ خدا نے ایسا طریقہ نہیں رکھا کہ رزق کو کسی اور جگہ سے طلب کیا جائے۔ رزق اور خدائی وعدہ کی جگہ آسمان ہے۔

۲۶۶۔ انسان کو نماز سے اس وقت تک نہیں اٹھنا چاہئے جب تک اللہ سے جنت کا سوال نہ کرے اور دوزخ سے بچنے کے لئے دعا نہ مانگے اور اللہ سے حور عین کا سوال نہ کرے۔

۲۶۷۔ جب نماز پڑھو تو اس طرح سے پڑھو جیسے کہ تمہاری آخری نماز ہو۔

۲۶۸۔ تبسم سے نماز ختم نہیں ہوتی البتہ قہقہہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۲۶۹۔ جب نیند دل پر غلبہ کرے تو وضو واجب ہو جاتا ہے۔

۲۷۰۔ جب نماز میں نیند تم پر غالب ہونے لگے تو نماز ختم کر کے ٭ جاؤ کیا خبر کہ نیند کی وجہ سے تم اپنے لئے دعا کر رہے ہو یا بد دعا کر رہے ہو۔

۲۷۱۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے محبت کرے اپنی زبان کے ذریعے ہماری مدد کرے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ ہمارے لئے جنگ کرے تو ایسا شخص جنت میں ہمارے درجے میں ہوگا۔

۲۷۲۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے محبت کرے اور اپنی زبان سے ہماری مدد کرے

اور ہمارے دشمنوں سے جنگ نہ کرے تو وہ اس سے کم درجہ میں ہوگا۔

۲۷۳۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے محبت کرے لیکن اپنی زبان اور ہاتھ سے ہماری مدد نہ کرے تو ایسے شخص کے جنت میں دو درجے کم ہوں گے۔

۲۷۴۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے بغض رکھے اور اپنی زبان اور ہاتھ کو ہماری مخالفت میں بلند نہ کرے تو ایسا شخص دوزخ میں ہوگا۔

۲۷۵۔ جو شخص اپنے دل میں ہم سے بغض رکھے اور ہمارے خلاف اپنی زبان اور ہاتھ کو استعمال کرے تو ایسا شخص دوزخ میں ہمارے دشمنوں کے ساتھ ہوگا۔

۲۷۶۔ اہل جنت ہمارے مقامات اور ہمارے شیعوں کے مقامات کو اتنا بلند پائیں گے جتنا کہ زمین سے ستارے بلند ہیں۔

۲۷۷۔ جب مسبحات[1] پڑھو تو اس کے بعد کہو: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَعْلٰى۔

۲۷۸۔ جب تم ان اللّٰه و ملآئکته یصلون علی النبی۔ "یعنی اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں"۔ کی آیت سنو تو فوراً درود پڑھو، چاہے نماز کی حالت ہو یا نماز سے باہر ہو۔

۲۷۹۔ انسانی بدن میں آنکھ سے بڑھ کر کوئی ناشکرا عضو نہیں ہے، لہذا آنکھ کے ہر مطالبے کو پورا نہ کرو، ورنہ تمہیں اللہ کی یاد سے غافل کر دے گی۔

۲۸۰۔ جب سورۃ والتین پڑھو تو آخر میں کہو: وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشَّاهِدِيْنَ۔

۲۸۱۔ جب (سورۂ بقرہ کی آیت ۱۳۶ اور سورۂ عنکبوت کی آیت ۴۶ میں یہ جملہ پڑھیں۔ "قولوا آمنا باللّٰه ......" (یعنی کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کے احکام پر عمل کیا) تو کہو: آمنا باللّٰه .... " ونحن له مسلمون۔

۲۸۲۔ جب کوئی شخص آخری تشہد پڑھ چکا ہو اور اس کے بعد کسی حدث کی وجہ

---

[1] مسبحات وہ سورتیں جن کی ابتداء تسبیح الٰہی سے ہوتی ہے۔ یعنی سبّح، یسبّح اور سبحان۔

سے اس کا وضو ٹوٹ جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گی۔ ۱

۲۸۳۔ اللہ کے گھر کی طرف پیدل چل کر جانے سے سخت کوئی عبادت نہیں ہے۔

۲۸۴۔ اونٹوں کے سموں اور گردنوں سے جب وہ سیر ہو کر آئیں تو ہوشیار رہو۔

۲۸۵۔ زمزم کو سقایت (یعنی حجاج کو پانی پلانا) اس لئے کہا گیا ہے کہ حضور اکرمؐ کے پاس طائف کی کھجوریں لائی گئیں، آپؐ نے وہ کھجوریں زمزم میں ڈال دیں تاکہ اس کی کڑواہٹ کو ختم کیا جا سکے اور یاد رکھنا جب کھجور پانی میں پڑے پڑے زیادہ پرانی ہو جائے تو وہ پانی نہ پیا جائے کہ نشہ آور ہو جاتا ہے۔

۲۸۶۔ جب انسان ننگا ہو تو شیطان اس کی طرف دیکھتا ہے اور اس کی طمع کرتا ہے، لہذا شیطان کے حملے سے بچنے کے لئے لباس پہنو۔

۲۸۷۔ کسی محفل میں بیٹھے ہو تو اپنی ران سے کپڑا مت علیحدہ ہونے دو۔

۲۸۸۔ پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں مت جاؤ کیونکہ اسکی بو سے فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے۔

۲۸۹۔ انسان کو پشت بلند کر کے سجدہ کرنا چاہئے۔

۲۹۰۔ جب تم غسل کرنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنے بازو دھوؤ۔

۲۹۱۔ جب نماز پڑھو تو اپنے آپ کو تسبیح و قرأت سناؤ۔

۲۹۲۔ نماز ختم کرنے کے بعد دائیں جانب نگاہ کرنی چاہئے۔

۲۹۳۔ دنیا میں رہ کر آخرت کے لئے زاد راہ جمع کرو اور بہترین زاد راہ تقویٰ ہے۔

۲۹۴۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو کر دریا میں چلا گیا اور دوسرا گروہ مسخ ہو کر خشکی پر رہ گیا، لہذا وہی جانور کھاؤ جس کے حلال ہونے کا یقین ہو۔

۲۹۵۔ جو شخص اپنی تکلیف کو تین دن تک لوگوں سے پوشیدہ رکھے اور اپنی تکلیف

۱۔ یہ حدیث عمل کے قابل نہیں کیونکہ سلام سے قبل حدث واقع ہونے پر علماء نے نماز کو باطل جانا ہے۔ (مترجم فارسی)

کی شکایت صرف اپنے خدا سے کرے تو اللہ پر اس کا حق یہ ہے کہ اسے تندرستی دے۔

۲۹۶۔ جب کسی شخص کا مطمع نظر شکم اور شہوت رانی ہو تو ایسا شخص اللہ سے بہت دور ہے۔

۲۹۷۔ آدمی کو ایسا سفر نہیں کرنا چاہئے جس میں اس کے دین اور نماز کے ختم ہونے کا اندیشہ ہو۔

۲۹۸۔ سب سے زیادہ گوش شنوا رکھنے والی چار چیزیں ہیں: نبی کریمؐ، جنت، دوزخ، حورعین۔ ہر شخص کو چاہئے کہ نماز ختم کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اللہ سے جنت اور حورعین کا سوال کرے اور دوزخ سے بچنے کی درخواست کرے۔ جب بھی کوئی شخص نبی کریمؐ پر درود بھیجتا ہے تو نبی کریمؐ اسے سنتے ہیں اور اس کے حق میں دعا فرماتے ہیں اور جب کوئی شخص اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہے تو اس وقت جنت خدا کے حضور عرض کرتی ہے بارالٰہا! اپنے بندے کا سوال پورا فرما اور جب کوئی شخص خدا سے حورعین کا سوال کرتا ہے تو اس وقت بارگاہ احدیت میں حورعین عرض کرتی ہیں بارالٰہا! اپنے بندے کا سوال پورا کر اور جو شخص اللہ سے دوزخ سے بچنے کی درخواست کرتا ہے تو دوزخ خدا کے حضور درخواست کرتی ہے یا بارالٰہا! اپنے بندے کو مجھ سے بچالے۔

۲۹۹۔ راگ ابلیس کا نوحہ ہے جو وہ جنت کے فراق میں کہتا ہے۔

۳۰۰۔ جب تم میں سے کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو اپنا داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَ دِیْنِ مُحَمَّدٍ وَ وِلَایَةِ مَنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ مَاشَاءَ اللّٰهُ کَانَ

وما لم یشا لم یکن۔ یعنی اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کے واسطے اس حال میں کہ اپنا داہنا پہلو بستر پر رکھا ہے کہ میں حضرت ابراہیمؑ کی ملت اور حضرت محمدؐ کے دین اور جن کی امامت اللہ نے مجھ پر فرض کی ہے ان کی ولایت پر قائم ہوں جو کچھ خدا نے چاہا ہوا اور جو کچھ خدا نے نہ چاہا نہ ہوا۔ جو شخص سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ کر سوجائے تو ہر چور ڈاکو اور مکان کے گرنے سے محفوظ رہے گا اور اس کیلئے فرشتے استغفار کریں گے۔

۲۰۶۔ جو شخص سوتے وقت سورۃ اخلاص پڑھ کر سوئے تو اللہ اس کی حفاظت کے لئے پچاس ہزار فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے۔

۲۰۷۔ جب کوئی شخص سونے کا ارادہ کرے تو لیٹنے سے پہلے یہ دعا پڑھے کیونکہ رسول کریمؐ امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر یہ کلمات دم کیا کرتے تھے اور ہمیں بھی حضور کریمؐ نے ان کلمات کے پڑھنے کا حکم دیا ہے:

أُعِیْذُ نفسیْ وَدِیْنِیْ وَاَهْلِیْ وَمالِیْ وَ وَلَدِیْ وَخواتِیْمِ عَمَلِیْ وما رَزَقَنِیْ رَبِّیْ وَخوّلَنِیْ بعِزَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ اللّٰهِ وجبرُوْتِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ ورحمة اللّٰه ورافَةِ اللّٰهِ وَغُفْرانِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰه وقُدْرةِ اللّٰهِ وَبجلالِ اللّٰه وبصُنْعِ اللّٰه وارْكانِ اللّٰهِ وَبرسُوْلِ اللّٰه وبجمْعِ اللّٰه وبقُدْرةِ اللّٰه علی مَایشَآءُ منْ شرِّ السَّامَةِ والْهامَةِ ومنْ شرِّ الْجنِّ والانْسِ ومنْ شرِّما یدبُّ فیْ الارْضِ وما یخرُجُ منْها ومنْ شرِّ كُلِّ دآبَّةٍ انْت آخذٌ بناصیتها انّ رَبِّیْ علی صراطٍ مُسْتقیْم وَهُوَ علی كُلِّ شیْءٍ قدیْرٌ ولا حوْلَ ولا قُوَّةَ الاَّ باللّٰه الْعلیِّ الْعظیْم۔ یعنی میں اپنی جان، اپنے دین، اپنے اہل و عیال، اپنے مال، اپنی اولاد، اور اپنے انجام کو اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے اور جس جس چیز کا مجھے مالک بنایا ہے اس سب کو خدا کی عزت، عظمت،

جبروت، سلطنت، رحمت، رافت، بخشش، قدرت، قوت اور جلال کی پناہ میں دیتا ہوں اور خدا کی صنعت اور ارکان قدرت اور خدا کے گروہِ خاص اور خدا کے رسولؐ کی پناہ میں، اس خاص قدرت کی پناہ میں جس سے وہ ہر چیز پر قادر ہے تاکہ یہ سب چیزیں درندوں اور گزندوں کے اور جنوں اور آدمیوں کے اور جو چیزیں زمین سے پیدا ہوتی ہیں اور نکلتی ہیں ان کے اور جو چیزیں آسمان سے اترتی اور اس کی طرف چڑھتی ہیں ان کی اور ہر زمین پر چلنے والے کی جس کی تقدیر کا تو مالک ہے ان سب کے شر سے محفوظ رہیں، بلاشک میرا پروردگار راہِ راست پر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور کوئی قدرت و قوت سوائے خدائے بزرگ و برتر کے اور کسی میں نہیں۔

۳۰۳۔ ہم اللہ کے دین کے خازن ہیں، ہم علم و دانش کی چابیاں ہیں، جب ہمارا ایک چراغ خاموش ہو جاتا ہے تو دوسرا روشن ہو جاتا ہے، جس نے ہماری اتباع کی گمراہ نہ ہوگا اور جس نے ہمارا انکار کیا ہدایت نہیں پائے گا، جس نے ہمارے خلاف ہمارے دشمن کی مدد کی وہ نجات نہیں پائے گا اور جس نے ہمیں بے یارو مددگار چھوڑا اللہ اس کی مدد نہیں کرے گا پس دنیاوی طمع و لالچ کی وجہ سے ہم سے علیحدہ نہ ہو جاؤ (کیونکہ دنیا فانی ہے یہ تم سے چلی جائے گی اور تم دنیا کو چھوڑ کر قبروں کو سدھارو گے) جس نے اس فانی دنیا کو آخرت پر ترجیح دی اور ہم پر عالمِ فانی کو ترجیح دی، کل کو وہ بہت پچھتائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حکایت ان الفاظ سے فرمائی ہے: ان تقول نفس یاحسرتی علی مافرطت فی جنب اللّٰہ و ان کنت لمن الساخرین. (سورۃ زمر آیت ۵۶) "کہیں کوئی جان یہ کہے کہ اے افسوس کہ میں اللہ کی طرف سے کوتاہی کرتا رہا اور میں تو ہنستا ہی رہا"۔

۳۰۴۔ اپنے بچوں کی کثافت کو دھوؤ کیونکہ شیطان کثافت سونگھتا ہے اور جس کی وجہ سے بچہ خواب میں ڈر جاتا ہے اور کراماً کاتبین کو اذیت ہوتی ہے۔

۳۰۵۔ اجنبی عورت کو (اتفاقاً) ایک مرتبہ دیکھ سکتے ہو اس کے بعد دوسری نگاہ نہ ڈالو اور فتنہ سے بچو۔

۳۰۶۔ شراب کا رسیا اللہ کی بارگاہ میں بت پرست کی طرح سے حاضر ہوگا۔

حضرت حجر بن عدی نے پوچھا کہ امیرالمومنینؑ رسیا کون ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ وہ شخص شراب کا رسیا ہے جسے جب شراب میسر ہو تو پی لے۔

۳۰۷۔ جو شخص نشہ پئے، چالیس دن رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

۳۰۸۔ جو شخص کسی مسلمان کے لئے توہین آمیز بات کرے، اللہ اسے دوزخ میں طینت خبال (بدکار عورتوں کی پیپ) میں قید کرے گا اور وہ اس وقت تک وہاں قید رہے گا جب تک وہ اپنے الفاظ کی توجیہ پیش نہ کرے۔

۳۰۹۔ ایک مرد کو دوسرے مرد کے ساتھ ایک لحاف میں نہیں سونا چاہئے ایسا کرنے والے پر تادیب فرض ہے۔

۳۱۰۔ کدو کھاؤ، اس کے کھانے سے قوت دماغ میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ حضور اکرمؐ کی پسندیدہ سبزی ہے۔

۳۱۱۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں لیموں استعمال کرو، آل محمدؐ ایسا کرتے ہیں۔

۳۱۲۔ ناشپاتی سے دل کو جلا ملتی ہے اور اندرونی دردوں کو تسکین ملتی ہے۔

۳۱۳۔ جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو ابلیس اس کو حسد کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ اس پر اللہ کی رحمت کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔

۳۱۴۔ دین میں خود ساختہ کام سب سے زیادہ برے ہیں اور سب سے اچھے کام وہ ہیں جن کے سبب اللہ راضی ہو۔

۳۱۵۔ جس نے دنیا کی پرستش کی اور اسے آخرت پر ترجیح دی وہ آخرت کو بہت ثقیل پائے گا۔

۳۱۶۔ پانی کو خوشبو قرار دو۔

۳۱۷۔ جو اللہ کی تقسیم پر راضی رہا اس کے بدن کو راحت ملی۔

۳۱۸۔ جو شخص ساری زندگی اللہ سے دور کرنے والے افعال سرانجام دیتا رہا اس نے خسارہ پایا۔

۳۱۹۔ اگر نمازی کو اس رحمت کا علم ہو جائے جو حالت سجدہ میں اس پر نازل ہوتی ہے تو کبھی سجدے سے سر نہ اٹھائے۔

۳۲۰۔ کام میں دیر نہ کرو جتنا ہو سکے جلدی کیا کرو۔

۳۲۱۔ جو رزق تمہارے مقدر میں لکھا ہے وہ تمہاری کمزوری کے باوجود بھی تم کو مل جائیگا لیکن جو مصیبتیں تمہارے مقدر میں ہیں ان سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں۔

۳۲۲۔ نیکی کا حکم دو برائی سے روکو اور تکالیف پر صبر کرو۔

۳۲۳۔ ہمارے حق کی معرفت مومن کا چراغ ہے اور سب سے زیادہ اندھا وہ ہے جسے ہمارے فضائل نظر نہ آئیں اور بلا سبب ہم سے عداوت رکھے حالانکہ ہم نے لوگوں کو حق کی دعوت دی اور ہمارے مخالفین نے باطل اور فتنہ کی دعوت دی ہے اور کتنا بدنصیب ہے وہ شخص جس نے ہمارے مخالفین کی دعوت کو قبول کیا ہے اور ہم سے جنگ کی۔

۳۲۴۔ ہمارے پاس حق کا پرچم ہے جو اس کے سایہ میں آیا وہ محفوظ رہا، جو اس کی طرف بڑھا وہ کامیاب رہا، جو اس سے پیچھے رہا ہلاک ہو گیا، جو اس سے جدا ہوا تباہ ہو گیا، جس نے اس سے تمسک کیا نجات پا گیا۔

۳۲۵۔ میں مومنین کا سردار ہوں اور مال ظالموں کا سردار ہے۔

۳۲۶۔ خدا کی قسم! مومن کے علاوہ مجھ سے کوئی محبت نہیں کرے گا اور منافق کے علاوہ مجھ سے کوئی بغض نہیں رکھے گا۔

۳۲۷۔ جب اپنے بھائیوں سے ملو تو مصافحہ کرو اور مسرت کا اظہار کرو، جب علیحدہ ہو گے تو تمہارے تمام گناہ جھڑ چکے ہوں گے۔

۳۲۸۔ جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے یرحمکم اللّٰہ کہو اور اسے چاہئے وہ تمہیں جزاك الله کہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: واذا حييتم بتحية فحيوا باحسن منها ..... الخ (سورۂ نساء آیت ۸۶) "یعنی جب تم پر سلام کیا جائے تو اس سے بہتر یا اس جیسا سلام کا جواب دو"۔

۳۲۹۔ اپنے دشمن سے بھی مصافحہ کرو، اگرچہ اسے ناپسند بھی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے: ادفع بالتی هی احسن فاذا الذی بینك و بينه عداوة كانه ولی حميم . وما يلقٰها الا الذين صبروا وما يلقٰها الا ذوحظ عظيم. (سورۂ فصلت آیت ۳۴۔۳۵) یعنی جواب میں وہ کہہ جو اس سے بہتر ہو، پھر تو دیکھ لے کہ تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی گویا دوستدار ہے، قرابت والا، اور یہ بات صرف تحمل رکھنے والوں کو ہی نصیب ہوتی ہے اور یہ بات بڑے مقدر والے کو ہی ملتی ہے۔

۳۳۰۔ تمہارے دشمن کی مکمل تباہی کے لئے یہ بات کافی ہے کہ تم اللہ کی فرمانبرداری میں زندگی بسر کرو (اور گناہ کے مرتکب نہ ہو) اور تمہارا دشمن خدا کی نافرمانی کرے۔

۳۳۱۔ دنیا آج کسی کے پاس ہے تو کل کسی کے پاس ہے، لہذا اپنا حصہ اچھے انداز سے طلب کرو، بے صبری اور جلدبازی نہ کرو۔

۳۳۲۔ مومن بیدار دل کا مالک ہوتا ہے، دو اچھائیوں میں سے ایک کی امید رکھتا

ہے یا آخرت میں رحمت الٰہی کے حصول کے لئے یا اللہ کے لطف سے دنیا میں فائدہ اٹھانے کے لئے، اپنے گناہوں کی پاداش میں آنے والے مصائب سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہوتا ہے۔

۳۳۳۔ مومن ہمیشہ امید وبیم کے اندر رہتا ہے اپنے گناہوں کی وجہ سے ڈرتا ہے، جس جنت کا اللہ نے اس سے وعدہ کیا ہے وہ اسے نہیں بھولتا اور جن اشیاء کے ارتکاب پر اللہ نے خبردار کیا ہے وہ ان سے بے خوف نہیں ہوتا۔

۳۳۴۔ خدا نے اپنی زمین کی آبادی کے لئے تمہارے آباؤاجداد کا تمہیں جانشین بنا کر بھیجا ہے وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ خیال رکھنا کہ اللہ ہر وقت تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔

۳۳۵۔ اسلام کی سیدھی راہ پر چلو اس کے علاوہ کوئی اور راستہ اختیار نہ کرو۔

۳۳۶۔ جسکی عقل مکمل ہوگی اسکا عمل اچھا ہوگا اور وہ اپنے امور دین میں نظر رکھے گا۔

۳۳۷۔ اللہ کی مغفرت اور اس جنت کے لئے سبقت کرو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے اور اسے پرہیزگاروں کے لئے بنایا گیا ہے، یاد رکھو! جنت کو تم بغیر تقویٰ کے حاصل نہیں کر سکتے۔

۳۳۸۔ جس نے گناہوں میں حرص کیا اللہ کے ذکر سے محروم رہا۔

۳۳۹۔ جن ذوات مقدسہ سے اللہ نے دین حاصل کرنے کا حکم دیا ہے جو شخص ان سے دین حاصل نہیں کرے گا، اللہ اس کے لئے ایک شیطان مقرر کر دے گا جو ہمیشہ اس کا ساتھی رہے گا۔

۳۴۰۔ آخر کیا وجہ ہے کہ تمہارا مخالف گمراہی میں رہتے ہوئے تم سے زیادہ ثابت قدم ہے اور وہ اپنی گمراہی کو پھیلانے کے لئے تم سے زیادہ دولت خرچ کرتا ہے، اس کا بس یہی سبب ہے کہ تم دنیا کی طرف مائل ہو چکے ہو، لہذا

تم ستم برداشت کرنے پر راضی ہو چکے ہو اور تم نے کنجوسی کو اپنالیا ہے اور تم نے اس چیز کو چھوڑ دیا ہے جس میں تمہاری عزت و سعادت ہے اور جس میں تمہارے دشمن کے خلاف تمہاری قوت ہے۔ تمہیں نہ تو اپنے خدا کے فرمان کا پاس ہے اور نہ ہی اپنی جانوں پر رحم کرتے ہو۔

۳۴۱۔ ہر روز تم پر ظلم ہو رہا ہے اور پھر بھی تم خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے ہو اور تمہاری کاہلی ختم نہیں ہو رہی۔

۳۴۲۔ کیا تم اپنے ملک اور اپنے دین کی طرف نہیں دیکھتے جسے روزانہ کہنہ بنایا جارہا ہے مگر اس کے باوجود تم خواب غفلت میں مگن ہو، اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: ولا ترکنوآ الی الذین ظلموا فتمسکم النار. وما لکم من دون اللّٰہ من اولیاء ثم لا تنصرون. (سورۃ ہود آیت ۱۱۳) "ظالموں کی طرفداری مت کرو، بس تمہیں آگ چھولے گی، اللہ کے سوا تمہارے کوئی مددگار نہیں ہوں گے، پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی"۔

۳۴۳۔ اپنے بچوں کے نام جس وقت وہ شکم مادر میں ہوں رکھو اگر بچے کے متعلق معلوم نہ ہو کہ یہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے تو ایسا نام رکھو جو دونوں اصناف میں استعمال ہو سکتا ہو، ورنہ بروز قیامت ضائع شدہ بچہ اپنے باپ سے کہے گا کہ تم نے میرا نام کیوں نہیں رکھا؟ حضور اکرمؐ نے محسن کی پیدائش سے پہلے انکا نام رکھا تھا۔

۳۴۴۔ کھڑے ہو کر پانی نہ پیو کیونکہ اس سے وہ بیماری پیدا ہو گی جس کی دوا نہیں ہو گی۔ مگر یہ کہ خدا علاج کر دے۔

۳۴۵۔ جب چوپایوں پر سواری کرو تو اللہ کا نام لو اور کہو: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّالَہٗ مُقْرِنِیْنَ ٥ وَاِنَّـآاِلٰی رَبِّنَالَمُنْقَلِبُوْنَ۔ (سورۃ زخرف آیت ۱۳۔۱۴)

یعنی پاک ہے وہ جس نے اس کو ہمارا مطیع کر دیا حالانکہ ہم کو اس کی طاقت نہ تھی اور بے شک ہم اپنے پروردگار کے حضور پلٹ کر جانے والے ہیں۔

۳۴۶۔ جب تم میں سے کوئی سفر کیلئے نکلے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْحَامِلُ عَلَی الظَّھْرِ وَ الْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔ یعنی یا اللہ تو سفر کا ساتھی، سواری پر سوار ہونے کی طاقت دینے والا اور میرے پیچھے اہل و عیال و مال و دولت کا محافظ ہے۔

۳۴۷۔ جب کسی جگہ پر اترو تو یہ دعا پڑھو: اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْنَا مَنْزِلاً مُّبَارَکاً وَ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔ یعنی یا اللہ میرا یہاں اترنا مبارک کر کیونکہ سب سے بہتر اتارنے والا تو ہی ہے۔

۳۴۸۔ جب بازار سے سودا سلف خریدنے جاؤ تو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو: اَشْھَدُ اَنْ لاَّ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ صِفْقَۃٍ خَاسِرَۃٍ وَیَمِیْنٍ فَاجِرَۃٍ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ بَوَارِ الْاَیِمِ۔ یعنی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدائے یکتا کے جس کا کوئی شریک نہیں اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یا اللہ! میں یہ سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے فضل سے مجھ کو حلال اور پاکیزہ رزق عطا فرما اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ خود کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے اور نقصان رساں تجارت سے اور جھوٹی قسم سے اور کساد بازاری سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۳۴۹۔ ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا زائرین خدا میں سے ہے اور اللہ پر یہ حق ہے کہ اپنے زائر کو عزت و عظمت دے اور جو وہ

مانگے اسے عطا کرے۔

۳۵۰۔ حج اور عمرہ کرنیوالے اللہ کے مہمان ہیں اور اللہ پر یہ حق ہے کہ اپنے مہمانوں کی تکریم کرے اور ان کی مغفرت فرما کر ان پر احسان کرے۔

۳۵۱۔ جو شخص کسی بچے کی بے علمی میں اسے نشہ پلائے گا اللہ اسے دوزخ کے مخصوص "طبقہ خبال" (زانی عورتوں کی پیپ) میں قید کرے گا جب تک اس جنایت کے سلسلے میں صفائی پیش نہیں کرے گا۔

۳۵۲۔ مومن کے لئے صدقہ دوزخ سے بچنے کے لئے عظیم ڈھال ہے اور کافر کے لئے مال تلف ہونے سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اضافہ رزق کا موجب ہے، بلیات سے محفوظ رہنے کا وسیلہ ہے، البتہ آخرت میں کافر کو کچھ نہیں ملے گا۔

۳۵۳۔ اہل دوزخ کے دوزخی بننے کا سبب زبان ہے۔

۳۵۴۔ اہل نور کو نور ملنے کا سبب ان کی پاکیزہ زبان ہے اپنی زبانوں کی حفاظت کرو اور اسے اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو۔

۳۵۵۔ بدترین عمل وہ ہے جو گمراہی کا موجب ہو اور بہترین عمل وہ ہے جو نیک اعمال کا سبب ہو۔

۳۵۶۔ تصویر سازی سے بچو ورنہ بروز قیامت تم سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔

۳۵۷۔ جب کوئی شخص تم سے تنکا برابر تکلیف دور کرے تو اسے کہو: اللہ تمہیں ناپسندیدہ چیزوں سے محفوظ رکھے۔

۳۵۸۔ جب تم حمام سے نکلو اور تمہارا بھائی تمہیں کہے: طَابَ حَمَامُكَ وَ حَمِيْمُكَ خدا کرے تمہارا حمام اور پسینہ لینا مبارک ہو۔ تو تم جواب میں کہو: اَنْعَمَ اللّٰهُ بَالَكَ۔ اللہ تمہارے دل کو بھی تروتازہ رکھے۔

۳۵۹۔ جب تیرا بھائی تجھے کہے: حَيَّاكَ اللّٰهُ بِالسَّلَامُ خدا تم کو سلامتی کے ساتھ

زندہ رکھے۔ تو تم اپنے بھائی سے کہو حَیَّاكَ اللّٰهُ بِالسَّلامُ وَ اَحلّكَ دَارَالْمَقَامِ۔ خدا تم کو بھی زندہ سلامت رکھے اور بہشت میں پہنچا دے۔

۳۶۰۔ راستے میں پیشاب اور پیخانہ نہ کرو۔

۳۶۱۔ اللہ سے مانگنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اللہ کی حمد و ثناء کرو بعد میں اپنی حاجات طلب کرو۔

۳۶۲۔ اے دعا مانگنے والے! اپنی دعا میں اس چیز کا سوال نہ کر جو حرام ہو یا جس کا ہونا ناممکن ہو۔

۳۶۳۔ جب کسی شخص کو اس کے نومولود بیٹے کی مبارک دینی ہو تو یہ کہو: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ هِبَتِهٖ وَبَلَغَهٗ اَشَدَّهٗ وَ رَزَقَكَ بِرَّهٗ. "یعنی اللہ نے تم پر بخشش کی ہے اس میں برکت ڈالے اور اسے لمبی عمر عطا کرے اور تمہیں اس کا حسن سلوک عطا کرے"۔

۳۶۴۔ جب تمہارا کوئی بھائی حج کی سعادت حاصل کر کے مکہ سے واپس آئے تو اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دو اور اس کے منہ کو چومو کیونکہ اس منہ سے اس نے حجر اسود کا بوسہ لیا ہے جسے حضور اکرمؐ چوما کرتے تھے اور اس کی آنکھوں کا بوسہ لو جن سے بیت اللہ کا دیدار کیا ہے اور اسے کہو اللہ تمہاری قربانی منظور فرمائے اور تمہارے حال پر رحم فرمائے اور جو کچھ تم نے خرچ کیا ہے خدا اس کے بدلے مال عنایت فرمائے اور اس سفر کو تمہارے لئے آخری حج کا سفر قرار نہ دے۔

۳۶۵۔ گھٹیا لوگوں کی صحبت سے بچو، گھٹیا لوگ وہ ہیں، جنہیں اللہ کا خوف نہیں ہے اور ان میں انبیاء کے قاتل بھی ہیں اور ان میں ہمارے دشمن بھی ہیں۔

۳۶۶۔ اللہ نے روئے زمین پر نگاہ ڈالی اور ہمیں چن لیا اور ہمارے لئے ہمارے

شیعوں کا انتخاب کیا، جو ہماری مدد کرتے ہیں ہماری خوشی پر خوش ہوتے ہیں اور ہماری غمی پر غمگین ہوتے ہیں، اپنی جان و مال ہمارے لئے خرچ کرتے ہیں وہ ہمارے ہیں اور ہم ان سے ہیں۔

۳۶۷۔ اگر ہمارا کوئی شیعہ ایسا کام سرانجام دیتا ہے جس سے ہم نے منع کیا ہے تو مرنے سے پہلے اس کے مال یا اولاد کا نقصان ہوگا اس کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، اگر مرنے سے پہلے اس کے کچھ گناہ باقی ہوں گے تو موت کے وقت اس پر سختی کی جائے گی اور جب مرے گا تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۳۶۸۔ ہمارا ہر مرنے والا شیعہ صدیق اور شہید ہو کر مرتا ہے کیونکہ اس نے ہمارے امر کی تصدیق کی ہے اور ہماری وجہ سے کسی سے محبت کی اور ہماری وجہ سے کسی سے نفرت کی، اس عمل کے ذریعے اللہ کی رضا کا طالب بنا تو ایسا شخص خدا اور رسولؐ پر صحیح ایمان رکھنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **الذین امنوا باللّٰہ ورسلہ اولٓئك هم الصديقون والشهدآء عند ربهم لهم اجرهم و نور هم.** (سورۃ حدید آیت ۱۹) "وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے وہ اللہ کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں ان کے لئے ان کا اجر ہے اور ان کا نور ہے"۔

۳۶۹۔ بنی اسرائیل کے بہتر گروہ ہوئے اور اس امت کے تہتر گروہ ہوں گے جن میں سے ایک گروہ جنت میں جائے گا۔

۳۷۰۔ جو شخص ہمارے راز کو آشکارا کرے اللہ اسے لوہے[۱] کا ذائقہ چکھائے گا۔

۳۷۱۔ سردی گرمی کی پرواہ کئے بغیر اپنے بچوں کا ساتویں دن ختنہ کرو کہ یہ بدن کو

۱۔ یعنی وہ تلوار سے قتل کیا جائے گا۔

پاک کرتا ہے۔

۳۷۲۔ زمین غیر مختون کے پیشاب کے وقت اللہ سے فریاد کرتی ہے۔

۳۷۳۔ نشہ چار قسم کا ہے: شراب کا نشہ، دولت کا نشہ، نیند کا نشہ، اقتدار کا نشہ۔

۳۷۴۔ سوتے وقت اپنا داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر سوؤ، کیا خبر اس نیند سے بیداری نصیب ہوتی ہے یا نہیں۔

۳۷۵۔ میں پسند کرتا ہوں کہ مومن ہر پندرھویں روز نورہ استعمال کرے۔

۳۷۶۔ مچھلی بکثرت نہیں کھانی چاہئے اس سے جسم کمزور ہوتا ہے، بلغم میں اضافہ ہوتا ہے اور خون کو غلیظ کرتی ہے۔

۳۷۷۔ دودھ کو آہستہ آہستہ پینا چاہئے، سوائے موت کے باقی تمام امراض سے نجات ملے گی۔

۳۷۸۔ انار کو پردے سمیت کھانا چاہئے اس سے معدے کی صفائی ہوتی ہے۔

۳۷۹۔ انار کا ہر دانہ حیات قلب کا سبب ہے، امراض سے امان کا موجب ہے اور چالیس رات تک شیطان کے شر سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔

۳۸۰۔ سرکہ بہترین سالن ہے صفرا وسودا کو دور کرتا ہے اور دل کو زندگی دیتا ہے۔

۳۸۱۔ کاسنی کھاؤ کاسنی پر ہر صبح جنت کے قطرات ہوتے ہیں۔

۳۸۲۔ بارش کا پانی پیو، یہ بدن کی طہارت اور بیماریوں کے دور کرنے کا موجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وینزل من السمآء مآءً لیطھرکم به ویذھب عنکم رجز الشیطان ولیربط علی قلوبکم و یثبت به الاقدام.** (سورۂ انفال آیت ۱۱) ”اور وہ آسمان سے تم پر پانی نازل کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کرے، شیطان کی آلودگی تم سے دور کرے اور تمہارے دلوں کو مضبوط بنائے اور اسکے ذریعے سے قدموں کو جمادے“۔

۳۸۳۔ موت کے علاوہ سیاہ دانہ میں ہر بیماری کا علاج ہے۔

۳۸۴۔ گائے کا گوشت بیماری ہے۔

۳۸۵۔ گائے کا دودھ دوا ہے۔

۳۸۶۔ گائے کا مکھن شفا ہے۔

۳۸۷۔ حاملہ عورت کو بطور دوا اور غذا تازہ کھجوریں کھانی چاہئیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ سے فرمایا: **وهزىّ اليك بجذع النخلة تساقط عليك رطباً جنياً فكلي واشربي وقري عيناً.** (سورۂ مریم آیت ۲۵) "یعنی اپنی طرف کھجور کی شاخ کو ہلا اس سے تجھ پر پکی ہوئی تازہ کھجوریں گریں گی اب کھا پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ"۔

۳۸۸۔ اپنے منہ میں کھجور چبا کر اپنے نوزائیدہ بچوں کو چٹاؤ، حضور اکرمؐ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی پیدائش پر یہی کیا تھا۔

۳۸۹۔ جب کوئی شخص بیوی سے مباشرت کا ارادہ کرے تو جلدی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ عورتوں کی بھی کچھ ضروریات ہوتی ہیں۔

۳۹۰۔ جب تمہاری نگاہ کسی عورت پر پڑے اور وہ تمہیں اچھی لگے تو اپنی بیوی سے مقاربت کرلو کیونکہ دونوں عورتوں کے پاس ایک ہی چیز ہے، اجنبی عورت کو دیکھ کر شیطان کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے، اپنی نگاہ کو اس سے پھیر لو۔

۳۹۱۔ اگر شادی شدہ نہ ہو تو اسے چاہئے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور بکثرت اللہ کی حمد کرے اور حضور اکرمؐ پر درود بھیجے پھر اللہ سے اپنی شادی کا سوال کرے۔ اللہ اپنی مہربانی سے اسے بے نیاز کردے گا۔

۳۹۲۔ جب تم مقاربت کرو تو کلام کم کرو کیونکہ اس سے (بچے میں) گونگا پن پیدا ہوتا ہے۔

۳۹۳۔ کسی شخص کو بیوی کی فرج پر نظر نہیں کرنا چاہئے ممکن ہے اس کو کراہت محسوس ہو اس کے علاوہ اس سے (بچے میں) اندھاپن پیدا ہوتا ہے۔

۳۹۴۔ جب تم اپنی بیوی سے مقاربت کا ارادہ کرو تو یہ دعا پڑھو: اَللّٰھُمَّ اِنِّیَ اَسْتَحْلَلْتَ فَرْجَھَا بِاَمْرِكَ وَقَبِلْتُھَا بِاَمَانَتِكَ فَاِنْ قَضَیْتَ لِیْ مِنْھَا وَلَدًا فَاجْعَلْهُ ذَكَراً سَوِیًّا وَّلاَ تَجْعَلْ فِیْهِ لِلشَّیْطَانِ نَصِیْبًا وَّلاَ شَرِیْكًا. یعنی اے اللہ! تو نے اس کی فرج اپنے امر سے میرے لئے حلال کی ہے اور میں نے تیری امانت کو قبول کیا ہے تو اگر تو نے اس میں سے میرے لئے اولاد تجویز کی ہے تو اسے اپنی پاکی اور بزرگی بیان کرنے والا بنا اور اس میں شیطان کا کوئی حصہ اور شرکت نہ ہو۔ ان شاء اللہ بے عیب اور صالح بیٹا پیدا ہوگا۔

۳۹۵۔ حقنہ، علاج کے چار طریقوں میں سے ایک ہے، حضور اکرمؐ نے فرمایا: جن اشیاء سے تم علاج کرتے ہو ان میں بہترین چیز حقنہ ہے، اس سے شکم صاف ہوتا ہے، شکم کی بیماریاں دور ہوتی ہیں اور جسم مضبوط ہوتا ہے۔

۳۹۶۔ بنفشہ کا سفوف بنا کر سونگھو۔

۳۹۷۔ تمہیں فصد کرانا چاہئے۔

۳۹۸۔ ماہ کے اول اور درمیان میں حقوق زوجیت ادا نہ کرو کیونکہ اس وقت شیطان بچے میں شریک ہو جاتا ہے۔

۳۹۹۔ بدھ کے روز فصد اور نورہ نہ لگاؤ کیونکہ بدھ کا دن انتہائی منحوس دن ہے اور اسی دن دوزخ کو خلق کیا گیا۔

۴۰۰۔ جمعہ کے روز ایک گھڑی ایسی ہے کہ جو بھی اس میں فصد کرائے گا فوراً مر جائے گا۔